خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

خطبات
آیت الکرسی

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

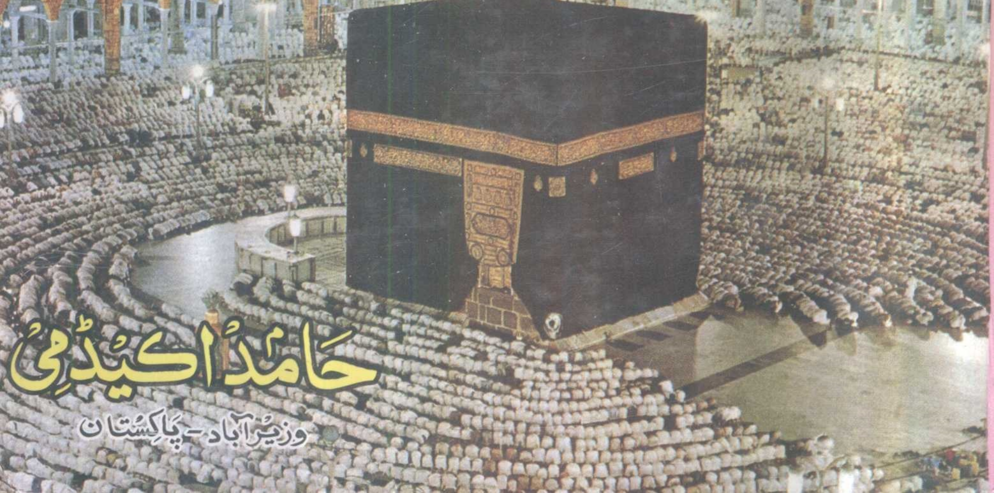

حامد اکیڈمی
وزیر آباد - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر

کتاب رقم
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

خطبات آیت الکرسی

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

www.KitaboSunnat.com

حامد اکیڈمی
محلہ کٹڑہ مانی
وزیر آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : خطبات آیت الکرسی
مرتب : حافظ عبدالستار حامد
سن طباعت : مئی 2002ء
تعداد : ایک ہزار
ناشر : حامد اکیڈمی۔۔وزیر آباد
کمپوزنگ : سخاوت محمود-732322
کمپیوٹر کلاسک' 14 فیصل آباد' گوجرانوالہ
مطبع :
قیمت :

ملنے کے پتے

- نعمانی کتب خانہ' حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- اسلامی اکادمی' اردو بازار لاہور
- مکتبہ سلفیہ' شیش محل روڈ لاہور
- مکتبہ قدوسیہ' غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- دارالفرقان' الفضل مارکیٹ' اردو بازار لاہور
- مکتبہ رحمانیہ' اردو بازار لاہور
- مکتبہ نعمانیہ' اردو بازار' گوجرانوالہ
- مدینہ کتاب گھر' اردو بازار گوجرانوالہ
- والی کتاب گھر' اردو بازار' گوجرانوالہ
- مکتبہ دارالسلام چوک نیائیں' گوجرانوالہ
- مکتبہ دارارقم' امین پور بازار فیصل آباد
- مکتبہ اسلامیہ' کوتوالی روڈ' فیصل آباد
- مکتبہ اصحاب الحدیث' حسن مارکیٹ' اردو بازار لاہور
- فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- آصف بکڈپو' مین بازار وزیر آباد
- مکتبہ اہلحدیث' امین پور بازار' فیصل آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ کتاب

1-	فہرست	3
2-	آغازِ سخن	7
3-	دُعا	10
4-	آیت الکرسی	11
5-	منظوم ترجمہ	12
6-	**فضائل آیت الکرسی**	13
7-	وجہ تسمیہ	14
8-	آیات کی سرداری	16
9-	سرداری کا سبب	17
10-	عرش کا خزانہ	19
11-	چوتھائی قرآن	20
12-	بے برکتی کا علاج	22
13-	عظیم ترین آیت	25
14-	مُبارک ہو	28
15-	آیت الکرسی کی زبان	30
16-	صبح وشام کا وظیفہ	33
17-	ہر نماز کے بعد	35
18-	جن سے کشتی	36
19-	جھوٹے کی سچی بات	38
20-	خلاصہ کلام	41
21-	**کلمہ توحید**	43
22-	آغاز آیت الکرسی	44
23-	اللہ- ذاتی نام	46
24-	دس قرآنی آیات	47
25-	معبودِ برحق	49
26-	اللہ ہی کافی ہے	51
27-	خوبصورت نام	53
28-	موسیٰؑ کی تقریر	54
29-	ہُدہُد کا اعلانِ توحید	57
30-	اللہ وہ ہے----	60
31-	بیس صفات جلیلہ	61
32-	اُس کے سوا؟.....	63
33-	ہماری وظیفہ	65
34-	کلمہ توحید کا وزن	66
35-	زِندگی بھر کے گناہ معاف	69
36-	عبادت کیا ہے؟	72
37-	عبادت کی اَقسام	74
38-	**الحی القیوم**	77
39-	تمہیدی کلمات	78
40-	اللہ تعالیٰ ہی کیوں؟	79
41-	ہمیشہ زندہ	80
42-	اَٹل حقیقت	83
43-	ساعت آخر	85
44-	اَلحی القیوم کا مفہوم	88
45-	یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ	90
46-	وظیفہ مصطفیٰ ﷺ	92
47-	آخر----موت	94
48-	سیدنا سلیمانؑ اور موت	97
49-	جناب یعقوبؑ اور موت	101
50-	اِمام الانبیاء اور موت	104

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

51-	نمازِ فجر کی کیفیات	106
52-	سیدہ فاطمہؓ سے ملاقات	107
53-	آخری لمحات	110
54-	**اونگھ نہ نیند**	113
55-	گزشتہ خطبہ میں	113
56-	نیند نہیں آتی	115
57-	بنی اسرائیل کا سوال	117
58-	نعمت و راحت	119
59-	سویا سُنتا نہیں	121
60-	موت کی بہن	123
61-	سات اولیاء اللہ	125
62-	نوجوانوں کا نعرۂ توحید	128
63-	اولیاء غار میں	130
64-	نیند کی آغوش میں	132
65-	سیدنا موسیٰؑ کا علم	134
66-	موسیٰؑ سے بڑا عالم	136
67-	موسیٰؑ سو گئے	138
68-	سرکارِ مدینہ ﷺ کی نیند	141
67-	**مختارِ کل**	145
70-	ابتدائی کلمات	146
71-	مالک و مختار کون؟	146
72-	وہ خالق ہے	149
73-	تخلیقی مراحل	151
74-	مجھے دکھلاؤ	154
75-	مُردے ہیں	157
76-	عزت اور حکومت	161
77-	اولاد کی نعمت	163
78-	مکھی نہیں بنا سکتے	165
79-	صرف اللہ تعالیٰ	167
80-	ذرہ کے مالک نہیں	169
81-	کوئی مختارِ کل نہیں	173
82-	جو منظورِ خدا	175
83-	نفع اور نقصان	177
84-	**مسئلہ شفاعت**	181
85-	معنی اور مفہوم	183
86-	یہود کا عقیدۂ شفاعت	185
87-	نصاریٰ کا عقیدۂ شفاعت	187
88-	مشرکین کا عقیدۂ شفاعت	188
89-	جبری سفارش اور قرآن	190
90-	خلاصہ آیات	195
91-	اسلامی عقیدۂ شفاعت	196
92-	پہلا سفارشی	199
93-	حدیث شفاعت	201
94-	آدم علیہ السلام کا انکار	204
95-	نوح علیہ السلام کی معذرت	206
96-	ابراہیمؑ کا جواب	207
97-	موسیٰ علیہ السلام کی فکرمندی	212
98-	عیسیٰ علیہ السلام کا مشورہ	213
99-	شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ	214
100-	شفاعتِ کبریٰ	216

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

101-	**شفاعت کرنیوالے**	219
102-	تمہیدی کلمات	220
103-	میری اُمت میری اُمت	222
104-	بغیر حساب جنت میں	224
105-	تعداد میں اِضافہ	227
106-	اصحاب الاعراف	229
107-	گنہگاروں کیلئے سفارشیں	231
108-	بلندیٔ دَرجات کی سفارش	235
109-	ایک اور سفارش	236
110-	اَنبیاء اور علماء	238
111-	صحابہ اور ملائکہ	241
112-	شہداء کی سفارش	243
113-	صلحاء اور اَولیاء	244
114-	اَہل اِیمان کی سفارش	246
115-	حافظ قرآن اور سورۃ ملک	249
116-	روزہ اور قرآن	251
117-	معصوم اَولاد کی سفارش	252
118-	آخری فیصلہ	253
119-	تین اَعمال شفاعت	255
120-	محروم شفاعت	257
121-	**عالم الغیب**	261
122-	علم اِلٰہی کی وُسعت	262
123-	خاصہ خداوندی	264
124-	مسئلہ علم غیب	267
125-	شبہ کا ازالہ	269
126-	قیامت کب آئیگی؟	270
127-	حدیث جبریل	272
128-	بارش کب ہوگی؟	275
129-	محکمہ موسمیات	276
130-	مافی الارحام کا علم	278
131-	کل کیا ہوگا؟	280
132-	موت کہاں آئے گی؟	283
133-	شانِ نزول اور حکایت	285
134-	فرشتے اور علم غیب	286
135-	جنات اور علم غیب	288
136-	اِنسان اور علم غیب	290
137-	سیدنا آدمؑ اور علم غیب	292
138-	سیدنا اِبراہیمؑ اور علم غیب	293
139-	اَنبیاء کرام اور علم غیب	296
140-	اِمام الانبیاء اور علم غیب	297
141-	**غیب پر اطلاع**	301
142-	فرق صاف ظاہر ہے	302
143-	غیب سے آگاہی	304
144-	قتل کی سازش	306
145-	یوسف کنویں میں	309
146-	قدرتِ الٰہی	311
147-	خوشبوئے یوسف	313
148-	پردے ہٹادیئے	315
149-	ہماری دعوت	318
150-	غیب کی خبریں	320

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

151-	تین قرآنی واقعات	322
152-	مسئلہ حاضر و ناظر	325
153-	غیب پر بخیل نہیں	329
154-	چند غیبی بشارات	332
155-	کل فتح ہوگی	333
156-	یہ سیّد ہے	335
157-	دو شہید	337
158-	**اقتدار اعلیٰ**	339
159-	کرسی کا معنی و مفہوم	340
160-	کرسی کی وسعت	343
161-	حدیث قدسی	345
162-	اظہار تشکر	346
163-	نفع اور نقصان	348
164-	عجائبات قدرت	352
165-	بے مثال اِقتدار	355
166-	نار سے گلزار	357
167-	باکمال اِقتدار	360
168-	عصائے موسیٰ	364
169-	اَبرہہ اور اللہ	365
170-	دُشمنانِ کعبہ کا انجام	369
171-	لازوال اِقتدار	372
172-	**وہ تھکتا نہیں**	375
173-	مدبر کائنات	377
174-	چند بڑے کام	379
175-	چھ توجیہات	382
176-	فریاد رس کون؟	385
177-	موسیٰؑ کی تھکاوٹ	388
178-	ہم کلامی کی لذت	392
179-	سفر سے تھکاوٹ	394
180-	امام الانبیاء کی تھکاوٹ	397
181-	بیماری سے تھکاوٹ	401
182-	بیماری کی طوالت	402
183-	تھکاوٹ پر ثواب	404
184-	تھکاوٹ نہیں ہوگی	407
185-	خلاصہ کلام	409
186-	**وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**	411
187-	معنیٰ و مفہوم	411
188-	اَللہ عظیم	413
189-	رَبِّ عظیم کی تسبیح	416
190-	عرشِ عظیم	418
191-	عرش کی حقیقت	419
192-	قرآنِ عظیم	422
193-	خُلقِ عظیم	424
194-	اَخلاق کی ایک جھلک	427
195-	ذِبحِ عظیم	428
196-	ظلمِ عظیم	432
197-	شرک کی اَقسام	436
198-	بُہتانِ عظیم	438
199-	عذابِ عظیم	440
200-	فرقہ بندی کرنیوالے	443

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ سُخن

قرآن حکیم رب کائنات کا اپنے بندوں کے نام پیغام عظیم ہے۔ اس کا پڑھنا کارِ ثواب' سمجھنا باعث ہدایت اور عمل کرنا ذریعہ نجات ہے۔ ملت اسلامیہ کے زوال و انحطاط کے اسباب میں سے ایک اہم سبب کتاب الٰہی سے اعراض اور پیغام ربانی سے انحراف بھی ہے۔ امت مسلمہ کے عروج و استحکام' عظمت رفتہ کی بحالی اور دنیوی و اُخروی کامیابی کے لئے قرآن فہمی انتہائی ضروری ہے۔ ہماری اعتقادی بے راہروی اور عملی خرابیوں کی بنیادی وجہ بھی قرآنی احکام سے بے خبری' الٰہی فرامین سے لاعلمی اور آسمانی ہدایت سے بے اعتنائی ہے۔ بقول علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

آج اس امر کی اَشد ضرورت ہے کہ لوگوں کو قرآنی حقائق و معارف سے آگاہ کر کے اسلامی عقائد و اعمال کی طرف راغب کیا جائے تاکہ ہم من حیث القوم اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرسکیں اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوسکیں۔ اسی اہم ضرورت کے پیش نظر ہم نے ایک عرصہ سے ---- وقفہ وقفہ کے ساتھ --- خطبات جمعہ میں مختلف قرآنی سورتوں کی تفسیر و تعبیر کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بفضل اللہ تعالیٰ ان قرآنی خطبات کو شائع کرنے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے جو اللہ تعالیٰ مجھ گنہگار سے لے رہا ہے اور اس سے مقامی سامعین کے علاوہ ملک اور بیرون ملک کے ہزاروں افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ اللہ رحیم وکریم اس محنت شاقہ کو مقبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید فرقان حمید میں سب سے زیادہ زور عقیدۂ توحید پر دیا گیا ہے کیونکہ عقیدۂ توحید' دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ توحید کا اسلام کیساتھ تعلق روح اور جسم کی طرح ہے۔ عقیدۂ توحید کو کما حقہ' قبول کیے بغیر کوئی شخص کامل اور سچا مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکتا اور عقیدۂ توحید میں خرابی یا کمزوری انسان کے اسلام کو مشکوک بنا دیتی ہے۔

قرآن کریم کی جن آیات طیبات میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل شرح و بسط سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ آیت الکرسی ان میں سے ایک اہم اور مشہور ومعروف آیت ہے۔ آیت الکرسی دراصل توحید الٰہی کا گلدستہ ہے جس میں رب العزت کی یکتائی اور الوہیت کے دلائل پھولوں کی طرح مسکرا رہے اور خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ اس آیت مطہرہ کی اسی اہمیت اور افادیت کے باعث اسے خطبات جمعہ کا موضوع بنایا گیا اور خالق کائنات کی توفیق سے بارہ خطبات میں اس آیت عظیمہ کی تشریحات و توضیحات بیان کرنے کی سعادت حاصل کی گئی اور رب العزت کی خاص مہربانی سے اب اسے کتابی صورت میں شائع کر کے ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ کتاب میں موجود خوبیاں محض اللہ ارحم الراحمین کا فضل واحسان اور خامیاں میری کم علمی' کم فہمی اور ناقص عقلی کی وجہ سے ہیں۔ جن کیلئے میں بارگاہ ایزدی سے معافی کا خواستگار ہوں۔ مزید بہتری کیلئے قارئین کی مفید آراء کو شکریئے کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شکر گزار ہوں رفیق مکرم حکیم محمد عتیق الرحمٰن صاحب' سیکریٹری اہلحدیث ٹرسٹ وزیر آباد کا جنہوں نے حسب سابق اس کتاب کی بھی باریک بینی سے پروف ریڈنگ فرمائی اور قیمتی مشورہ جات کے ذریعے معاونت فرمائی ۔ اللہ کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

اللہ رب العالمین کی بارگاہ جلیلہ میں دست بستہ دعا ہے کہ مولائے کریم اس حقیر خدمت کو شرف قبولیت سے سرفراز فرما کر اسے میرے والدین' اہل و عیال' برادران و ہمشیرگان' اساتذہ کرام' دوست و احباب' معاونین و سامعین اور میرے لئے اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے ۔ آمین ۔ یارب العالمین ۔

حافظ عبدالستار حامد

28 فروری 2002ء جمعرات

15 - ذوالحجہ 1422 ہجری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دربار الٰہی میں دُعا

رَبَّنَا
لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا
اَوْاَخْطَأْنَا

بخش دے یارب ہماری بھول چوک
کر ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت الکرسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ

اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَلَا یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَا

وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرانے بزرگوں سے جو ہوا معلوم لکھتا ہوں
خدا کے فضل اور توفیق سے منظوم لکھتا ہوں

صائم لرتانی - وزیر آباد

منظوم ترجمہ آیت الکرسی

خدائے دوجہاں واحد سزاوارِ عبادت ہے
وہ زندہ بھی ہے۔ سب کچھ تھام کر رکھنے کی طاقت ہے

نہیں وہ اونگھتا تک اور نہ اس کو نیند آتی ہے
زمین و آسماں میں جو بھی ہے اس کا ہی ذاتی ہے

نہیں ایسا کوئی جو کرسکے کوئی سفارش بھی
اسی صورت میں ممکن ہے اجازت ہو اگر اس کی

وہ سب کچھ جانتا ہے سامنے بھی پیٹھ پیچھے بھی
کہ گھیرا علم کا اس کے نہیں کرسکتا کوئی بھی

مگر وہ جس قدر چاہے جو چاہے جس جگہ چاہے
وہ اپنی شانِ یکتائی سے دے۔ جو بھی خبر چاہے

زمین و آسماں کی وسعتیں اس کا ٹھکانہ ہے
نظر میں اس کی ہے ہر چیز اور سارا زمانہ ہے

وہ تھکتا ہی نہیں پل بھر میں ان کے تھام رکھنے سے
وہ برتر ہے۔ وہ اعلیٰ ہے۔ معظم نام ہیں اسکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 1

فضائل آیۃ الکرسی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 255)

﴿ترجمہ﴾ اَللّٰہُ (وہ ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ (وہ) زندہ ہے (اور) قائم ہے۔ اسے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان سے پہلے (ہو چکا) ہے اور جو ان کے بعد (ہونے والا) ہے۔ وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو نہیں گھیر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع تر ہے۔ اور اسے ان دونوں (آسمانوں و زمین) کی حفاظت تھکاتی نہیں ہے۔ اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

ہر قسم کی تعریفات، تحمیدات اور تمجیدات خالق ارض و سماء اللہ وحدہ لاشریک کیلئے ہیں جس نے ہمیں انسانوں میں پیدا فرما کر اپنے آخری رسول جناب محمد ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصطفیٰ ﷺ کے امتی ہونے کا اعزاز عظیم نصیب فرمایا۔ اور ہماری رشد وراہنمائی کیلئے قرآن حکیم جیسی پُر رحمت اور بے مثال وباکمال کتاب مبین کو نازل فرمایا۔

لاتعداد وبے شمار درود وسلام ہادیٔ کُل، ختم الرسل، دانائے سبل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔

وجہ تسمیہ اللہ رب العزت کی خاص رحمت وعنایت سے ہم خطبات جمعہ میں قرآن حکیم کی مشہور ومعروف آیت جسے ''آیت الکرسی'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کا آغاز کر رہے ہیں۔ یہ آیت مبارکہ کتاب الٰہی کے تیسرے پارے سے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 255 ہے اور دینی تعلیمات سے دلچسپی رکھنے والے اور قرآنی وظائف کا شوق رکھنے والے اکثر مسلمانوں کو یہ آیت مقدسہ زبانی یاد ہے۔ ہمارے خیال میں اس بابرکت آیت کے الفاظ وکلمات کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کے علاوہ اس کے معانی، مفاہیم اور مطالب کو ذہن نشین کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے خطبات جمعہ کے لئے اس متبرک آیت کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ رب العالمین قرآن کریم کے ساتھ ہماری محبت کو قبول فرما کر ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

یہ آیت کریمہ دس جملوں پر مشتمل ہے۔ اور اس آیت طیبہ کا ایک ایک جملہ اپنے اندر توحید ربانی اور تعارف رحمانی کے متعدد دلائل سموئے ہوئے ہے۔ آپ ذرا لمحہ بھر کیلئے اس مقدس آیت کے جملوں کی بندش، الفاظ کی بناوٹ اور کلمات کی سجاوٹ پر غور فرمائیں۔ ارشاد الٰہی ہے۔

❁ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ---- اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ------ (وہ) زندہ (اور) قائم ہے۔

❁لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ --- اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔

❁لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ --- اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

❁مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ --- کون ہے جو اسکے ہاں اسکی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔

❁يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ---- وہ جانتا ہے جو ان سے پہلے (ہو چکا) ہے اور جو ان کے بعد ہونے والا ہے۔

❁وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ --- وہ (لوگ) اس کے علم میں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔

❁وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ------ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع تر ہے۔

❁وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا -------- اور آسمانوں اور زمین کی حفاظت اسے تھکاوٹ میں مبتلا نہیں کرتی۔

❁وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ -------- اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

ان دس کلمات میں سے آٹھویں جملے میں اللہ تعالیٰ کی کرسی اور اس کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ کی کرسی اور اس کی وسعت کا مفہوم و مراد تو ہم اِن کلمات کی تشریح و توضیح والے خطبے میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ فی الوقت یہ بات قلب و ذہن میں بٹھانے کی کوشش فرمائیں کہ اس آیت مطہرہ کا نام ''آیت الکرسی'' اسی جملے کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ یعنی قرآن مجید کی وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ کی کرسی کا ذکر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے جہاں اور پوری کائنات میں سب سے بلند' سب سے بالا اور سب سے اعلیٰ "اللہ تعالیٰ کی کرسی" ہے۔ جس طرح اللہ کریم کی کرسی کائنات کی تمام اشیاء سے اعظم و اکرم ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کرسی کے ذکر والی یہ آیت کریمہ بھی تمام آیات میں اعظم و اکرم ہے۔

- آیت الکرسی کا نام بھی اعلیٰ۔
- آیت الکرسی کا مقام بھی اعلیٰ۔
- آیت الکرسی کا پیغام بھی اعلیٰ۔ ---اور---
- آیت الکرسی کا نظام بھی اعلیٰ ہی اعلیٰ۔

﴿آیات کی سرداری﴾ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن کریم کی ہر آیت ہی بے مثال اور لاجواب و باکمال ہے۔ مگر جو عزت' عظمت' شان' بزرگی' برتری اور سرداری اللہ تعالیٰ نے "آیت الکرسی" کو نصیب فرمائی۔ وہ اپنی مثال آپ اور قرآن حکیم کی تمام آیات سے ممتاز ہے۔ میں یہ دعویٰ اپنی طرف سے نہیں کر رہا۔ بلکہ امام الرسلین' خاتم النبیین' جناب محمد مصطفیٰ ﷺ فرمان ذی شان کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ نبی محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول محترم ﷺ نے آیت الکرسی کی سرداری واضح کرتے ہوئے فرمایا۔

لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ" وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا آيَةٌ" هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔ (جامع ترمذی صفحہ 111 جلد دوئم ابواب فضائل القرآن)

﴿ترجمہ﴾ ہر چیز کی ایک کوہان (بلند چوٹی) ہوتی ہے اور قرآن حکیم کی بلند چوٹی "سورۃ بقرہ" ہے اور سورت بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیات کی سردار ہے۔ وہ "آیت الکرسی" ہے۔ سبحان اللہ

یہ اللہ رب العالمین کی قدرت اور اس کے اختیارات کا معاملہ ہے کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے چاہے عزت، عظمت اور سرداری عطا فرما دے۔ اس کے فیصلوں میں کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کہ اس نے۔

- مہینے بنائے تو ۔۔۔۔۔ رمضان المبارک ۔۔۔۔ کو مہینوں کا سردار بنایا۔
- دن بنائے تو ۔۔۔۔ جمعۃ المبارک ۔۔۔۔۔۔۔۔ کو دنوں کا سردار بنایا۔
- راتیں بنائیں تو ۔۔۔۔۔ لیلۃ القدر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو راتوں کا سردار بنایا۔
- مخلوقات بنائیں تو ۔۔۔۔ انسانوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو مخلوقات کا سردار بنایا۔
- انسان بنائے تو ۔۔۔۔۔ انبیاء ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو انسانیت کا سردار بنایا۔
- شہر بسائے تو ۔۔۔۔۔۔ مکہ مکرمہ ۔۔۔۔۔۔۔ کو شہروں کا سردار بنایا۔
- پانی بہائے تو ۔۔۔۔۔ آب زم زم ۔۔۔۔ کو پانیوں کا سردار بنایا۔
- فرشتے پیدا فرمائے تو ۔۔۔ جبریل امین ۔۔۔۔۔ کو فرشتوں کا سردار بنایا۔
- عبادت کیلئے گھر بنائے تو ۔ بیت اللہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ کو گھروں کا سردار بنایا۔
- کتابیں نازل فرمائیں تو ۔۔ قرآن مجید ۔۔۔۔۔ کو کتابوں کا سردار بنایا۔
- اُمتیں بنائیں تو ۔۔۔۔۔ اُمت محمدیہ ۔۔۔۔۔ کو امتوں کا سردار بنایا۔
- صحابہ کرام بنائے تو ۔۔۔ صدیق اکبرؓ ۔۔۔۔۔۔ کو صحابہ کا سردار بنایا۔
- انبیاء بنائے تو ۔۔۔۔۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ۔۔۔ کو سردار بنایا۔

۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔

- قرآن مجید نازل فرمایا تو ۔۔۔ آیۃ الکرسی ۔۔۔ کو آیات کا سردار بنایا۔ سبحان اللہ

سرداری کا سبب اللہ رب العزت نے آیۃ الکرسی کو جو عظمت و شان عطاء فرمائی۔ اسکی مختلف وجوہات میں سے ایک اہم وجہ اور اس کی تقدیس کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں اٹھارہ مرتبہ اللہ رحیم و کریم کا تعارف کروایا گیا ہے۔ آپ کامل توجہ فرمائیں تو میں آیۃ الکرسی کے الفاظ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ کا تذکرہ کرنیوالا ہوں۔

- اللہ -- آیت الکرسی کا پہلا لفظ ہے۔
- اِلٰہ -- معبود۔ظاہر ہے کہ معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
- ھُوَ -- اس ضمیر کا مرجع لفظ اللہ ہے۔
- اَلْحَیُّ -- ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ اللہ۔
- اَلْقَیُّوْمُ -- ہمیشہ قائم رہنے والا۔ اللہ۔
- لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ -- ہٗ۔ کا مرجع۔ اللہ۔
- وَّلَا نَوْمٌ -- جسے کبھی نیند نہیں آتی وہ۔ اللہ۔
- لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ -- ہٗ کا مرجع۔ اللہ۔
- مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ -- ہٗ ضمیر کا مرجع۔ اللہ۔
- اِلَّا بِاِذْنِہٖ -- ہٖ کا مرجع۔ اللہ۔
- یَعْلَمُ -- فاعل کی ضمیر کا مرجع۔ اللہ۔
- مِنْ عِلْمِہٖ -- ہٖ کا مرجع۔ اللہ۔
- اِلَّا بِمَا شَاءَ -- فاعل کی ضمیر کا مرجع۔ اللہ۔
- وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ -- ہٗ کا مرجع۔ اللہ۔
- وَلَا یَئُوْدُہٗ -- ہٗ کا مرجع۔ اللہ۔
- وَھُوَ -- ھو کا مرجع۔ اللہ۔
- اَلْعَلِیُّ -- اللہ۔
- اَلْعَظِیْمُ -- اللہ۔

مختصر یہ کہ آیت الکرسی ایسی بے مثال آیت ہے کہ اس ایک آیت میں اٹھارہ مرتبہ ذات الٰہی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول مکرم جناب محمد ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اسے تمام قرآنی آیات کی "سردار آیت" قرار دیا ہے۔ اللہ ربّ العالمین ہم سب کو اس سردار آیت کے معانی اور مطالب کو پوری طرح سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿عرش کا خزانہ﴾ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا خاص تحفہ، خصوصی انعام اور عظیم الشان احسان ہے۔ رب کائنات نے یہ خاص تحفہ صرف ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت کو عطاء فرمایا۔ اس نعمت عظمیٰ کے حصول میں کوئی دوسری اُمت شریک وسہیم نہیں ہے۔ دامادِ رسول سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الرسل ﷺ نے آیت الکرسی کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

أُعْطِيتُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُؤْتَهَا نَبِيٌّ" قَبْلِي۔

(روح المعانی صفحہ 11 جزء ثالث)

﴿ترجمہ﴾ مجھے آیت الکرسی عرش الٰہی کے نیچے والے خاص خزانے سے عطاء فرمائی گئی ہے اور یہ خاص آیت مجھ سے پہلے کسی نبی کو بھی نہیں دی گئی۔ سبحان اللہ۔

دوسری روایت میں محسنِ انسانیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے آیت الکرسی کے ساتھ مزید تین قرآنی مقامات کو عرش کے خاص خزانے کا خاص تحفہ قرار دیا ہے۔ صحابی رسول جناب ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أَرْبَع" أُنْزِلْنَ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُنْزَلْ مِنْهُ شَيْءٌ" غَيْرُهُنَّ ـ أُمُّ الْكِتَابِ ـ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْكَوْثَرُ۔

(الدر المنثور صفحہ 5 جلد اوّل)

﴿ترجمہ﴾ چار چیزیں عرش کے نیچے والے خزانے سے نازل فرمائی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری کوئی چیز وہاں سے نہیں اتاری گئی۔ (۱) سورۃ فاتحہ (۲) آیت الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) سورۃ بقرۃ کی آخری آیات (۴) سورۃ کوثر۔

سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ آیت الکرسی کی تلاوت کے وقت اظہار مسرت کرتے ہوئے مسکراتے اور بار بار اس آیت عظیمہ کو عرشِ الٰہی کے خزانے کا خاص تحفہ قرار دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی اور پہلے مفسر قرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاقَرَءَ آخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ ضَحِكَ وَقَالَ اِنَّهُمَا مِنْ كَنْزِ الرَّحْمَانِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔

(الدرالمنثور صفحہ 323 جلد اوّل)

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ جب سورۃ بقرۃ کی آخری آیات اور ''آیۃ الکرسی'' کی تلاوت و قرأت فرماتے تو (خوشی سے) ہنس دیتے۔ اور فرماتے کہ یہ دونوں۔ رحمان کے عرش کے نیچے والے خزانے کا خاص تحفہ ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ''آیت الکرسی'' کو کثرت سے پڑھا کریں۔ اسکی بار بار تلاوت کریں۔ اس کے معانی اور مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آیت الکرسی کے احکام پر عمل کرنے کی اور اسکی برکات کو حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿چوتھائی قرآن﴾ آیت الکرسی' قرآن حکیم کی ایسی عظیم البرکت آیت ہے کہ محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے ''چوتھائی قرآن'' کے برابر قرار دیا ہے۔ خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول مکرم محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی سے پوچھا۔

اَیْ فُلَانْ'' هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ اے فلاں شخص۔ کیا تو نے شادی کر لی ہے۔

اس نے جواباً عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول۔ میں نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وجہ یہ ہے کہ- لَیْسَ عِنْدِیْ مَااَتَزَوَّجُ بِہٖ- میرے پاس شادی کے لئے مال ودولت نہیں ہے- آپ ﷺ نے اس کی غربت وتنگدستی کا حال سن کر فرمایا- اَوَلَیْسَ مَعَکَ "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد" کیا تجھے سورۃ اخلاص یاد نہیں ہے؟ اس نے کہا- بَلٰی- کیوں نہیں- سورۃ اخلاص تو مجھے اچھی طرح ازبر ہے- آپ ﷺ نے فرمایا- رُبُعُ الْقُرْاٰنِ -یہ ایک سورت چوتھائی قرآن کے برابر ہے- پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا- اَلَیْسَ مَعَکَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ -کیا تمہیں سورۃ الکافرون نہیں آتی ہے؟ اس نے کہا سرکار! سورۃ الکافرون بھی مجھے حفظ ہے- فرمایا- رُبُعُ الْقُرْاٰنِ -سورۃ الکافرون بھی قرآن مجید کے چوتھے حصے کے برابر ہے- پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا- کیا تمہیں سورت- اِذَا زُلْزِلَتْ- یعنی سورۃ زلزال- یاد نہیں؟ اس نے عرض کیا- اے اللہ کے رسول وہ بھی یاد ہے- فرمایا- یہ سورت بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے- پھر پوچھا کیا- اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ- یعنی سورۃ نصر آتی ہے؟ عرض کیا- جی ہاں- اللہ کے رسول- وہ بھی مجھے زبانی یاد ہے- فرمایا- وہ بھی قرآن حکیم کے چوتھے حصے کے برابر ہے-

نبی محترم! سرور عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سے آخری سوال فرمایا کہ- هَلْ مَعَکَ آیَةُ الْکُرْسِی -اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ -کیا تجھے آیت الکرسی یاد ہے؟ صحابی نے گزارش کی- بَلٰی -ہاں مجھے آیت الکرسی تو اچھی طرح یاد ہے- فرمایا-

رُبُعُ الْقُرْاٰن- یہ ایک آیت بھی قرآن مجید کے چوتھائی حصے کے برابر ہے-

(تفسیر ابن کثیر صفحہ 305 جلد اول)

آپ آیت الکرسی کی شان ومقام اور حیثیت وعظمت کا اندازہ فرمائیں کہ یہ ایک آیت چوتھائی قرآن کے برابر ہے- یعنی جو مسلمان خلوص نیت اور حضور قلب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا- رب العزت اسے قرآن مجید کا چوتھا حصہ یعنی ساڑھے سات پارے پڑھنے کا اجر وثواب عطاء فرمائے گا- سبحان اللہ- آیت الکرسی ثواب ہی ثواب- اجر ہی اجر اور نیکی ہی نیکی ہے- اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے اس مقدس آیت کو تلاوت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

بے برکتی کا علاج یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آیت الکرسی کی تلاوت سے کاروبار' گھر اور معاملات میں برکت نازل ہوتی ہے- رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور بے برکتی کا خاتمہ ہو جاتا ہے- اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ' طاہرہ' مطہرہ رضی اللہ عنہا ذکر فرماتی ہیں کہ-

اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ایک شخص جناب نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- اور نہایت ادب سے آپ کے سامنے بیٹھ گیا- آپ ﷺ نے اسکی آمد کا مقصد پوچھا تو- فَشَکَا اِلَیْہِ اَنَّ مَافِیْ بَیْتِہٖ مَمْحُوْقُ الْبَرَکَۃِ - اس نے شکایت کی اے اللہ کے رسول! میرے گھر کی ہر چیز میں بے برکتی ہی بے برکتی ہے- یعنی گھر میں بے سکونی' غیر اطمینانی اور سخت پریشانی ہے- سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اسکی درد بھری کہانی اور بے برکتی کی داستان سن کر فرمایا- اَیْنَ اَنْتَ مِنْ آیَۃِ الْکُرْسِیِّ- کیا تم نے آیت الکرسی کو چھوڑ دیا ہے- کیا تم آیت الکرسی کی تلاوت نہیں کرتے اور کیا تم نے آیت الکرسی کو فراموش کر دیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے خود ہی آیت الکرسی کی برکات' اثرات اور ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا-

"جس چیز پر بھی آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے تو- اَنْمَی اللّٰہُ فِیْہِ الْبَرَکَۃَ - اللہ تعالیٰ اس میں بہت زیادہ برکت نازل فرما دیتا ہے"-

(تفسیر الدر المنثور صفحہ 223 جلد اوّل)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! آج ہمارے معاشرے کے اکثر افراد بے سکونی‘ بے اطمینانی‘ پریشانی‘ حیرانی اور بے برکتی کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں اور اپنی گھریلو‘ کاروباری اور تجارتی پریشانیوں کے خاتمے کے لئے جھوٹے عاملوں‘ جعلی پیروں اور بے عمل مولویوں سے غیر شرعی اور شرکیہ تعویذات حاصل کرتے اور سفلی عملیات کرتے ہیں- میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست کروں گا کہ ایسے غلط سلط وظائف پڑھنے اور غیر اسلامی عملیات کرنے کی بجائے آیت الکرسی کی تلاوت کیا کریں- کیونکہ آیت الکرسی-

- گھر میں پڑھیں گے تو گھریلو معاملات میں برکت ہوگی-
- دکان میں پڑھیں گے تو کاروبار میں برکت ہوگی-
- کارخانے میں پڑھیں گے تو تجارت میں برکت ہوگی-
- فیکٹری میں پڑھیں گے تو آمدن میں برکت ہوگی-
- سامان پر پڑھیں گے تو اس کی حفاظت ہوگی-
- ثواب کیلئے پڑھیں گے تو قسمت میں جنت ہوگی- انشاء اللہ-

معزز احباب! میں یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ارشادات و فرمودات سے استدلال کر رہا ہوں- آیئے- آیۃ الکرسی کی برکات و ثمرات کی وضاحت کیلئے سرکار دو عالم ﷺ کا ایک فرمان ذی شان سماعت فرمایئے- مشہور صحابی جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں-

قَالَ رَجُلٌ ’’ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ- ایک شخص نے رسول محترم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے ایسی چیز- کوئی ایسا عمل اور کوئی ایسا وظیفہ سکھلا دیں جو مجھے زندگی کے جمیع معاملات میں فائدہ پہنچائے- نفع دے اور سودمند ثابت ہو- پیغمبر اعظم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ- اِقْرَءْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ -تم آیت الکرسی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کیا کرو۔ کیونکہ

اِنَّهٗ یَحْفَظُکَ ---- آیۃ الکرسی تمہاری حفاظت کرے گی۔

وَذُرِّیَّتَکَ ---- آیت الکرسی تمہاری اولاد کی بھی حفاظت کرے گی۔

وَیَحْفَظُ دَارَکَ ---- اور آیت الکرسی تمہارے گھر کی حفاظت کرے گی۔

حَتّٰی الدُّوَیْرَاتِ حَوْلَ دَارِکَ -- بلکہ آیت الکرسی تمہارے گھر کے اردگرد کے مکانوں کی بھی حفاظت کرے گی۔ سبحان اللہ۔ (الدر المنثور صفحہ 323 جلد اول)

میں ان دو روایات اور احادیث کی روشنی میں علیٰ وجہ بصیرت اور پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ۔

- گھر کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- اولاد کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- دکان کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- مکان کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- کاروبار کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- تجارت کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- کارخانے کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- فیکٹری کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- مال کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- جان کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- آپ کی محافظ ---------- آیت الکرسی
- میری محافظ ---------- آیت الکرسی
- ہمسایوں کی محافظ ---------- آیت الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مَردوں کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ عورتوں کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ بچوں کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ بچیوں کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ بڑوں کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ چھوٹوں کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ دنیا کی محافظ --------- آیت الکرسی
❁ آخرت کی محافظ --------- آیت الکرسی

----اور----

❁ رب العالمین کی خاص عطاء --------- آیت الکرسی
❁ رحمۃ للعالمین کی خصوصی اداء --------- آیت الکرسی
❁ اللہ کی عنایت --------- آیت الکرسی
❁ جنت کی ضمانت --------- آیت الکرسی

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

عظیم ترین آیت: آیت الکرسی اپنے اثرات' ثمرات' برکات اور فوائد کے لحاظ سے قرآن عزیز کی سب سے عظیم ترین' بہترین اور کامل ترین آیت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی علمی محافل اور دینی مجالس میں اکثر آیت الکرسی کی عظمت و تقدیس اور شان ورفعت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور جونہی 'اَعْظَمُ آیَۃٍ' کا لفظ کسی صحابی کی زبان پر آتا تو دوسرے اصحاب سمجھ جاتے کہ اس سے مراد "آیت الکرسی" ہی ہے۔ چنانچہ معروف صحابی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذکر فرماتے ہیں کہ۔

"ایک دفعہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (مسجد نبوی میں) تشریف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے اور وہاں موجود لوگوں سے چار سوالات فرماتے ہوئے کہا "اَیُّکُمْ یُخْبِرُنِیْ بِاَعْظَمِ آیَةٍ فِی الْقُرْآنِ وَاَعْدَلِهَا وَاَخْوَفِهَا وَاَرْجَاهَا -تم میں سے کون بتائے گا قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے اور سب سے زیادہ عدل وانصاف والی آیت کون سی ہے اور سب سے زیادہ خوف دلانے والی آیت کونسی ہے اور سب سے زیادہ امید والی آیت کون سی ہے؟

جناب عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے یہ سوالات سن کر رفقاء رسول تھوڑی دیر خاموش رہے- پھر جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجمع نے سکوت کو توڑا اور فرمایا-سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ-میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان حق بیان سے سنا- آپ ﷺ نے فرمایا-

❁اَعْظَمُ آیَةٍ فِی الْقُرْآنِ - اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ -قرآن حکیم میں سب سے زیادہ عظمت والی آیت "آیت الکرسی" ہے-

❁وَاَعْدَلُ آیَةٍ فِی الْقُرْآنِ -اور قرآنی آیات میں سب سے زیادہ عدل و انصاف والی آیت یہ ہے-

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤءِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ -(سورۃ نحل آیت نمبر ۹۰)

❁ترجمہ❁ بے شک اللہ تعالیٰ عدل، احسان اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کے حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے- اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو-

❁وَاَخْوَفُ آیَةٍ فِی الْقُرْآنِ -اور قرآن عزیز میں سب سے زیادہ خوف دلانے والی اور آخرت کا ڈر پیدا کرنے والی آیت یہ ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(سورۃ زلزال آیت نمبر 7-8)

﴿ترجمہ﴾ پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی۔ وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔

❁ وَاَرْجٰی آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ۔ اور قرآن حکیم میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (سورۃ زمر آیت نمبر 53)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر ﷺ) آپ فرما دیجئے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتیاں کی ہیں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ بلاشبہ وہی بہت بخشنے والا از حد مہربان ہے۔

یہ آیت مبارکہ ہی گنہگاروں کو بخشش و مغفرت کی امید دلاتی اور رحمت الٰہی کی وسعت کا اعلان کرتی ہے۔ اسی لئے شاعر نے بالکل سچ اور حق کہا ہے کہ ؎

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تُو نے بھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

اللہ ربّ العزت اپنی خاص رحمت کی بدولت ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما کر ہمیں جنتیوں کی صف میں شامل فرمائے۔ آمین۔

بزرگان محترم! اس وقت ان چاروں آیات طیبات کی تشریح و تفسیر کرنا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو صرف یہ عرض کر رہے ہیں کہ سرور عالم جناب محمد ﷺ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی زبان حق ترجمان نے ''آیت الکرسی'' کو اَعْظَمُ آیَةٍ فِی الْقُرآن - یعنی قرآن مجید' فرقان حمید کی سب سے عظیم بلکہ اعظم آیت قرار دیا ہے- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت آیت کو بکثرت پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے- آمین-

مبارک ہو امام الانبیاء' سید الاتقیاء' شافع روز جزا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے جناب اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ ایک مقتدر' معزز اور معروف صحابی ہیں- آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالمنذر اور لقب ''سیّد القراء'' ہے - آپ قراءۃ قرآن کے ماہر اور قرآنی علوم کے فاضل ہیں- خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمع وتدوین قرآن کے لئے جن اصحاب کو مقرر کیا گیا جناب اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ ان کے سربراہ تھے- خلیفہ ثانی' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خصوصی مجلس شوریٰ کے معزز رکن تھے- خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی قراءت میں لہجہ کے اختلاف کو ختم کرنے کے لئے اور تمام اہل اسلام کو ایک قرأت پر جمع کرنے کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی- اس کا نگران اور رئیس بھی جناب اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ہی بنایا- امام المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بابرکت عہد میں جن چند سعادت مند افراد نے اپنے پاس پورا قرآن حکیم جمع فرما رکھا تھا- ان میں ایک جناب اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ تھے- بلکہ بعض اوقات رسول مکرم ﷺ بھی بحکم الٰہی جناب اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنایا کرتے تھے- چنانچہ خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ - اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَیْکَ ''لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا '' - رسول اللہ ﷺ نے جناب اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سورت بیّنہ" سناؤں۔ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ازراہِ تعجب عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! وَسَمَّانِیْ۔ اور اللہ رحیم وکریم نے میرا نام لے کر یہ حکم فرمایا ہے۔ قَالَ نَعَمْ۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ اُبیّ۔ اللہ رب العالمین نے تیرا نام لیا ہے۔ فَبَکٰی۔ تو سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے خوشی سے آنسو بہہ پڑے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش بریں پر میرا نام ذکر فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ 294 جلد دوئم۔ کتاب الفضائل)

حضرات! میں نے سید القراء ماہرِ علوم قرآن اور مشہور صحابی جناب اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ مختصر تعارف اس لئے کروایا ہے کہ میں آیت الکرسی کے بارے میں سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ اور رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان ایک مکالمہ عرض کرنے والا ہوں۔ اس لئے میں نے مناسب جانا کہ آپ کی خدمت میں اس شخصیت کا مختصر خاکہ بھی عرض کردوں۔ جن سے رسول عربی ﷺ نے آیت الکرسی کے بارے سوال و جواب فرمائے۔ چنانچہ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ آیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہُ مَعَکَ اَعْظَمُ۔ اے ابوالمنذر ر۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب' قرآن مجید میں سے کون سی آیت سب سے "اعظم" ہے؟ جناب اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نہایت ادب سے عرض کی۔ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور اس کے بتانے سے اس کے رسول یعنی آپ بہتر جانتے ہیں۔ میرا یہ جواب سن کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے دوبارہ فرمایا۔ اے ابوالمنذر ر (سوچ کر بتاؤ) اَتَدْرِیْ اَیُّ آیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ۔ کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے "عظیم ترین" آیت کون سی ہے؟۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلمِ اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے طریقہء تدریس اور انداز تفہیم پر غور فرمائیں کہ اپنے شاگرد کو کیسے سوچ بچار' غور وغوض اور تدبر و تفکر کی رغبت دلا رہے ہیں- اور کیسے حکیمانہ' شفیقانہ اور ناصحانہ طریقے سے سبق پڑھا رہے ہیں' یاد کروا رہے اور پھر سنتے جا رہے ہیں- سبحان اللہ-

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے دوبارہ مجھے جواب دینے کا حکم فرمایا- تو میں نے (گہرے غور وخوض کے بعد) کہا کہ- اَللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ -قرآن مجید کی آیات میں سب سے اعظم آیت اگر کوئی ہو سکتی ہے- تو وہ ''آیت الکرسی'' ہی ہو سکتی ہے-

رحمت مجسم ﷺ نے میرا جواب سن کر (مسرت کا اظہار فرمایا اور خوشی سے) فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ -میرے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا- لِیَهْنِكَ الْعِلْمَ یَااَبَا الْمُنْذِرِ- اے ابوالمنذر- تمہیں تمہارا علم مبارک ہو- (تم میرے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن لے کر کامیاب ہو گئے ہو- اس شاندار کامیابی پر میں محمد ﷺ کی مبارک قبول فرماؤ-) (صحیح مسلم صفحہ 271 جلد اول- کتاب فضائل القرآن)

آیت الکرسی کی زبان

خالق ارض وسماء نے ''آیت الکرسی'' کو جو شرف' عزت اور عظمت عطا فرما رکھی ہے- اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ رب العزت نے اسے اپنے عرش عظیم کے پاس جگہ دے رکھی ہے- آیت الکرسی کو ہر وقت رب السماوات والارض کا قرب حاصل ہے- یہ آیت مقدسہ ہمہ وقت ''قرب الٰہی'' سے لطف اندوز ہوتی اور رب العالمین کی تقدیس و تعظیم بیان کرنے میں مصروف رہتی ہے- سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے آیت الکرسی اور عرش الٰہی کی قربت اور آیت الکرسی کی زبان سے اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ - مجھے اس ذات الٰہی کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے- اِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ - بے شک اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کو ایک زبان اور دو ہونٹ عطا فرما رکھے ہیں- تَقَدَّسَ الْمَلِکَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ - اور یہ آیت الکرسی اپنے ہونٹوں اور زبان سے عرش الٰہی کے پائے کے قریب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تقدیس وعظمت بیان کرنے میں مصروف ہے-

(مسند احمد صفحہ 139 جلد پنجم- مطبوعہ ادارہ احیاء السنہ)

ممکن ہے کہ بعض احباب کے ذہن میں یہ سوال گردش کر رہا ہو کہ "آیت الکرسی" کے الفاظ وحروف کو زبان نصیب ہوتا اور پھر اس زبان سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس وتعظیم بیان کرنا بظاہر ناممکن اور محال ہے-

میرے بھائیو! یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اختیارات کی بات ہے- جس ذات الٰہی نے چھٹانک بھر گوشت کے ٹکڑے کو قوت گویائی اور نطق کی صلاحیت سے نواز رکھا ہے- وہی اللہ رب العزت "آیت الکرسی" کے الفاظ کو زبان جیسی عظیم نعمت عطا فرمانے پر قادر ہے اور اس نے واقعتاً ایسا کر رکھا ہے- کیونکہ "آیت الکرسی" کو زبان اور ہونٹ دیئے جانے کی بات-

- میری بات نہیں-
- میرے استاذ محترم کا فرمان نہیں-
- کسی مفتی کا فتویٰ نہیں-
- کسی بزرگ کا ارشاد نہیں-
- کسی مجتہد کا اجتہاد نہیں-
- کسی خطیب کا خطاب نہیں-
- کسی ادیب کی ادبی حکایت نہیں-
- کسی امام کا قول نہیں-
- کسی عالم کی علمی کاوش نہیں-

بلکہ اس ہستی کا فرمان ہے- اس ذات کا ارشاد اور اس پیغمبر کی بات ہے- جو دینی معاملات میں اپنی مرضی سے نہیں بولتا بلکہ رب العزت کی وحی سے بولتا ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ (سورۃ نجم آیت نمبر 3-4)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (رسول اللہ ﷺ) اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اُس کی طرف کی جاتی ہے۔

اس آیت طیبہ کی روشنی میں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ اور نظریہ ہونا چاہیے کہ۔ سارے جہان کی بات غلط ہوسکتی ہے۔ مگر امام دو جہاں ﷺ کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ہر شخص اپنی مرضی سے بولتا ہے۔ مگر مصطفیٰ ﷺ بولتے ہیں تو عرش والے کی وحی سے بولتے ہیں۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفت تا نہ گفت جبرائیل
وجبرائیل ہرگز نہ گفت تا نہ گفت کردگار

ہاں۔ تو میں آیت الکرسی کی زبان اور ہونٹوں کی بات عرض کررہا تھا۔ یہ تو آیت الکرسی کے الفاظ، حروف اور کلمات کو زبان اور ہونٹ دیئے جانے کا مسئلہ ہے۔ جبکہ سرور کائنات ﷺ نے تو بیت اللہ کے کونے میں نصب ''حجر اسود'' کو بھی زبان دیئے جانے کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی، ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ اللہ کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس حال میں اٹھائے گا کہ۔ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِھِمَا۔ اس کی دو آنکھیں ہونگی جن سے وہ دیکھے گا۔ وَلِسَانًا یَنْطِقُ بِہٖ۔ اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ یَشْھَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ۔ جس نے سنت کے مطابق اسے چوما ہوگا۔ اسکے متعلق وہ دربار الٰہی میں گواہی دے گا۔ سبحان اللہ۔ (جامع ترمذی صفحہ 115 جلد اول آخر ابواب الحج)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین ہم سب کو بیت اللہ کی زیارت اور حج کی سعادت نصیب فرمائے۔ حجر اسود پہ لب رکھنے کا اعزاز بخشے اور قیامت کے دن اس مقدس پتھر کو ہماری بخشش اور مغفرت کا گواہ بنا دے۔ آمین۔

﴿صبح و شام کا وظیفہ﴾ اللہ کے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے افراد کو شیطانی وسواس' ابلیسی توہمات اور ہر قسم کے نقصانات سے بچانے کے لئے صبح و شام مختلف اوراد و وظائف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ان وظائف میں ایک اہم وظیفہ آیت الکرسی بھی ہے۔ اسے صبح و شام پڑھنا اپنے آپ کو اللہ رحیم و کریم کی حفاظت میں دینے کے مترادف ہے۔ جو شخص صبح و شام آیت الکرسی کی باقاعدگی سے تلاوت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا محافظ اور مددگار بن جاتا ہے۔ صحابی رسول جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ قَرَءَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلَى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَءَ هُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ ۔ (جامع ترمذی صفحہ 111 جلد ثانی۔ ابواب فضائل القرآن)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص صبح کے وقت سورۃ مومن کی ابتدائی (تین) آیات۔ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔ تک اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا تو ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ شام تک اس کی حفاظت کا بندوبست فرما دے گا۔ اور جو شخص سورۃ مومن کی یہی تین آیات اور آیت الکرسی شام کے وقت پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ ساری رات کیلئے اس کی حفاظت کا انتظام فرما دے گا۔ سبحان اللہ۔

عزیزانِ گرامی! آپ صبح و شام جو ذکر' اذکار اور اوراد و وظائف کا وِرد کرتے ہیں ان کے ساتھ آیت الکرسی اور قرآن حکیم کے چوبیسویں پارے سے سورۃ مومن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پہلی تین آیات کو بھی شامل فرما لیجئے۔ صبح اور شام کو انہیں پڑھنا آپ کا کام اور آپ کی حفاظت فرمانا عرش والے اللہ الرحمان کا کام ہے۔ میری درخواست ہے کہ۔

- کاروبار پر جانے سے پہلے ''آیت الکرسی'' پڑھا کیجئے۔
- دکان کھولنے سے پہلے ''آیت الکرسی'' پڑھا کیجئے۔
- دفتر میں داخلے سے قبل ''آیت الکرسی'' کی تلاوت کیجئے۔
- فیکٹری کا گیٹ کھولتے وقت ''آیت الکرسی'' کی قرأت کیجئے۔
- شام کو گھر لوٹتے وقت ''آیت الکرسی'' پڑھ لیجئے۔
- دکان کا شٹر بند کر کے ''آیت الکرسی'' پڑھ دیجئے۔
- کارخانے کو تالا لگاتے ہوئے ''آیت الکرسی'' پڑھ لیجئے۔
- رات کو سونے سے پہلے ''آیت الکرسی'' پڑھ لیجئے۔

آپ آیت الکرسی کی تلاوت کو معمول بنا کر تو دیکھئے۔ ان شاء اللہ العزیز برکتیں ہی برکتیں، رحمتیں ہی رحمتیں اور وسعتیں ہی وسعتیں ہو جائیں گی۔ گھر میں سکون ہوگا۔ کام میں دل لگے گا۔ دکان پر گاہک آئیں گے۔ کارخانے سے آمدن ہوگی۔ دلی اطمینان میسر آئے گا۔ بیوی بچوں میں راحت حاصل ہوگی اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہو جائیگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آیت الکرسی تو آپ سب کو یاد ہے۔ آیئے سورۃ مومن کی وہ تین آیات طیبات بھی سماعت فرمالیں جنہیں رسول مکرم ﷺ نے آیت الکرسی کے ہمراہ صبح و شام پڑھنے کی تلقین و تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

(سورۃ مومن آیت نمبر 1 تا 3)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ حم۔ یہ کتاب (اس) اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ جو زبردست (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔ گناہ بخشنے والا' توبہ قبول فرمانے والا' سخت سزا دینے والا' فضل و کرم فرمانے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (سب نے) اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو ہر روز صبح و شام ان آیات مبارکات اور آیت الکرسی کی تلاوت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

﴿ہر نماز کے بعد﴾ اگر کوئی شخص عقائد و نظریات کی درستگی' فرائض کی پابندی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ "آیت الکرسی" کی تلاوت کرلے تو خالق کائنات' موت کے فوراً بعد اسے "جنت" نصیب فرما دے گا۔ داماد مصطفیٰ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ ۔

میں نے رسول محترم ﷺ کو اس منبر کی سیڑھیوں پر ارشاد فرماتے سنا ---- یہ کلام میں زور پیدا کرنے کیلئے خطابت کا ایک انداز ہے۔ جیسے ہم کہتے ہیں۔ میں نے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا۔ ظاہر ہے کہ سنا تو کانوں ہی سے جاتا اور دیکھا بھی آنکھوں سے ہی جاتا ہے۔ مگر مخاطب کو یقین دلانے کیلئے اور گفتگو میں شدت پیدا کرنے کیلئے ایسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے دور کے نامور خطیب اور بے مثل ادیب تھے۔ اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے خطابت کے انداز میں بات سمجھانے کی غرض سے فرمایا کہ میں نے اس منبر کی سیڑھیوں پر آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا --- مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان-مشکاۃ المصابیح صفحہ 89-باب الذکر بعد الصلاۃ)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص ہر (فرض) نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا رہے گا- اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکے گی- سبحان اللہ-

اس حدیث مبارکہ کے اگلے الفاظ بھی میری اور آپکی خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں- آج ہمارے معاشرے میں چوری اور ڈکیتی کی بے شمار وارداتیں ہو رہی ہیں- منجملہ دیگر اسباب و وجوہ کے اس کی ایک بڑی وجہ ہماری روحانی کمزوری اور ذکر الٰہی سے دوری بھی ہے- اپنے گھروں اور اشیاء کی حفاظت کیلئے ظاہری اسباب و ذرائع اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ روحانیت کی طرف بھی توجہ فرمایئے اور رات کو سونے سے قبل آیت الکرسی کی تلاوت فرما لیجئے تو ان شاء اللہ العزیز آپ کا مال' مکان اور جائیداد محفوظ رہیں گے- محسن انسانیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان نبوت کے الفاظ ہیں- وَمَنْ قَرَءَ حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ' آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ' -(مشکاۃ المصابیح صفحہ 89)

﴿ترجمہ﴾ اور جو شخص آیت الکرسی رات کو سوتے وقت بستر پر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو اور اس کے ہمسایوں کے گھر کو اور گردونواح کے گھروں کو امن عطا فرمائے گا

﴿جن سے کشتی﴾ احادیث و روایات سے اس امر کی وضاحت اور صراحت ہوتی ہے کہ جس مقام پر آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے وہاں سے شیاطین اور جنات دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں اور خود جنات اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آیت الکرسی پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی روحانی قوت عطا فرما دیتے ہیں کہ وہ جنات پر غلبہ حاصل کر لیتا اور شیاطین کو دبوچ لیتا ہے- چنانچہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ-

"ایک دفعہ جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص (رات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندھیرے میں) مدینہ منورہ سے باہر گیا تو ان کا ایک جن سے آمنا سامنا ہو گیا۔ جن نے صحابی کو دبوچنا چاہا تو صحابی نے اسے دھکا دے کر زمین پر گرا دیا اور اس سے کہا کہ تم تو بڑے کمزور اور ڈرپوک ہو اور تمہارے ہاتھ تو کتے کے پنجوں جیسے ہیں۔ اچھا یہ بتاؤ سارے جنات ہی ایسے نحیف ہوتے ہیں یا تم ہی اتنے لاغر ہو؟ اس نے کہا۔ لَا وَاللّٰهِ اِنِّی مِنْهُمْ لَضَلِیْعٌ" ۔نہیں۔اللہ کی قسم۔ میں تو ان میں سب سے طاقتور ہوں۔اور۔ہاں۔ پہلے تو تم نے مجھے بے دھیانی میں نیچے گرا لیا۔اب تم میرے ساتھ کشتی لڑو۔ فَاِنْ صَرَعْتَنِیْ عَلَّمْتُكَ شَیْئًا یَنْفَعُكَ ۔اگر تم نے دوبارہ مجھے گرا لیا تو میں تمہیں ایک چیز بتاؤں گا جو تمہارے لئے فائدہ مند ہوگی۔ چنانچہ دوبارہ صحابی اور جن کے درمیان کشتی ہوئی تو صحابی رسول نے جن کو چاروں شانے چت کر دیا۔اور اس سے کہا کہ اب نفع بخش چیز بتلاؤ۔اس "جن" نے کہا کہ تم۔اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"۔یعنی آیت الکرسی پڑھا کرو۔ فَاِنَّكَ لَا تَقْرَءُ هَا فِیْ بَیْتٍ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ لَهٗ خَبَجٌ "كَخَبَجِ الْحِمَارِ ۔کیونکہ آپ جب گھر میں آیت الکرسی کی تلاوت کریں گے تو شیطان وہاں سے گدھے کی طرح چیختا اور ہنہناتا ہوا بھاگ جائے گا۔اور پھر صبح تک وہاں نہیں آئے گا۔

(سنن دارمی 540 جلد دوئم۔کتاب فضائل القرآن فی سندہ انقطاع)

جس مجلس سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ حیرت ناک واقعہ بیان فرمایا۔وہاں موجود افراد میں سے ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ۔اَهُوَ عُمَرُ ۔کیا جن سے کشتی کرنیوالے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے؟ تو جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ۔ مَا عَسٰی اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ عُمَرُ ۔ اتنا بہادر' شجاع' طاقتور اور دلیر عمر رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرا کون ہو سکتا ہے؟ (تفسیر قرطبی صفحہ 270 ج ثالث)

میں اس عجیب و غریب واقعہ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس جگہ' گھر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے وہاں سے جن بھاگ جاتے 'شیطان دور ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔

جھوٹے کی سچی بات آیت الکرسی کے فوائد 'ثمرات 'اثرات اور برکات کے ضمن میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروی حدیث مقدسہ حرف آخر ہے ۔لہذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس روایت کو بیان کئے بغیر آیت الکرسی کے فضائل کا موضوع مکمل نہیں ہوسکتا۔ نبی محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی 'عظیم صحابی جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان المبارک میں صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ (پہلی رات) ایک شخص آیا۔ اور۔ يَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ۔ غلہ اٹھانے لگا ۔فَاَخَذْتُ۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا۔ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ اس چور نے نہایت لجاجت سے کہا۔ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ" ۔ میں بہت محتاج ہوں۔ وَعَلَيَّ عِيَالٌ "۔ مجھ پر بیوی بچوں کا بوجھ ہے۔ وَلِيْ حَاجَةٌ" شَدِيْدَةٌ" ۔اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (مجھے اس پر رحم آ گیا) تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ۔ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ۔ گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا ؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بیوی بچوں کا رونا رویا تو مجھے اس پر ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

رسول محترم ﷺ نے فرمایا۔ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ۔ وہ تم سے جھوٹ بول گیا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا۔

معزز احباب! لمحہ بھر کیلئے عقیدے کی اس بات پر توجہ فرمایئے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ نظریہ تھا کہ جو بات رسول اللہ ﷺ فرمائیں وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا دینی معاملات میں ہر فرمان، فرمان خدا اور ہر ارشاد۔ ارشاد الٰہ ہے۔ آپ ﷺ کی بات پر یقین کرنا، ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ اور عقیدے کی بنیاد ہے۔ اس لئے میں کہا کرتا ہوں۔

- میری بات غلط ہو سکتی ہے۔
- آپ کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- بڑے کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- چھوٹے کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- مولوی کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- مفتی کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- پیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- فقیر کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- خطیب کی بات غلط ہو سکتی ہے۔
- ادیب کی بات غلط ہو سکتی ہے۔

---- اور علی الاعلان کہتا ہوں ----

- ساری کائنات کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ---مگر---
- خالق کائنات اور رسول کائنات ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صادق المصدوق ﷺ نے فرمادیا کہ وہ چور دوبارہ آئے گا تو مجھے کامل یقین ہو گیا کہ ضرور آئے گا۔ فَرَصَدْتُهُ، اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ جب دوسری رات ہوئی تو وہ پھر آ گیا اور آ کر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تجھے رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں ضرور پیش کروں گا۔ اس نے بڑے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ مجھے چھوڑ دو۔ بیوی بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے۔ اب وعدہ کرتا ہوں کہ۔ لَا اَعُوْدُ۔ آئندہ کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے اس کی غربت پر رحم آ گیا اور میں نے اسے دوسری دفعہ بھی چھوڑ دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-یَا اَبَاھُرَیْرَۃَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ- اے ابو ہریرہ-تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی-اے اللہ کے رسول! اس نے پھر اپنی غربت اور اہل وعیال کی تنگدستی کا رونا رویا تو میں نے رحم کھا کر اسے چھوڑ دیا-آپ ﷺ نے فرمایا-وہ تیرے ساتھ جھوٹ بول گیا ہے-خیال رکھنا-وہ تیسری دفعہ پھر آئے گا-چنانچہ میں اس کے انتظار میں تھا کہ تیسری رات وہ پھر آ گیا اور آ کر غلہ اٹھانا شروع کر دیا-فَاَخَذْتُہٗ- تو میں نے اسے پکڑتے ہوئے کہا کہ اب تیسری اور آخری بار ہے لہذا تجھے ہر صورت دربار رسالت میں پیش کروں گا-تم ہر دفعہ یقین دلاتے رہے کہ اب نہیں آؤ گے-ثُمَّ تَعُوْدُ -پھر آ جاتے ہو-

قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا-اس چور نے کہا-اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو-میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں-جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا-سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں-میں نے اس سے پوچھا-مَاھُنَّ -وہ کون سے کلمات ہیں-اس نے کہا-اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَءْ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ -اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الآیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ" وَلَا یَقْرَبَنَّکَ شَیْطَانٌ" حَتّٰی تُصْبِحَ -(رات کو) جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو "آیت الکرسی" یعنی اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ -والی پوری آیت پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران فرشتہ تمہاری مسلسل حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہیں آ سکے گا-سبحان اللہ-

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس چور کی زبانی "آیت الکرسی" کی یہ فضیلت اور خصوصیت سن کر تیسری دفعہ بھی اسے چھوڑ دیا-جب صبح ہوئی رسول مکرم ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ سے فرمایا-مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ -سناؤ-اس رات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم سے تمہارے قیدی نے کیا معاملہ کیا؟ عرض کی۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اس نے مجھے چند کلمات سکھلائے اور یقین دلایا کہ ان کلمات کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ سرور کونین ﷺ نے دریافت فرمایا۔ مَاهِيَ۔ وہ کلمات کیا ہیں؟ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ چور مجھے بتلا گیا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرو تو شروع سے آخر تک ''آیت الکرسی'' پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ۔ نبی محترم ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔ وہ ہے تو بڑا جھوٹا مگر تمہیں سچی بات بتا گیا ہے۔ مزید فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا تمہیں علم ہے کہ تم تین راتیں کس سے ہم کلام رہے ہو؟ انہوں نے کہا' نہیں۔ فرمایا۔ ذَاكَ شَيْطَانٌ'' ۔ وہ تو شیطان تھا۔ (صحیح بخاری صفحہ 310 جلد اول۔ کتاب الوکالۃ)

خلاصہ کلام آج کی اس دینی مجلس اور خطبہ جمعہ کے بابرکت لمحات میں قرآن حکیم کی مشہور و معروف آیت یعنی آیت الکرسی کے جو فضائل' خصائص' برکات' اثرات اور خصوصیات بیان کی گئیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

- آیت الکرسی تمام قرآنی آیات کی سردار اور عظیم ترین آیت ہے۔
- اس ایک آیت میں اٹھارہ مرتبہ اللہ رب العالمین کا ذکر کیا گیا ہے۔
- یہ آیت مبارکہ عرش الٰہی کے نیچے والے خاص خزانے سے نازل فرمائی گئی ہے۔
- آیت الکرسی کی تلاوت کرنے والے کو چوتھائی قرآن کی تلاوت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ان آیت کریمہ کی قرأت سے بے برکتی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

○ آیت الکرسی کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں۔جن سے عرش الٰہی کے قریب یہ آیت اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتی ہے۔

❁ آیت الکرسی کو صبح وشام پڑھنے والے کی اللہ تعالیٰ دن رات حفاظت فرماتا ہے۔

○ ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔انشاءاللہ۔

❁ آیت الکرسی کی تلاوت کرنے والا شیاطین پر غالب آجاتا ہے۔

○ آیت الکرسی پڑھنے والے کے سامان کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ محافظ اور نگران فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے---------- تِلْكَ عَشَرَةٌ'' كَامِلَةٌ''۔

اللہ رب العزت ہم سب کو کثرت کے ساتھ آیت الکرسی کی تلاوت کرنے کی توفیق، ہمت اور سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ 2

کلمہ توحید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

﴿ترجمہ﴾ اللہ (وہ ہے کہ) اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اور تعریف و تسبیح اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ جس نے کائنات کی تمام اشیاء کو انسانوں کے لئے اور انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کیلئے تخلیق فرمایا۔ بقول شاعر

جانور پیدا کئے تیری رضا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سارا جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (سورۃ ذاریات آیت نمبر 56)

﴿ترجمہ﴾ اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا۔

اللہ وحدہ لاشریک کی حمد و ثناء کے بعد ان گنت ' لاتعداد اور بے شمار درود و سلام رحمت کائنات ' سید کائنات اور ہادی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر جو رحمۃ للعالمین ' خاتم النبیین اور امام المرسلین ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

آغاز آیۃ الکرسی حضرات گرامی! آج کی اس بابرکت نشست میں آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ تلاوت کئے گئے ہیں۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو۔ یہ آیت الکرسی کا پہلا جملہ ہے اور اس جملے میں پانچ الفاظ ہیں۔

(۱) اَللّٰہ (۲) لَا (۳) اِلٰہ (۴) اِلَّا (۵) ھُو۔

اس کلمہ توحید کے فضائل وخصائص کے بارے میں چند ضروری اور بنیادی باتیں عرض کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سننے، سنانے اور سمجھنے کے بعد ہم سب کو عقیدہ توحید پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ان کلمات مبارکبات میں اس امر کی وضاحت فرمائی گئی ہے کہ اللہ ربّ العزت کے سوا کوئی الٰہ یعنی معبود نہیں ہے۔

- آسمانوں کی بلندیوں میں کوئی معبود نہیں ہے۔
- زمین کی پستیوں میں کوئی معبود نہیں ہے۔
- فضا کی وسعتوں میں کوئی معبود نہیں ہے۔
- ہوا کی قربتوں میں کوئی معبود نہیں ہے۔
- کوئی نوری معبود نہیں ہے۔
- کوئی ناری معبود نہیں ہے۔
- کوئی آبی معبود نہیں ہے۔
- کوئی خاکی معبود نہیں ہے۔
- کوئی جن معبود نہیں ہے۔
- کوئی انسان معبود نہیں ہے۔
- کوئی حجر معبود نہیں ہے۔
- کوئی شجر معبود نہیں ہے۔
- کوئی قبر معبود نہیں ہے۔
- کوئی بشر معبود نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کوئی اعلیٰ معبود نہیں ہے۔
- کوئی ادنیٰ معبود نہیں ہے۔
- کوئی فاضل معبود نہیں ہے۔
- کوئی مفضول معبود نہیں ہے۔
- کوئی عالم معبود نہیں ہے۔
- کوئی جاہل معبود نہیں ہے۔
- کوئی گورا معبود نہیں ہے۔
- کوئی کالا معبود نہیں ہے۔
- کوئی سرخ معبود نہیں ہے۔
- کوئی سفید معبود نہیں ہے۔
- کوئی پیر معبود نہیں ہے۔
- کوئی فقیر معبود نہیں ہے۔
- کوئی مولوی معبود نہیں ہے۔
- کوئی مفتی معبود نہیں ہے۔
- کوئی حافظ معبود نہیں ہے۔
- کوئی قاری معبود نہیں ہے۔
- کوئی ولی معبود نہیں ہے۔
- کوئی نبی معبود نہیں ہے۔
- کوئی زندہ معبود نہیں ہے۔
- کوئی مردہ معبود نہیں ہے۔
- کوئی بت معبود نہیں ہے۔
- کوئی رُت معبود نہیں ہے۔
- روشنی بکھیرنے والا سورج معبود نہیں ہے۔
- ضیاء پاشی کرنیوالا چاند معبود نہیں ہے۔
- جگمگاتے ستارے معبود نہیں ہیں۔
- روشن سیارے معبود نہیں ہیں۔
- جلا دینے والی آگ معبود نہیں ہے۔
- بجھا دینے والا پانی معبود نہیں ہے۔
- کوئی لات ومنات معبود نہیں ہے۔
- عزیٰ اور ھبل معبود نہیں ہے۔
- کوئی مجذوب معبود نہیں ہے۔
- کوئی مجنون معبود نہیں ہے۔
- ود سواع اور یغوث معبود نہیں ہے۔
- یعوق اور نسر بھی معبود نہیں ہے۔

الغرض ساری کائنات میں کوئی معبود نہیں ہے۔ معبود صرف اور صرف ایک ہے۔ اور وہ عرش عظیم والا رب العالمین ہے۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کے لائق یعنی کوئی معبود نہیں ہے۔ عبادت الٰہ کی --- اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی --- پوجا خدا کو جائے گا --- پوچھا مصطفیٰ ﷺ سے جائے گا --- اس کی عبادت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی شریک نہیں --- اس کی اطاعت میں کوئی شریک نہیں --- وہ رب العالمین ہے --- یہ رحمۃ للعالمین ہے --- وہ خدائی میں بے مثال --- یہ مصطفائی میں بے مثال --- وہ معبود کل ہے --- یہ محبوب کل ہے۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ - آیت الکرسی کا پہلا سبق توحید الٰہی کا سبق اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا سبق ہے۔

﴿اللہ - ذاتی نام﴾ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آیت الکرسی کا پہلا لفظ "اللہ" رب العالمین کا ذاتی نام ہے۔ وَاللّٰہُ عَلَمٌ" عَلَی الذَّاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَحِقِّ لِجَمِیْعِ الْمَحَامِدِ لَمْ یُتَسَمَّ بِہٖ سِوَاہُ۔ یعنی "اللہ" اس واجب الوجود ذات کا نام ہے جو جمیع محامد اور جملہ محاسن کا اکیلا مستحق ہے۔ وَقَدْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی اَلْفَیْنِ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ وَّسِتِّیْنَ مَوْضِعًا فِی الْقُرْآنِ۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ذاتی نام قرآن حکیم میں دو ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔

(فتح البیان صفحہ 34 جلد اول۔ المعجم المفہرس 40 تا 74)

خالق ارض وسماء کے ذاتی نام "اللہ" کی یہ خصوصیت اور عظمت ہے کہ اگر لفظ "اللہ" کے شروع سے ہمزہ کو حذف کر دیا جائے تو باقی "لِلّٰہ" رہ جاتا ہے اور یہ لفظ قرآن پاک میں ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - (سورۃ شوریٰ آیت نمبر 49)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کی سلطنت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

اور اگر لفظ اللہ کے شروع سے ہمزہ اور پہلا لام دونوں حذف کر دیئے جائیں تو "لَہٗ" باقی رہ جاتا ہے۔ قرآن عزیز میں اس لفظ کے ذریعے بھی اللہ کریم کا تعارف کروایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ "لَہٗ" مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - (سورۃ سبا آیت نمبر 1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔

اسی طرح اگر لفظ اللہ کے شروع سے ہمزہ' لام اول اور لام ثانی یعنی تینوں ابتدائی حروف گرا دیئے جائیں تو باقی صرف "ہ" رہ جاتا ہے اور یہ ضمیر بھی قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ (سورۃ حشر آیت نمبر 22)

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہی تو ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ رب ذوالجلال والاکرام کا ذاتی نام "اللہ" ہے۔ جبکہ رب العزت کے صفاتی ناموں کی تعداد ننانویں ہے۔ جس کا روزانہ پڑھنا خیر و برکت کا باعث اور دخول جنت کا ذریعہ ہے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا۔

لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا لَا یَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(صحیح بخاری صفحہ 949 جلد دوئم۔ کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کے ننانویں نام ہیں جو کوئی ان اسماء الٰہی کو یاد کرے گا (اور انہیں پڑھتا رہے گا) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿دس قرآنی آیات﴾ آیت الکرسی کا پہلا جملہ (جو آج کے خطبے کا موضوع ہے) اللہ رب العالمین کے ہاں ایسا پسندیدہ' محبوب اور اہم جملہ ہے کہ اس جملے کو انہیں الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دس آیات میں ذکر فرمایا اور بار بار دہرایا ہے۔ ہم تفصیل میں جائے بغیر آیت الکرسی کے پہلے الفاظ پر مشتمل دس قرآنی آیات' ان کا ترجمہ اور مختصر تشریح عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 255)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

آیت الکرسی کے یہ الفاظ ہر شخص کو دعوت دے رہے ہیں کہ --- عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی جائے۔ رکوع اور سجدہ صرف ذات الٰہی کو ہی کیا جائے --- ہاتھ باندھ کر صرف اسی کے حضور کھڑا ہوا جائے --- دست سوال صرف اسی کے سامنے دراز کیا جائے --- جبینِ نیاز صرف اسی کے حضور جھکائی جائے --- مافوق الاسباب مدد کیلئے صرف ذات باری تعالیٰ ہی کو پکارا جائے --- خزانے بخشنے والا --- رزق دینے والا --- شفاء عطا فرمانے والا --- مشکلات حل کرنے والا --- اور حاجتیں پوری کرنے والا صرف اور صرف اللہ رب العالمین کو ہی مانا، جانا اور گردانا جائے --- اولاد دینے والا --- دے کر واپس لینے والا بھی صرف ذات الٰہی کو ہی سمجھا جائے --- زندگی اور موت کا مالک اسے مانا جائے اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا جائے کہ۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کا کیا خوب مفہوم بیان فرمایا ہے۔

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اُسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
اُسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اُس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ

اُسی پہ ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اُسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسی کے غضب سے ڈرو، گر ڈرو تم
اُسی کی طلب میں مرو، گرمرو تم

مبرا ہے شرکت سے اُس کی خدائی
نہیں اُس کے آگے کسی کی بڑائی

آیت الکرسی کا پہلا اور بنیادی سبق ہی یہی ہے کہ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اللہ تو وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق اور قابل نہیں ہے۔ معبود بھی وہی ہے۔ مسجود بھی وہی ہے۔ اور محمود بھی وہی ہے۔

معبود برحق قرآن عزیز کی سورۃ آل عمران کے آغاز میں بھی آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ کو دُہرایا اور لوگوں کو عقیدۂ توحید سمجھایا گیا ہے۔ فرمان ربانی ہے۔

الٓمّٓ ۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔ اللہ تو وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہی زندہ (اور) قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے مدنی دور اور سن 9 ہجری میں نجران کے عیسائی پادریوں کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا اور مسجد نبوی میں رسول مکرم ﷺ کے ساتھ اسلامی عقائد اور عیسائی نظریات کے اختلافات پر مذاکرہ اور مباحثہ کیا۔ عیسائی پادریوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تو خالقِ کائنات نے رسولِ کائنات کے قلب اطہر پر سورۃ آل عمران کی یہی ابتدائی آیات طیبات کو نازل فرماتے ہوئے مسئلہ الٰہ کی وضاحت فرمادی اور اعلان فرمادیا کہ۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کیونکہ باقی ہر شے فانی جبکہ اللہ ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم ہے۔ لہٰذا اُسی کا حق ہے کہ اُس کی ہی عبادت کی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! جس رب العالمین نے ہمیں پیدا فرمایا۔ ہماری پرورش فرمائی اور دنیا جہان کی ہر چیز کو ہمارا مطیع و فرمانبردار بنا دیا۔ اس ذات الٰہی کا ہم پر حق اور ہمارا فرض ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں۔ اسے ہر وقت یاد رکھیں اور ہمیشہ اسے راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حق اور ہماری ذمہ داری کا تذکرہ رسول محترم ﷺ نے بڑی تفصیل سے فرمایا ہے۔ میں صرف ایک حدیث مقدسہ کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ صحابی رسول جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ۔

''ایک موقع پر میں رسول مکرم ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے اور نبی معظم ﷺ کے درمیان سوائے کجاوے کی لکڑی کے کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ دوران سفر رسول کریم ﷺ نے مجھے آواز دیتے ہوئے فرمایا۔ اے معاذ! میں نے بصد احترام کہا۔ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں اور آپ تو بڑے سعادت مند ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ نے پھر مجھے آواز دی اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے پھر جواباً عرض کیا۔ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ۔ اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں اور سعادت مندی تو آپکا مقدر ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ! هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ۔ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا۔ بے شک بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

تھوڑی دیر کے بعد رسول مکرم ﷺ نے پھر آواز دی۔ اے معاذ! میں نے پھر انتہائی ادب سے جواب دیا۔ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے معاذ۔ هَلْ تَدْرِیْ۔ کیا تم جانتے ہو کہ۔ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ۔ جب بندے اللہ رب العزت کی عبادت کا حق ادا کریں تو اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا۔ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِهٖ۔ جب بندے صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں تو پھر اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کریگا۔ (بلکہ اپنے عبادت گزاروں کو جنت میں داخل فرمائے گا)

(صحیح مسلم صفحہ 44 جلد اول۔ کتاب الایمان)

یہاں عقیدے اور عقیدت کی ایک بات ذہن نشین فرمالیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق، مالک، رازق اور حاکم ہے۔ اس لئے اس کا حق ہے کہ بندے اس کی عبادت کا فریضہ سرانجام دیں۔ مگر بندے بحیثیت مخلوق، محکوم اور مملوک، اللہ تعالیٰ پر کوئی حق نہیں رکھتے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور احسان و مہربانی کی وجہ سے بندوں کے بعض حقوق اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ ورنہ کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ پر کوئی حق جتلانے کا اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کرنے والوں کو دنیا اور آخرت میں نجات و کامیابی نصیب فرماتا اور عبادتِ الٰہی سے روگردانی کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کر کے سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بات وہی ہے کہ۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اللہ ہی کافی ہے قرآن مجید، فرقان حمید کا تیسرا مقام وہ ہے جہاں آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔ گیارہویں پارے میں سورۃ توبہ کی آخری آیت مقدسہ ہے۔ فرمان ربانی ہے۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

﴿ترجمہ﴾ البتہ تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک معزز رسول تشریف لایا ہے۔ تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر گراں گزرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا بہت خواہش مند ہے۔ مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا رحم دل ہے۔ (اے رسول ﷺ) پس اگر وہ منہ موڑ لیں تو فرما دیں کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

اس آیت کریمہ میں نبی محترم' پیغمبر اعظم' سرور عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے چند اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ ﷺ کی تسلی' تشفی' حوصلے اور اطمینان قلب کیلئے فرمایا گیا ہے کہ اے محبوب ﷺ۔ اگر آپ کی نرمی' لطافت' رحم دلی' شفقت اور محبت کے باوجود لوگ آپ کی بات نہ مانیں۔ آپ کی اتباع نہ کریں۔ کلمہ توحید نہ پڑھیں اور عبادت الٰہی کیلئے آمادہ اور تیار نہ ہوں تو آپ گھبرانے' پریشان ہونے اور دشمنان اسلام کی سازشوں پر رنجیدہ ہونے کی بجائے یہ وظیفہ پڑھا کریں۔

"حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

صحابی رسول جناب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو شخص یہ قرآنی الفاظ۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ (روزانہ) صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات اور غموں کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (سنن ابی داود۔ احسن البیان۔ سورۃ توبہ آیت نمبر 129)

میرے خیال میں اس وظیفے کی تاثیر کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ اس میں آیت الکرسی کا پہلا جملہ۔ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۔ شامل ہے۔ جس میں توحید الٰہی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرار اور شرک سے براءت کا اظہار ہے۔

خوبصورت نام اللہ رب العزت کے محبوب ﷺ کی قلبی خواہش اور دلی آرزو تھی کہ جو لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق منقطع کر چکے اور رشتہ عبودیت توڑ چکے ہیں وہ پھر عقیدۂ توحید اختیار کر کے اپنے خالق و مالک کو پہچان کر اس سے بندگی کا رشتہ استوار کر لیں۔ کفر و شرک سے باز آ جائیں اور توبہ استغفار کر کے دین اسلام کی سیدھی راہ اور جنت کے راستے پر گامزن ہو جائیں۔ توحید الٰہی کی نشر و اشاعت اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کیلئے آپ ﷺ نے بڑی تکلیفیں اور اذیتیں برداشت کیں۔ آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ سرور عالم ﷺ کے جسد اطہر پر سجدہ کی حالت میں اونٹ کی گندی اوجڑی پھینکی گئی۔ آپ ﷺ کا جسم مبارک زخمی کیا گیا۔ سرکار پر پتھر پھینکے گئے۔ آپ ﷺ کو ساحر، مجنوں، دیوانہ اور پاگل (نعوذ باللہ) کہا گیا اور آخر کار محسن انسانیت ﷺ کے قتل کی سازش تیار کی گئی۔ مگر آپ ﷺ نے توحید کی دعوت اور دین کی نشر و اشاعت کا کام جاری رکھا۔

وہ کہتے تھے لوگو پڑھو۔ لَا اِلٰہَ
خدا کے سوا کوئی داتا نہیں ہے

جب معلم انسانیت ﷺ کی پرخلوص تقریروں، اخلاص بھرے خطبوں اور ہمدردی سے لبریز نصیحتوں کا مشرکین مکہ پر کوئی اثر نہ ہوا اور آپ ﷺ کی پرسوز تلاوت قرآن حکیم بھی ان کے پتھر دلوں کو نرم نہ کر سکی تو آپ ﷺ از حد محزون و غمگین ہوئے۔ آپ ﷺ کی یہ پریشانی، بے چینی اور بے قراری اللہ تعالیٰ کو گوارا نہ ہوئی تو رب کائنات نے رسولِ کائنات کی تسلی و تشفی اور اطمینان کیلئے سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں اور ان آیات طیبات میں آیت الکرسی کے افتتاحی الفاظ پر بطور خاص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ فرمائی۔ ارشاد ہوا۔

طٰہٰ ۝ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی ۝ اِلَّا تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۝ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 1 تا 8)

﴿ترجمہ﴾ طاھا (اے رسول ﷺ) ہم نے آپ پر قرآن مجید مشقت کے لئے نازل نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ تو اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو (رب تعالیٰ) سے ڈرتا ہے۔ یہ اس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو تخلیق فرمایا۔ وہ ازحد مہربان، عرش پر متمکن ہوا۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور ان دونوں کے درمیان اور گیلی مٹی کے نیچے کی ہر شے کا وہی مالک ہے۔ اور اگر آپ بلند آواز سے بات کریں (تو آپ کی مرضی) بلاشبہ وہ تو دل کے رازوں اور بھیدوں کو جانتا ہے۔ "اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے"۔ اس کے بڑے خوبصورت نام ہیں۔

عزیزان محترم! فی الوقت ان آیات مبارکات کی تشریح و تفسیر ہمارا موضوع نہیں ہے۔ ہم تو صرف ان قرآنی آیات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ جن میں ہمارے زیر بحث الفاظ یعنی "آیت الکرسی" کا پہلا جملہ بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ ہے۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔

﴿موسیٰ کی تقریر﴾ اسی سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر 98 میں بھی "آیت الکرسی" کے ابتدائی الفاظ ذکر فرمائے گئے ہیں۔ اور اس آیت طیبہ میں اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر اور عظیم المرتبت رسول جناب موسیٰ علیہ السلام کی زبانی "معبود برحق" کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف کروایا گیا ہے- جناب موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حاضری کا حکم دیا گیا تا کہ انہیں قوم کی ہدایت ورہنمائی کے لئے کتاب الٰہی "تورات" عطا فرمائی جائے -آپ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ستر زعماء کو ساتھ لیا اور طور کی طرف روانگی سے قبل ساری قوم کو تاکید فرمائی کہ ان کی غیر موجودگی میں کوئی نافرمانی کا کام نہ کریں- اپنے بھائی جناب ہارون علیہ السلام کو قوم کا نگران بنایا اور ستر نقباء کے ہمراہ طور کی طرف روانہ ہوگئے - جب کوہ طور کے قریب پہنچے تو رب العالمین سے ملاقات کے شوق میں ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر جلدی سے مقررہ مقام پر پہنچ گئے - اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی -وَمَآ اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی ؟ اے موسیٰ! تم اپنی قوم سے جلدی کیوں آ گئے - عرض کی - اے الہ العالمین ! وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں- وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۝ میں تیری بارگاہ جلیلہ میں جلدی جلدی اس لئے حاضر ہو گیا ہوں تا کہ تو راضی ہو جائے- سبحان اللہ-

حضرات! یہاں لمحہ بھر کے لئے اس امر پر بھی غور فرمائیں کہ جناب موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں- اے اللہ! میں تجھے راضی کرنے کیلئے جلدی جلدی آ گیا ہوں- اور جب میرے اور آپ کے محبوب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی باری آتی ہے تو رب العزت فرماتے ہیں- وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی - (سورۃ ضحیٰ آیت نمبر 5) اے محمد (ﷺ) اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطاء فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے- سبحان اللہ- اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام انبیاء سے افضل، اشرف اور اعلیٰ مقام عطاء فرمایا ہے- تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ -

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بتلایا کہ تم تو یہاں آ گئے ہو اور پیچھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے۔ اور انہیں سامری نے ایک بچھڑے کا پرستار بنا دیا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام قوم کی گمراہی کی اطلاع پا کر سخت رنجیدہ اور پریشان ہوئے۔ غصے اور افسردگی کی حالت میں واپس تشریف لائے اور آتے ہی بنی اسرائیل کے اجتماع میں ان کی اس قبیح حرکت پر شدید غم وغصے کا اظہار فرمایا اور ان سے کہا۔ "اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے عمدہ وعدہ نہیں کیا تھا؟ اور کیا اس وعدہ کی مدت گزر گئی تھی کہ تم نے میرا انتظار کئے بغیر اپنا عقیدہ اور نظریہ تبدیل کر لیا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے غضب نازل ہو جائے۔ اس لئے کہ تم نے میرے ساتھ کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم نے چند دن بھی میرا انتظار نہیں کیا اور میرے ربّ العالمین کو چھوڑ کر ایک دھات کے بنے ہوئے بچھڑے کی پوجا کرنے لگ گئے ہو"۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قہر وغضب سے لبریز یہ تقریر سن کر بنی اسرائیل از حد نادم اور شرمندہ ہوئے اور انہوں نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔ اے موسیٰ! یہ جو کچھ ہم سے سرزد ہوا۔ ہم نے جان بوجھ کر یہ غلطی نہیں کی بلکہ ہمیں تو سامری نے چکر میں ڈال دیا۔ ہوا یوں کہ جب آپ کو طور سے واپسی میں تاخیر ہو گئی اور ہم آپکے تشریف نہ لانے کی وجہ سے پریشان ہو گئے تو سامری نے ہم سے کہا کہ۔ جب تک تم یہ سونے اور چاندی کے زیورات اتار کر نہیں پھینکو گے۔ موسیٰ کی شکل نہ دیکھ سکو گے۔ ہم نے آپ کی محبت میں سارے زیورات اتار کر پھینک دیئے۔ سامری نے انہیں اٹھایا۔ آگ میں جلایا اور ایک بچھڑا بنا کر ہمیں کہا کہ "تمہارا اور موسیٰ کا خدا تو یہ ہے"۔ موسیٰ تو بھول گئے ہیں انہیں اپنے "الٰہ" کی خبر ہی نہیں اور وہ تو خواہ مخواہ "رب" کی تلاش میں طور کی چوٹیاں سر کر رہے ہیں اور پہاڑوں کی خاک چھان رہے ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بچھڑا جنہیں سامری کے کہنے پر تم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود بنا لیا ہے۔ دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں۔ ہم اسے جلائیں گے پھر اس کی راکھ کو سمندر میں پھینک کر اس کا نام ونشان مٹا دیں گے۔ یہ بچھڑا ہرگز تمہارا معبود نہیں ہو سکتا۔ تمہارا معبود و مسجود تو صرف اللہ ہے۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہی نہیں ہے۔ اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا○ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 98)

﴿ترجمہ﴾ تمہارا معبود تو صرف اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اس نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

آپ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کے کلمات پر غور فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم کو غیر اللہ کی عبادت سے روکنے کیلئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل اور راغب کرنے کیلئے اور اپنی قوم کو توحید کا سبق سمجھانے کے لئے جو تقریر فرمائی اس کا آغاز ''آیت الکرسی'' کے ابتدائی الفاظ سے کیا۔ اَللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

میرا یہ دعویٰ ہے کہ جس سعادت مند کو آیت الکرسی کے اس جملے کا صحیح مفہوم سمجھ میں آ گیا تو پھر وہ۔

- غیر اللہ کی پوجا نہیں کرے گا۔
- قبروں پر سجدے نہیں کرے گا۔
- آستانوں پر نذریں نیازیں نہیں چڑھائے گا۔
- اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں جانے گا --- کیونکہ --- اس کا عقیدہ بن جائے گا۔ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

﴿ہدہد کا اعلان توحید﴾ جناب سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت ورسالت کے علاوہ حکومت و بادشاہت سے بھی نواز رکھا تھا اور اپنے خاص فضل وکرم سے انسانوں، جنوں، حیوانوں اور پرندوں کو ان کا فرمانبردار اور اطاعت گزار بنا دیا تھا۔ آپ علیہ السلام جانوروں اور پرندوں کی بولیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے اور ان کے جوابات ارشاد فرمایا کرتے تھے- آپ کے لشکر میں دوسرے مختلف دستوں کے علاوہ پرندوں کا ایک دستہ بھی ہوا کرتا تھا- ایک مدبر اور بیدار مغز حکمران کی حیثیت سے آپ لشکر کی کڑی نگرانی فرماتے اور حاضری لیا کرتے تھے- تا کہ فوجی نظم و ضبط میں کوئی خلل واقع نہ ہو-

چنانچہ آپ نے ایک دن جب پرندوں کے دستہ کا جائزہ لیا تو ہُد ہُد کو غیر حاضر پایا- آپ نے از راہ حیرت پوچھا کہ آج ہُد ہُد نظر نہیں آ رہا- وہ کہاں غائب ہو گیا ہے- پھر آپ نے اپنی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہوئے دوسرے لشکریوں کے سامنے اعلان کیا کہ اگر اس نے اپنی غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ بیان نہ کی تو اسے فوجی ڈسپلن کی خلاف ورزی کے جرم میں سنگین سزا دی جائے گی اور- ہاں - اگر وہ کوئی مناسب اور صحیح عذر پیش نہ کر سکا تو ہو سکتا ہے کہ میں اسے ذبح ہی کر دوں کہ وہ میری اجازت اور اطلاع کے بغیر کیوں گیا ہے؟-

جناب سلیمان علیہ السلام کو ابھی یہ اعلان فرمائے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ہُد ہُد حاضر خدمت ہو گیا- اور نہایت ادب سے جناب سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا- اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی اطلاع لے کر آیا ہوں- جس کی آج تک آپ کو خبر نہ تھی- اور حقیقت یہ ہے کہ میں آپ کے پاس "سبا" نامی بستی سے یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں- اصل صورت حال یہ ہے کہ دوران پرواز میں اچانک "سبا" میں چلا گیا- وہاں کے لوگوں کی مذہبی' معاشرتی' معاشی اور سیاسی حالت دیکھ کر میں ایسا حیران ہوا کہ دیکھتا ہی رہ گیا اور بروقت لشکر میں حاضر نہ ہو سکا-

قرآن حکیم نے ہُد ہُد کی زبانی اس بستی کے جو حالات بیان کئے ہیں- وہ یہ ہیں کہ ہُد ہُد نے کہا-

۞ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِکُھُمْ - میں نے وہاں عورت کو حکمرانی کرتے ہوئے پایا-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ --- اور اسے ہر قسم کی اشیاء میسر ہیں۔ یعنی بڑی خوشحال اور باوسائل حکمران ہے۔

۞ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ --- اور اسکے (بیٹھنے کیلئے) عظیم الشان تخت تیار کیا گیا ہے۔

اہل سبا کی سیاسی اور معاشی حالت بیان کرنے کے بعد ہُد ہُد ان کی مذہبی حالت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

۞ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ --- میں نے سبا کی ملکہ اور اس کی قوم کو سورج کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے۔

۞ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ --- ان کے یہ مشرکانہ اعمال شیطان نے ان کے لئے بڑے سجا رکھے ہیں۔

۞ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ --- شیطان نے انہیں سیدھی راہ سے روک رکھا ہے۔

۞ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ------ پس وہ ہدایت قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

آپ غور فرمائیں کہ غیر اللہ کی عبادت اور سورج وغیرہ کو سجدہ کرنا' ہُد ہُد کیلئے باعث حیرت اور عورت کی حکمرانی پرندے کے لئے باعث تعجب ہے۔ مگر ہم ہیں کہ نہ ہمیں شرک سے گھن آتی ہے اور نہ عورت کی حکمرانی پر تعجب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عقائد و اعمال کو درست کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

ہُد ہُد نے جناب سلیمان علیہ السلام کے سامنے شرک کی مذمت بیان کرنے کے بعد توحید کی فضیلت واضح کرتے ہوئے کہا۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین سے پوشیدہ چیزیں نکالتا ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ ہُد ہُد نے آخر میں ''آیت الکرسی'' کے ابتدائی الفاظ کے ساتھ رب العالمین کا تعارف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرواتے اور توحید الٰہی کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (سورۃ نمل آیت نمبر 26)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ چھوٹے سے پرندے ہُد ہُد کو یہ بات سمجھ آ گئی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے مگر افسوس کہ پانچ' چھ فٹ کے انسان کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

-----اور-----

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

﴿**اللہ وہ ہے ---**﴾ اب تک آپ کے سامنے قرآن حکیم سے وہ چھ آیات مبارکات اور ان کا مختصر پس منظر پیش کیا گیا ہے۔ جن میں آیت الکرسی کا پہلا جملہ۔ اَللّٰــہُ لَا اِلٰـــہَ اِلَّا ھُوَ - آیا ہے۔ قرآن عزیز کا ساتواں وہ مقام ذی شان جہاں ہمارے زیر بحث الفاظ استعمال ہوئے۔ وہ کتاب الٰہی کا بیسواں پارہ سورۃ قصص کی آیت نمبر 70 ہے۔ خالق کائنات کلام حکیم کے اس مقام رفیع میں اپنی قدرت' اختیارات اور کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

۞ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَاءُ - اور (اے رسول ﷺ) آپ کا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ وَيَخْتَارُ - اور وہی ہر شئی پر اختیار رکھتا یعنی وہی مختارِ کل ہے۔

○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ - اور اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

○ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَاتُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ - اور آپ کا رب ان کے سینوں کی مخفی باتوں کو جانتا ہے۔

○ وَمَا يُعْلِنُوْنَ - اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں - اُسے بھی خوب جانتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنی ان صفات جلیلہ اور قدرت کاملہ کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں - کہ جو اِن اختیارات کا مالک، عالم الغیب اور مختار کل ہو - اسی کا حق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے - فرمایا -

وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (سورۃ قصص آیت نمبر 70)

﴿ترجمہ﴾ اور وہی اللہ ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے - دنیا اور آخرت میں ہر قسم کی تعریف اسی کیلئے ہے اور اسی کا حکم (چلتا) ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے -

اس آیت مقدسہ میں بھی - اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ هُوَ - کے الفاظ سے اللہ کریم کا تعارف کروایا گیا ہے -

﴿**بیس صفات جلیلہ**﴾ حضرات محترم! قرآن حکیم سے جو آیات بینات اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرنے والا ہوں یہاں اللہ رب العالمین کی بیس صفات جلیلہ اور اوصاف کریمہ بیان کئے گئے ہیں اور ہماری زیر بحث آیت الکرسی کا پہلا جملہ بھی دو دفعہ ذکر کیا گیا ہے - آیئے پہلے ذات باری تعالیٰ کی ان بیس صفات اور ان کے مختصر معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں -

اللہ   رب العزت کا ذاتی نام   اِلٰه   معبود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَالِمُ الْغَیْبِ	چھپی چیزوں کو جاننے والا	وَالشَّھَادَۃِ	ظاہراشیاء کو جاننے والا
اَلرَّحْمٰنُ	بہت مہربان	اَلرَّحِیْمُ	ازحد رحم فرمانے والا
اَلْمَلِکُ	سب کا بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ	نہایت تقدیس والا
اَلسَّلَامُ	سلامتی والا	اَلْمُؤْمِنُ	امان بخشنے والا
اَلْمُھَیْمِنُ	نگہبانی کرنیوالا	اَلْعَزِیْزُ	بہت عزت والا
اَلْجَبَّارُ	زبردست	اَلْمُتَکَبِّرُ	بڑائی والا
سُبْحَانَ	پاک	اَلْخَالِقُ	سب کا خالق
اَلْبَارِئُ	پیدا کرنیوالا	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانیوالا
اَلْعَزِیْزُ	غالب	اَلْحَکِیْمُ	حکمت والا

اب ہم ان آیات طیبات کی تلاوت وقرأت کی سعادت حاصل کرتے ہیں جن میں یہ صفات اور آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ ذکر کیے گئے ہیں-فرمان الٰہی ہے

ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

(سورۃ حشر آیت نمبر 22)

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے-وہ ہر چھپی اور ظاہر چیز کو جاننے والا ہے-وہ ازحد مہربان' نہایت رحم فرمانے والا ہے-

ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ○(سورۃ حشر آیت نمبر 23)

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے-(وہ) سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامتی والا' نگہبان' زبردست' بڑائی والا ہے-اللہ تعالیٰ پاک ہے اس سب سے جو وہ کرتے ہیں-

ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَافِی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (سورۃ حشر آیت نمبر 24)

﴿ترجمہ﴾ وہی اللہ سب کا خالق' پیدا کرنیوالا' صورت بنانیوالا' اسکے بڑے خوبصورت نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسکی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿اس کے سوا﴾ قرآن عزیز کی دسویں آیت مطہرہ جس میں آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ ذکر کئے گئے ہیں۔ وہ اٹھائیسویں پارے سورۃ تغابن کی تیرہویں آیت ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ○ (سورۃ تغابن آیت نمبر 13)

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور ایمان والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔

عزیزان محترم! قرآن کریم کی یہ دس آیات مبارکات' اہل ایمان کو پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ۔

- عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی جائے۔ ● سجدہ صرف رَبّ العالمین کو کیا جائے۔
- ہاتھ باندھ کر صرف اسی کے سامنے کھڑا ہوا جائے۔
- نذر و نیاز صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی دی جائے۔
- اٹھتے بیٹھتے اسی کا نام لیا جائے۔
- مشکلات و مصائب میں صرف اسی کو پکارا جائے۔
- مافوق الاسباب مدد صرف اسی سے طلب کی جائے۔
- خزانوں کا مالک صرف اسے ہی جانا جائے۔
- عالم الغیب صرف رب العزت کو مانا جائے۔
- مختار کل اسی کو گردانا جائے۔
- رازق' مالک' حاکم' مدبر اور متصرف صرف اور صرف اللہ کریم کو ہی تسلیم کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج آیت الکرسی کا وظیفہ پڑھنے والوں---کلمہ طیبہ کا ورد کرنے والوں اور عشق رسول ﷺ کا دم بھرنے والوں کا حال کیا ہے؟

- کوئی قبر کو پوج رہا ہے۔
- کوئی حجر کو سجدہ کر رہا ہے۔
- کوئی شجر کے سامنے جھکا ہوا ہے۔
- کوئی مافوق الاسباب زندہ کو پکار رہا ہے۔
- کوئی مردے سے مدد مانگ رہا ہے۔
- کوئی غیراللہ کی نیاز پکار رہا ہے۔
- کوئی مزار پر چڑھاوا چڑھا رہا ہے۔
- کوئی غیراللہ کے نعرے لگا رہا ہے۔

----اور----کوئی رب کائنات کی توحید کا مذاق اڑا رہا ہے۔ استغفراللہ۔

مولانا الطاف حسین حالی نے ان نام نہاد مسلمانوں کی اس حالت زار پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے اور بالکل بجا اور درست کہا ہے ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اِماموں کا رُتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پر دِن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگے دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اِسلام بگڑے نہ اِیمان جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہمارے معاشرے میں یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ہم آیت الکرسی کے مفہوم سے ناواقف' کلمہ طیبہ کے معانی سے ناآشنا اور توحید الٰہی کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ آیت الکرسی ہمیں دعوت دے رہی ہے' ہمیں جھنجھوڑ رہی ہے اور ہمیں بھولا ہوا سبق یاد دلا رہی ہے کہ۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

بھاری وظیفہ حضرات محترم! آیۃ الکرسی کا پہلا جملہ '' اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ '' درحقیقت کلمہ طیبہ کے پہلے جزء۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ کے مترادف اور ہم معنیٰ ہے ۔ کیونکہ جو مفہوم '' اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ '' کا ہے۔ وہی معنیٰ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ کا ہے۔ وہ بھی کلمہ توحید ہے۔ یہ بھی کلمہ توحید ہے۔ اُس میں بھی توحید کا اثبات ہے۔ اِس میں بھی توحید کا اثبات ہے۔ اُس میں بھی شرک کی نفی ہے۔ اِس میں بھی شرک کی نفی ہے۔ اُس میں بھی ایک اِلٰہ کا اعلان ہے۔ اِس میں بھی ایک اِلٰہ کا اعلان ہے۔ اُس کا معنیٰ کہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اِس کا معنیٰ کہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یہی وہ کلمہ توحید ہے کہ کائنات ہست و بود کی تمام اشیاء' آسمان و زمین کی تمام وسعتیں' دریاؤں اور سمندروں کی اتھاہ گہرائیاں' فلک بوس پہاڑ اور بلند و بالا درخت' روشنیاں بکھیرنے والا سورج اور ضیاء بخشنے والا چاند' نعمتوں بھری جنت اور رحمتوں بھری بہشت' لاتعداد فرشتے اور اشرف المخلوقات انسان۔ الغرض سارا جہان اور کل کائنات مل کر بھی اس کلمہ توحید کی عظمت و شان اور رفعت و مقام کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ ایک طرف ساتوں آسمان' ساتوں زمینیں اور ان میں موجود تمام چیزیں ہوں۔ اور دوسری طرف کلمہ توحید کی عظمت و رفعت ہو تو کلمہ توحید کی شان زیادہ ہوگی اور اس کے مقابلے میں کل کائنات کی حیثیت کم بلکہ کم تر ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات میں جوش خطابت میں نہیں کہہ رہا اور نہ مبالغہ آرائی سے کام لے رہا ہوں- بلکہ محسن کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد مبارک سے استدلال کر رہا ہوں- صحابی رسول جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی معظم ﷺ نے فرمایا- ایک دفعہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے دربار الٰہی میں درخواست کی- یَارَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ - اے میرے پروردگار! مجھے کوئی ایسی چیز سکھلائیے کہ اس کے ذریعے میں آپ کا ذکر کروں- آپ کو یاد کیا کروں اور ان کلمات کے ساتھ آپ سے دعا کیا کروں- رب العالمین نے جواباً فرمایا- قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- اے موسیٰ! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- پڑھا کرو- جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی- الٰہی- کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ھٰذَا - یہ کلمہ تو تیرے تمام بندے پڑھتے اور اس کا وظیفہ کرتے ہیں- اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ - میں تو کوئی خاص چیز، مخصوص وظیفہ اور خصوصی دعا پوچھنا چاہتا ہوں- اللہ رب العزت نے فرمایا- اے موسیٰ! (تم نے کلمہ توحید کو معمولی وظیفہ سمجھ رکھا ہے- غور سے سن لو-) لَوْ اَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ فِیْ کَفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ کَفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور ان میں بسنے والی تمام مخلوقات ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسرے میں کلمہ توحید "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" رکھ دیا جائے تو کلمہ توحید والا پلڑا جھک جائے گا- یعنی کلمہ توحید کا وزن ساتوں زمینوں، ساتوں آسمانوں اور ان میں موجود تمام اشیاء سے بھاری ہو جائے گا- سبحان اللہ-

(رواہ النسائی وابن حبان- الترغیب والترہیب صفحہ 415 جلد دوئم- مشکاۃ المصابیح صفحہ 201)

کلمہ توحید کا وزن اس حدیث مطہرہ میں تو پیغمبر رحمت ﷺ نے کلمہ توحید کے وزن کی بات "اگر" کے لفظ سے بیان فرمائی جبکہ دوسری حدیث مقدسہ میں ہے کہ حشر کے دن عملاً کلمہ توحید کا وزن کیا جائے گا- اور پوری انسانیت کے سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کلمہ توحید کی عظمت وعزت کو واضح کیا جائے گا- صحابی رسول جناب عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول معظم ﷺ نے کلمہ توحید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا-

قیامت کے دن میری امت کا ایک گنہگار دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور ساری مخلوق یہ منظر دیکھ رہی ہوگی- فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ -پس اس کے سامنے اس کے گناہوں اور جرائم کے ننانوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے- ہر رجسٹر اتنا طویل وعریض ہوگا کہ جہاں تک اس مجرم کی نظر جائے گی وہاں تک اسے اپنے گناہوں کا رجسٹر کھلا ہوا نظر آئے گا-

محترم حضرات! آپ تصور فرمائیں کہ اس صورت حال کو دیکھ کر اس گنہگار کی کیفیت اور حالت کیا ہوگی- وہ یقیناً تھر تھر کانپ رہا ہوگا- ندامت سے سر جھکائے کھڑا ہوگا- جہنم کا عذاب اس کے سامنے ہوگا- نامہ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے بھرا ہوا نظر آئے گا- اسے یقین ہو جائے گا کہ ابھی چند لمحے بعد مجھے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا- انہیں خیالات وتصورات میں گم ہوگا کہ رب العالمین کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائے گی- هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا -کیا تم اپنے ان برے اعمال میں سے کسی کے انکاری ہو؟ فَيَقُولُ لَا يَارَبِّ -وہ عرض کرے گا- الٰہ العالمین ان ننانوے رجسٹروں میں جتنی برائیاں درج ہیں- وہ سب درست ہیں- میں ان میں سے کسی کا انکار نہیں کرتا-

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے- اَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ- تیرے اعمال تحریر کرنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا کہ تم نے کوئی گناہ نہ کیا ہو اور وہ تمہارے نامہ اعمال میں لکھ دیا گیا ہو- عرض کرے گا- لَا يَارَبِّ- میرے رب ایسا ہرگز نہیں ہے- واقعتاً یہ سارے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں- اللہ کریم فرمائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے- اَفَلَکَ عُذْرٌ"-کیا تم کوئی عذر پیش کرنا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا- (یا اللہ! کوئی ایک دو گناہ ہوتے تو میں عذر پیش کرتا- بھلا برائیوں کے ان ننانوے رجسٹروں پر میں کیا عذر یا بہانہ کر سکتا ہوں-) لَا یَارَبِّ -میرے رب مجھے کوئی عذر پیش کرنے کی ہمت نہیں ہے-

پھر عرش الٰہی سے آواز آئیگی -اَلَکَ عَنْ ذَالِکَ حَسَنَةٌ"-کیا تمہارے پاس کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ اپنی حیات مستعار کے شب و روز پر نظر ڈالے گا تو -فَیَهَابُ الرَّجُلُ -گھبرا جائے گا-اسے اپنے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نظر نہ آئے گی -انتہائی گھبراہٹ' شرمندگی' پریشانی اور حیرانی کے عالم میں کانپتے ہونٹوں' نمناک آنکھوں اور لڑکھڑاتی زبان سے عرض کرے گا -لَا- اے ارحم الراحمین تیرے حضور پیش کرنے کیلئے میرے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہے-اس کی اس حالت کو دیکھ کر اللہ رَبّ العزت محبت سے فرمائیں گے-بَلٰی اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَةً"-کیوں نہیں- تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس محفوظ ہے-وَاِنَّهُ' لَا ظُلْمَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ-اور آج کے دن تجھ پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا- وہ گناہگار اپنے دل میں سوچے گا کہ اگر میری ایک نیکی ہوئی بھی تو وہ گناہوں کے ان ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں میرا کیا سنوارے گی اور ایک نیکی مجھے کیا فائدہ دے گی- وہ انہیں سوچوں میں گم ہوگا کہ- فَتُخْرَجُ لَهُ' بِطَاقَةٌ"-اسے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھما دیا جائے گا-اور حکم ہوگا کہ اس کاغذ کے ٹکڑے کو ترازو کے دوسرے یعنی خالی پلڑے میں رکھ دو- اور- اُحْضُرْ وَزْنَکَ-- اپنی اس نیکی کا وزن کرو- وہ حیرانی سے عرض کرے گا-یَارَبِّ مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ -اے میرے پروردگار! گناہوں کے تا حد نگاہ ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں کاغذ کے اس ٹکڑے کا وزن کیا ہوگا؟ ارشاد ہوگا -اِنَّکَ لَا تُظْلَمُ -آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا-تم اس کاغذ کے ساتھ ننانوے رجسٹروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاوزن تو کر کے دیکھو- چنانچہ - فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِیْ كَفَّةٍ -گناہوں کے ننانوے رجسٹر ایک پلڑے میں اور کاغذ کا وہ ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا- جب وزن کیا جائے گا- فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ -تو ننانوے رجسٹروں کا وزن ہلکا اور کاغذ کی پرچی کا وزن بھاری ہو جائے گا- اور اس شخص کے لئے جنتی ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا- وہ شخص مسرت اور حیرت کے ملے جلے جذبات کیساتھ جب اس کاغذ کی پرچی کو کھولے گا تو اس میں لکھا ہوگا-

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ -

﴿ترجمہ﴾ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں-

(سنن ابن ماجہ صفحہ 328' الترغیب والترہیب 417 جزء ثانی)

عزیزانِ گرامی! یہ ایسا شخص ہوگا جسے کلمہ توحید کا اقرار کرنے کے بعد نیک اعمال کی مہلت اور موقع میسر نہیں آیا ہوگا- اور سعادت اندوز اسلام ہونے کے بعد جلد ہی اسے موت آ گئی ہوگی- چونکہ کلمہ توحید کا اقرار گزشتہ زندگی کے گناہوں کی معافی اور مغفرت کا سبب ہے- اس لئے رب العالمین اقرار توحید کی بدولت ہی اس کے گناہ معاف کر کے اسے جنت کا داخلہ نصیب فرما دے گا-

﴿زندگی بھر کے گناہ معاف﴾ کلمہ توحید ایسا عزت' عظمت اور شان والا کلمہ ہے کہ اسے دلی یقین کے ساتھ زبان پر لانے سے زندگی کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور کلمہ توحید پڑھنے والے کی خطاؤں' لغزشوں اور کوتاہیوں پر عفو کا قلم پھیر دیا جاتا ہے- یہ بات بھی میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا- کسی بزرگ کا قول نہیں سنا رہا اور کسی مفتی کا فتویٰ نہیں پڑھ رہا بلکہ اصدق الصادقین' خاتم النبیین' امام المرسلین جناب محمد کریم ﷺ کا ارشاد مبارک آپ کی خدمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش کر رہا ہوں۔ رحمت عالم ﷺ کے صحابی' فاتح مصر جناب عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِسْلَامَ فِیْ قَلْبِیْ۔ جب اللہ جل جلالہٗ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی تو میں مکہ مکرمہ سے چل کر مدینہ منورہ آیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے میری آمد کا مقصد دریافت فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں قبول اسلام کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ رفقاء رسول ﷺ کی صف میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور آئندہ زندگی آپ کے خادم کی حیثیت سے گزارنے کا خواہش مند ہوں لہذا میری درخواست ہے کہ۔

اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعُكَ۔ آپ اپنا دایاں ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ میں اپنا ہاتھ آپ کے دست حق پرست میں دے کر قبول اسلام کی سعادت اور اصحاب رسول میں شمولیت کا اعزاز حاصل کروں۔

کلمہ پڑھاؤ مینوں کرلئو مرید جی — اللہ سچے دی مناں سچی توحید جی
تسیں سچے رسول دلوں ہوگئی تائید جی — قسم خدا دی نائیں گنجائش انکار دی
جھوک حبیب ﷺ والی سینے نوں ٹھار دی

سرکار دو عالم ﷺ نے عمرو بن عاص کی خواہش' مطالبے اور درخواست پر اس سے قبول اسلام کی بیعت لینے اور کلمہ توحید پڑھانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو عمرو بن عاص نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ نبی محترم ﷺ کو اس سے بڑی حیرانی اور پریشانی ہوئی ----- آپ خود تصور فرمائیں کہ ہم میں سے کوئی شخص کسی کے مطالبے پر اُس سے ہاتھ ملانے اور مصافحہ کرنے کیلئے اپنا ہاتھ آگے کرے اور وہ شخص اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ کے قریب کر کے اچانک پیچھے لے جائے تو ہماری حالت کیا ہوگی۔ ہم اسے اپنی بے عزتی سمجھیں گے۔ ذلت تصور کریں گے اور اس شخص سے لڑنے کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار ہو جائیں گے۔ آپ غور فرمائیں کہ اس وقت سرورِ کونین ﷺ کی کیفیت کیا ہوگی؟------ آپ ﷺ نے بڑے حوصلے' برداشت اور نرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ مَالَکَ یَاعَمْرُو -اے عمرو! (تجھے مکہ مکرمہ سے میں تو بلا کر نہیں لایا۔ کوئی پیغام بھی نہیں بھیجا اور کوئی قاصد بھی روانہ نہیں کیا۔ تم خود اپنی آزاد مرضی سے اتنا طویل سفر طے کر کے آئے ہو۔ تم نے خود ہی کلمہ پڑھنے اور بیعت میں آنے کی خواہش ظاہر کی ہے اور مجھ سے بیعت کیلئے ہاتھ بڑھانے کا تقاضا کیا ہے۔ جب میں نے اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھایا ہے تو تم نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا ہے) یہ تم نے کیا کیا ہے؟ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ - میں بیعت سے قبل ایک شرط منوانا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ تَشْتَرِطُ مَاذَا۔ تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے انتہائی ادب و احترام سے عرض کی۔ سرکار۔ میری شرط یہ ہے کہ۔ اَنْ یُّغْفَرَلِیْ -کلمہ پڑھنے سے میری سابقہ زندگی کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ میری خطائیں مٹا دی جائیں۔ میرا دامن آلودگیوں سے پاک کر دیا جائے۔ میرے ماضی کو بھلا دیا جائے اور مجھے جنت کی ضمانت عطاء فرمائی جائے۔

رحمت مجسم' پیغمبر اعظم' سرور عالم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا۔ (اے عمرو! یہ شرط لگانے کی تو ضرورت ہی نہیں ہے) اَمَا عَلِمْتَ -کیا تجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ۔ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ' -اسلام کے قبول کرنے سے پچھلی زندگی کے سارے گناہ خود بخود ہی مٹا دیئے جاتے ہیں۔ کلمہ توحید کی برکت سے سابقہ خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور انسان کو کفر و شرک کی آلودگیوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے کلمہ توحید کی فضیلت میں کیا خوب کہا ہے؟

خودی کا سرِ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ——— خودی ہے تیغ فساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریب سود وزیاں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ مال و دولتِ دنیا' یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

عبادت کیا ہے؟ عزیزان محترم! کلمہ توحید کے فضائل' برکات اور اثرات کا موضوع تو خاصا طویل اور ابھی تشنہ تکمیل ہے اور اس موضوع کے تمام متعلقات کو بیان کرنے کے لئے کئی خطبات جمعہ کا وقت درکار ہے۔ اس لئے ہم آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ یعنی کلمہ توحید کی مزید تفصیل میں جائے بغیر آج کی گفتگو میں بار بار دہرائے جانے والے لفظ "عبادت" کی مختصر تشریح کر کے بات کو نتیجے تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اَللّٰـہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو ۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

عبادت کیا ہے؟ جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے روا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔ آیئے "عبادت" کے مفہوم کو اختصار کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تفسیر قرآن کے ماہر امام علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ "عبادت" کے لغوی معنی پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ وَالْعِبَادَۃُ فِی اللُّغَۃِ مِنَ الذِّلَّۃِ ۔ لغت میں ذلت و پستی کو عبادت کہا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ 25 جلد اول)

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول۔ اَقْصٰی غَایَۃِ التَّعْظِیْمِ - انتہائی درجے کی تعظیم اور انکساری کا نام عبادت ہے۔ (تفہیمات بیضاوی صفحہ 34)

مفسرین کرام کی مختلف آراء کے مطابق عاجزی' انکساری' تواضع' ذلت'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پستی، خوف، خضوع، تعظیم اور اطاعت کا نام "عبادت" ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کی بڑی جامع تعریف فرمائی ہے کہ۔ اَلْعِبَادَةُ هِيَ طَاعَةُ اللّٰهِ بِامْتِثَالِ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ عَلٰى اَلْسِنَةِ الرُّسُوْلِ۔ (فتح المجید صفحہ 17)

﴿ترجمہ﴾ رسولوں کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرنے کا نام "عبادت" ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ عبادت کے مفہوم کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اَلْعِبَادَةُ اِسْمٌ "جَامِعٌ" لِكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔ (فتح المجید صفحہ 18)

﴿ترجمہ﴾ عبادت ایک ایسا جامع اسم ہے جس سے وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال اور اعمال مراد ہیں جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں اور جن پر وہ راضی ہوتا ہو۔

ان تعریفات سے واضح ہو گیا کہ اصطلاح شریعت میں اللہ تعالیٰ کی انتہائی تعظیم بجالاتے ہوئے اس کے سامنے اپنی بندگی، عاجزی، انکساری اور عبودیت کا نذرانہ پیش کرنے اور اس کے احکام کو اس کے رسولوں کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق سرانجام دینے کو "عبادت" کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کی بیسیوں آیات میں صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔ نماز پڑھنے والا ہر مسلمان ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ رب العالمین سے وعدہ کرتا ہے کہ۔ اے اللہ! اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کریں گے اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کریں گے۔ ترجمان القرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت مقدسہ کا مفہوم اور عبادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ" کا مطلب ہے۔ اِيَّاكَ نُوَحِّدُ وَنَخَافُ وَنَرْجُوْكَ يَارَبَّنَا لَا غَيْرَكَ۔ (تفسیر ابن کثیر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھے ایک جانتے اور تیری توحید کو مانتے ہیں ہم تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تیری ذات سے امید رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم تیرے سوا نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ کسی سے امید رکھتے ہیں۔

﴿عبادت کی اقسام﴾ اکثر اہل علم نے عبادت کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔

(1) قولی یا زبانی عبادت۔ جیسے زبان سے حمد وثناء کرنا۔ وظیفہ پڑھنا۔ دعا کرنا وغیرہ

(2) فعلی یا بدنی عبادت۔ جیسے سجدہ ورکوع کرنا۔ روزہ رکھنا۔ حج کرنا وغیرہ

(3) مالی عبادت۔ جیسے زکوٰۃ وصدقہ دینا۔ نذر ونیاز دینا۔ قربانی کرنا وغیرہ

بعض بزرگان دین نے عبادت کی چوتھی قسم بھی بیان فرمائی ہے اور وہ ہے۔

(4) قلبی عبادت۔ جیسے توکل کرنا' خوف وامید کرنا' عاجزی وانکساری کرنا وغیرہ

ان تمام قسم کی عبادات کا مستحق صرف اللہ رب العالمین ہے۔ یہی آیت الکرسی کے ابتدائی الفاظ کا دعویٰ اور پکار ہے کہ۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور ہر نمازی اپنی ہر نماز کا سلام پھیرنے سے قبل اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ۔ میری تمام زبانی عبادتیں اور میری تمام بدنی عبادتیں اور میری تمام مالی عبادتیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

- میں حمد وثناء اور تعریف وتسبیح بیان کروں گا تو صرف اللہ کے لئے۔
- اوراد ووظائف پڑھوں گا تو صرف رب العالمین کے لئے۔
- دعائیں مانگوں گا تو صرف خالق کائنات سے۔
- اٹھتے بیٹھتے نام پکاروں گا تو صرف رب العزت کا۔
- میری زبان پر ذکر ہوگا تو صرف عرش والے الٰہ کا ہوگا۔
- میں سجدہ کروں گا تو صرف اللہ کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- میں نماز پڑھوں گا تو صرف اللہ کے لئے۔
- میں قیام وقعود اور رکوع کروں گا تو صرف اللہ کے لئے
- میں طواف کروں گا تو صرف بیت اللہ کا۔
- میں صدقہ وخیرات کروں گا تو صرف اللہ کے لئے۔
- میں جانور ذبح کروں گا تو صرف اللہ کے نام پر۔
- قربانی دوں گا تو صرف باری تعالیٰ کے نام کی۔
- نذریں اور نیازیں دوں گا تو صرف اللہ رب العالمین کیلئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی حکم دیا کہ۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ٥

(سورۃ انعام آیت نمبر 162-163)

﴿ترجمہ﴾ کہہ دیجئے ۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب کچھ) اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

بزرگان محترم! ہم سب کا فرض اولین ہے کہ ہم اسلام کے بنیادی عقیدے عقیدۂ توحید کو قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کے معانی اور مطالب کو ذہن نشین کرنے کے بعد اس عقیدہ صحیحہ پر زندگی بھر کاربند رہیں اور عبادت کی ان تمام اقسام کا مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو جانیں اور مانیں۔

- یہی آیت الکرسی کا پہلا سبق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یہی کلمہ توحید کی دعوت ہے۔
- یہی قرآن وسنت کی تعلیم کا تقاضا ہے۔
- یہی ہماری دنیوی اور اُخروی کامیابی کی کلید ہے۔
- یہی جنت کے داخلے کی نوید ہے۔
- یہی عذاب الٰہی سے بچنے کی سبیل ہے----اور----
- یہی دوزخ سے دوری کا سلیقہ ہے۔
- یہی نجات کا راستہ ہے۔
- یہی فلاح وصلاح کی راہ ہے----- ----

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

اللہ وہ ہے کہ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کلمہ توحید پر زندہ رکھے اور موت کے وقت ہم سب کو کلمہ توحید پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اس بابرکت کلمہ کی برکت سے اللہ کریم ہم سب کے سابقہ گناہ معاف فرمائے اور آئندہ زندگی بھر گناہوں سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 3

الحی القیوم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے۔

تمام تعریفات وتحمیدات کا مستحق اللہ رب العالمین ہے جو ساری کائنات کا واحد خالق' مالک' رازق' حاکم' مدبر اور متصرف ہے۔ اس کی ذات' صفات' اختیارات اور کمالات میں کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں اور وہ خود بھی کسی کی اولاد نہیں ہے۔ ساری کائنات اپنے وجود کے قیام میں اس کی محتاج' مگر وہ ساری کائنات میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہی مختار کل' عالم الغیب' عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر - اور - فَعَّال " لِّمَا یُرِیْد - ہے وہ ممکن کو ناممکن اور ناممکن کو ممکن بنانے پر پوری طرح قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔ زندگی اور موت کا مالک ومختار بھی وہی اور قہار وغفار بھی وہی ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق اور ریاضت کے قابل نہیں ہے۔

لاتعداد درود وسلام اولادِ آدم کے سردار' انبیاء کے امام' سدرۃ المنتہٰی کے مہمان' ساقی کوثر' شافع محشر ہادیٔ و راہبر' ساری کائنات کے رہنما' مقتدا اور پیشوا جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کی اتباع' اطاعت اور فرمانبرداری کو کامیابی کا راستہ اور نجات کا زینہ قرار دیتے ہوئے فرمایا- مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ- (سورۃ نساء) اور جو رسول مکرم ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا- رب العزت ہم سب کی طرف سے ہمارے محبوب جناب محمد کریم ﷺ کی ذات گرامی پر بے حساب درود سلام نازل فرمائے- آمین-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ-

تمہیدی کلمات معزز احباب و حضرات! قرآن مجید' فرقان حمید کی مشہور و معروف آیت مقدسہ' مطہرہ یعنی آیت الکرسی کی تفسیر و توضیح کا بفضل اللہ تعالیٰ آج تیسرا خطبہ جمعۃ المبارک ہے- پہلے خطبہ میں آیت الکرسی کے فضائل' برکات' اثرات اور فوائد کا تذکرہ کیا گیا تھا اور گزشتہ خطبے میں اس آیت مبارکہ کے پہلے جملے "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ o" یعنی کلمہ توحید کی مختصر تشریح کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں کلمہ توحید کے خصائص و ثمرات کا بھی اختصار اً ذکر کیا گیا تھا اور اس امر کی وضاحت کی گئی تھی کہ کائنات کی وسعتوں میں ہماری ہر قسم کی عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ رب العزت ہی کی ذات ہے- اس کے سوا کسی ہستی کے لئے کسی قسم کی ---- قولی ---- بدنی ---- مالی ---- اور قلبی عبادت کسی صورت بھی جائز اور روا نہیں ہے- یہی اسلام کی بنیاد دین کی اساس اور شریعت کا پہلا حکم ہے- یہی انبیاء کی دعوت' رسولوں کی تبلیغ اور پیغمبروں کا مشن ہے- اسی عقیدہ توحید پر ہی انسان کی کامیابی اور کامرانی کا انحصار اور دارومدار ہے-

آیت الکرسی کا پہلا جملہ توحید الٰہی کا واضح اعلان اور انسانوں کی اصلاح و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاح کی خدائی برہان ہے - اس کلمہ توحید سے انسان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں---ایمان کی تجدید ہوتی ہے---نجات کا سرٹیفکیٹ حاصل ہوتا ہے---جنت کی بشارت ملتی ہے---اور---اسی کلمہ توحید کو دل و جان سے پڑھنے والے کو قیامت کے دن سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی- یہ کلمہ توحید-

- بہشت میں داخلے کی کلید ہے-
- دوزخ سے آزادی کی نوید ہے-
- چودہ طبق سے بھاری وظیفہ ہے-
- سب سے افضل ذکر ہے-
- ایمان کو تروتازہ رکھنے کا نسخہ ہے-
- قبر کی وحشت کا بے مثل علاج ہے-
- جان و مال کا محافظ ہے-
- موت کی سختیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے-
- حشر کی کامیابی کا راز ہے- ---اور---اس کلمہ توحید کی عرش تک پرواز ہے-

﴿اللہ ھی کیوں؟﴾ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کیوں عبادت کا مستحق ہے؟ اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا کیوں جائز نہیں ہے؟ آیت الکرسی میں ربّ العالمین نے اس سوال کے 9 جوابات ارشاد فرمائے ہیں- یعنی توحید الٰہی کے 9 ٹھوس دلائل کا ذکر فرمایا ہے- اور یہ دلائل ایسے عام فہم اور سادہ ہیں کہ انہیں سمجھنے کے لئے کوئی صغریٰ کبریٰ ملانے اور کسی باریکی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اور کسی قسم کی فلسفیانہ گفتگو کی حاجت نہیں ہے- یہ ایسے عقلی، فطری اور عام فہم دلائل ہیں جنہیں ہر شخص سمجھ سکتا اور دوسرے کو سمجھا سکتا ہے- یہ ایسے خوبصورت شواہد ہیں کہ جنہیں عالم بھی سمجھ سکتا ہے اور جاہل بھی- جنہیں دیہاتی بھی سمجھ سکتا ہے اور شہری بھی- جنہیں بڑا بھی سمجھ سکتا ہے اور چھوٹا بھی- جنہیں مرد بھی سمجھ سکتا ہے اور عورت بھی- جنہیں بچے بھی سمجھ سکتا ہے اور بوڑھے بھی- اور ان واضح دلائل کو اپنے بھی سمجھ سکتے ہیں اور بیگانے بھی- اور یہ ایسے غیر مبہم، صاف اور ٹھوس دلائل ہیں جن سے موحدین کے دل مطمئن ہوتے ہیں اور اگر مشرک بھی ضد، تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور کریں تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ان کی صداقت وحقانیت سے انکار نہیں کر سکتے - کیونکہ ان قطعی اور دو ٹوک دلائل میں منطق ہے نہ فلسفہ - چونکہ چنانچہ ہے نہ ایسے ویسے - لہذ البتہ ہے نہ - کیسے جیسے' بلکہ دو اور دو چار کی طرح سیدھا اور سادہ انداز اختیار فرمایا گیا ہے - آیئے ان نو حتمی' قطعی اور یقینی دلائل میں سے پہلی دلیل کا تذکرہ کرتے ہیں - اور یہی ہمارا آج کا موضوع ہے - ارشاد ہوتا ہے - اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ -

ہمیشہ زندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود اس لئے ہے - صرف اللہ تعالیٰ ہی مسجود اس لئے ہے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کا مستحق اس لئے ہے کہ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ تک زندہ رہے گا - اس کی ابتداء ہے نہ انتہاء - وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا - وہ نہ صرف خود زندہ اور قائم ہے بلکہ اس نے ساری کائنات - زمین وآسمان - چاند اور سورج - ستارے اور سیارے - دریا اور سمندر - پہاڑ اور درخت - انسان اور حیوان - پرند اور چرند اور جہان کی ہر چیز کو سنبھال رکھا ہے - اسکے سوا کوئی ہمیشہ زندہ نہیں - اسلئے کوئی عبادت کے لائق نہیں - اسکے سوا کوئی کائنات کو سنبھالنے والا نہیں اسلئے کوئی عبادت کا مستحق نہیں - عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو - اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم - یعنی جو ہمیشہ زندہ اور قائم ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے - باقی ہر شئی کو فنا اور موت ہے - مگر اللہ ربّ العزت فنا سے ماوراء اور موت سے مبرا ذات ہے - اس لئے وہی عبادت کا مستحق اور سزاوار ہے -

آپ جانتے ہیں کہ موت ہر چیز کا مقدر اور فنا ہر ایک کیلئے لازمی ہے - ہر شئی نے موت کا ذائقہ چکھنا اور ہر ایک نے موت کے دروازے میں داخل ہونا ہے -

- انسانوں کو موت آئے گی -
- حیوانوں کو موت آئے گی -
- فرشتوں کو موت آئے گی -
- جنات کو موت آئے گی -
- آبی مخلوقات کو موت آئے گی -
- فضائی مخلوقات کو موت آئے گی -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-----اور-----ہاں-

- ولیوں کو موت آئے گی-
- درویشوں کو موت آئے گی-
- فقیروں کو موت آئے گی-
- پیروں کو موت آئے گی-
- مولویوں کو موت آئے گی-
- حافظوں کو موت آئے گی-
- اَن پڑھوں کو موت آئے گی-
- پڑھے لکھے لوگوں کو موت آئے گی-
- نیکوں کو موت آئے گی-
- بُروں کو موت آئے گی-
- بڑوں کو موت آئے گی-
- چھوٹوں کو موت آئے گی-
- مَردوں کو موت آئے گی-
- عورتوں کو موت آئے گی-
- صحابیوں کو موت آئے گی-
- رسولوں کو موت آئے گی-
- پیغمبروں کو موت آئے گی-
- نبیوں کو موت آئے گی-

--اور--ایک دن وہ بھی آئے گا-جب "موت" کو بھی موت آجائے گی-

مگر اللہ رب العزت کی ذات واحد ذات ہے جسے کبھی موت نہیں ہے-

قرآن حکیم فرماتا ہے-کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَهٗ-(سورۃ قصص آیت نمبر 88)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے-

عروس القرآن سورۃ رحمان میں فرمان الٰہی ہے-

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝

(سورۃ رحمان آیت نمبر 26-27)

﴿ترجمہ﴾ روئے زمین کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے-اور صرف تیرے رب کی ذات جو جلالت اور عزت والی ہے-وہی باقی رہ جائے گی-

آیت الکرسی میں عبادت الٰہی کی پہلی ٹھوس دلیل یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ معبود برحق وہ ہوتا ہے جسے موت نہ آئے اور وہ صرف اللہ رب العالمین ہی کی ذات ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔ اس لئے ذات الٰہی کے سوا کسی کی عبادت کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔

میرے بھائیو! آپ روزانہ دیکھتے ہیں کہ جو مر جائے۔ جسے موت آ جائے اور جس کی روح پرواز کر جائے۔ وہ۔

- آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا۔
- کانوں سے سن نہیں سکتا۔
- زبان سے بول نہیں سکتا۔
- ہاتھوں سے پکڑ نہیں سکتا۔
- پاؤں سے چل نہیں سکتا۔
- ناک سے سونگھ نہیں سکتا۔
- چہرے سے مکھیاں ہٹا نہیں سکتا۔
- کروٹ بدل نہیں سکتا۔
- اپنی طہارت نہیں کر سکتا۔
- غسل خود کر نہیں سکتا۔
- کفن خود نہیں پہن سکتا۔
- قبرستان آپ نہیں جا سکتا۔
- قبر میں اپنے آپ اتر نہیں سکتا۔
- مٹی خود نہیں ڈال سکتا۔
- اپنے وجود کو نہیں سنبھال سکتا۔
- اپنے کفن کی حفاظت نہیں کر سکتا۔

حضرات! سوچیے، غور فرمایئے اور اس امر پر توجہ دیجئے کہ جو اپنا کوئی کام خود نہیں کر سکتا وہ میرے اور آپ کے کیسے کام آ سکتا ہے۔ جو اپنی مشکل حل نہیں کر سکتا وہ ہمارا مشکل کشا کیسے ہو سکتا ہے۔ جو اپنی حاجت پوری نہیں کر سکتا۔ وہ ہمارا حاجت روا کیسے ہو سکتا ہے؟ جو اپنی قبر کے اوپر سے جانوروں کو نہیں ہٹا سکتا وہ ہماری مصیبتیں کیسے ٹال سکتا ہے؟۔

- مافوق الاسباب ہمارے کام وہی آئے گا جو۔۔۔۔ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہماری ضرورتیں وہی پوری کرے گا جو۔۔۔۔۔۔۔۔ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہماری دعائیں وہی سنے گا جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہمیں اولاد وہی دے گا جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ہمارا مشکل کشا وہی ہے جو-------------"اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہمارا حاجت رَوا وہی ہے جو-------------"اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہمارا دافع البلاء وہی ہے جو-------------"اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہماری زندگی کا مالک وہی ہے جو-------------"اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہمیں موت سے دوچار کرنے والا وہی ہے جو-------"اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔
- ہمیں موت کے بعد زندہ وہی کرسکتا ہے جو-------"اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ۔اللہ تعالیٰ تو وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔وہی ہمیشہ زندہ (اور) قائم رہنے والا ہے۔

﴿اٹل حقیقت﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی درجنوں آیات طیبات میں یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ موت سے کوئی شخص راہِ فرار اختیار نہیں کرسکتا۔ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا اور ہر فرد نے موت کے منہ میں جانا ہے۔اگر کسی ذات کو موت نہیں آسکتی اور نہیں آئے گی تو وہ صرف اللہ رحمان و رحیم ہی کی ذات مقدس ہے۔ہم تفصیل میں جائے بغیر موضوع کی مناسبت سے چند قرآنی آیات اوران کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

کتاب الٰہی کے چوتھے پارے کی آیت مقدسہ ہے۔

(1) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 185)

﴿ترجمہ﴾ ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمہیں قیامت کے دن (تمہارے اعمال کا) پورا پورا اجر دیا جائیگا پس جو شخص (دوزخ کی) آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو وہ کامیاب ہوگیا اور یہ دنیا تو محض دھوکے میں ڈالنے کا سامان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کے اٹھائیسویں پارے میں موت کی حقیقت ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے۔

(2) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ (سورۃ جمعہ آیت نمبر 8)

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر ﷺ!) آپ فرمائیے کہ بے شک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں مل کر رہے گی۔ پھر تمہیں اس اللہ کی طرف لوٹا دیا جائے گا جو ہر غیب کو اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ پس وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ فرمائے گا۔

اگر کوئی شخص موت سے بھاگنا' بچنا اور محفوظ رہنا چاہے تو وہ اپنے اس مقصد میں کسی صورت کامیاب نہیں ہوسکتا۔ کوئی بلند و بالا مکان' محفوظ مقام اور بند کمرہ اسے موت کے منہ سے نہیں بچا سکتا۔ ارشاد ربانی ہے۔

(3) اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ط

(سورۃ نساء آیت نمبر 78)

﴿ترجمہ﴾ تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آلے گی اور اگر چہ تم مضبوط قلعوں میں (پناہ گزیں) ہو۔

شاعر مشرق نے انہیں قرآنی آیات کا مفہوم شاعرانہ انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ۔

کلبۂ افلاس میں دولت کے کاشانے میں ''موت''
دشت و در میں' شہر میں' گلشن میں' ویرانے میں ''موت''
''موت'' ہے ہنگامہ آراء قلزم خاموش میں
ڈوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں

عربی شاعر کا اسی موضوع پر بہترین شعر ہے کہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَوْتُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْهَا
وَالْمَوْتُ قَدَحٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْهَا

﴿ترجمہ﴾ موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں ہر شخص داخل ہونیوالا ہے اور موت ایک ایسا پیالہ ہے جسے ہر فرد (ایک نہ ایک دن) پینے والا ہے۔

ایک دوسرے عربی شاعر نے اسی موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

لَهٗ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرشتہ روزانہ آسمان سے ندا دیتا ہے کہ اے بچے جننے والیو! تم اپنے بچوں کو موت کے لئے جنم دیتی جاؤ۔ اور اے محلات و مکانات بنانے والو۔ تم انہیں گرنے کیلئے تعمیر کئے جاؤ۔

یعنی جو بھی پیدا ہوتا ہے وہ ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں بلکہ مرنے کیلئے پیدا ہوتا ہے اور جو مکان بھی تعمیر کیا جاتا ہے بظاہر تو وہ رہائش اختیار کرنے کیلئے بنایا جاتا ہے مگر درحقیقت اسے ایک نہ ایک دن گرنا اور منہدم ہونا ہے۔ وہ فرشتہ آواز دیتا ہے۔

اَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

﴿ترجمہ﴾ اے بلند و بالا محلات اور کوٹھیوں میں رہنے والو! عنقریب تمہیں مٹی میں دفن کر دیا جائے گا۔

﴿ساعت آخر﴾ میرے بھائیو! موت اس امر کا قطعاً احساس نہیں کرے گی کہ یہ تو ابھی کل تنگ و تاریک مکان سے وسیع و عریض کوٹھی میں منتقل ہوا ہے۔ موت اس معاملے پر بھی غور نہیں کرے گی کہ اس نے تو ابھی اپنے بنگلے میں رہائش لے آنے کی خوشی بھی نہیں منائی اور موت یہ لحاظ بھی نہیں کرے گی کہ ابھی تو نئے مکان کا قرضہ بھی ادا نہیں ہوا۔ یہ چند روزہ زندگی مٹی کے گھروندے میں گزر جائے تب بھی۔ پرانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھونپڑی میں گزر جائے تب بھی- پلاسٹک کے خیموں میں گزر جائے تب بھی- کچی اینٹوں کے بوسیدہ مکان میں گزر جائے تب بھی- چپس شدہ میں کوٹھی گزر جائے تب بھی اور ماربل سے مزین بنگلے میں گزر جائے تب بھی- آخر کار ہمیشہ کے لئے چند گز مٹی کی قبر میں ہی دفن ہونا ہے اور--ہاں--قبر بھی قسمت سے ہی نصیب ہوگی- نا معلوم قبر بھی میسر آئے یا نہ آئے-کفن پہننا بھی نصیب میں ہو یا نہ ہو- عربی شاعر کے الفاظ میں-

قَلِیْلٌ عُمُرُنَا فِیْ دَارِ دُنْیَا فَمَرْ جِعُنَا اِلٰی بَیْتِ التُّرَابِ

﴿ترجمہ﴾ ہماری عمر اس دنیا کے گھر میں تو انتہائی قلیل اور مختصر ہے- پس ہم نے مٹی (قبر) کے گھر کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے-

انسان جو چاہے احتیاطی تدابیر اختیار کر لے- موت سے بچنے کیلئے جتنی چاہے دوڑ لگا لے اور آخری وقت سے محفوظ رہنے کیلئے جتنی چاہے کوششیں کرے- مگر جب موت کا مقررہ وقت آ گیا تو دنیا کی کوئی طاقت اسے موت کے آہنی پنجے سے نہیں بچا سکے گی- نہیں چھڑا سکے گی- فرمان الٰہی ہے-

فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ -

(سورۃ اعراف آیت نمبر 34)

﴿ترجمہ﴾ پس جب ان کا مقررہ وقت آ جائے تو نہ وہ ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں-

عزیزان محترم! ان آیات مبارکات اور داناؤں کے فرمودات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ہر شخص کو مقررہ وقت پر موت آ کر رہے گی- جب وقتِ آخر آ گیا تو پھر ملک الموت یہ نہیں دیکھے گا کہ مرنے والے کے-

- بچے یتیم ہو جائیں گے-
- جوان بیوی کا سہاگ لٹ جائے گا-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بھائیوں کا بازو ٹوٹ جائے گا۔
- بوڑھے والدین بے آسرا ہو جائیں گے۔
- دوستوں کی محفل اجڑ جائے گی۔
- احباب کی محفل بے رونق ہو جائے گی
- دکان کی شٹر ڈاؤن ہو جائے گا۔
- کارخانے کو تالا لگ جائے گا۔
- فیکٹری بند ہو جائے گی۔
- اِدارہ ختم ہو جائے گا۔

نہیں' ہرگز نہیں۔ موت آئے گی اور روتے ہوئے معصوم بچوں سے شفیق باپ کو۔ آنسو بہاتی ہوئی جوان بیوی سے اس کے سرتاج کو' سسکیاں لیتے ہوئے بوڑھے ماں باپ سے ان کے چہیتے بیٹے کو اور آہیں بھرتے ہوئے برادران سے ہمدرد بھائی کو چھین کر لے جائے گی۔ ہر شخص دیکھتا رہ جائے گا مگر جانے والے کو کوئی موت سے چھڑا نہ سکے گا۔ بچا نہ سکے گا۔ مولانا عبدالرحمٰن عاجز رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا عجب منظر کشی کی ہے کہ ۔

چھٹ جاتا ہے یک لخت ہر اک اپنا پرایا
یہ ''ساعتِ آخر'' بھی بڑی عجب گھڑی ہے
اِک تو کہ تمناؤں کی تکمیل میں سرشار
اِک موت کہ ہر وقت تیرے سر پہ کھڑی ہے
سوتا تھا جو کم خواب کے بستر پہ ہمیشہ
نعش اُس کی پسِ مرگ تہِ خاک پڑی ہے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ

- امراء کو موت آتی ہے۔
- غرباء کو موت آتی ہے۔
- حکماء کو موت آتی ہے۔
- شرفاء کو موت آتی ہے۔
- زعماء کو موت آتی ہے۔
- نقباء کو موت آتی ہے۔
- علماء کو موت آتی ہے۔
- طلباء کو موت آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ خطباء کو موت آتی ہے۔ ❁ اُدباء کو موت آتی ہے۔
﴿ اَولیاء کو موت آتی ہے۔ ❁ اَتقیاء کو موت آتی ہے۔
﴿ اَصفیاء کو موت آتی ہے۔۔۔اور۔۔۔❁ انبیاء کو بھی موت آتی ہے۔

موت اگر نہیں آتی تو صرف رب العالمین کو نہیں آتی۔ نہ آئے گی۔ ارحم الراحمین کو نہیں آئے گی اور احسن الخالقین کو نہیں آئے گی۔ کیونکہ وہ ایسی اعلیٰ ذات ہے۔ جس کا تعارف آیت الکرسی نے یوں کروایا ہے۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ۔ اللہ تعالیٰ تو صرف وہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ (اور) قائم ہے۔

﴿ الحی القیوم کا مفہوم ﴾ آیت الکرسی کے یہ دو بابرکت الفاظ ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوم '' ہمارے خطبے کا عنوان اور موضوع ہیں۔ آیئے ان الفاظ مبارکات کے مفہوم کو آسان طریقے سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ''اَلْـحَـیُّ'' کا لغوی معنی ''زندہ'' ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس سے مراد وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو کسی کی عطاء کی ہوئی زندگی سے نہیں بلکہ آپ اپنی ہی حیات سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کے لئے کبھی بھی عدم وزوال اور موت وفنا نہیں ہے بلکہ اس کیلئے دوام اور بقا ہی بقا ہے۔

''اَلْـقَیُّوْم '' مبالغے کا صیغہ ہے۔ اس کا معنی قائم رکھنے والا' سنبھالنے والا' نگران اور محافظ ہے۔ اور اللہ رب العزت ہی خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔ جس میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ متعدد قرآنی آیات مبارکات میں اللہ تعالیٰ کی ان صفات جلیلہ کا بطور خاص تذکرہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران کی ابتداء میں فرماتے ہیں۔

الٓمّٓ ۝ اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ۔ الف'لام'میم۔ اللہ تعالیٰ تو وہی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ (اور) قائم ہے۔

قرآن کریم کے سولہویں پارے میں فرمان الٰہی ہے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 111)

﴿ترجمہ﴾ اور قیامت کے دن تمام چہرے زندہ قائم (یعنی اللہ) کے سامنے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد ہو گیا۔

کتاب الٰہی کے چوبیسویں پارے میں اللہ کریم کی اس صفت مبارکہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ (سورۃ مومن آیت نمبر 65)

﴿ترجمہ﴾ وہی (اللہ) ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم خالص اس کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو۔ تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

دورِ حاضر کے عظیم مفسر اور مصنف مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کے اِن الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اس آیت کی عظمت یہ ہے کہ یہ آیت جہاں اللہ کی تحمید و تقدیس بیان کرتی ہے۔ وہاں شرک کی جملہ اقسام کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ابتداء میں اللہ نے فرمایا کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اس کی دلیل میں دو باتیں یا دو صفات اِرشاد فرمائیں۔ ایک یہ ہے کہ ''حَیّ'' ہے۔ ازل سے زندہ ہے اور ابد تک رہے گا جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہستی ''حَیّ'' نہیں۔ وہ الٰہ نہیں ہو سکتی۔ اس معیار پر پرکھا جائے تو دوسرے تمام اِلاہوں کی الوہیت باطل قرار پاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ حادث ہیں اور جو چیز حادث ہے۔ اسے فنا یا موت لازمی ہے۔ خواہ یہ معبود جمادات سے تعلق رکھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا نباتات سے یا حیوانات سے یا انسانوں یا فرشتوں اور جنوں سے یا اجرام سماوی سے۔ یہ سب چیزیں حادث ہیں اور کوئی چیز بھی "حَیٌّ" ہونیکی صورت پر پوری نہیں اترتی اور دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ قائم بالذات ہے اور دوسری تمام اشیاء کو قائم رکھنے والی ہے۔ یہ صفت بھی اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود میں نہیں پائی جاتی۔ اجرام سماوی خود جکڑے بندے قانون کے تحت محو گردش ہیں۔ پتھروں کے معبود اپنے پجاریوں کے محتاج ہیں کہ وہ انہیں دھو کر صاف کرتے رہیں۔ پھر جب چاہیں ان میں ردّ و بدل بھی کرلیں اور ان کی الوہیت ان مجاوروں اور مریدوں کے سہارے قائم ہے جو لوگوں سے نذرانے وصول کرتے ہیں اور ان کے متعلق جھوٹے افسانے اور قصے کہانیاں ان کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو ان سے ڈرانے' دھمکاتے اور لوگوں کو نذرانے پیش کرنے پر مجبور کردیتے ہیں۔ یہ لوگ اگر اپنی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیں تو انکی خدائی ایک دن بھی نہیں چل سکتی"۔ (تیسیر القرآن صفحہ 181 جلد اوّل)

﴿یاحی یاقیوم﴾ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم کی تشریح و توضیح کے ضمن میں ان اسمائے الٰہی کی خصوصیات' اثرات' ثمرات اور برکات کا مختصر تذکرہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں ذکر فرمایا ہے کہ "اِنَّہٗ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ" یہ اسم اعظم ہے اور اسم اعظم کے ذریعے اللہ رب العزت سے جو دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس دعاء کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اللہ رب العالمین نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا جو خاص معجزہ عطا فرمایا تھا وہ یہی اِسمِ اعظم تھا۔ جب قدرت الٰہی سے آپ نے کسی مردہ کو زندہ کرنا ہوتا تو اس کے پاس کھڑے ہو کر یہی الفاظ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم" پڑھتے تو اللہ کریم ان کلمات کی برکت سے مُردے کو زندگی نصیب فرما دیتا۔

(تفسیر قرطبی صفحہ 271 جزء ثالث)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سلیمان علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر، نبی اور رسول تھے۔ خالق ارض وسماء نے انہیں انسانوں کے علاوہ جنات، ہواؤں اور پرندوں پر حکمرانی نصیب فرمائی تھی۔ جب ہدہد کی زبانی آپ علیہ السلام کو "سبا" کی ملکہ بلقیس اور عوام کے مذہبی اعتقادات کے متعلق معلومات حاصل ہوئیں تو آپ علیہ السلام نے ملکہ سے خط و کتابت فرمائی۔ اسے اور اس کی رعایا کو توحید کی دعوت دی اور ملکہ کو مذاکرات کے لئے اپنے پاس طلب فرمایا۔ واقعات کی تفصیل کا وقت نہیں ہے۔ اس لئے میں جلدی سے اصل نکتے کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ آخر کار ملکہ بلقیس آپ کی خدمت میں حاضری کیلئے تیار ہو گئی۔ جب آپ علیہ السلام کو ملکہ کے آپ کے پاس آنے کے لئے سبا سے روانگی کی اطلاع مل گئی تو آپ نے چاہا کہ ملکہ کا وہ تخت جسے ہدہد نے بڑا عظیم الشان تخت کہا تھا۔ کو ملکہ کے آنے سے پہلے یہاں منگوالیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنے درباریوں سے فرمایا۔ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِى بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِى مُسْلِمِينَ ۝ اے اہل دربار۔ تم میں سے کون ہے جو ان کے مطیع ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ۔ تو ایک طاقت ور جن نے عرض کی کہ۔ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّى عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ أَمِينٌ ۝ میں آپ کے اس مقام سے اٹھنے سے قبل یعنی دربار برخواست ہونے سے پہلے اسے لاسکتا ہوں اور اس کام کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ ابھی اس دیو ہیکل کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ۔ قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَـٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ۔ ایک ایسے شخص نے جس کے "الکتاب" کا علم تھا۔ عرض کی کہ میں اس تخت کو آپ کی نگاہ لوٹانے سے پہلے لائے دیتا ہوں۔ سبحان اللہ۔

علماء تفسیر نے بیان فرمایا ہے کہ اس شخص کا نام "آصف بن برخیا" تھا اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم اعظم کا عامل تھا۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ عَرْشَ بِلْقِیْسَ اِلٰی سُلَیْمَانَ دَعَا بِقَوْلِهٖ "یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ" جب اس نے ملکہ بلقیس کا تخت جناب سلیمان علیہ السلام کے پاس لانے کا ارادہ کیا تو "یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ" پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ ابھی اسکے دعائیہ کلمات مکمل نہیں ہوئے تھے کہ ان الفاظ کی برکت سے ملکہ سبا کا تخت جناب سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دیا گیا۔

(تفسیر قرطبی صفحہ 271 جزء ثالث)

آپ حضرات بھی مشکلات کے حل' پریشانیوں سے نجات' بیماریوں سے شفاء' کاروبار میں برکت' رزق میں وسعت' رب تعالیٰ کی رحمت اور ہر قسم کے دُکھوں' مصیبتوں اور صدموں سے حفاظت کے لئے اس وظیفے کو یاد فرمالیجئے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ---- میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ اپنے استاد محترم کا فرمان نہیں سنا رہا۔ کسی مفتی کا فتویٰ نہیں بتا رہا اور کسی امتی کا قول پیش نہیں کر رہا۔ بلکہ سید الاتقیاء' امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا عمل بتلا رہا اور حدیث رسول سنا رہا ہوں۔ آپ ﷺ کے خادم خاص جناب انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ (رواہ الترمذی' مشکاۃ المصابیح صفحہ 216۔ باب الدعوات فی الاوقات)

﴿ترجمہ﴾ بے شک رسول اللہ ﷺ جب کسی وجہ سے بے قرار اور پریشان ہوتے تو یہ دعاء پڑھا کرتے۔ اے زندہ' اے قائم رہنے والے۔ میں تیری رحمت کی بدولت تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں۔

﴿وظیفہ مصطفیٰ﴾ غزوہ بدر جو اہل اسلام اور کفار مکہ کے درمیان پہلا جنگی معرکہ تھا۔ اہل ایمان کی تعداد صرف تین سو تیرہ اور دشمنان اسلام کے ایک ہزار جنگجو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کا مہینہ، جمعہ کا دن، سن 2 ہجری - کفار کے لشکر کا سرغنہ ابوجہل جبکہ اسلامی فوج کے سپہ سالار جناب محمد رسول اللہ ﷺ تھے - فرق صاف ظاہر ہے -

- ایک طرف حق تھا - دوسری طرف باطل -
- ایک طرف ایمان تھا - دوسری طرف شیطان -
- ایک طرف صداقت تھی - دوسری طرف طاقت -
- ایک طرف تعمیر تھی - دوسری طرف تخریب -
- ایک طرف مومنین - دوسری طرف مشرکین -
- ایک طرف رب واحد کے پرستار - دوسری طرف غیر اللہ کے وفادار
- ایک طرف توحید والے - دوسری طرف شرک والے
- ایک طرف شرافت تھی - دوسری طرف شرارت تھی -
- ایک طرف قرآن والے - دوسری طرف شیطان والے -
- ایک طرف اللہ پر توکل کرنیوالے - دوسری طرف اسلحہ پر ناز کرنیوالے

یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا پیارا تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کملی والا تھا

مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ جبکہ کفار کا لشکر تین گنا سے بھی زیادہ -

کافروں کے پاس سامان حرب و ضرب کے انبار اور مسلمان بے چارے بے ہتھیار - اہل مکہ لڑائیوں کے ماہر اور تجربہ کار اور یہ خالی ہاتھ اور امن کے علمبردار -

اہل توحید کے پاس کیا تھا؟ بقول حفیظ جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ -

تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں

دامادِ مصطفیٰ ﷺ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وقت ایسا آیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی فکر دامن گیر ہوئی - میں نے چاہا کہ دیکھوں آپ ﷺ کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اللہ رب العالمین کے حضور سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں اور بار بار پڑھ رہے ہیں- "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" (معارف القرآن صفحہ 613 جلد اول)

اس روایت کی روشنی میں اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ' کلمات اور اس وظیفہ کی برکت سے تھوڑے اہل ایمان کو زیادہ کافروں پر فتح عطا فرمادی- اسی بابرکت' مقدس اور عظیم الشان وظیفے کے الفاظ آیت الکرسی میں ذکر کیے گئے ہیں- ارشادِ الٰہی ہے- اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ - اللہ صرف وہی ہے کہ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے- وہ ہمیشہ زندہ (اور) قائم ہے-

﴿آخر' موت﴾ بزرگان محترم! آیت الکرسی کے یہ الفاظ اس امر کی وضاحت اور صراحت فرما رہے ہیں کہ کسی انسان کی عمر چاہے کتنی طویل کیوں نہ ہو وہ سو سال' دو سو سال بلکہ ہزار سال کا بھی کیوں نہ ہو جائے- آخر کار اسے ایک دن موت کے منہ میں جانا اور موت کا ذائقہ چکھنا ہے ہمیشہ زندہ صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے جو "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے- اس حقیقت کو مزید عیاں کرنے کے لئے ہم آپ کی خدمت میں صحیح بخاری شریف سے ایک حدیث مبارکہ پیش کرنا چاہتے ہیں-

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی خدمات اور ان کی سیرت کے اہم واقعات سے آپ یقیناً باخبر ہیں- آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر رسول' عظیم المرتبت پیغمبر اور برگزیدہ نبی تھے آپ کو اللہ سے بالمشافہ مگر پردوں کی اوٹ میں ہم کلامی کی وجہ سے "کلیم اللہ" کہا جاتا ہے- جن انبیاء کرام کی تبلیغی مساعی' دینی جدوجہد اور توحید ربانی کی اشاعت کے لئے قربانیوں کا قرآن حکیم میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے- ان میں موسیٰ علیہ السلام کا نام سرفہرست ہے- مشہور صحابی' رسول محترم ﷺ کی سب سے زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کے راوی' سرکار دو عالم ﷺ کے خاص شاگرد جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى - جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ (انسانی شکل) میں حاضر ہوا اور انہیں موت کا پیغام سنایا۔ (جناب موسیٰ علیہ السلام اسے پہچان نہ سکے اور ملک الموت نے بھی اپنا تعارف نہ کروایا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کو ایک اجنبی شخص کا بغیر اجازت ان کے خلوت کدہ میں گھس آنا ناگوار گزرا)۔ فَصَكَّه' - تو آپ علیہ السلام نے اسے زوردار طمانچہ مار دیا۔ (چونکہ فرشتہ انسانی شکل میں تھا لہذا بشری اثرات نے کام دکھایا) اور فرشتے کی آنکھ ضائع ہوگئی۔ (موسیٰ علیہ السلام کی سختی کے باعث اس نے از خود سمجھ لیا کہ آپ موت کا سامنا نہیں کرنا چاہتے) فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّه - فرشتہ بارگاہ ربانی میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے پروردگار عالم! اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ - مجھے تو نے ایک ایسے بندے کے پاس بھیج دیا - جو موت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اللہ رب العزت نے (اس کی آنکھ درست فرما کر اسے) حکم دیا کہ۔ اِرْجِعْ اِلَيْهِ - دوبارہ ان کے پاس جاؤ۔ اور ان سے کہو کہ۔ يَضَعُ يَدَه' عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ - وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ بیل کے جتنے بال ان کے ہاتھ میں آجائیں گے۔ بِكُلِّ شَعْرٍ سَنَةٌ" - ان میں سے ہر بال کے بدلے ایک سال کی عمر انہیں دے دی جائے گی۔ (یعنی جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال ان کی عمر میں اضافہ فرما دیا جائے گا۔)

فرشتہء اجل دوبارہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ (آپ پہلی دفعہ اس کے اچانک غائب ہو جانے سے معاملے کی نوعیت کو جان چکے اور صورت حال سمجھ چکے تھے) سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمان الٰہی سن کر پوچھا۔ اَىْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا - اگر میں اتنا طویل عرصہ زندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہوں تو پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا- ثُمَّ الْمَوْتُ- پھر موت- یعنی آخر کار موت آ کر ہی رہے گی- جناب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر اتنی لمبی عمر پانے کے بعد بھی موت ہی آنی ہے تو- فَالْآنَ- پھر ابھی آ جائے- پھر جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ مولائے کریم! اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ- مجھے موت کے وقت بیت المقدس کے قریب کردیا جائے (اور میری قبر بیت المقدس کے اتنی نزدیک ہو) کہ اگر کوئی پتھر پھینکنے والا (میری قبر کے قریب کھڑا ہو کے) پتھر پھینکے تو وہ بیت المقدس تک پہنچ جائے- (صحیح بخاری صفحہ 484 جلد اول- کتاب الانبیاء)

چنانچہ اللہ رب العالمین نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور آپ علیہ السلام کو بیت المقدس کے پڑوس میں دفن ہونے کی سعادت نصیب فرمائی- جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک کو ملک الموت نے قبض کیا- اس وقت آپ کی عمر مبارک ایک سو بیس سال تھی- (قصص القرآن صفحہ 551 جلد اول)

اس حدیث رسول نے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں فرمادی کہ آخر کار ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے- ہر انسان کو موت آنی ہے- ہر بندے نے موت کا پیالہ پینا ہے- اگر کسی ذات کے لئے ہمیشہ زندگی اور ابدی حیات ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے- کیونکہ وہ "اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" ہے-

سید میر شاہ گجراتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاعرانہ انداز میں اس مسئلے کی بڑی خوب صورت وضاحت فرمائی ہے کہ-

کوئی چند دن جگ تے جی گئے نے — پھر موت پیالہ پی گئے نے
سب یار مسافر تھی گئے نے — پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
دسّ حضرت ابراہیم کتھے — موسیٰ بن عمران کلیم کتھے
ساڈے ہادی نبی کریم کتھے — پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد انسان کا اس دنیا سے تعلق منقطع ہونے اور دوبارہ واپس نہ آنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہویاں مدتاں وت کوئی آیا نئیں پھیرا پھر وطناں ول پایا نہیں
کجھ پچھیاتے حال سنایا نئیں پڑھو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه

مختصر یہ کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہمیشہ باقی ہے۔ دوسری ہر چیز فانی ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۔(سورۃ فرقان آیت نمبر 58)

﴿ترجمہ﴾ اور اس اللہ تعالیٰ پر توکل کیجئے جو (ہمیشہ سے) زندہ ہے' اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجئے۔

آیت الکرسی بھی یہی اعلان کر رہی ہے کہ۔ اَللّٰـهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ صرف اسی کی عبادت کرو۔ کیونکہ وہ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ــ ہمیشہ زندہ اور قائم ہے۔

﴿**سیدنا سلیمان اور موت**﴾ یہ ایک مسلمہ حقیقت اور لازمی امر ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو موت سے بچا نہیں سکتا اور موت کسی صورت کسی کو معاف نہیں کرے گی۔ کوئی عالم ہو یا جاہل۔ کوئی حاکم ہو یا محکوم۔ کوئی مال دار ہو یا غریب۔ کوئی مالک ہو یا مزدور۔ کوئی آقا ہو یا غلام۔ امام ہو یا مقتدی۔ بلکہ نبی ہو یا امتی۔ ہر ایک موت کا منتظر اور موت ہر ایک کا مقدر ہے۔

کسی اردو شاعر نے بالکل سچ کہا ہے کہ۔

جینے والو! موت جس کا نام ہے
وہ تمہارا آخری اِک کام ہے
کوئی پیغمبر ہو یا ہو بادشاہ
آخرش چلنی ہے سب کو ایک راہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی یہ عارضی ہے اے فنا
کچھ نہ سوچا تو نے' اے مہماں سرا

ہے بقا مولیٰ ' فقط تیرے لئے
اور فنا ہے موت ہے سب کیلئے

جینے والے تو ہے مرنے کیلئے
مرنے والے کیا عمل تو نے کئے

زندگی ہے پیش خیمہ موت کا
ہے حیات اک عارضی' آخر فنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی متعدد آیات بینات میں اپنے جلیل القدر انبیاء اور اولوالعزم رسولوں کی موت کا تذکرہ فرمایا ہے- جس کی غرض صرف یہ ہے کہ انسانوں کو اس امر کا یقین آ جائے کہ ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے- باقی ہر شخص' چاہے وہ کتنے بڑے منصب پر فائز کیوں نہ ہو جائے- اسے ایک نہ ایک دن موت کے منہ میں جانا اور فنا کا گھونٹ پینا اور مٹی میں دفن ہونا ہے- سیدنا سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم المرتبت رسول اور پیغمبر تھے- اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت' پیغمبری اور رسالت کے ساتھ بادشاہت' سلطنت اور حکومت سے بھی نواز رکھا تھا- جنات وحیوانات آپ کے تابع' پرندے آپ کے مطیع اور ہوا آپ کی فرمان بردار تھی- آپ پرندوں کی بولیاں سمجھتے' جنات پر حکم چلاتے اور ہوا کے دوش پر سفر فرمایا کرتے تھے- قرآن حکیم بیان فرماتا ہے کہ اتنی عظمت' شان' بزرگی' برتری' احترام' تکریم' تعظیم اور حکومتی اختیارات کی وسعت کے باوجود وہ اپنے آپ کو موت سے نہ بچا سکے اور جب ان کی موت کا مقررہ وقت آیا تو وہ خواہش کے باوجود موت کے وقت میں تاخیر نہ کروا سکے- بلکہ جس نیک مقصد کے لئے وہ موت میں تاخیر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش مند تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کام کی تکمیل کا بندوبست فرما دیا مگر سلیمان علیہ السلام کی موت میں تاخیر قبول نہ فرمائی۔ ہوا یوں کہ۔

جناب سلیمان علیہ السلام نے جنات کی ایک جماعت کو بیت المقدس کی تعمیر پر لگایا ہوا تھا اور خود جنات کے تعمیری کام کی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کی موت کا وقت قریب ہے لہذا ملاقات الٰہی کی تیاری فرمائیے۔ آپ علیہ السلام نے عرض کی۔ مولائے کریم! ابھی تو بیت المقدس کی تعمیر کا خاصا کام باقی ہے اگر مجھے موت آ گئی تو جنات کام چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور تیرے گھر کی تعمیر کا کام ادھورا' ناقص اور نامکمل رہ جائے گا۔ ارشاد ہوا۔ بیت المقدس کی تعمیر کا کام بھی اپنے مقررہ وقت پر پورا ہو گا اور آپ کی موت کے وقت میں بھی تاخیر نہیں ہو گی۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ آپ فوراً جنات سے شیشے کا حجرہ بنوائیے اور اس میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے اپنی لاٹھی سے ٹیک لگا کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جائیے۔

چنانچہ سیدنا سلیمان علیہ السلام حکم الٰہی کی تعمیل میں شیشے کے بند حجرے میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے اپنے عصائے مبارک سے ٹیک لگا کر اللہ رب العالمین کی عبادت میں مشغول ہوئے ہی تھے کہ ملک الموت نے آپ کی روح مبارک کو قبض کر لیا اور آپ علیہ السلام پر موت وارد ہو گئی مگر آپ کا وجود اقدس لاٹھی کے سہارے کھڑا رہا۔ جنات نے یہ سمجھا کہ جناب سلیمان علیہ السلام ہماری مسلسل نگرانی فرما رہے ہیں لہذا وہ دن رات مصروف کار رہے۔ علماء تفسیر کا بیان ہے کہ تقریباً ایک سال (بقول بعض چار ماہ) کا طویل عرصہ اسی طرح گزر گیا کہ جناب سلیمان علیہ السلام کا جسم عصا کے سہارے کھڑا رہا اور جنات سلیمان علیہ السلام کے بنائے ہوئے نقشے کے مطابق بیت المقدس کی تعمیر میں مشغول رہے۔ جونہی اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر مکمل ہوئی تو سلیمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کی لاٹھی کو دیمک نے چاٹ کر ختم کر دیا۔ وہ سلیمان علیہ السلام کے وجود اطہر کا بوجھ برداشت نہ کر سکی اور ٹوٹ کر زمین پر گر پڑی۔ جونہی لاٹھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی تو جناب سلیمان علیہ السلام کا جسم مبارک بھی زمین پر گر گیا۔ تب تعمیر پر متعین جنات کو معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام تو بہت عرصہ پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ اب انہوں نے اپنی نادانی، لاعلمی اور جہالت پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ کاش انہیں سلیمان علیہ السلام کی موت کا بروقت پتہ چل جاتا تو وہ اتنا عرصہ تعمیری کام کی مشقت برداشت نہ کرتے اور سلیمان علیہ السلام کی موت کے وقت ہی کام ترک کر کے آرام سے بیٹھ جاتے۔

قرآن حکیم سلیمان علیہ السلام کی موت، لاٹھی کے ٹوٹنے اور جنات کے افسوس کو اپنے معجزانہ اختصار سے یوں بیان فرماتا ہے کہ:۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ (سورۃ سبا آیت نمبر 14)

﴿ترجمہ﴾ پھر جب ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا فیصلہ کر دیا تو جنات کو دیمک کے کیڑے کے سوا کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا جو ان کے عصا کو کھائے جا رہا تھا پھر جب وہ گر پڑا تو جنات پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ایسے ذلت آمیز عذاب میں نہ پڑے رہتے۔

قرآن حکیم کی اس آیت مقدسہ نے اللہ رب العالمین کے عظیم پیغمبر جناب سلیمان علیہ السلام کی موت کا واقعہ ذکر کر کے اس امر کی صراحت فرما دی کہ ہر شخص موت کے منہ میں جانیوالا، موت کا پیالہ پینے والا اور موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔ اگر کوئی ذات ہمیشہ زندہ اور قائم ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہی "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے اور چونکہ انبیائے کرام علیہم السلام پر بھی موت وارد ہوئی ہے۔ اس لئے ان کی عبادت بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں ہے- بلکہ عبادت صرف اسی ذات واحد کا ہی استحقاق ہے جو ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ تک زندہ رہے گا- آیت الکرسی کی دعوت بغور سماعت فرمایئے اور رب کائنات سے دُعا فرمایئے کہ اللہ کریم ہمیں عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے- آمین- اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ - اللہ تو صرف وہی ہے کہ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے- وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے-

جناب یعقوب اور موت قرآن عزیز نے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے کہ معبود وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ زندہ اور قائم ہو- ایک ایسی شخصیت کی موت کا بالخصوص تذکرہ کیا ہے- جو خود نبی' ان کا باپ نبی' دادا نبی' چچا نبی اور ان کا بیٹا بھی نبی تھا -میری مراد سیدنا یعقوب علیہ السلام کی ذات گرامی ہے- آپ خود نبی اللہ' آپ کے والد جناب اسحاق علیہ السلام نبی اللہ' چچا سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ' بیٹا یوسف علیہ السلام نبی اللہ اور دادا ابراہیم علیہ السلام جد الانبیاء اور خلیل اللہ- سبحان اللہ-

سیدنا یعقوب علیہ السلام اپنی موت کے وقت سرزمین مصر میں تشریف فرما تھے- آپ کے فرزند ارجمند جناب یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ اور حکمران تھے- آپ علیہ السلام کے باقی گیارہ صاحبزادگان بھی اپنے اہل و عیال سمیت مصر میں رہائش پذیر تھے- آپ علیہ السلام کو بذریعہ خواب آگاہ فرمایا گیا کہ آپ کا وقت آخر قریب ہے -آپ کے حساس دل میں خیال آیا کہ میں نے اپنی پوری زندگی توحید الٰہی کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری ہے کہیں ایسا نہ ہو میری وفات کے بعد میری اولاد کا کوئی فرد "عقیدۂ توحید" سے منحرف ہو جائے- اس لئے مجھے اپنے خاندان کے تمام افراد سے عقیدۂ توحید پر مضبوطی سے کاربند رہنے کا عہد لینا چاہیے-

حضرات محترم! آپ لحہ بھر کیلئے غور فرمایئے کہ 145 سال کا بوڑھا پیغمبر شدید مرض اور کمزوری میں مبتلا بستر مرگ پر پڑا ہوا ہے- مگر اسے اب بھی فکر ہے تو اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولادواحفاد کے عقیدے اور نظریئے کی فکر ہے۔ افسوس کہ آج ہمیں اپنی اولاد کے رزق، کاروبار، معاش، دنیوی تعلیم، روزگار اور رہائش کی بڑی فکر، پریشانی اور غم لاحق ہے۔ مگر ان کے عقیدے کی اصلاح اور عمل کی پختگی کا کوئی احساس وادراک نہیں ہے۔ میری درخواست ہے کہ ہمیں سیدنا یعقوب علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کی دینی تعلیم، عقیدہ کی پختگی اور درستگی اعمال کا شدید احساس کرنا چاہیے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام ایام مرض میں ایک دن اپنے تمام صاحبزادوں کو بیک وقت طلب فرماتے ہیں۔ تمام صاحبزادگان فوراً حاضر خدمت ہوجاتے ہیں۔ آپ ذرا تصور فرمائیں کہ بارہ جوان بیٹے، بوڑھے اور بیمار باپ کی چارپائی کے گرد جمع ہیں اور سراپا ہوش، ہمہ تن گوش اپنے والد بزرگوار کا حکم سننے اور اس پر اس کی اصل روح کے مطابق عمل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ جناب یعقوب علیہ السلام باری باری ان سب کی طرف نظر شفقت سے دیکھتے ہیں اور آخر کار سیدنا یوسف علیہ السلام کے چہرہ منور پر نظر ٹھہر جاتی ہے۔ باپ کی آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں اور فرزند صالح کی آنکھوں سے بھی بے ساختہ آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادوں کو اطلاع دی کہ میرا وقت آخر قریب ہے لہٰذا تم مجھے مطمئن کرو کہ میرے بعد کس کی پوجا کروگے؟۔

جناب یوسف علیہ السلام اور آپ کے برادران نے جب والد محترم کی زبانی پیغام الٰہی سنا تو ان پر سکتہ طاری ہوگیا۔ پاؤں تلے سے زمین سرکتی محسوس ہوئی اور تمام اولاد بے ساختہ زاروقطار رونے لگی۔ بقول مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ کہ۔

سن کر درد فراقوں یوسف چھم چھم ہنجوں آئیاں
چھوڑ چلے دلدار دلاں دے پیون جام جدائیاں
حاضر سب فرزند نبی دے ہور خلائق ساری
سن کر باتاں درد فراقوں رودن کر کر زاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو حوصلہ تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے فرزندو! دنیا میں کبھی کوئی ہمیشہ زندہ نہیں رہا۔ یہاں جو بھی آیا ہے وہ جانے کیلئے ہی آیا ہے۔ ہمیشہ زندہ تو صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ تم مجھے میرے سوال کا جواب دو کہ۔ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ۔ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ قرآنی آیات اور اسکے ترجمے پر غور فرمائیے تو بات واضح ہو جائے گی۔ ارشاد ربانی ہے۔ اے رسول ﷺ۔ اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَاءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ۔ کیا تم یعقوب علیہ السلام کی موت کے وقت وہاں موجود تھے؟ یعنی آپ وہاں موجود نہیں تھے بلکہ ہم آپ کو بذریعہ وحی اطلاع دے رہے ہیں کہ۔ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ۔ جب یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ قَالُوْا۔ انہوں نے عرض کی۔ نَعْبُدُ اِلٰهَکَ وَاِلٰهَ آبَاءِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ (والدمحترم ہماری طرف سے مطمئن رہیے اور خوش ہو جائیے کہ) ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم' اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی ہی عبادت کریں گے جو ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 133)

آخر وہ وقت موعود آپہنچا جو ہر ذی روح کا مقدر ہے۔ ابھی اس گفتگو کو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں اور زبان پر خالق کائنات کی تسبیح وتہلیل جاری ہوگئی۔ شکر الٰہی کے کلمات مبارکات کا زبان سے نکلنا تھا کہ "وعدہ اجل" پورا ہو گیا اور روح مطہر آپ کے جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ٥ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥

میں اس قرآنی واقعہ سے جو بات فی الوقت آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کوئی انسان خواہ کتنا عظیم' باعظمت اور رفیع الشان کیوں نہ ہو۔ وہ بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا پیالہ پینے والا اور فرشتہ اجل کا سامنا کرنیوالا ہے۔ موت اگر کسی کا مقدر نہیں ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور جسے موت آ جائے اسکی عبادت روا نہیں ہے۔ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے۔ جو ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' ہمیشہ زندہ اور قائم و دائم ہے۔

امام الانبیاء اور موت اس امر میں کسی قسم کے شک و شبہے کی گنجائش نہیں ہے کہ رب العالمین کی لاتعداد مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ مخلوق ''انسان'' ہے اور انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ شخصیات حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام میں سے افضل و اعلیٰ تین صد تیرہ رسولوں کی ذوات مقدسات ہیں اور تین سو تیرہ رسولوں میں سے افضل و اعلیٰ پانچ برگزیدہ رسول (نوح' ابراہیم' موسیٰ' عیسیٰ علیہم السلام اور محمد مصطفی ﷺ) ہیں۔ اور ان پانچ رسولوں میں سب سے افضل' اعلیٰ' اکرم' اشرف' اکمل' اجمل اور احسن ذات امام الانبیاء' سید الاتقیاء' والئ بطحا' قدوۃ الصلحاء' شافع روز جزا جناب احمد مجتبیٰ' محمد مصطفی ﷺ کی ذات مقدسہ اور شخصیت مبارکہ ہیں۔ مگر اس رفعت' عظمت اور عزت کے باوجود آپ ﷺ خدائی اوصاف سے متصف اور الٰہی اختیارات کے مالک نہیں ہیں۔ اور رب العالمین کے خصائص میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' ہمیشہ زندہ اور قائم ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کی حیات کو دوام حاصل نہیں ہے۔ آپ ﷺ کیلئے بھی موت کا وقت مقرر تھا۔ موت کی گھڑی متعین تھی اور موت کے لمحات و حالات طے شدہ تھے۔ جو آپ ﷺ پر وارد ہوئے۔ آپ نے پیالہ اجل نوش فرمایا۔ موت کا ذائقہ چکھا اور آپ ﷺ کے جسدِ اطہر سے رُوح مبارک نے پرواز فرمائی۔ قرآن حکیم رسول پاک ﷺ کو مخاطب کر کے رب کائنات کا حکم سناتا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ كُلُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ٥

(سورۃ انبیاء آیت نمبر 34-35)

﴿ترجمہ﴾ (اے نبی ﷺ) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کیلئے دائمی زندگی نہیں رکھی۔ اگر آپ کو موت آجائے گی تو کیا وہ (آپ کے مخالف) ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ (نہیں۔ بلکہ) ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں اچھے اور برے حالات (دونوں طرح) سے آزماتے ہیں۔ اور بالآخر تمہیں ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔

قرآن حکیم کی یہ آیت مبارکہ رسول محترم ﷺ کی وفات پر نص صریح اور واضح دلیل ہے۔ قرآن عزیز کے تیئسویں پارے کے آخری رکوع میں رب العالمین نے اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ آپ ﷺ کی موت کا ذکر فرمایا ہے۔

قرآنی الفاظ ہیں۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ٥ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ٥ (سورۃ زمر آیت نمبر 30-31)

﴿ترجمہ﴾ (اے نبی ﷺ) یقیناً آپ کو موت آئے گی اور یہ سب لوگ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے ربّ کے سامنے بھی جھگڑا کرو گے۔

یعنی توحید پرستوں اور مشرکوں کے درمیان وہاں بھی اختلاف ظاہر ہوگا۔ آخرکار اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما کر موحدین کو جنت میں اور مشرکین کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔

یہ آیت مبارکہ بھی رسول محترم ﷺ کی موت' وفات اور انتقال کی واضح خبر دے رہی ہے۔ لہذا آپ ﷺ کی وفات اور موت پر یقین نہ کرنا ان قرآنی آیات کی صریحاً خلاف ورزی اور حکم الٰہی سے روگردانی ہے۔ کتب احادیث میں نبی مکرم ﷺ کی مرض الموت کی تفصیلات' آخری ایام کے واقعات اور تجہیز و تکفین اور دفن کے حالات بالوضاحت اور بالصراحت بیان فرمائے گئے ہیں۔ میں تفصیل و تطویل میں جائے بغیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول معظم ﷺ کی حیات دنیوی کے آخری دن کے حقائق عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں- تاکہ مسئلہ کی حقیقت بھی نکھر کر سامنے آجائے اور زیادہ وقت بھی صرف نہ ہو- اور ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم'' کی تشریح میں یہ عقیدہ مضبوط ہو جائے کہ اللہ احکم الحاکمین کے سوا کوئی ہمیشہ زندہ نہیں ہے- ہر ایک کیلئے یہاں تک کہ نبی آخر الزماں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کیلئے بھی موت کا ایک دن مقرر تھا اور اس دن آپ ﷺ پر موت وارد ہو چکی ہے-

نماز فجر کی کیفیات حضرات گرامی! مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین' مسجد نبوی کا پڑوس اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارکہ جس کی کھڑکی مسجد نبوی کے افضل و اعلیٰ مقام ''ریاض الجنۃ'' میں کھلتی ہے- 12- ربیع الاول سن 11 ہجری سوموار کا دن اور فجر کی نماز کا وقت ہے- نبی آخر الزماں ﷺ کی دنیوی حیات مبارکہ کا آج آخری دن ہے- آپ 29 صفر بروز بدھ سے بیمار ہیں- آپ کو بستر مرض پر بارہ ایام گزر چکے اور تیرہواں دن شروع ہو چکا ہے- بیماری کی شدت کے باعث آپ ﷺ تین دن سے حجرے سے متصل مسجد نبوی میں بھی نہیں جا سکے اور آپ کے حکم سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی امامت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں-

رسول پاک ﷺ کے خادمِ خاص جناب انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن جب نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو رسول محترم ﷺ نے قدرے سکون محسوس فرمایا اور بستر علالت سے اٹھ کر مسجد نبوی میں کھلنے والی کھڑکی کے پاس تشریف لے آئے- اس وقت آپ ﷺ کے حجرۂ مطہرہ اور مسجد نبوی کے درمیان صرف کپڑے کا ایک پردہ حائل تھا- آپ ﷺ نے اپنے دست اطہر سے کھڑکی کا پردہ ہٹایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باجماعت صفیں باندھے نماز میں مصروف دیکھ کر تبسم فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-حجرے کی دیوار اور کھڑکی کے قریب کھڑے نمازیوں میں ہلچل ہوئی تو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ سرکار دو عالم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ -تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے سرکے تا کہ خود صف میں شامل ہو جائیں اور امامت کا مصلیٰ امام الانبیاء ﷺ کیلئے خالی فرما دیں-صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کئی دنوں کے بعد رسول مکرم ﷺ کی طبیعت کے سنبھلنے اور مسجد میں جھانکنے سے اتنے خوش ہوئے کہ قریب تھا کہ مزاج پرسی کیلئے نماز توڑ دیں-آپ ﷺ نے جان نثاروں کے شوق دیدار اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیچھے سرکتا دیکھ کر ہاتھ کے اشارہ سے حکم دیا کہ-اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ -تم اپنی نماز پوری کرو-یہ اشارہ فرما کر آپ ﷺ نے کھڑکی کا پردہ گرا لیا اور خود حجرے میں اپنے بستر پر تشریف لے گئے-(صحیح بخاری صفحہ 640 جلد دوئم-کتاب المغازی)

یہ رسول معظم ﷺ کی حیات مقدسہ کی آخری نماز تھی-اس کے بعد آپ ﷺ پر کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا-

سیدہ فاطمہ سے ملاقات

رسول رحمت آج کئی دن کے بعد قدرے صحت مند اور مطمئن نظر آئے تو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے اجازت لے کر کچھ دیر کے لئے عوالی مدینہ میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے- نماز فجر کے وقت آپ کے تبسم، مسکراہٹ اور خوشی سے صحابہ کرام رضی اللہ نے یہی سمجھا کہ آج سرکار دو عالم ﷺ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے-اس لئے اکثر لوگ اپنے معمولات میں مصروف و مشغول ہو گئے-

جب دن چڑھا تو رسول رحمت ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلب فرمایا-واضح رہے کہ آپ کی باقی تینوں صاحبزادیاں قبل ازیں انتقال فرما چکی تھیں-سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا والد گرامی کا پیغام سن کر بھاگتی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائیں۔ شفیق باپ نے پیاری لختِ جگر کو اشارے سے قریب بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی۔ جسے سنتے ہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زارو قطار رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ قریب بلا کر کان میں کچھ کہا تو وہ مسکرانے لگیں۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذکر فرماتی ہیں کہ۔ میں نے بعد میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس موقع پر رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ۔ سَارَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَبَکَیْتُ ۔میرے بابا ﷺ نے مجھے سرگوشی کے انداز میں بتلایا تھا کہ وہ اسی مرض میں وفات پا جائیں گے تو میں اپنے والد گرامی کی زبان اقدس سے ان کی اپنی وفات کی اطلاع سن کر بے ساختہ رو پڑی۔ پھر دوسری مرتبہ سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ اِنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِهٖ یَتْبَعُهٗ فَضَحِکْتُ۔ آپ کے اہل وعیال میں سے سب سے پہلے میں آپ کے پیچھے جاؤں گی۔ اپنے بابا سے جلدی ملاقات کی خبر سن کر مجھے ہنسی آ گئی۔ (صحیح بخاری صفحہ 638 جلد دوئم۔ کتاب المغازی)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ نبی مکرم ﷺ نے مجھے روتے ہوئے دیکھ کر دوسری دفعہ قریب کر کے فرمایا۔ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةُ النِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ اے فاطمہ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں تمام جنتی عورتوں کی سرداری عطا فرمائی جائے گی۔ بابا کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر میں خوشی سے مسکرا دی۔

(صحیح بخاری صفحہ 12 جلد اول۔ کتاب المناقب)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے شفیق و مہربان والد ﷺ کی تکلیف، غشی اور بے قراری کو برداشت نہ کر سکیں اور آپ ﷺ کی کربناک حالت کو دیکھ کر پکار اُٹھیں۔ وَاکَرْبَ اَبَاهُ۔ ہائے میرے بابا کو کتنی تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے سیدہ کو تسلی دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور مستقبل کے حالات کی خبر دیتے ہوئے فرمایا۔اے فاطمہ! لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ۔آج کے بعد تمہارے ابا جان کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(صحیح بخاری صفحہ 641-جلد دوئم کتاب المغازی)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات، گفتگو اور بشارت کے بعد آپ ﷺ نے اپنے محبوب نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے تو دونوں کو پیار سے چوما اور ان کے احترام کی وصیت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے امہات المؤمنین یعنی اپنی ازواج مطہرات کو بلوایا اور انہیں آخری نصیحتیں فرمائیں۔ بعد ازاں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حجرہ میں طلب فرمایا۔ ان کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔ انہیں بھی قیمتی پند و نصائح سے نوازا۔ اور آخر میں اپنی زبان مبارک سے تمام صحابہ کرام کو وصیت فرمائی۔ (رحمۃ للعالمین صفحہ 250 جلد اول)

اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ -نماز کا خیال رکھنا۔ نماز کی طرف توجہ دینا اور اپنے ماتحتوں کے حقوق کی پاسداری کرنا۔ جناب انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ کئی بار دہرائے۔ (الرحیق المختوم صفحہ 751)

اسی دوران حجرۂ پاک کے دروازے پر دستک ہوئی تو جگر گوشہ رسول نے پتہ کر کے بتایا کہ کوئی اعرابی ملاقات کے لئے اجازت طلب کر رہا ہے۔ اور بیمار پرسی کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہے۔ سید کائنات ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے جو فرمایا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ۔ اے فاطمہ!

بیٹی پیاری دل دا ٹکڑا، ایہہ اعرابی نائیں
ایہہ یتیم جو کردا بالاں، اَج کرن تہانوں آیا
ماں پیؤ کولوں بال ایانے، لے جائے زور لگا کے
اَج حسن حسین نواسیاں میتھوں جدا کراون آیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَج عائشہ، حفصہ، زینب تائیں بیوہ کر دکھلاسی
اج مینوں تینوں فاطمہ بیٹی دکھ بٹھاون آیا
آباد کنندہ ہے ایہہ قبراں شہراں گھر اجاڑے
موت پیالہ پیاوے سبھناں اَج مینوں پلاون آیا

آخری لمحات آل' اولاد' ازواج اور اصحاب کو ان کے حسب حال قیمتی وصیتیں فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی تکلیف میں اضافہ اور خیبر میں دھوکے سے کھلائے جانے والے زہر کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ آپ نے اپنی رفیقہ حیات ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اے عائشہ! خیبر میں کھائے ہوئے کھانے کی تکلیف برابر محسوس کر رہا ہوں۔ هٰذَا اَوَانُ اِنْقِطَاعِ اَبْهَرِیْ مِنْ ذَالِکَ السَّمِّ ۔ اس وقت مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اس زہر کے اثر سے میری رگِ جاں کٹی جارہی ہے۔ (صحیح بخاری صفحہ 637۔ جلد اول کتاب المغازی)

پھر رسول مکرم' محسن انسانیت' شفیع المذنبین' رحمۃ للعالمین ﷺ پر نزع کی حالت طاری ہو گئی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک اِنعام مجھ پر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے۔ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاِنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ ۔ میرے گھر (حجرہ) میں میری باری کے دن اور میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی موت کے وقت میرے تھوک اور آپ ﷺ کے لعاب دہن کو اکٹھا فرما دیا اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ۔ عین حالت نزع میں میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی اور رسول اللہ ﷺ مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے - میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ مسواک کی طرف مسلسل دیکھے جا رہے ہیں - میں جان گئی کہ آپ مسواک کی خواہش فرما رہے ہیں - میں نے عرض کی - آخِذُہٗ لَکَ - آپ کے لئے ان سے مسواک لے لوں - آپ نے (نقاہت' کمزوری اور ضعف کے سبب) سر کے اشارے سے فرمایا - ہاں - میں نے اپنے بھائی سے مسواک لے کر آپ کو دی تو - فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ - آپ کو سخت محسوس ہوئی - یعنی کمزوری کے باعث چبائی نہ جا سکی تو میں نے درخواست کی کہ میں اسے آپ کے لئے نرم کر دوں - آپ ﷺ نے پھر سر کے اشارے سے فرمایا - "ہاں" میں نے وہ مسواک اپنے دانتوں سے چبا کر نرم کر کے دی تو آپ ﷺ نے بڑی اچھی طرح مسواک فرمائی - اس وقت آپ ﷺ کے قریب پانی کا پیالہ پڑا ہوا تھا - آپ ﷺ (بے قراری سے) اپنے ہاتھ مبارک اس میں ڈالتے اور پانی سے بھگو کر اپنے چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے اور زبان مبارک سے فرماتے - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے - اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ - بے شک موت کیلئے سختیاں ہیں - (صحیح بخاری صفحہ 640 جلد دوئم کتاب المغازی)

مسواک سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے - انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا اور نگاہ چھت کی طرف بلند کی - دونوں ہونٹوں کو کچھ حرکت ہوئی - سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کان لگایا تو آپ فرما رہے تھے - مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (صحیح بخاری - کتاب التفسیر - سورۃ نساء) ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اِنعام فرمایا- انبیاء' اصدقاء' شہداء اور صلحاء کے ساتھ- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ- اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما- اور آخر میں تین مرتبہ فرمایا- اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی- اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی- اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی- اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ عطاء فرما- اے اللہ اعلیٰ رفیق نصیب فرما- اے اللہ اعلیٰ رفیق سے ملا- (صحیح بخاری صفحہ 638-641 جلد دوئم)

اِن اَلفاظ کا زبانِ نبوت سے ادا ہونا تھا کہ ہاتھ جھک گیا اور آپ کی روح مقدس جسدِ اطہر سے پرواز کرگئی- اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ-

اللہ رَبُّ العزت کا وعدہ پورا ہوگیا کہ دائمی زندگی اور اَبدی حیات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے کیونکہ وہ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے- اور ہر چھوٹے' بڑے' امیر' غریب نبی اور ولی پر موت آتی رہی' آتی ہے اور آتی رہے گی-

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

رمضان المبارک کے احکام و مسائل سے واقفیت کیلئے
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی
مستند' مدلل' مفصل اور باحوالہ انعام یافتہ کتاب
انوارِ رمضان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 4

اُونگھ نہ نیند

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ"۔

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (وہ) زندہ (اور) قائم ہے۔ اُسے اُونگھ آتی ہے نہ نیند۔

اللہ رب العزت کی حمد وثناء تعریف وتسبیح اور تحمید وتمجید کے بعد لاتعداد ان گنت بے شمار درود وسلام پیغمبرِ اکرم رحمتِ مجسم رسولِ معظم احمد مجتبیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر جن کی بعثت وتشریف آوری کی بدولت رب دو جہاں نے قرآن کریم جیسی معتبر مقدس لاریب اور باکمال کتاب کو نازل فرمایا اور اس کتاب مبین کے تیسرے پارے سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 255 یعنی آیت الکرسی میں اپنی توحید یکتائی الوہیت اور ربوبیت کے بے مثال دلائل اور بہترین براہین کا تذکرہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ۔

﴿گزشتہ خطبہ میں﴾ بتوفیق اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کی تشریح وتوضیح کا چوتھا خطبہ ہے۔ اس آیت طیبہ کے فضائل اور کلمہ توحید کے مسائل آپ احباب سماعت فرما چکے ہیں۔ گزشتہ خطبہ میں ہم نے "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی تھی کہ کائنات ہست وبود میں عبادت کے لائق صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صرف اللہ رب العالمین کی ذات گرامی ہے- کیونکہ وہ ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ تک زندہ ہے- ہر چیز فنا ہو جائے گی- سب کچھ ختم ہو جائے گا اور ہر شئی ملیا میٹ ہو جائے گی- یہاں تک کہ موت کو بھی موت آ جائے گی- مگر رب العزت کی ذات ہمیشہ زندہ اور قائم رہے گی- کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ'' اِلَّا وَجْهَه' -ذات باری تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی- چونکہ-

- انسان فانی ہے- ● حیوان فانی ہے- ● جنات فانی ہیں-
- فرشتے فانی ہیں- ● سورج فانی ہے- ● چاند فانی ہے-
- ستارے فانی ہیں- ● سیارے فانی ہیں- ● درخت فانی ہیں-
- پہاڑ فانی ہیں- ● شجر فانی ہیں- ● حجر فانی ہیں-
- آگ فانی ہے- ● پانی فانی ہے- ● زمین فانی ہے-
- آسمان فانی ہے- ● اولیاء فانی ہیں- ● اتقیاء فانی ہیں-
- اَصفیاء فانی ہیں- ● ازکیاء فانی ہیں- ● صلحاء فانی ہیں
- شرفاء فانی ہیں- ● علماء فانی ہیں- ● حکماء فانی ہیں-
- انبیاء فانی ہیں- ● مشائخ عظام فانی ہیں- ● پیران کرام فانی ہیں

الغرض سارا جہان فانی ہے مگر رب دو جہاں فانی نہیں بلکہ باقی ہی باقی ہے اور جو شئی 'چیز اور ہستی فانی ہو- اس کی عبادت' اس کی ریاضت اور اس کے حضور سجدہ کسی صورت بھی جائز نہیں ہے- بلکہ عبادت کا مستحق صرف اور صرف وہی ہے جو ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' ہے- عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر -اور- فَعَّالٌ'' لِّمَا یُرِیْد- ہے- وہ اللہ ہی تو ہے کہ

اے مالک کل اے خالق کل اے حاکم کل اے رازق کل
سبحان ہے تو رحمان ہے تو کوئی تیری صفتیں پا نہ سکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر شئی پہ تصرف ہے تیرا جب حکم ہوا تب مینہ برسا
اے مالک! ابر سے ترے سوا اِک بوند بھی کوئی گرا نہ سکا

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔اللہ وہی تو ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ (اور) قائم ہے۔

نیند نہیں آتی آج کی اس بابرکت محفل میں آیت الکرسی کا تیسرا جملہ "لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ" ۔ زیر بحث ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کی مستحق صرف وہی ذات ہے۔ جسے موت آنا تو درکنار اسے تو کبھی نیند بھی نہیں آئی۔ اور۔ ہاں۔ نیند تو رہی ایک طرف۔ ذات باری تعالیٰ کو تو کبھی اونگھ بھی نہیں آئی۔ اگر اسے نیند آ جائے تو پھر اس کی نیند کے وقت میں مخلوق کی حاجت روائی کون کرے؟ مشکل کشائی کون کرے۔ دعائیں کون سنے۔ مصائب کون دور کرے۔ اور اگر وہ سو جائے تو پھر بندوں کے کام کون آئے؟ اسلئے رب العزت کی صفت عظیمہ یہ ہے کہ اسے کبھی نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے۔ وہ سب کو کھلاتا ہے مگر خود نہیں کھاتا۔ وہ سب کو پلاتا ہے مگر خود نہیں پیتا۔ اور۔ وہ سب کو سلاتا ہے مگر خود کبھی نہیں سوتا۔

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک کو نیند آتی ہے۔

- نیک کو نیند آتی ہے۔
- بد کو نیند آتی ہے۔
- بڑوں کو نیند آتی ہے۔
- چھوٹوں کو نیند آتی ہے۔
- بوڑھوں کو نیند آتی ہے۔
- جوانوں کو نیند آتی ہے۔
- مردوں کو نیند آتی ہے۔
- عورتوں کو نیند آتی ہے۔
- اساتذہ کو نیند آتی ہے۔
- شاگردوں کو نیند آتی ہے۔
- دکانداروں کو نیند آتی ہے۔
- محنت کاروں کو نیند آتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مالکوں کو نیند آتی ہے۔ ملازموں کو نیند آتی ہے۔
- افسروں کو نیند آتی ہے۔ ماتحتوں کو نیند آتی ہے۔
- پیروں کو نیند آتی ہے۔ پیغمبروں کو نیند آتی ہے۔ ولیوں کو نیند آتی ہے۔
- نبیوں کو نیند آتی ہے۔ مولویوں کو نیند آتی ہے۔ حافظوں کو نیند آتی ہے
- قاریوں کو نیند آتی ہے۔ لکھاریوں کو نیند آتی ہے۔ مقررین کو نیند آتی ہے
- سامعین کو نیند آتی ہے۔ خطیبوں کو نیند آتی ہے۔ ادیبوں کو نیند آتی ہے

مختصر یہ کہ سب کو نیند آتی ہے مگر خالق کائنات کو نیند نہیں آتی --- اور جسے نیند نہ آئے وہی الٰہ اور جو الٰہ ہے وہی معبود برحق ہے اور جسے نیند آ جائے اس کی عبادت جائز نہیں ہے۔ کیونکہ۔

- معبود وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے۔ مسجود وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے۔
- مشکل کشا وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے۔ حاجت روا وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے
- مختار کل وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے۔ عالم الغیب وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے
- مافوق الاسباب مدد کرنے پر قادر وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے۔
- اولاد دینے والا وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے۔
- زندگی بخشنے والا وہ ہوتا ہے جسے نیند نہ آئے --- اور --- موت دینے والا وہ ہوتا ہے جسے خود نیند نہ آئے۔ اور جسے نیند نہیں آتی وہ صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ جس کے بارے میں آیت الکرسی کہہ رہی ہے کہ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ" وَّلَا نَوْمٌ" ۔معبود برحق وہی ہے جسے کبھی نیند نہیں آتی۔ بلکہ نیند تو درکنار اُسے تو کبھی اونگھ بھی نہیں آتی۔ سبحان اللہ۔

فن تفسیر کے ماہر امام علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کے اس تیسرے جملے کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاتَـاْخُـذُهٗ سِـنَـةٌ" وَّلَا نَـوْمٌ" اَیْ لَا یَفْتَرِیْهِ نَقْصٌ " وَّلَا غَفْلَةٌ" وَّلَا ذُهُوْلٌ" عَنْ خَـلْقِهٖ بَلْ هُوَ قَائِمٌ" عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ - شَهِیْدٌ" عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ لَایَغِیْبُ عَنْهُ شَیْءٌ" وَّلَا یَخْفٰی عَلَیْهِ خَافِیَةٌ" وَمِنْ تَمَامِ الْقَیُّوْمِیَّةِ اَنَّهٗ لَایَعْتَرِیْهِ سِنَةٌ" وَّلَا نَوْمٌ" - (تفسیر ابن کثیر صفحہ 308 جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ "اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند" کا مفہوم یہ ہے کہ اس پر کوئی نقصان نہیں ہوتا اور وہ اپنی مخلوق سے کبھی بھی غافل اور بے خبر نہیں ہوتا - بلکہ وہ ہر مخلوق کے اعمال سے واقف اور ہر ایک کے احوال کا ناظر ہے - اس سے کوئی چیز غائب' مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے - یہی تو پوری "قیومیت" ہے کہ اس پر اونگھ اور نیند طاری نہیں ہوتی -

یعنی اللہ تعالیٰ ہر وقت' ہر لحظہ اور ہر لمحہ ساری مخلوقات کے تمام اعمال وافعال اور حرکات وسکنات سے پوری طرح باخبر' واقف اور علیم ہے - اور چونکہ اونگھ اور نیند سے غفلت طاری ہو جاتی ہے اور غفلت ایک نقص ہے - اسلئے ذاتِ باری تعالیٰ اونگھ اور نیند کے نقص سے پاک اور منزہ ہے - "لَاتَـاْخُـذُهٗ سِنَةٌ" وَّلَا نَوْمٌ" معبود تو وہی ہے کہ جسے اونگھ اور نیند نہیں آتی -

﴿**بنی اسرائیل کا سوال**﴾ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور زمانہ تفسیر کی کتاب میں آیت الکرسی کے اس تیسرے جملے کی تشریح کرتے ہوئے ترجمان القرآن جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانے کا بڑا دلچسپ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک دفعہ -

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالُوْا یَامُوْسٰی هَلْ یَنَامُ رَبُّکَ - بنی اسرائیل نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ ---- آپ جانتے ہیں کہ بنی اسرائیل بڑی عجیب اُمت تھے - اُلٹے سیدھے سوال کرنا ان کی فطرت اور فضول مطالبات کرنا ان کی عادت تھی - جب انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے گائے کی عمر، رنگت اور کام کے بارے میں بحث شروع کر دی۔ آسمان سے من وسلویٰ کا نزول ہوا تو انہوں نے دالوں، لہسن اور پیاز کا مطالبہ کر دیا اور جب انہیں اپنا وطن آزاد کروانے کے لئے جہاد کا حکم دیا گیا تو انہوں نے دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے سے صاف انکار کر دیا --- اور اب اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں سوال کر دیا کہ اے موسیٰ! ہمیں اس امر سے آگاہ کرو کہ اللہ تعالیٰ سوتا ہے یا نہیں۔ اگر سوتا ہے تو کیسے اور اگر نہیں سوتا تو کیوں؟۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کا یہ سوال سن کر فرمایا۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رب العزت کی ذات اور صفات کے متعلق بے جا بحث اور فضول سوال نہ کرو۔ مگر جب قوم نے اصرار کیا تو اللہ احکم الحاکمین نے ارشاد فرمایا۔ اے موسیٰ! آپ کی قوم سوال کرتی ہے کہ کیا آپ کا رب سوتا ہے؟۔ آپ انہیں زبانی جواب دینے کی بجائے عملی طور پر سمجھانے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ۔ فَخُذْ زُجَاجَتَيْنِ - آپ اپنے دونوں ہاتھوں میں شیشے کی دو بوتلیں مضبوطی سے تھام کر۔ فَقُمِ اللَّيْلَ - ساری رات کھڑے رہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی ایسا ہی کیا کہ شیشے کی دو بوتلیں دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر رات کھڑے ہو گئے۔ فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ ثُلُثٌ" - جب رات کا ایک تہائی حصہ گزرا تو۔ نَعَسَ۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آ گئی۔ فَوَقَعَ لِرُكْبَتَيْهِ - وہ بوتلیں ہاتھوں سے گرنے لگیں تو جناب موسیٰ علیہ السلام سنبھل گئے اور بوتلوں کو زمین پر گرنے سے بچا لیا۔ فَضَبَطَهُمَا - پھر انہیں مضبوطی سے پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ نَعَسَ فَسَقَطَتِ الزُّجَاجَتَانِ فَانْكَسَرَ - جب رات کا آخری پہر ہوا اور نیند نے غلبہ کیا تو جناب موسیٰ کو اونگھ کا ایسا جھٹکا لگا کہ دونوں ہاتھوں سے بوتلیں زمین پر گریں اور گرتے ہی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ اللہ اکبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ يَا مُوسٰى لَوْ كُنْتُ أَنَامُ لَسَقَطَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فَهَلَكَتْ كَمَا هَلَكَتِ الزُّجَاجَتَانِ فِي يَدَيْكَ -اب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! اگر میں سو جاؤں تو جس طرح تیرے ہاتھوں سے دو بوتلیں گر کر ٹوٹ گئی ہیں- اسی طرح آسمان و زمین گر کر تباہ و برباد ہو جائیں- جو سو جائے وہ تو دو بوتلوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اگر میں سو جاؤں تو آسمانوں اور زمین کو کون سنبھالے گا- فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ آيَةَ الْكُرْسِيِّ- اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو موسیٰ اور ان کی قوم کا یہ واقعہ سنانے کے بعد آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر ''آیت الکرسی'' کو نازل فرمادیا- اور وضاحت فرمادی کہ- اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ'' وَّلَا نَوْمٌ'' - اللہ تو وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں- وہ ہمیشہ زندہ (اور) قائم ہے- اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی

(تفسیر ابن کثیر صفحہ 309 جلد اول)

نعمت و راحت انسانوں کے لئے نیند اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے- دن بھر محنت' مزدوری' ملازمت' دکانداری اور کام کاج کرنے کے بعد انسان جب رات کو نیند پوری کر کے اگلی صبح بیدار ہوتا ہے تو اس کی ساری تھکاوٹ دور ہو چکی ہوتی اور وہ از سر نو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کیلئے ہشاش بشاش' تر و تازہ اور مستعد نظر آتا ہے- اس کی سستی دور اور تھکاوٹ زائل ہو چکی ہوتی ہے- اگر خدانخواستہ کسی شخص کو نیند نہ آئے اور وہ سو نہ سکے تو اس کی طبیعت بے چین' جسم بے قرار اور ذہن پریشان ہو جاتا ہے- اسی لئے بعض لوگ نیند آور گولیاں استعمال کر کے اپنی نیند پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں- نیند انسان کیلئے راحت' آرام اور اطمینان کا باعث اور جسمانی تھکاوٹ کو دور کرنے کا بہترین قدرتی ذریعہ ہے- اللہ کریم نے اس نیند کو اپنی یکتائی' توحید اور اختیارات کی نشانی قرار دیتے ہوئے قرآن حکیم میں فرمایا ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاءُ كُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ط إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ (سورۃ روم آیت نمبر 23)

﴿ترجمہ﴾ اور تمہاری دن اور رات کی نیند اور تمہارا رزق تلاش کرنا بھی اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے۔ بلاشبہ اس میں سننے والی قوم کیلئے نشانیاں ہیں

قرآن مجید کے انیسویں پارے میں خالق ارض وسماء نے انسانوں کو مخاطب کر کے نیند کی شکل میں اس پر اپنے احسان عظیم کا تذکرہ یوں فرمایا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ لَكُمُ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (سورۃ فرقان آیت نمبر 47)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو راحت وآرام بنایا۔ اور دن کو تمہارے اٹھنے کا وقت مقرر فرمادیا۔

آپ غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کیسے خوبصورت الفاظ اور پراثر انداز میں انسانوں پر اپنے انعامات اور احسانات کا تذکرہ فرمارہا ہے اور اپنی بے شمار نعمتوں میں سے "نیند" کا بطور خاص ذکر فرمارہا ہے کیونکہ اگر نیند پوری نہ ہو تو انسان کے حواس جواب دے جائیں اور وہ لاچار و بے بس ہو جائے۔ نیند کا نہ آنا اور کبھی بھی نہ سونا' یہ اللہ رحیم وکریم کا خاصہ اور اسی کی ذات کے شایان شان ہے۔ اگر وہی سو جائے تو کائنات کا نظام نہیں چل سکتا۔ اسلئے آیت الکرسی کا اعلان ہے کہ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ" وَّلَا نَوْمٌ"۔ وہ ایسی بے مثل و بے مثال ذات ہے کہ اسے اونگھ اور نیند کبھی نہیں آتی۔

کتاب الٰہی کے آخری پارے میں اللہ رب العزت نے نیند کو انسانوں کے لئے اپنی نعمت اور رحمت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ اے انسان!

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ (سورۃ نبا آیت نمبر 6 تا 9)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟) اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا اور تمہاری نیند کو (تمہارے لئے) آرام وراحت کا باعث بنادیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسانوں کو نیند کی نعمت سے محروم کردیا جائے تو ان کی زندگی موت سے زیادہ تکلیف دہ بن جائے۔ دنیا کی ساری لذتیں ختم ہو جائیں اور انسان ناکارہ ہو جائے یہ خالق کائنات کا خاص فضل وکرم ہے جس نے نیند کو انسان کیلئے قوت ونشاط کا سرچشمہ بنادیا ہے۔ وہ ساری کائنات کو سلاتا۔ آرام پہنچاتا اور نیند کی آغوش میں لے جاتا ہے مگر اس کی صفت یہ ہے کہ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

﴿سویا سنتا نہیں﴾ عزیزان گرامی! یہ تو ہم سب کے مشاہدے کی بات ہے کہ جب کوئی آدمی سو جائے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اس کے حواس خمسہ کام نہیں کرتے۔ وہ زندہ ہوتا ہے۔ تندرست ہوتا ہے۔ صحت مند ہوتا ہے مگر نیند کے غلبے کی وجہ سے وہ اپنے اعضاء کو کام میں نہیں لاسکتا۔ اس کے کان ہیں مگر سن نہیں سکتا۔ آنکھیں ہیں مگر دیکھ نہیں سکتا۔ ہاتھ ہیں مگر پکڑ نہیں سکتا۔ زبان ہے مگر بول اور چکھ نہیں سکتا۔ پاؤں ہیں مگر چل نہیں سکتا۔ اور جو سو جاتا ہے وہ تو اپنے جسم کو بھی سنبھال نہیں سکتا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام گھر والے گہری نیند سوئے ہوتے ہیں اور چور گھر کا تمام سامان لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ مگر سوئے ہوئے اہل خانہ کو پتہ نہیں چلتا۔ جو اپنے وجود سے بے خبر ہو جائے۔ جو اپنے اردگرد کی اشیاء سے غافل ہو جائے۔ جو سرہانے کھڑے ہوئے شخص کو بیدار ہوئے بغیر پہچان نہ سکے۔ جو اپنے جسم پر سوتے میں اختیار نہ رکھتا ہو اور جو نیند کے آگے بے بس ہو جائے۔ وہ حاجت روا کیسے ہو سکتا ہے؟۔ وہ دوسروں کے نفع ونقصان کا مالک کیسے ہو سکتا ہے؟۔ وہ کسی کی مافوق الاسباب مدد کیا کرسکتا ہے؟۔ وہ کسی کی پکار کو کیسے سن سکتا ہے؟۔ جو سو جائے وہ کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کام کیسے آ سکتا ہے؟-

عقیدے کی یہ بات نوٹ فرمالیں - ذہن میں بٹھالیں اور دل پر منقش فرمالیں کہ حاجت روا' مشکل کشا' دافع البلاء' مالک شفاء' اولاد دینے والا' رزق بخشنے والا' مافوق الاسباب' مدد فرمانے والا' دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے والا' مصائب میں کام آنے والا اور دکھوں کا مداوا کرنے والا وہ ہے جسے کبھی نیند اور اونگھ نہیں آتی - اور وہ صرف اور صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے- جو- لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ"- کی صفت سے متصف ہے- اور یہی اس کی شان ہے-

امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سوئے ہوئے شخص کی غفلت' بے خبری اور بے احتیاطی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا-

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَايَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ'- (صحیح مسلم صفحہ 136 جلد اول- کتاب الطھارۃ)

﴿ترجمہ﴾ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے تین دفعہ دھولے- کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ (نیند کے غلبے اور بے خبری کی وجہ سے) اس کے ہاتھوں نے کہاں رات گزاری ہے-

رسول محترم ﷺ کی زبانِ مطہر کے الفاظ کی لطافت اور نفاست پر غور فرمائیں کہ کیسے خوبصورت اشارات میں بات سمجھائی - یہ نہیں فرمایا کہ سونے والے کے ہاتھ شرمگاہ کو لگ گئے ہوں گے- ناپاک جگہ کو چھولیا ہوگا یا کپڑوں کے نیچے چلے گئے ہوں گے- بلکہ فرمایا- سونے والا نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے؟ سبحان اللہ- اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہمارے محبوب پیغمبر پر لاتعداد درود و سلام نازل فرمائے- آمین-

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ جسے نیند آجائے وہ اپنے ہاتھوں کی حفاظت نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا تو دوسری مشکلات کیسے دور کرسکتا ہے۔ وہ ذات الٰہی ہے جو۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسے ہی معبود جانے مانے اور اسی کی عبادت کرے۔ اللہ کریم ہم سب کو عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

موت کی بہن نیند انسانی زندگی کا لازمی حصہ اور جسمانی صحت کیلئے ضروری چیز ہے۔ عربی محاورے میں۔ اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ۔ نیند کو "موت کی بہن" کہا جاتا ہے کیونکہ نیند کی حالت میں انسان کے احساس و ادراک کو وقتی طور پر معطل کردیا جاتا ہے۔ البتہ سونے کے دوران میں آدمی کا سانس چلتا۔ نبض اچھلتی، غذا ہضم ہوتی اور معدہ کام کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نیند اور موت کی مماثلت اور مشابہت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ (سورۃ زمر آیت نمبر 42)

ترجمہ اللہ تعالیٰ روحوں کو ان کی موت کے اور جن کی موت نہیں آئی ان کی نیند کے وقت، قبض کرلیتا ہے۔ پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہو انہیں روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ غور و فکر کرنے والی قوم کیلئے اس میں یقیناً نشانیاں موجود ہیں۔

اس آیت مبارکہ نے وضاحت فرمادی کہ نیند کی حالت میں انسان کے جسم اور روح کے تعلق کو انتہائی کمزور کردیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے آدمی کے اعضاء اور حواس وقتی طور پر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی روحیں حالت نیند میں ہی قبض کرلی جاتی ہیں اور ان پر سونے کی حالت میں ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت وارد ہو جاتی ہے- رات کو صحیح سلامت اور تندرست بستر پر لیٹے تھے- مگر صبح بیدار نہیں ہوئے اور بار بار جگانے کے باوجود اٹھ نہیں سکے- کیونکہ اب وہ ایسے جہاں میں چلے گئے ہیں کہ وہاں گیا کوئی پھر واپس نہیں آتا ہے-

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُمتیوں کو سوتے وقت جس دعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے- اس میں بھی موت اور نیند کی مماثلت کو بیان کیا گیا ہے- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا- جب تم میں سے کوئی شخص سونے کیلئے اپنے بستر کی طرف جائے تو اسے کپڑے سے جھاڑ لے- پھر یہ دعا پڑھے-

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ -

(صحیح بخاری صفحہ 935 جلد دوئم- کتاب الدعوات)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے رب! میں تیرے ہی کے نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری ہی کی مدد سے اٹھاؤں گا- اگر تو نے میری جان روک لی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو نے اسے چھوڑ دیا تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے-

سرورِ کونین جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے سوتے وقت کی جو دوسری دعاء منقول ہے- اس میں بھی نیند کو موت سے اور بیداری کو زندگی سے تشبیہ دی گئی ہے- چنانچہ جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ جب رات کو سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رُخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے اور زبانِ اَقدس سے یہ دُعا پڑھتے-

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی - (صحیح بخاری صفحہ 934 جلد دوئم- کتاب الدعوات)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا (سوتا) ہوں اور تیرے ہی نام سے زندہ (بیدار) ہوں گا۔

قرآن حکیم کی آیت مبارکہ اور رسول معظم ﷺ کی زبانِ نبوت کے الفاظ سے نیند اور موت کی مشابہت واضح ہو چکی ہے۔ اسلیئے سید الثقلین ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی کہ جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو یوں سمجھو کہ خالق ارض وسماء نے تمہیں نئی زندگی سے نوازا ہے۔ اسلیئے نیند سے بیدار ہوتے ہوئے اور نئے دن کا آغاز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کیا کرو اور صبح آنکھیں کھولتے ہی پڑھا کرو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَااَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۔ (صحیح بخاری صفحہ 936 جلد دوئم)

﴿ترجمہ﴾ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کیلیۓ ہیں جس نے ہمیں مارنے (سلانے) کے بعد زندہ (بیدار) فرمایا اور (آخرکار) اسی کی طرف ہی جانا ہے۔

میری ان گزارشات سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ واقعی نیند "موت کی بہن" ہے۔ اور ہر شخص چاہے ولی ہو یا نبی ہو۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی نیند آتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ایسی اعلیٰ ذات ہے کہ اسے اونگھ نہیں آتی۔ اسے نیند نہیں آتی اور اسے موت بھی کبھی نہیں آئے گی۔ لہذا وہی مستحق عبادت ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ یہی آیت الکرسی کا اعلان ہے کہ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ لَاتَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ"۔ اللہ تعالیٰ وہی تو ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ (اور) قائم ہے۔ اس پر اونگھ اور نیند طاری نہیں ہوتی۔

﴿**سات اولیاء اللہ**﴾ اللہ رب العالمین نے اپنی اس بے مثل و بے مثال صفت کہ "اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی" کی وضاحت اور سوئے ہوئے افراد کی بیرونی حالات وواقعات سے بے خبری کی صراحت کیلیۓ قرآن حکیم میں "اصحاب کہف" کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ بیان فرمایا ہے -- جس کی تفصیلات ہم نے خطبات سورۃ کہف میں بیان کی ہیں- اب ہم صرف ان کی نینداور بیداری کے متعلق قرآنی آیات اور ترجمے پر اکتفا کرنا چاہتے ہیں- تو آیئے پہلے اصحاب کہف کا مختصر تعارف- قرآن مجید فرماتا ہے-

اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ ''آمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی- وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ فرمادیا-

اَصحاب کہف سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار یا جناب عیسیٰ علیہ السلام کے توحید پرست' فرمان بردار سات نوجوان تھے- یہ اپنی قوم کے سرداروں اور شرفاء کی اولاد تھے - اس زمانے کے لوگ غیر اللہ کے پجاری' بت پرست اور مشرک تھے- ان کے ظالم' جابر اور سرکش بادشاہ کا نام ''دقیانوس'' تھا- جو رب العزت کی توحید کا باغی اور شرک کا داعی تھا اور اپنے حکومتی جبر سے لوگوں کو بت پرستی اور شرک پر مجبور کرتا تھا- وہ مذہبی طور پر اتنا متعصب' متشدد اور بت پرستی کا حامی تھا کہ لوگوں کی مذہبی وابستگی کا جائزہ لینے کیلئے مختلف شہروں کا دورہ کرتا اور اپنے خفیہ ذرائع سے رعایا کے عقائد و نظریات کے بارے میں معلومات حاصل کرتا تھا اور توحید پرستوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرواتا اور ان کی لاشیں عبرت کے لئے شہر کے درازوں پر لٹکا دیتا تھا-

بلادِ روم کا یہ بادشاہ دقیانوس' عوام کے نظریات و اعتقادات کی جانچ پڑتال کیلئے حسب معمول اصحاب کہف کے شہر ''افسوس'' میں آیا اور لوگوں کے مذہبی رجحانات کے بارے میں معلومات حاصل کیں- سرکاری افسروں اور رؤساء شہر کی طرف سے اسے رپورٹ پیش کی گئی کہ

''ہمارے شہر کے چند نوجوان غیر اللہ کی پوجا کے باغی اور بتوں کے نام کی نذر و نیاز کے منکر ہیں- انہوں نے اپنے رب کی عبادت کے لئے الگ جگہ مقرر کر رکھی ہے- وہ بادشاہ کے مذہب کو نہیں مانتے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس سرکاری مذہب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں- بادشاہ سلامت! یہ تو ہماری موثر حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ اب تک وہ کسی کو اپنا ہم خیال نہیں بنا سکے- ورنہ ان کی گفتگو میں بڑا اثر اور انکے دلائل میں بڑا وزن ہے- اگر ہم نے رکاوٹ نہ ڈالی ہوتی تو اب تک آدھا شہر ان کا ہم نوا ہو چکا ہوتا- ہم اہالیان شہر اور سرکاری اہل کاروں کی متفقہ اور مشترکہ اپیل ہے کہ آپ اس دورے میں ان سات نوجوانوں کا مسئلہ ضرور حل کر کے جائیں ورنہ وہ سارے شہر کو صابی (بے دین) بنا دیں گے"۔

بادشاہ دقیانوس کو یہ باتیں سن کر سخت غصہ آیا اور ان نوجوانوں کو فوراً حاضر کرنے کا حکم دیا- سرکاری آفیسر انکی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے- یہ ساتوں نوجوان اتفاقاً اپنی عبادت گاہ میں اللہ وحدہ' لاشریک کے حضور سربسجود تھے- اور دعا کر رہے تھے کہ- الہ العالمین! ہماری قوم کو ہدایت نصیب فرما- ہماری طرح انہیں بھی توحید کی سمجھ عطا فرما اور تمام لوگوں کو شرک کی نجاست' غلاظت اور بیماری سے محفوظ فرما-

سرکاری کارندوں نے چھاپہ مار کر اپنی عبادت گاہ میں مصروفِ دعا' ان نوجوانوں کر گرفتار کر کے بادشاہ کے دربار میں پیش کر دیا- بادشاہ انتہائی غصہ کی حالت میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور گرج دار آواز میں کہا-

"اے نوجوانوں کی جماعت! تمہارے شہر کے سردار اور عوام ہمارے معبودوں کی پوجا کرتے اور ان کے نام کی قربانیاں دیتے ہیں- تم انکی طرح کیوں نہیں کرتے اور اپنے باپ دادا کا رنگ ڈھنگ کیوں اختیار نہیں کرتے؟ مجھے مصدقہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ تم آبائی مذہب کے باغی اور سرکاری دین کے مخالف ہو- تم نے نیا مذہب بنا رکھا ہے اور آباء واجداد کے نظریات کو غلط گردانتے اور حکومتی احکامات کا انکار کرتے ہو-

تمہارے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے کہ ہمارے عقائد و نظریات کو اختیار کر لو تو بچ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہو۔ اگر تم نے ہمارا راستہ اختیار نہ کیا اور ہمارے معبودوں کی عبادت نہ کی تو میں تم سب کو قتل کروا دوں گا۔ اور تمہاری زندگیوں کا خاتمہ کر دوں گا۔

﴿نوجوانوں کا نعرہ توحید﴾ اللہ تعالیٰ نے ان توحید پرست نوجوانوں کو ظالم بادشاہ کے دربار میں عقیدۂ توحید پر استقامت، مضبوطی اور استقلال سے نوازا اور انہوں نے شاہی دربار میں ''توحید الٰہی'' کا برملا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

''ہم خدائے واحد کے پرستار ہیں اور غیر اللہ کی نذر و نیاز کو حرام سمجھتے ہیں۔ ہم اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں۔ مگر ایمان نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ ہمیں قتل کریں یا پھانسی دیں۔ ہم ہر تکلیف اور اذیت گوارا کر لیں گے مگر عقیدۂ توحید سے منحرف نہیں ہوں گے۔ ہمارا معبود حقیقی وہ رب ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق و مالک ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہماری قوم مشرک ہے۔ ان کا عقیدہ لغو اور راستہ ٹیڑھا ہے۔ ہم جنت کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر شرک کی ٹیڑھی پگڈنڈی پر نہیں چل سکتے۔ آپ کے جی میں جو آئے کر گزریئے۔ ہم گردنوں کو کٹوانا جانتے ہیں۔ غیر اللہ کے آگے جھکانا نہیں جانتے''۔

قرآن حکیم اصحاب کہف کی شاہی دربار میں تقریر نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ۔ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا○ (سورۃ کہف 14)

﴿ترجمہ﴾ اور جب وہ (بادشاہ کے دربار میں) کھڑے ہوئے تو ہم نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم ہرگز اس کے سوا کسی کو معبود (سمجھ کر) نہ پکاریں گے۔ (اگر ہم غیر اللہ کو پکاریں تو) گویا ہم نے حق سے دوری کی بات کہی۔

توحید پرست نوجوانو! اصحاب کہف کی طرح عقیدۂ توحید پر ڈٹ جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پختہ ہو جاؤ- استقامت اختیار کرو- اور عقیدہ توحید میں شرک کی ملاوٹ قطعاً قبول نہ کرو- آپ کو اس مبنی برحق عقیدے سے پھسلانے کیلئے دھمکایا جائیگا- ڈرایا جائے گا اور گھروں سے نکالنے اور جائیداد سے محروم کر دیئے جانے کی دھمکیاں دی جائیں گی- کسی چیز کی پرواہ نہ کیجئے- بزرگوں کو ادب و احترام سے سمجھایئے- ان کو شرکیہ عقائد اور غیر اسلامی رسوم و رواج سے بچانے کی کوشش فرمایئے- اور ان کے سامنے توحید و سنت کی حقیقت واضح فرمایئے- اگر مان جائیں تو سعادت اور اگر انکار کریں تو آپ اعلان کر دیجئے کہ ؎

صداقت کے بیاں کرنے سے مومن رُک نہیں سکتا
اُتر سکتا ہے سَر خوددار کا پر جھک نہیں سکتا

ذرا اصحاب کہف کے کردار کی پختگی' ایمان کی مضبوطی اور اِستقامت پر غور فرمایئے کہ شاہی دربار میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار اور غیر اللہ کی عبادت سے انکار کے بعد وہ بادشاہ کے مصاحبوں' وزیروں' مشیروں' سرکاری ملاؤں اور مذہبی پیشواؤں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے-

"یہ ہماری قوم کے افراد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں کو اپنا معبود بنالیا ہے- ان سے پوچھئے کہ غیر اللہ کی پرستش کی ان کے پاس کیا دلیل ہے؟ اگر کوئی دلیل ہے تو انہیں حکم دیجئے- اس بھرے دربار میں پیش کریں- مگر ہمیں یقین ہے کہ ہماری قوم کے افراد اپنے مشرکانہ عقائد ونظریات کی تائید میں کوئی بین دلیل پیش نہ کر سکیں گے- کیونکہ کارخانہ قدرت میں شرک کے اثبات کی کوئی دلیل موجود ہی نہیں ہے- جب ان کے پاس اس امر کی کوئی روشن دلیل ہی نہیں ہے- تو پھر ان سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں"-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید اصحاب کہف کی بے باکی، بے خوفی اور خون آشام تلواروں کی جھنکار میں اعلانِ حق کو یوں بیان فرماتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

هٰٓؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ (سورۃ کہف آیت نمبر 15)

﴿ترجمہ﴾ یہ ہماری قوم ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ یہ ان کی الوہیت پر کوئی روشن دلیل کیوں پیش نہیں کرتے۔ پس اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتا ہے۔

﴿**اولیاء اللہ غار میں**﴾ بادشاہ اصحاب کہف کی اس بے باکانہ گفتگو کو سن کر ہکا بکا رہ گیا اور ان توحید پرست نوجوانوں کو ان کے عقیدۂ صالحہ سے منحرف کرنے کیلئے ڈرانے اور دھمکانے کی کوشش کی۔ ان کے جسموں سے خوبصورت اور عمدہ لباس اتروالئے اور ان سے کہا۔

> ”تم ابھی نوجوان ہو، مجھے تمہاری جوانیوں پر ترس آرہا ہے۔ میں تمہیں قتل کروانے میں جلدی نہیں کرنا چاہتا۔ اگر تم اپنی قوم کے دین و مذہب پر واپس لوٹ آؤ تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا بلکہ تمہیں عزت و احترام سے رکھا جائے گا اور اگر تم نے اس نئے دین کو ترک نہ کیا اور آباء و اجداد کے مذہب کو اختیار نہ کیا تو پھر تم سب کو قتل کردیا جائے گا اور اس سلسلے میں کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔
>
> میں تمہیں چند دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اب میں اگلے شہر دورہ پر جارہا ہوں۔ میری واپسی تک خوب غور و خوض کرلو اور میری عطا کردہ مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم کے نظریات کو قبول کرکے اپنی جانیں بچالو“۔

بادشاہ کے چلے جانے کے بعد ان نوجوانوں نے باہمی مشورے سے طے کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمیں اپنے ایمان وعقیدہ پر مضبوطی سے کاربند رہنا چاہیے۔ تاہم اپنی جانیں بچانے کے لئے ''کوہ بنجلوس'' کے غار میں چھپ جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ ساتوں نوجوان اپنے گھروں سے حسب استطاعت رقم لائے۔ کچھ غرباء میں تقسیم کی اور باقی اپنی ضروریات کیلئے اپنے پاس رکھ کر غار کی طرف روانہ ہوگئے۔ ان کی گفتگو اور فیصلے کو قرآن حکیم بلیغانہ اختصار سے یوں بیان فرماتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

وَاِذِاعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا۝ (کہف 16)

﴿ترجمہ﴾ اور جب تم ان (کفار) اور ان کے معبودوں سے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے ہیں الگ ہوگئے ہو تو اب غار میں پناہ لو۔ تمہارا رب تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے اس کام میں آسانیاں مہیا فرمادے گا۔

چنانچہ یہ نوجوان اپنے عقیدے کی حفاظت اور اپنی جانوں کے بچاؤ کے لئے غار کی طرف روانہ ہوئے تو غار کے منہ پہ کھڑے ہو کر اللہ رب العزت کے حضور بڑی عاجزی' انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ سب نے مل کر دعا کی۔

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝

﴿ترجمہ﴾ اے ہمارے رب! ہم پر اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے اس کام میں بھلائی مہیا فرما۔

یہ دعا کرنے کے بعد ساتوں نوجوان اللہ تعالیٰ کا نام لے کر غار میں داخل ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد آرام کی غرض سے غار میں لیٹ گئے۔ یہ غار بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے زندگی کی بقاء کے تمام اسباب وہاں مہیا فرمار کھے تھے۔ غار کا ایک دھانہ تھا اور دوسری طرف ہوا گزرنے کیلئے سوراخ موجود تھے۔ جن کی وجہ سے تازہ ہوا ہر وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر آتی رہتی تھی - غار کا دھانہ شمال کی جانب تھا اس لئے طلوع وغروب کے وقت سورج کی تپش اور گرمی اندر نہیں آتی تھی مگر ہلکی ہلکی روشنی مسلسل پہنچی رہتی تھی - قدرت الٰہی سے غار کے اندر ایسی کیفیت پیدا ہوگئی تھی کہ نہ اتنی تاریکی کہ کچھ نظر نہ آئے اور نہ اتنی روشنی کہ کھلے میدان کی طرح روشن ہو جائے - قرآن کریم فرماتا ہے -

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ط ذَالِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ -

﴿ترجمہ﴾ اور تم دیکھو گے سورج کو جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے ہٹ کر گزرتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کتراتا ہوا ڈوبتا ہے - وہ ایک کشادہ غار میں (سو رہے) ہیں - یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے -

﴿**نیند کی آغوش میں**﴾ حضرات گرامی! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدے پر ڈٹ جاتے ہیں تو رب العالمین ان کی حفاظت کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے خود بندوبست فرما دیتے ہیں - یہ سات اولیاء اللہ - جنہیں قرآن مجید اولیاء کہتا ہے - جن کی کرامات اور حالات قرآن حکیم بیان فرماتا ہے - جب تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے غار میں لیٹے تو خالق کائنات نے ان پر گہری نیند کو مسلط فرما دیا - اور جس طرح شفیق و مہربان ماں اپنے معصوم بچے کے کانوں پر تھپکیاں دے کر اسے سلاتی اور پیار کرتی ہے - اِسی طرح اللہ تعالیٰ ان اولیاء اللہ کو اپنے دست قدرت سے تھپکیاں دیتا رہا تاکہ وہ آرام کی نیند سوئے رہیں - اللہ کریم خود فرماتا ہے -

فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا - (سورۃ کہف آیت نمبر 11)

﴿ترجمہ﴾ پھر ہم کئی سال تک غار میں ان کے کانوں پر تھپکیاں دیتے رہے -

اللہ تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ - وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (سورۃ کہف 18) - اور ہم دائیں بائیں ان کی کروٹیں بھی بدلتے رہتے تھے -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے اصحاب کہف کو ایک دن -- دو دن -- دس بیس دن -- ایک مہینہ -- ایک سال یا دو سال نہیں بلکہ مسلسل 309 سال تک سلائے رکھا -- وہ اولیاء کرام باہر کے حالات سے بے خبر اور لاعلم آرام کی نیند سوئے رہے -- ادھر دقیانوسی حکومت کا خاتمہ ہو گیا -- اس کے بعد بھی کئی بادشاہ آئے اور اپنی چندروزہ شاہی کا ڈنکا بجا کر چل دیئے -- پرانے شہر اجڑ گئے -- نئی بستیاں آباد ہوئیں اور نہ جانے معاشرے میں کیا شکست و ریخت ہوئی مگر یہ محبوبان الٰہی تمام واقعات سے بے نیاز غار میں آرام فرما رہے -- جب تین سو نو سال کا عرصہ گزر گیا تو خالق ارض و سماء نے ان اولیاء کرام کو بیدار فرما دیا -- وہ ہشاش بشاش اور خوش و خرم اُٹھے -- ایک دوسرے کو سلام کیا -- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس کے خاص لطف و کرم کی بدولت وہ ظالم بادشاہ کے جبر استبداد سے بچ گئے -- 309 کا طویل عرصہ نیند کی آغوش میں رہنے کے باوجود ان کے چہروں، جسموں اور کپڑوں پر ایسی کوئی علامت نہ تھی جس سے اجنبیت یا انوکھا پن ظاہر ہوتا ہو -- سبحان اللہ --

اُصحاب کہف کا خیال یہی تھا کہ دقیانوس بادشاہ ہماری تلاش میں سرگرداں ہوگا -- البتہ انہیں یہ احساس ضرور ہوا کہ آج ہم خلاف معمول کچھ زیادہ دیر سوئے رہے ہیں -- اسلئے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے کہ ہم کتنی دیر سوئے ہیں -- قرآن مجید فرماتا ہے -- وَكَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ -- اور اسی طرح ہم نے انہیں بیدار کر دیا -- تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں -- ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا -- تم یہاں کتنی مدت ٹھہرے ہو؟ -- قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ -- انہوں نے کہا کہ ہم اس غار میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں -- (سورۃ کہف آیت نمبر 19)

میرے بھائیو! میں یہی بات عرض کر رہا ہوں کہ جب آدمی سو جائے --

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ ''ولی'' ہی کیوں نہ ہو۔ نیک اور صالح کیوں نہ ہو۔ پرہیز گار وعبادت گزار کیوں نہ ہو۔ جب سو جائے تو حالات سے بے خبر ہوتا ہے۔ نیند کی حالت میں پیش آمدہ اقعات سے لاعلم ہوتا ہے۔ اور جو بے خبر ہو وہ معبود و مسجود نہیں ہوسکتا۔ جسے یہ پتہ نہ ہو کہ باہر کیا تبدیلیاں رونما ہوچکی ہیں اور جو اپنی جسمانی کیفیات سے پوری طرح واقف نہ ہو۔ اسکی عبادت کیسے جائز ہوسکتی ہے۔ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ''۔ جسے کبھی اونگھ اور نیند نہیں آتی

میں نے اصحاب کہف کی نیند اور غار میں 309 سال تک سوئے رہنے کی تفصیل اسلیئے عرض کی ہے کہ آج بھی بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اصحاب کہف کے ناموں والے تعویذوں کی وجہ سے مشکلات دور ہوتی۔ حاجات پوری ہوتی اور دکھوں کا مداوا ہوتا ہے۔ آپ غور فرمائیں۔ جنہیں اپنے سونے کی مدت کا علم نہ ہو۔ جنہیں غار کے باہر کے حالات کی خبر نہ ہو اور جو اپنی جانیں بچانے کے لئے غاروں میں چھپتے پھریں۔ وہ یا ان کے نام دوسروں کی حاجت روائی کیسے کرسکتے ہیں؟ حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء اور سب کا اِلٰہ وہی ہے جو۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ '' ۔ ہے جو سب کو سلاتا، کھلاتا، پلاتا، زندگی عطا فرماتا اور موت سے دوچار کرتا ہے۔ اور وہ ہے۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ''۔

سیدنا موسیٰ کا علم سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے نام، کام اور مقام سے آپ واقف ہیں۔ آپ علیہ السلام صاحب کتاب پیغمبر، اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر رسول اور رب العزت سے ہم کلامی کا شرف عظیم حاصل کرنے والے نبی تھے۔ وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی نیند اور حالت نیند میں پیش آمدہ واقعات سے بے خبری کا واقعہ بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے ہم انتہائی اختصار کے ساتھ آپ کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-سیدنا موسیٰ علیہ السلام ایک دن اپنی قوم بنی اسرائیل کے رُو برو خطاب فرما رہے تھے اور اپنی تقریر میں انعامات الٰہی کا تذکرہ بڑے خوبصورت' دلنشین اور موثر پیرائے میں بیان کر رہے تھے-آپ علیہ السلام نے بڑے خطیبانہ' بلیغانہ اور ناصحانہ انداز میں فرمایا-اے بنی اسرائیل! اس اللہ رحیم وکریم شکر ادا کیا کرو-جس نے اپنے خاص فضل وکرم سے-

- تمہیں فرعونیوں کے ظلم وستم سے نجات دلائی-
- تمہارے گزرنے کے لئے دریا میں بارہ راستے بنائے-
- تمہارے دشمنوں کو دریا میں غرق اور ہلاک کر دیا-
- تمہیں زمین پر خلافت عطا فرمائی-
- تمہارے نبی (یعنی مجھ سے) بالمشافہ کلام فرمائی-
- تمہارے لئے مجھے برگزیدہ نبی منتخب فرمایا-
- تمہیں اور تمہارے نبی کو اپنا محبوب بنایا-
- تمہارا ہر مطالبہ اور ہر سوال پورا فرمایا-
- تمہارے نبی کو اپنے زمانے میں سب سے افضل بنایا- ---اور---
- تمہاری رہنمائی کے لئے تورات جیسی مقدس کتاب نازل فرمائی-

سرکار دو عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذی شان ہے-کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی تقریر اتنی پر اثر اور مثالی تھی کہ اسے سن کر سامعین کے دل نرم ہو گئے اور لوگ رو پڑے- حَتّٰی اِذَا فَاضَتِ الْعُیُوْنُ وَرَقَّتِ الْقُلُوْبُ- یہاں تک کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل رقیق و نرم ہو گئے-(صحیح بخاری صفحہ 688 جلد دوئم)

جناب موسیٰ علیہ السلام جب تقریر سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے انداز گفتگو' فصاحت و بلاغت اور وعظ ونصیحت کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے سوال کیا کہ- هَلْ فِی الْاَرْضِ اَحَدٌ" اَعْلَمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنک - کیا اس وقت روئے زمین پر آپ سے بڑا کوئی عالم بھی موجود ہے؟ جناب علیہ السلام نے فرمایا - نہیں - اس وقت مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں - جناب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی، رسول، کلیم اللہ اور اپنے دور کے سب سے بڑے عالم تھے - مگر آپ علیہ السلام کے اپنے بارے میں یہ فخریہ الفاظ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئے - رسول کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کہنا چاہیے تھا کہ "اللہ رب العالمین ہی بہتر جانتا ہے کہ سب سے بڑا عالم کون ہے" - جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے خود سب سے بڑا عالم ہونے کا دعویٰ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو وحی فرمائی - بَلٰی عَبْدُنَا خَضِر "- اے موسیٰ! ہمارا ایک برگزیدہ بندہ "خضر" آپ سے بھی بڑا عالم ہے اور وہ دریا کے کنارے رہائش پذیر ہے -

(روح المعانی صفحہ 313 - جزء 15)

موسیٰ سے بڑا عالم جناب موسیٰ علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ جناب خضر علیہ السلام ان سے بڑے عالم ہیں تو آپ نے اللہ رب العزت کے حضور ان کی زیارت، ملاقات اور ان سے علم حاصل کرنے کے اشتیاق کا اظہار کیا - علم ایسی متاع گراں اور قیمتی چیز ہے - جسے طلباء، شرفاء، علماء، خطباء، زعما، اولیاء، حتیٰ کہ انبیاء بھی حاصل کرنے کا جذبہ، شوق، خواہش اور تمنا رکھتے ہیں - آج قوم کی بے راہروی، معاشرے کی ابتری اور نوجوان نسل کی خرابی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم میں حصول علم کی تڑپ اور دینی تعلیم کو حاصل کرنے کا جذبہ نہیں ہے - آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنی اولاد کو دین پڑھانے، قرآن وسنت سکھلانے اور اسلامی علوم کا ماہر بنانے کی کوشش کریں - تا کہ یہ صاحب علم، باعمل اور نیک بنیں اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ ہوں - یاد رکھئے - اگر ہماری اولاد بے دین، بے علم اور بے عمل ہوگی تو نہ صرف دنیا میں رسوائی کا سبب بنے گی بلکہ آخرت میں بھی ہمیں ذلت وخواری کا سامنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کی ہمت اور توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ" عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ "۔ دینی علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اس "رجل الٰہی" سے ملاقات اور ان کی صحبت اختیار کرنے کی اجازت دے دی گئی اور بتا دیا گیا کہ مقام "مجمع البحرین" جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں آپ کی اس علمی شخصیت سے ملاقات ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولا' کوئی نشانی اور علامت؟ ۔فرمایا ایک مچھلی بھون کر تھیلے میں رکھ لو۔ اور دریا کے کنارے سفر شروع کردو۔ جہاں مچھلی زندہ ہو کر دریا میں کود جائے۔ وہی "اس ہستی" سے ملاقات کی جگہ ہوگی۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھانجے' شاگرد خاص اور باادب نوجوان یوشع بن نون کو رفیق سفر کی حیثیت سے ساتھ لیا۔ بھنی اور تلی ہوئی مچھلی والا تھیلا انہیں پکڑایا ۔انہیں اپنے طویل سفر کے ارادے سے آگاہ فرمایا اور مقصد کے حصول تک سفر جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے یوشع کے ہمراہ "علمی سفر" پر روانہ ہو گئے۔ قرآن حکیم ذکر فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ (سورۂ کہف آیت نمبر 60)

﴿ترجمہ﴾ اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نوجوان (رفیق سفر) سے کہا کہ میں (سفر سے) باز نہیں آؤں گا۔ یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں۔ یا مدت دراز تک چلتا رہوں۔

موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے یوشع بن نون سے فرمایا کہ تمہاری ڈیوٹی صرف یہ ہے کہ تم نے اس مچھلی کا خیال رکھنا ہے۔ جہاں یہ زندہ ہو کر تم سے جدا ہو جائے وہی جگہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری منزل ہے۔ شاگرد نے عرض کی۔ استاذ محترم! یہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اُستاد اور شاگرد --- نبی اور اُمتی --- اِمام اور مقتدی --- پیشوا اور پیروکار --- پیر اور مرید --- سفر پر رواں دواں ہیں۔ موسیٰ آگے آگے یوشع پیچھے پیچھے۔ منزل کی تلاش جاری۔ مچھلی والے تھیلے پر خاص نظر۔ شوق علم کی فراوانی۔ بہت بڑے عالم سے ملاقات اور زیارت کی تڑپ۔ حصول علم کا جذبہ صادقہ اور ولولہ تازہ --- حکم الٰہی سے رجل الٰہی کی جستجو --- دونوں کا سفر جاری وساری ---

﴿موسیٰ سو گئے﴾ آخر چلتے چلتے جناب موسیٰ علیہ السلام نے شدید تھکاوٹ محسوس کی تو فرمانبردار اور خدمت گزار شاگرد سے فرمایا۔ میں تو سونے لگا ہوں۔ تم جاگتے رہنا اور تھیلے کا خاص خیال رکھنا۔ عزیزان محترم! یہاں لحہ بھر کیلئے غور فرمایئے اور عقیدے کی اصلاح کیجئے کہ جو تھک جائے وہ معبود نہیں ہوتا۔ چاہے موسیٰ کلیم اللہ ہی کیوں نہ ہو۔ جو تھک جائے وہ الہٰ نہیں ہوتا۔ چاہے صاحب کتاب رسول ہی کیوں نہ ہو اور جو تھک جائے وہ مسجود نہیں ہوتا۔ چاہے رب العالمین کا محبوب پیغمبر ہی کیوں نہ ہو۔ معبود' مسجود و اِلٰہ وہ ہے جو نہ تھکتا ہے' نہ اُکتاتا ہے' نہ سوتا ہے اور نہ اونگھتا ہے۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ"۔ اور وہ صرف اور صرف اللہ احکم الحاکمین ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام پتھر پر سر رکھ کر سو گئے۔ یوشع بن نون جاگتے رہے۔ تھیلے پر مسلسل نظر ہے۔ اچانک تھیلے میں حرکت ہوئی۔ تلی اور بھنی ہوئی مچھلی پھڑ پھڑائی اور یوشع کے دیکھتے ہی دیکھتے مچھلی نے چھلانگ لگائی اور دریا میں داخل ہوگئی۔ وہ جہاں سے گزرتی دونوں طرف کا پانی جامد ہو جاتا۔ سرنگ کی طرح راستہ بن جاتا اور مچھلی کی گزرگاہ محراب کی صورت واضح نظر آتی۔ صحیح بخاری میں ہے۔ فَاَمْسَکَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ اَثَرُهٗ فِیْ حَجَرٍ۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر دریا کی روانی روک دی اور پتھر پر مچھلی کا نشان بن گیا۔ سبحان اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب یوشع نے یہ انوکھا' حیران کن اور عجیب منظر دیکھا تو دِل میں خیال آیا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو ابھی جگا کر صورت حال عرض کرنی چاہیے۔ مگر سفر کی تھکاوٹ اور استاد کے احترام کے باعث انہیں بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور یہ سوچ کر کہ جب خود بخود بیدار ہوں گے تو واقعہ عرض کر دوں گا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو اُٹھتے ہی یوشع کو سفر جاری رکھنے اور فوری روانگی کا حکم دے دیا۔ اس جلد بازی میں نہ یوشع نے موسیٰ علیہ السلام کو مچھلی کے بارے میں بتلایا اور نہ ہی موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کوئی استفسار فرمایا اور دونوں مچھلی کا ذکر کیے بغیر ہی اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝

(سورۃ کہف آیت نمبر 61)

﴿ترجمہ﴾ پس جب وہ دونوں دو دریاؤں کے ملاپ کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی کو بھول گئے۔ پھر اس مچھلی نے سرنگ بنا کر دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔

جناب موسیٰ علیہ السلام اور جناب یوشع ناشتے کے وقت تک مسلسل پیدل چلتے رہے۔ اتنا طویل سفر کرنے کی وجہ سے جناب موسیٰ علیہ السلام کو شدید تھکاوٹ اور بھوک محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنے نوجوان خادم سے کہا۔ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ ہمارا ناشتہ لاؤ' بلاشبہ ہمیں اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہو گئی ہے۔

جناب یوشع سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا حکم سن کر معذرت خواہانہ انداز میں عرض کرتے ہیں۔ استاذ مکرم! اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۔ آپ نے خیال فرمایا کہ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں وہاں مچھلی کو بھول گیا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے فوراً روانگی کا حکم دے دیا۔ اور میں آپ سے ذکر نہ کر سکا کہ۔ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ اس مچھلی نے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریا میں اپنا راستہ بڑے عجیب طریقے سے بنالیا تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے یوشع کی بات سن کر فرمایا۔ واہ یوشع۔ ذَالِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ۔ وہی تو جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم نکلے تھے۔ میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ جہاں مچھلی زندہ ہوگی وہ جگہ ہی اس صاحب علم سے ملاقات کا مقام ہوگا۔ بہرحال ہم بہت آگے نکل آئے اور ہماری منزل مقصود پیچھے رہ گئی ہے۔ لہذا اَب ہم پیچھے کی طرف چلیں۔ فَارْتَدَّا عَلٰی آثَارِ هِمَا قَصَصًا۔ پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے۔ جب اسی چٹان کے پاس پہنچے تو وہاں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک علمی شخصیت سے ان کی ملاقات ہوئی جسے جناب خضر علیہ السلام کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

بزرگان محترم! جناب موسیٰ کے اس سفر مبارک کی مزید تفصیلات موسیٰ وخضر کی ملاقات اور پیش آمدہ واقعات ہم نے سورۃ کہف کے خطبات میں تفصیلاً بیان کئے ہیں۔ اور الحمدللہ سورۃ کہف کے خطبات پر مشتمل کتاب بھی چھپ چکی ہے۔ یہاں ہم صرف یہ بات عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید جو۔

- نماز پنجگانہ کی رکعات بیان نہیں کرتا۔
- زکوٰۃ کا نصاب بیان نہیں کرتا۔
- حج کے تفصیلی مناسک بیان نہیں کرتا۔
- روزے کے مفصل احکام بیان نہیں کرتا۔

بلکہ یہ صرف اصول بیان کرتا ہے اور تشریح وتوضیح کے لئے پیغمبر اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور احادیث کی طرف رجوع کا حکم دیتا ہے۔ وہ قرآن مجید اصحاب کہف کی نیند اور بیداری کی کیفیات بیان کر رہا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تھکاوٹ' بھوک اور نیند کی تفصیلات بیان کر رہا ہے۔ آخر کیوں؟

اس لئے کہ لوگوں کو یقین آجائے اور اہل اسلام کا پختہ عقیدہ بن جائے کہ۔

- جو تھک جائے' وہ معبود نہیں ہوتا۔ چاہے "نبی" ہی کیوں نہ ہو۔
- جسے بھوک ستائے وہ مسجود نہیں ہوتا۔ چاہے "رسول" ہی کیوں نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ جو سو جائے وہ الٰہ نہیں ہوتا۔ چاہے ''پیغمبر'' ہی کیوں نہ ہو۔

❁ جسے نیند آ جائے وہ مشکل کشا نہیں ہوتا۔ چاہے ''ولی'' ہی کیوں نہ ہو۔

❁ جنہیں غار میں سونے کی مدت کا علم نہ ہو وہ حاجت روا نہیں ہو سکتے۔

❁ جنہیں غار کے بیرونی حالات سے آگاہی اور واقفیت نہ ہو وہ عالم الغیب اور حاضر ناظر نہیں ہو سکتے۔

معبود برحق صرف وہی ہے جس کا تعارف آیت الکرسی نے یوں کروایا ہے۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ'' ۔اللہ تعالیٰ تو صرف وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہی زندہ (اور) قائم ہے۔اسے اُونگھ اور نیند نہیں آتی۔

توحید تو یہ ہے خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے

اللہ رب العالمین تمام مسلمانوں کو عقیدۂ توحید کو سمجھنے اور اسے اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

❁ سرکار مدینہ کی نیند ❁ یہ اٹل حقیقت ہے کہ نیند ایک ایسی چیز ہے جو

❁ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ولی کو بھی آتی ہے۔

❁ حیدر کرار علی رضی اللہ عنہ کو بھی آتی ہے۔

❁ عثمان رضی اللہ عنہ جیسے غنی کو بھی آتی ہے۔

❁ عمر رضی اللہ عنہ جیسے جری کو بھی آتی ہے۔

❁ صدیق رضی اللہ عنہ جیسے سخی کو بھی آتی ہے---اور---

❁ جناب محمد رسول اللہ ﷺ جیسے نبی کو بھی آتی ہے۔

آیئے! آخر میں اختصار کے ساتھ آپ کی خدمت میں ایک ایسا واقعہ بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کردوں۔ جس میں اس امر کی وضاحت اور صراحت موجود ہے۔ کہ صحابہ کرام بھی سوتے تھے اور ان جنتیوں کے امام یعنی رسول دو جہاں ﷺ بھی سوتے تھے۔ اور جب ان پاکباز ہستیوں پر نیند غالب آ جاتی تھی تو ان نفوس قدسیہ کو بھی بیرونی حالات و واقعات کا علم نہیں ہوتا تھا اور بسا اوقات گہری نیند سونے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نبی دو جہاں ﷺ کی فرض نماز بھی قضا ہو جاتی تھی۔ اللہ اکبر۔

7 ہجری کی بات ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنے چودہ سو جانثاروں کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے فاتح کی حیثیت سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کا کافی حصہ سفر کرنے کی وجہ سے۔ اَدْرَكَهُ الْكَرٰى ۔ آپ ﷺ کو اونگھ آنے لگی۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کیفیت بھی یہی تھی) لہذا رات کے آخری حصے میں رسول مکرم ﷺ نے پڑاؤ ڈالنے اور آرام کرنے کے لئے ٹھہر جانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خیمے گاڑ دیئے اور نیند پوری کرنے کے لئے سواریوں سے اُتر آئے۔ امام الانبیاء ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اِكْلَا لَنَا اللَّيْلَةَ۔ تم آج رات ہمارا پہرہ دو۔ (صبح کو وقت پر اذان فجر بھی کہہ دینا اور ہمیں بیدار کر دینا) جناب بلال رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ اگر میں فارغ بیٹھا رہا تو ممکن ہے مجھ پر نیند غالب آ جائے۔ لہذا آپ رضی اللہ عنہ نے نوافل شروع کر دیئے۔ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ نماز پڑھتے رہے۔ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ۔ اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی گہری نیند سوئے رہے۔ میں نے ابھی اشارہ کیا ہے کہ ان سونے والوں میں جناب ابوبکر صدیق، جناب عمر فاروق، جناب عثمان غنی، جناب علی المرتضیٰ اور دوسرے کبار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی تھے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اگر ساری کائنات کے ولیوں، پیروں، فقیروں، مولویوں، شہیدوں، اماموں اور بزرگوں کو جمع کر لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو وہ ایک صحابی کی عظمت کے برابر ہو نہیں کر سکتے۔

جب فجر کا وقت قریب آیا تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نوافل پڑھتے پڑھتے تھک گئے۔ اُنہوں نے سواری کے ٹیک لگائی اور اپنا منہ مشرق کی طرف کر کے بیٹھ گئے۔ تا کہ جونہی صبح صادق ہوگی تو میں اذان دوں گا اور سب حضرات کو بیدار بھی کر دوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ ابھی ٹیک لگائے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ۔ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ۔ بلال رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر نیند غالب آ گئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ پہرے دار سمیت سب سوئے ہوئے ہیں اور فجر کا وقت ہو چکا ہے۔

فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ" وَلَا أَحَدٌ" مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ۔ نہ رسول اللہ ﷺ کو جاگ آئی۔ نہ بلال اٹھے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بیدار ہوا۔ یہاں تک کہ سورج چڑھ آیا اور جب اس کی تیز شعاعیں چہروں پر پڑیں۔ تو سب سے پہلے رسول محترم ﷺ کی آنکھ کھلی۔ دیکھا تو بلال سمیت تمام صحابہ کرام گہری نیند سوئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نماز فجر لیٹ ہونے کی وجہ سے پریشان ہوئے اور گھبراہٹ کے عالم میں بلند آواز سے فرمایا۔ اے بلال! جناب بلال رضی اللہ عنہ نے (آنکھیں ملتے ہوئے) جواب دیا۔ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں۔ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ۔ جس ذات نے آپ کو سلا دیا اسی ذات بابرکات نے میری آنکھوں پر بھی نیند کو مسلط فرما دیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ (سب کو جگاؤ اور) جلدی کے ساتھ یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔ تھوڑی دور جا کر پیغمبر رحمت ﷺ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو فرمایا۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور نبی محترم ﷺ نے دن چڑھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فجر کی نماز پڑھائی۔ (دوسری روایت میں سنتوں کا ذکر بھی ہے) جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے زبان نبوت سے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ — جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے نماز پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "میری یاد کیلئے نماز قائم کرو"۔ (صحیح مسلم صفحہ 238 جلد اول۔ کتاب المساجد۔ باب قضاء الصلوٰۃ)

بزرگانِ ملت! میرا اس روایت سے استدلال یہ ہے کہ جو سو جاتا ہے اسے ارد گرد کے حالات کا بلکہ اپنے وجود کا بھی علم نہیں ہوتا۔ وہ سونے والا چاہے صحابی ہو، تابعی ہو اور چاہے انبیاء کے امام، رحمت کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اور جو سو جائے یا جسے اونگھ آ جائے وہ عبادت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ لہذا آیت الکرسی کا اعلان یہ ہے کہ۔

- کسی امام کی عبادت جائز نہیں کیونکہ وہ سوتا ہے۔
- کسی خطیب کی عبادت جائز نہیں کیونکہ اسے نیند آتی ہے۔
- کسی پیر کی عبادت جائز نہیں کیونکہ وہ بھی سوتا ہے۔
- کسی فقیر کی عبادت جائز نہیں کیونکہ وہ بھی سوتا ہے۔
- کسی ولی کی عبادت جائز نہیں کیونکہ وہ بھی سوتا ہے۔
- کسی نبی کی عبادت جائز نہیں کیونکہ اس پر بھی نیند طاری ہوتی ہے۔
- نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی عبادت بھی جائز نہیں کیونکہ آپ پر بھی نیند مسلط کی جاتی ہے۔

عبادت کا مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جسے نیند آنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ اسے تو کبھی اونگھ بھی نہیں آتی۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ" ۔ اللہ تعالیٰ تو صرف وہی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہی ہمیشہ زندہ (اور) قائم ہے۔ اُسے نہ اُونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔

اللہ کریم ہم سب کو صرف اپنی ہی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5

مختارِ کُل

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط

﴿ترجمہ﴾ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (وہ) زندہ (اور) قائم ہے۔ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مالک (مختار) وہی ہے۔

ہر قسم کی حمد وثناء خالق ارض وسماء کیلئے ہے جس نے انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد باقی تمام مخلوقات سے زیادہ مکرم' معزز اور محترم بنایا اور اسے اپنی قدرت اور اختیارات کی وسعت کا مسئلہ سمجھانے کے لئے' توحید کی راہ دکھلانے کیلئے اور شرک کی نجاست سے بچانے کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ اللہ رب العالمین تعریف وتسبیح کے بعد لاتعداد' ان گنت' بے شمار اور بے حساب درود وسلام ساری اولادِ آدم کے سردار' انبیاء کرام کے امام' کائنات کی سب سے معظم ہستی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور خاتم النبیین کا اعزاز عظیم بھی عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَارِکْ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ -

ابتدائی کلمات بتوفیق اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کی تشریح وتوضیح کا آج پانچواں خطبہ جمعہ ہے- پہلے خطبہ میں اس آیت مقدسہ کے فضائل' مسائل' برکات' اثرات اور اس کی تلاوت کے فوائد بیان کئے گئے- دوسرے خطبہ میں آیت الکرسی کے پہلے جملے "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ " یعنی کلمہ توحید کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی گئی -تیسرے خطبہ میں آیت الکرسی کے پہلے جملے میں اللہ تعالیٰ کی توحید' یکتائی اور الوہیت کا دعویٰ کیا گیا تھا- اس کی پہلی دلیل "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ " کی وضاحت کی گئی اور چوتھے یعنی پچھلے خطبہ جمعہ کی گفتگو میں توحید الٰہی کی دوسری دلیل "لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ " کہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند- کی تعبیر وتذکیر عرض کی گئی- اللہ کریم ہم سب کی محنت' لگن' شوق اور قرآن حکیم کے ساتھ محبت والفت کو قبول فرما کر ہماری نجات کا ذریعہ بنائے- آمین' یارب العالمین-

آج ہمارے خطبے کا موضوع آیت الکرسی کا چوتھا جملہ "لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ " ہے- جس کا بامحاورہ ترجمہ آپ سماعت فرما چکے ہیں- میں چاہتا ہوں کہ اس جملے کے ہر ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دوں -تاکہ ان الفاظ کی تشریحات وتوضیحات کو سمجھنے میں آسانی رہے-

- لَهٗ'- اسی کا ہے- اِس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مالک ومختار ہے-
- مَا فِی السَّمٰوٰتِ- جو کچھ آسمانوں میں ہے-
- وَمَا- اور جو کچھ- فِی الْاَرْضِ -زمین میں ہے-

مالک و مختار کون اہل علم نے بیان فرمایا ہے کہ -لَهٗ' میں لام "تملیک" کیلئے یعنی ملکیت ظاہر کرنے کے لئے ہے-تو پھر ان الفاظ کا آسان ترجمہ یوں ہوگا کہ- آسمان وزمین اور ان میں موجود اشیاء کا مالک ومختار صرف اللہ تعالیٰ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-تمام چیزیں اس کی مملوک ہیں-وہ جس طرح چاہے ان میں تصرف کرے-اسے مکمل اختیار حاصل ہے-اس کا مطلب یہ ہوا کہ-

- زمین کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے- آسمانوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- فضاؤں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- ہواؤں کا مالک-"اللہ تعالیٰ" ہے-
- انسانوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- حیوانوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- پرندوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- درندوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- فرشتوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- جنات کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- عرش کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے- فرش کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے-
- سورج کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- چاند کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے-
- ستاروں کا مالک-"اللہ تعالیٰ" ہے- سیاروں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- نباتات کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- جمادات کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- فصلات کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے- باغات کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- پہاڑوں کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے- جنگلوں کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- دریاؤں کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے- سمندروں کا مالک-"اللہ تعالیٰ" ہے-
- مشرق کا مالک----"اللہ تعالیٰ" ہے- مغرب کا مالک--"اللہ تعالیٰ" ہے-
- شمال کا مالک----"اللہ تعالیٰ" ہے- جنوب کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے-
- فوق کا مالک-----"اللہ تعالیٰ" ہے- تحت کا مالک----"اللہ تعالیٰ" ہے-
- آگے کا مالک-----"اللہ تعالیٰ" ہے- پیچھے کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے-
- عرب کا مالک----"اللہ تعالیٰ" ہے- عجم کا مالک-----"اللہ تعالیٰ" ہے-
- گوروں کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے- کالوں کا مالک---"اللہ تعالیٰ" ہے-
- خوب صورتوں کا مالک"اللہ تعالیٰ" ہے- بدصورتوں کا مالک-"اللہ تعالیٰ" ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ طویل قامتوں کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ پست قامتوں کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے

۞ مالداروں کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ عیالداروں کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ سرمایہ داروں کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ غریبوں کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ جاگیرداروں کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ مزارعوں کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے

۞ آبی مخلوقات کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ فضائی مخلوقات کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ نوریوں کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ ناریوں کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

-------- اور --------

۞ زندگی کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ موت کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

-------- ہاں --------

۞ اولیاء کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ اتقیاء کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ اصفیاء کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ ازکیاء کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ علماء کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ طلباء کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

-------- اور --------

۞ انبیاء کا مالک۔۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ ہی'' ہے۔

۞ پیر عبدالقادر کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ محبوب سبحانی کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے

۞ رابعہ بصری کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ ماں مریم کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے

۞ اویس قرنی کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ علی ہجویری کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ سلطان باہو کا مالک۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ سرکار قلندر کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

-------- اور آگے بڑھیے --------

۞ حیدر کرار کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ عمر جرار کا مالک۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔

۞ عثمان غنی کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ ۞ صدیق سخی کا مالک۔۔ ''اللہ تعالیٰ'' ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربِّ کعبہ کی قسم

آدم صفی اللہ کا مالک --- "اللہ تعالیٰ" ہے- نوح نجی اللہ کا مالک- "اللہ تعالیٰ" ہے

ابراہیم خلیل اللہ کا مالک- "اللہ تعالیٰ" ہے- اسماعیل ذبیح اللہ کا مالک- "اللہ تعالیٰ" ہے-

موسیٰ کلیم اللہ کا مالک- "اللہ تعالیٰ" ہے- داؤد خلیفۃ اللہ کا مالک --- "اللہ تعالیٰ" ہے

یوسف نبی اللہ کا مالک- "اللہ تعالیٰ" ہے- عیسیٰ روح اللہ کا مالک- "اللہ تعالیٰ" ہے

اور

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا مالک --- "اللہ تعالیٰ" ہی ہے-

آیت الکرسی اعلان کر رہی ہے- لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ - آسمانوں اور زمین کی ہر شئی کا مالک' خالق' رازق' حاکم اور مختار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے- وہ بڑوں کا مالک ہے' چھوٹوں کا مالک ہے' نیکوکاروں کا مالک ہے' بدکاروں کا مالک ہے' عبادت گزاروں کا مالک ہے- فرمانبرداروں کا مالک ہے' وہی زِندوں کا مالک ہے' وہی مُردوں کا مالک ہے-

وہ خالق ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک اکیلا اللہ تعالیٰ ہی کیوں ہے؟ آیئے' اس سوال کا جواب قرآنی آیات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں- اللہ رب العالمین نے قرآن حکیم کی متعدد آیات میں اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ ساری کائنات کی تمام اشیاء کا خالق یعنی پیدا کرنے والا صرف میں ہوں اور یہ مسلمہ بات ہے خالق کو اپنی مخلوق میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار حاصل ہوتا ہے- چونکہ سارے جہان کا خالق میں ہوں- اس لئے اس جہاں اور اس کی تمام اشیاء کا مالک بھی میں ہی ہوں- کتاب الٰہی کے تیرھویں پارے میں ارشاد ہے-

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (سورۃ رعد آیت نمبر 16)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ (اے پیغمبر ﷺ) آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔اور وہ اکیلا ہے زبردست ہے۔

اس آیت کریمہ نے بالوضاحت یہ بات بیان فرمادی کہ۔

- اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ ۔۔۔ باقی ہر چیز مخلوق ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی غالب ہے۔ ۔۔۔ باقی ہر چیز مغلوب ہے۔
- اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ ۔۔۔ باقی ہر چیز مقدور ہے۔
- اللہ تعالیٰ حاکم ہے۔ ۔۔۔ باقی ہر چیز محکوم ہے۔
- اللہ تعالیٰ آمر ہے۔ ۔۔۔ باقی ہر چیز مامور ہے۔

-------- اور -----

- اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ ۔۔۔ باقی ہر چیز مملوک ہے۔

عزیزانِ گرامی! باقی مخلوقات سے قطع نظر اگر انسان اپنی تخلیق کے مراحل اور حالات پر غور کرلے تو اسے اس امر کا کامل یقین ہو جائے گا کہ ساری کائنات کا خالق اور مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔اللہ رب العزت نے متعدد قرآنی آیات میں انسان کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے آپ کا مطالعہ کرے کہ۔

- خوبصورت چہرہ
- چمکتے ہوئے دانت
- نرم و نازک ہونٹ
- گول مٹول سر۔
- بے مثال نورانی آنکھیں
- دو بہترین کان
- چھوٹی سی مگر تیز زبان
- لمبی مگر دلکش ناک
- چوڑا اور خوبصورت ماتھا
- حسین و جمیل رُخسار----اور----جسم کے دوسرے مختلف اعضاء کس کی تخلیق کا اعلیٰ شاہکار ہیں۔قرآن حکیم فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ○ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ (سورۃ مومن آیت نمبر 67-68)

﴿ترجمہ﴾ (خالق) وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے' پھر نطفے سے' پھر خون کے لوتھڑے سے پیدا فرمایا- پھر اس نے تمہیں بچہ بنا کر نکالا (پھر تمہاری پرورش کی) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (تمہیں زندہ رکھا) تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ- اور تم میں سے بعض تو پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور (یہ سارا نظام اس لئے ہے) تا کہ مقرر میعاد تک پہنچ جاؤ- اور تا کہ تم سمجھ سکو- وہی زندگی بخشتا اور وہی مارتا ہے پس جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے صرف اتنا کہتا ہے- ''ہو جا'' تو وہ کام ہو جاتا ہے-

﴿**تخلیقی مراحل**﴾ کتاب مبین کے اٹھارہویں پارے میں رب العزت نے اپنی اسی تخلیقی قدرت اور انسان کے تخلیقی مراحل کو مزید وضاحت سے فرمایا ہے-

﴿۞﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ○

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا فرمایا-

﴿۞﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ○

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام (رحم مادر) میں نطفہ بنا کر رکھا-

﴿۞﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً- پھر ہم نے نطفہ کو (خون کا) لوتھڑا بنایا-

﴿۞﴾ فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً- پھر ہم نے لوتھڑے کو بوٹی بنایا-

﴿۞﴾ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا- پھر ہم نے بوٹی کو ہڈیاں بنایا-

﴿۞﴾ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا- پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا-

﴿۞﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ- پھر ہم نے اسے اور ہی مخلوق بنا کر پیدا فرما دیا-

﴿۞﴾ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ○

پس اللہ تعالیٰ بڑا با برکت ہے جو بہترین تخلیق فرمانے والا ہے- (سورۃ مومنون)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اس آیت مبارکہ کے ایک ایک جملے پر غور فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت نمایاں اور واضح ہو جاتی ہے اور رب العالمین کے ہی خالق و مالک ہونے کا عقیدہ مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید کے سترہویں پارے میں انسانی زندگی کے مختلف مراحل کا بالتفصیل تذکرہ کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت خالقیت کو اجاگر فرمایا ہے۔ میں اختصار کے باعث صرف قرآنی آیات اور ان کے سادہ ترجمے پر اکتفا کر رہا ہوں۔ فرمانِ الٰہی ہے۔

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا۔ (سورۃ حج آیت نمبر 5)

﴿ترجمہ﴾ پس ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا' پھر نطفہ سے' پھر خون کے لوتھڑے سے' پھر گوشت کی بوٹی سے۔ بعض کی تخلیق مکمل ہوتی ہے اور بعض کی نامکمل۔ تاکہ تمہارے لئے (اپنی قدرت کو) واضح فرما دیں۔ پھر ہم جس (نطفہ) کے متعلق چاہتے ہیں اسے خاص مدت تک رحموں میں قرار بخشتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ اور تم میں بعض کو (پہلے) فوت کر دیا جاتا ہے اور تم میں سے بعض کو بدترین عمر (انتہائی بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ سب کچھ جاننے کے باوجود کچھ نہ جانے۔

پنجابی شاعر نے انسانی تخلیق اور زندگی کے ان تمام مدارج و مراحل کو اپنے شاعرانہ تخیل میں عوامی ذہن کے قریب تر انداز میں سمجھانے اور اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا تعارف کروانے کی کوشش کی ہے کہ۔ اے انسان!

مٹی کولوں پانی بنیوں' پھر جوک تے جوکوں بوٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت معین وچ شکم مائی دے تیری بن گئی شکل جنوٹی
بچہ بن کے جگ تے آئیوں' پھر بنھیں پھریں لنگوٹی
شیر جواناں پھر بڈھڑا ہوئیوں نہ ٹریکیں بن سوٹی
جوپڑھیا سب بھل گیا تینوں' تیری ٹنگ گئی گردن موٹی
دُنیا تے ضائع کرلئی او عارف' ربّ عقبیٰ کرے نہ کھوٹی

چونکہ انسانوں سمیت آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا تمام مخلوقات کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ لَـہٗ مَـا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔ آسمانوں اور زمین کی تمام اشیاء کا مالک وہی ہے۔ اور چونکہ آسمانوں اور زمینوں کی ہر شئی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لئے عبادت کے لائق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت خالقیت کی بناء پر کائنات کے تمام انسانوں کو اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

یَـا اَیُّهَـا النَّـاسُ ۔ اے دنیا بھر کے لوگو! تم عربی ہو یا عجمی' گورے ہو یا کالے' یہودی ہو یا عیسائی۔ مسلمان ہو یا کافر۔ فرمانبردار ہو یا نافرمان۔ اُعْبُـدُوْا رَبَّکُمْ ۔ تم سب صرف اپنے رَبّ کی' اپنے پروردگار کی۔ اور اپنے پالنہار کی ہی عبادت کرو۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کیوں کریں۔ فرمایا۔ اَلَّـذِیْ خَـلَـقَکُمْ ۔ اللہ تعالیٰ اس لئے تمہاری عبادت کا مستحق ہے کہ اس اکیلے نے تم سب کو پیدا فرمایا ہے اور صرف تمہیں ہی نہیں۔ بلکہ۔ وَالَّـذِیْـنَ مِنْ قَبْـلِکُمْ ۔ تم سے پہلے لوگوں۔ تمہارے آباء و اجداد اور تمہارے بزرگوں کو پیدا فرمانے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور عبادت صرف اُسی کی کی جاتی ہے جو خالق ہو اور ہاں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے۔ اسے ہی سجدہ کرو گے۔ اسی کے حضور جھکو گے۔ مصائب و مشکلات میں صرف اسے پکارو گے۔ غمی اور خوشی میں اس کا در نہیں چھوڑو گے تو۔ لَـعَـلَّـکُمْ تَـتَّـقُـوْنَ ۔ وہ تمہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرہیز گاروں میں شامل فرمالے گا- اور تمہیں جہنم کی آگ سے بچالے گا- اور یاد رکھو وہ صرف تمہارا اور تمہارے آباء واجداد کا ہی خالق و مالک نہیں ہے- بلکہ- اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا -وہی تو ہے جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش بنادیا -وَالسَّمَاءِ بِنَاءً -اور آسمان کو چھت بنادیا-وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ا-اور اسی نے آسمان سے بارش کی صورت میں پانی نازل فرمادیا- فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّکُمْ- پھر اس نے پانی کے ذریعے تمہارے کیلئے کھانے کو پھل پیدا فرمادیئے-

اے انسانو! جس ذات عظیم و برتر نے تمہارے لئے کائنات کی ان اشیاء کو تخلیق فرمایا ہے- اگر تم اس کی عبادت نہیں کرو گے تو بتاؤ- پھر کس کی پرستش کرو گے- کس کے سامنے جھکو گے؟ کسے اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانو گے؟ اور یاد رکھو یہ تمام چیزیں پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ-فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ پس تم دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ اور (یہ باتیں) تم اچھی طرح جانتے ہو-

(سورۃ بقرۃ آیت نمبر 21-22)

﴿مجھے دکھلاؤ﴾ اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب کے اکیسویں پارے میں اپنی چند حیران کن تخلیقات کا ذکر فرما کے دنیا بھر کے مشرکین کو چیلنج دیا ہے کہ جنہیں تم معبود مانتے' مسجود جانتے' جن کے نام کی تم نذریں دیتے' نیازیں پکاتے' چڑھاوے چڑھاتے اور مشکلات کے وقت دور و نزدیک سے پکارتے اور الٰہی اختیارات کا مالک گردانتے ہو- ذرا مجھے دکھلاؤ تو سہی کہ کائنات کی وسعتوں میں انہوں نے کون سی چیز کو پیدا کیا ہے؟ جب وہ کسی چیز کے خالق نہیں تو غیر خالق کو معبود و مسجود بنالینا ضلالت' گمراہی اور شرک نہیں تو اور کیا ہے؟ صرف قرآنی الفاظ اور ترجمہ- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا -اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پیدا فرمایا- جیسا کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو-وَاَلْقٰى فِى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ رَوَاسِیَ -اور زمین میں پہاڑوں کو رکھ دیا ہے- اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ -تاکہ زمین تمہیں جنبش نہ دے سکے- وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ -اور اس نے زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے- وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً -اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا- فَاَنْبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ -پس ہم نے زمین سے ہر قسم کے عمدہ اجناس اگا دیئے- اگلی آیت مقدسہ کے الفاظ خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں- اللہ تعالیٰ اپنی ان بے مثال تخلیقات کا ذکر کرنے کے بعد بڑے زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں- ھٰذَا خَلْقُ اللّٰہِ- (جن کا ذکر ابھی آپ نے سنا) یہ تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے- فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ -پس اب مجھے دکھلاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں (جسے تم اِلٰہ مانتے ہو) نے کیا تخلیق کیا ہے؟ یعنی جن کی تم عبادت کرتے اور انہیں مدد کیلئے پکارتے ہو- مجھے بتلاؤ کہ انہوں نے آسمان و زمین میں کون سی چیز کو پیدا کیا ہے؟ کوئی ایک شئی تو دِکھلاؤ جو تمہارے معبودوں کی تخلیق ہو- جب کوئی غیر اللہ کی کوئی بھی تخلیق پیش نہ کر سکا اور قیامت تک نہیں کر سکے گا تو رب العالمین نے خود ہی فیصلہ فرما دیا- بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ -بلکہ یہ ظالم یعنی مشرک صریح گمراہی میں مبتلا ہیں- (سورۃ لقمان آیت نمبر 10-11)

آیت الکرسی کے ہمارے زیر بحث الفاظ بھی یہی اعلان کر رہے ہیں کہ- لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ -آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی پستیوں میں جو کچھ ہے- سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے- جب ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے تو آسمانوں اور زمینوں میں عبادت کے لائق بھی وہ اکیلا ہی ہے- اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ - اللہ تو وہی ہے کہ اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے- قرآن کریم کے بائیسویں پارے میں اللہ احکم الحاکمین نے پوری دنیا کے مشرکوں سے سوال فرمایا ہے کہ-

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُؤْفَكُوْنَ O (سورۃ فاطر آیت نمبر 3)

﴿ترجمہ﴾ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر تم کیسے دھوکہ کھا جاتے ہو؟۔

اَب اِسی موضوع پر کتاب الٰہی کے چھبیسویں پارے کی آیت سماعت فرمایئے ۔ اللہ کریم رسول مکرم ﷺ کو حکم فرماتے ہیں۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ آپ ان (مشرکوں سے) فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو کیا تم نے ان کو دیکھا ہے؟ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ ۔ مجھے دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ٹکڑا تخلیق کیا ہے؟ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ "فِي السَّمٰوَاتِ ۔ یا آسمانوں میں ان کی کون سی شراکت اور حصہ داری ہے۔ (سورۃ احقاف آیت نمبر 4) جب تمہارے یہ معبود کچھ بنانے کی طاقت نہیں رکھتے اور زمین و آسمان کی تخلیق اور کارخانہ قدرت کے نظام میں ان کا کوئی حصہ بھی نہیں ہے تو تم ان کی عبادت کیوں کرتے اور انہیں حاجت روا اور مشکل کشا کیوں گردانتے ہو۔ تم اسی کو اپنا معبود کیوں نہیں جانتے ۔ جس کے قبضہ قدرت میں سارا جہان اور اس کے اختیارات کی وسعت کا عالم یہ ہے کہ ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ آسمان و زمین اور اسکے درمیان کی تمام اشیاء کا مالک وہی ہے۔

قرآن کریم کے نویں پارے سورۃ اعراف کی آیت نمبر 191 میں اللہ رب العزت نے معبودانِ باطلہ کی بے بسی اور محتاجی اور اپنے لئے ہر قسم کے اختیارات کی قدرت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ O کیا وہ لوگ ایسے بے بسوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ جنہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔ اور انکی بے اختیاری کا یہ عالم ہے کہ ۔ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ O اور وہ معبود اپنے پرستاروں کی کوئی مدد کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت ہی نہیں رکھتے اور وہ تو خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ وہ تو ایسے لاچار کمزور اور محتاج ہیں کہ۔ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ۔ اور اگر تم انہیں راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کریں گے۔ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ○ تمہارے لئے برابر ہے کہ تم انہیں پکارو یا تم خاموش رہو۔

بعض لوگ اپنے شرکیہ عقائد و اعمال کے دفاع میں بڑی شد و مد سے یہ بات کرتے اور اسے پھیلاتے نظر آتے ہیں کہ قرآن مجید کی جن آیات میں غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا گیا اور من دون اللہ کی محتاجی اور بے بسی بیان کی گی ہے اس سے مراد پتھروں کے بت اور مٹی کی مورتیاں ہیں۔ بزرگوں کے مزارات' اکابر کی یادگاریں اور فوت شدہ اولیاء کی قبریں اس سے مراد نہیں ہے۔۔ ایسے غلو پسندوں اور قرآنی آیات کی من مانی تاویلات کے ماہرین کو سورۃ اعراف کی اگلی آیت کے الفاظ پر غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان معبودان باطلہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں۔۔۔۔ کچھ فوت ہو گئے اور کچھ زندہ ہیں۔۔۔ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ○ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ضروری ہے کہ جب تم انہیں پکارو تو وہ تمہیں تمہاری پکار اور دُعا کا جواب دیں۔ مگر تم جانتے ہو کہ تمہارے معبودوں نے کبھی تمہاری بات کا جواب نہیں دیا۔ تو جو ایسے بے بس اور لاچار ہیں۔ تمہیں ان کی پوجا کرتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔

﴿مُردے ہیں﴾ قرآن عزیز میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اثبات اور شرک کی مذمت کے لئے ایسے ٹھوس اور واضح دلائل بیان فرمائے گئے ہیں کہ کوئی صاحب عقل ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ مسئلہ الوہیت کی مزید وضاحت کیلئے ہم آپ کو کتاب الٰہی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں پارے میں لئے چلتے ہیں۔فرمان ربانی ہے۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا وہ اللہ تعالیٰ جو سب کچھ پیدا فرماتا ہے اس جیسا ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا۔کیا پس تمہیں سمجھ نہیں آتی۔

یعنی تمہارے معبود جنہوں نے آسمان و زمین میں کوئی چیز تخلیق نہیں کی۔وہ اس ذات الٰہی کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں جس نے آسمان' زمین' پہاڑ' درخت' انسان' حیوان' جنات' فرشتے' پرند' درند' چرند اور کائنات کی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ کے تم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں کہ تم انہیں شمار بھی نہیں کر سکتے۔وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" ۝ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو کبھی انہیں شمار نہ کر سکو گے۔بے شک اللہ بہت بخشنے والا' از حد مہربان ہے۔اور اے غیر اللہ کے پرستارو! تم یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے شرکیہ افعال سے اللہ تعالیٰ بے خبر اور غافل ہے۔اور اسے تمہارے باطل نظریات اور غیر شرعی حرکات کا علم نہیں ہے۔بلکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ۔وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۔اور جو کچھ تم چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔اور۔ہاں۔تم جن کو معبود و مسجود اور حاجت روا اور دافع البلاء بنائے ہوئے ہو۔جن کے نام کی نذر و نیاز دے کر انہیں راضی کرنے کو ہی تم نے اسلام اور خدمت اسلام سمجھ رکھا ہے۔ان کی حالت تو یہ ہے کہ انہوں نے آج تک کائنات کی کسی چیز کو تخلیق نہیں کیا۔بلکہ وہ تو خود تخلیق کیے گئے ہیں۔اور خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی عبادت کرنا سوائے جہالت اور ضلالت کے کچھ نہیں ہے۔فرمان الٰہی ہے۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اور جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا مدد کے لئے پکارتے اور جن سے دعائیں مانگتے ہو۔انہوں نے کوئی شئی پیدا نہیں کی بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔اور قبروں میں مدفون جن اولیاء'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصفیاء اور صلحاء کو تم خدائی اختیارات کا مالک گردانتے اور انہیں مصائب و مشکلات کے وقت پکارتے ہو۔ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ ۔ وہ تو مردے ہیں زندہ نہیں ہیں۔ تم کیسے احمق، بے وقوف اور جاہل ہو کہ زندہ معبود اللہ رب العالمین کو چھوڑ کر مُردوں کی پوجا میں لگے ہوئے ہو۔ قبروں میں دفن شدہ اِن اَولیاء اور صلحاء کی بے اختیاری کی حالت تو یہ ہے کہ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ ان بے چاروں کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ قبروں سے دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے؟ (سورۃ نحل آیت نمبر 17 تا 21)

اللہ رب العزت نے معبودان باطلہ کی عبادت سے انسانوں کو بچانے کے لئے کیسے عام فہم اور سادہ انداز میں غیر اللہ کی بے اختیاری واضح فرمائی ہے۔ اگر اب بھی کوئی قبروں کا پجاری اور غیر اللہ کی عبادت کا شیدائی ہے تو اسے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان پیش نگاہ رکھنا چاہیے کہ۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ ۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب مرض النبی ﷺ)

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج اولیاء اللہ کے مقابر اور نام نہاد پیروں کے آستانے شرک کے مراکز بن چکے ہیں۔ وہاں قبروں پر سجدے کئے جاتے ہیں۔ زندہ اور مردہ انسانوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ بعض مقامات پر حجروں اور شجروں کے سامنے جھکا جاتا اور بعض قبروں کا طواف کیا جاتا ہے۔ استغفر اللہ۔ کسی اردو شاعر نے مسلمانوں کی دِین سے دُوری، عقیدۂ توحید کی کمزوری اور شرکیہ اُمور کی انجام دہی پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔

کہیں نخلِ مرقد کی چھاؤں میں سجدے
کہیں مرنے والے کے پاؤں میں سجدے
اِشاروں میں سجدے، نگاہوں میں سجدے
یہاں اور وہاں خانقاہوں میں سجدے!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قُبہ پرستی کا پامال سجدہ
مزاروں پہ جا جا کے ہر سال سجدہ

یہ سب بیج پیروں کا بویا ہوا ہے
کہ ہر شخص بدعت کا جویا ہوا ہے!

جو مائل بخواب اَجل ہو چکے ہیں
لحد میں جو آرام سے سو چکے ہیں

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں
اُنہیں لوگ مشکل کشا مانتے ہیں

اللہ احکم الحاکمین نے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات طیبات میں اپنی الوہیت کے دلائل بیان فرمائے ہیں- اور غیر اللہ کی عبادت سے انسانوں کو منع فرمایا ہے- اور بار بار اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ عبادت کا استحقاق صرف اسی کا ہے جو خالق' مالک' رازق ہو- جو موت وحیات کا مالک اور نظام کائنات کو چلانے والا ہو- قرآن عزیز کے اکیسویں پارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں-

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ - اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا- پھر تمہیں رزق عطاء فرمایا- اللہ تعالیٰ ایسا رازق حقیقی ہے کہ جس نے انسان کیلئے شکم مادر میں بھی اپنی قدرت کاملہ سے رزق کا بندوبست فرمایا- اور پھر پیدائش کے بعد ایک خاص عرصے تک ذات باری تعالیٰ نے ماں کے سینے میں بچے کی خوراک کا انتظام فرما دیا-

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں پیدا فرمایا- پھر تمہاری روزی کا بندوبست فرمایا پھر ایک وقت آئے گا- ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ - جب تمہیں اللہ تعالیٰ موت دے گا- ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ - پھر حشر کے دن تمہیں دوبارہ زندہ فرمائے گا-

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ - کیا ان میں سے کہ جنہیں تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہو۔کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکے۔ یعنی جنہیں ربّ العزت کا شریک بناتے ہو ان میں سے کوئی اس قابل ہے کہ (1) اس نے تمہاری تخلیق کی ہو۔ (2) اس نے تمہیں رزق دیا ہو۔ (3) تمہیں موت سے دوچار کر سکتا ہو۔ (4) پھر مقررہ مدت کے بعد دوبارہ زندگی عطا فرمانے پر قادر ہو۔ جب کوئی یہ کام نہیں کر سکتا تو پھر اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمایا۔ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور جنہیں لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہ ان سے بالاتر ہے۔ (سورۃ لقمان آیت نمبر 40)

خالق ارض و سماء نے آیت الکرسی کے زیر خطبہ الفاظ بابرکات میں یہی بات بیان فرمائی کہ لوگو! لَهٗ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ آسمانوں اور زمینوں میں ہر چیز کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے تمہاری عبادت کا مستحق بھی صرف وہی ایک اللہ عزوجل ہی ہے۔

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق

﴿عزت اور حکومت﴾ اب تک کی گفتگو سے یہ بات بالکل عیاں ہو چکی ہے کہ کائنات میں تمام قسم کے اختیارات کا حقیقی مالک و مختار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ ایسا قادر اور قدیر ہے کہ وہ چاہے تو۔ شاہوں کو گدا کر دے اور غریبوں کو بادشاہ کر دے۔ زبردستوں زیر دست کر دے اور حاکموں کو محکوم بنا دے۔ مال داروں کو محتاج کر دے۔ اور تنگدستوں کو سرمایہ دار بنا دے۔ وہ چاہے تو تخت والوں کو پھانسی کے تختے پر پہنچا دے اور پھانسی گھاٹ پر چڑھے ہوؤں کی زندگی بچا لے۔ وہ چاہے تو یوسف علیہ السلام کو کنعان کے کنویں سے نکال کر مصر کا وزیر خزانہ بنا دے۔ اور شاہی محلات سے جیل پہنچا دے۔ پھر جیل کی کال کوٹھڑی سے مصر کا بادشاہ مقرر فرما دے۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے تو اٹھارہ سالہ بیمار سیدنا ایوب علیہ السلام کے لئے پانی میں شفاء پیدا فرما دے اور ہمارے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لب مبارک میں برکت عطا فرما دے ۔ وہ چاہے تو عزت داروں کو ذلیل کر دے اور حکمرانوں کو ملک بدر کروا دے ۔ عزت، ذلت اور اقتدار وغیرہ سب کچھ اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے ۔ یہ اُس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ طاقت وروں کو کمزور اور کمزوروں کو طاقت ور کر دے ۔ وہ جسے چاہے مسندِ اقتدار پر فائز کر دے اور جس سے چاہے لمحہ بھر میں اقتدار چھین لے ۔ مقتدر کو محتاج اور محتاج کو مقتدر بنانا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے ۔ قرآن حکیم اس امر کا اعلان ان الفاظ میں کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر " ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 26-27)

﴿ترجمہ﴾ آپ فرمایئے!! اے اللہ! اے ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے حکومت عطا فرماتا ہے ۔ اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے ۔ تو جسے چاہے عزت سے نوازتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے ۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار کو اور جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہے بے حساب رزق دے دیتا ہے ۔

آیت الکرسی کا اعلان بھی تو یہی ہے کہ ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا حقیقی اور اصلی بادشاہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿اولاد کی نعمت﴾ آپ جانتے ہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور خاص رحمت ہے۔ نیک اولاد والدین کیلئے دنیا میں عزت وشہرت کا باعث اور آخرت کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ بڑے اولوالعزم انبیاء اور برگزیدہ رسولوں نے دربارِ الٰہی میں اولاد کے لئے دعائیں' التجائیں اور صدائیں کی ہیں۔ جن کا ذکر قرآن حکیم کی متعدد آیات طیبات میں کیا گیا ہے۔ اولاد کا دینا یا نہ دینا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کی خواہشات اور طلب کا پابند نہیں ہے۔ اس کی مرضی ہے کہ کسی کی تمنا پوری کرے یا نہ کرے۔ وہ دینے پہ آئے تو کنواری مریم کو بغیر دعا اور طلب کے عیسیٰ جیسا بیٹا عطا فرمادے۔ اور نہ دینے پر آئے تو ساری عمر دعائیں کرنے کے باوجود شعیب کو فرزند نصیب نہ فرمائے۔ وہ تمام قسم کے اختیارات کا اکیلا مالک اور اولاد کے خزانوں کا تنہا حاکم ہے۔ قرآن مجید کے پچیسویں پارے میں رب العزت کا اعلان ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ج وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (سورہ شوریٰ آیت نمبر 50,49)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرمادیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بلاشبہ وہی جاننے والا' قدرت والا ہے۔

قرآن حکیم کی ان آیات مبارکات نے اولاد دینے یا نہ دینے کے کلی اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا ہے مگر آج قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی آخری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سچی کتاب ماننے کا عقیدہ رکھنے والے' نبی محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت وعقیدت کا دَم بھرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان کا اظہار کرنے والے بعض لوگ قبروں میں مدفون بزرگوں' مصنوعی درباروں اور زندوں اور مردوں سے اولاد طلب کرتے نظر آتے ہیں- شاید علامہ اقبال مرحوم نے ایسے ہی نام نہاد مسلمانوں کے بارے میں کہا تھا۔

خرد نے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل
دِل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

بزرگانِ محترم! آیت الکرسی کے معانی اور مطالب کو سمجھئے' قلب وذہن میں جگہ دیجئے اور شرک سے بچنے کی کوشش فرمایئے- یہ مت سمجھئے کہ ہم نے زبان سے کلمہ توحید پڑھ لیا- نام مسلمانوں والا رکھ لیا اور مسلمانوں کی اولاد ہونے کی بناء پر ہی ہم بخشے جائیں گے- نہیں اور ہرگز نہیں- خدارا- عقیدۂ توحید کی اہمیت وضرورت سمجھئے اور اپنے عقائد واعمال کی اصلاح فرمایئے- بُلھے شاہ نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے۔

علم پڑھیاں اشراف نہ ہوون جیہڑے ہوون اصل کمینے
پیتل کدے نئیں سونا بن دا بھانویں جڑیئے لعل نگینے
شوم توں کدے نہ صدقہ ہووے بھانویں ہوون لکھ خزینے
باجھ "توحید" نجات نئیں بلھیا' بھانویں مریئے وچ مدینے

حقیقت یہ ہے کہ آیت الکرسی نے توحید کی حقیقت کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ شرک کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے- آج کا مسلمان ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت بھی کرتا ہے اور شرک کا ارتکاب بھی کرتا ہے- لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ- بھی کہے جاتا ہے اور قبروں کو سجدہ بھی کیے جاتا ہے- اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار بھی کرتا ہے اور پیروں' فقیروں' بزرگوں' ولیوں اور دُرویشوں کو نظامِ کائنات میں دخیل بھی سمجھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے- آپ احباب آیت الکرسی کے ترجمے کو یاد فرمالیجئے' اس کی تفسیر کو ازبر کر لیجئے اور اس کے احکام کو دل میں جگہ دیجئے تو انشاء اللہ العزیز آپ شرک سے بچ جائیں گے اور عقیدۂ توحید کی مضبوطی کے ساتھ جنت کے راستہ پر گامزن ہو جائیں گے- اللہ رب العالمین ہم سب کو عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے- آمین- لَهٗ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ-

مکھی نہیں بنا سکتے واہ قرآن- تیری عظمت پہ قربان- تو نے اللہ تعالیٰ کے اختیارات اور غیر اللہ کی بے اختیاری کا مسئلہ سمجھانے کے لئے کیسا عام فہم' دلنشین اور بہترین انداز اپنایا ہے اور کیسے پیارے' نیارے اور اعلیٰ طریقے سے لوگوں کو ایک اِلٰہ کے دروازے پہ جھکانے پر آمادہ فرمایا ہے- رب العزت کی کتاب ہدایت کا سترہواں پارہ سورۃ حج کا آخری رکوع اور پہلی آیت کریمہ-

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ! اے دنیا بھر کے انسانوں- تم جس نظریئے پر بھی کاربند ہو- تم جس عقیدہ کے بھی حامل ہو- اور تم نے جو بھی راستہ اختیار کر رکھا ہے- مسلمان ہو تب بھی' غیر مسلم ہو پھر بھی- تم یہودی' عیسائی' ہندو' سکھ اور بدھ مت ہو' تو بھی' توجہ کرو - میں تمہارا رب' تمہارا خالق' تمہارا مالک اور تمہارا رازق تم سے مخاطب ہوں- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو! جی اللہ! ہم حاضر ہیں- ہم سراپا گوش ہیں- باہوش ہیں- تیرے فرمان کی طرف پوری طرح متوجہ ہیں - ارشاد فرمائیے - حکم کیجئے - ہم حاضر ہیں- ارشاد ہوتا ہے- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ' - اے لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو- پوری توجہ سے سنو- کامل استغراق سے سنو اور مکمل انہماک سے سنو- یا اللہ! ہم پوری طرح سننے کیلئے تیار بیٹھے ہیں- ارشاد تو فرمائیے- اعلان ہوتا ہے-

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - بے شک جن لوگوں کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارتے ہو- جن کے نام کی نذرونیاز دیتے ہو- جن کو حاجت روا اور مشکل کشا گردانتے ہو- جن سے غائبانہ مدد طلب کرتے ہو- جن کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہو- جن سے اولاد مانگتے اور شفاء کا سوال کرتے ہو- جن کو کرنی اور بھرنی والے سمجھتے ہو- جنہیں لیکھ میں میکھ مارنے کا مختار جانتے ہو- جنہیں قاضی الحاجات مانتے اور جن کے نام کے وظیفے پڑھتے ہو- اُن کی لاچاری' بےبسی اور محتاجی کا عالم تو یہ ہے کہ- لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ' -وہ سارے اکٹھے ہو کر' تمام جمع ہو کر اور سب کے سب مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے - جو معبودانِ باطلہ ایک حقیر اور معمولی چیز ''مکھی'' نہیں بنا سکتے -وہ تمہیں تین کلو کا ''بیٹا'' کیسے دے سکتے ہیں اور تمہاری حاجتیں کیسے پوری کر سکتے ہیں؟ مکھی کو پیدا کرنا تو بڑی دور کی بات ہے کیونکہ اس کے لئے تو بڑی محنت کرنا پڑے گی -چھوٹے چھوٹے پر بنانا ہوں گے- ہلکا سا پیٹ' مختصر سا سینہ باریک آنکھیں' کان' زبان' ناک' ہاتھ' پاؤں یہ تو بڑی باریک کاریگری اور مشکل کام ہے- اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تمہارے یہ معبود مکھی کیا بنائیں گے- یہ تو اتنے کمزور' بے اختیار اور بےبس ہیں کہ- وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا -اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے- اُن کے حلوے کی پلیٹ سے' کھیر کی تھالی سے' مٹھائی کے ڈبے سے' گوشت کے ڈونگے سے' زردے کی پرات سے اور سویوں کی ٹرے سے' مکھی کوئی ذرہ اٹھا کر لے جائے تو یہ سارے کے سارے مل کر- لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ --- اس مکھی سے وہ چیز چھڑا نہیں سکتے اور واپس نہیں لے سکتے- جو ایسے کمزور اور لاچار ہیں- وہ تمہارے کام کیسے آسکتے ہیں- اللہ اکبر-

آپ اس آیت مقدسہ کے الفاظ کی ندرت اور اللہ رب العزت کی قدرت پر غور فرمائیں کہ خالق ارض و سماء نے غیر اللہ کی بے اختیاری اور اپنے مختار کل ہونے کا کیسا باکمال طریقے سے تعارف کروایا ہے- اس آیت کے آخری جملے نے تو غیر اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عبادت کے تصور کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ طلب کرنے والے کمزور ہیں اور جن سے مدد طلب کی جاتی ہے وہ بھی ازحد ناتوان اور کمزور ہیں۔ اگر غیر اللہ کے پجاری اس ایک آیت پر ہی پوری طرح غور کر لیں تو انہیں اپنی جہالت اور حماقت کا اچھی طرح علم ہو سکتا ہے۔ کہ جو معبود ایسے بے اختیار' کمزور اور ناتواں ہیں' ان سے حاجات طلب کرنا' انہیں مالک و مختار جاننا۔ اور ان سے مافوق الاسباب مدد مانگنا بڑی احمقانہ حرکت اور جاہلانہ بات ہے۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ غیر اللہ کے پجاری بندوں کا گلہ اور شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اس کی قدر جاننا چاہیے تھی۔ یعنی ان غیر اللہ کے پجاریوں اور اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں دوسروں کو شریک گرداننے والوں نے اللہ کی قدرت پر کبھی غور ہی نہیں کیا۔ جس نے اس پوری کائنات کو اور خود اُن کو عدم سے وجود بخشا ہے اور زندگی جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ اگر وہ اللہ رحیم و کریم کے کسی بھی کارنامے پر غور کرتے تو اس کے اختیار و تصرف میں کسی مخلوق کو شریک بنانے کی حماقت نہ کرتے۔ بلکہ اس کی قدرتِ کاملہ اور اختیاراتِ واسعہ کی بناء پر صرف اسی کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی صورت بھی کسی کو شریک نہ کرتے۔ کیونکہ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو بڑا طاقتور اور ہر چیز پر غالب ہے۔ غالب اور طاقت ور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو چھوڑ کر کمزور اور ضعیف کو پکارنا' حماقت اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟۔

صرف اللہ تعالیٰ ان قرآنی آیات سے یہ بات اظہر من الشمس اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ۔

۞ پوری کائنات کا مختارِ کل صرف -------------- اللہ تعالیٰ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نفع ونقصان کا مالک صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- معطی اور مانع یعنی دینے اور نہ دینے والا صرف ------ اللہ تعالیٰ ہے۔
- نظامِ کائنات کا مدبر و متصرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- موت وحیات کا مالک صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- بیماری لگانے والا اور صحت عطاء فرمانے والا صرف --- اللہ تعالیٰ ہے۔
- اولاد کے خزانوں کا مالک صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- ہر چیز پر غالب صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- تمام طاقتوں کا مالک صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- حاکم مطلق صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- رزق میں تنگی اور وسعت کرنے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- دُعائیں قبول کرنے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- حاجات پوری کرنے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- مصائب دور کرنے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- بگڑی بنانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- ڈوبتوں کو بچانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- کشتیاں پار لگانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- بیڑی ''بنے'' لانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- مشکلات حل فرمانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- نظام کائنات کو چلانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- سورج کو مشرق سے طلوع فرمانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔
- مغرب میں غروب فرمانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⊛ ضروریاتِ زندگی مہیا فرمانے والا صرف ---------- اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

یہی آیت الکرسی کا اعلان ہے۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے' سب کا مالک ومختار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ذرہ کے مالک نہیں ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ کوئی مالک ومختار نہیں ہے۔ کوئی مافوق الاسباب پکار کے قابل نہیں ہے۔ کوئی مشکل کشا نہیں ہے۔ کوئی حاجت روا نہیں ہے اور کوئی بھی دافع البلاء نہیں ہے۔ ذاتِ الٰہی کے علاوہ جنہیں معبود سمجھا جاتا۔ مسجود گردانا جاتا۔ مشکل کشا جانا جاتا اور حاجتیں پوری کرنے والے مانا جاتا ہے۔ وہ تو کائنات میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں ہے۔ کسی حقیر سے حقیر شئی پر بھی ان کا تصرف اور اختیار نہیں ہے اور کسی قسم کے کام میں وہ اللہ تعالیٰ کے شریک وسہیم نہیں ہیں۔ اس امر کی وضاحت اور صراحت بھی قرآن حکیم نے بیان فرمائی ہے۔ بائیسویں پارے میں فرمان الٰہی ہے۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چلتا رہے گا ---------- آپ نے یقیناً دیکھا ہو گا کہ جب سورج طلوع ہونے کے قریب ہوتا ہے تو روشنی کی ایک لکیر آسمان پر نمودار ہوتی ہے۔ یہ دن کا آغاز ہے۔ پھر یہ روشنی پھیلنا شروع ہو جاتی ہے اور ہر چیز واضح نظر آنے لگتی ہے۔ پھر سورج کی روشنی تیز ہوتی اور بڑھتی ہی چلی جاتی اور اس میں حرارت اور شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر زوال کا وقت شروع ہو جاتا ہے پھر بتدریج گرمی اور روشنی میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ تا آنکہ غروبِ آفتاب کے کچھ دیر بعد روشنی ختم ہو جاتی اور تاریکی چھا جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر دن اور رات کا نظام تخلیق نہ فرماتا تو کوئی چیز زندہ نہ رہ سکتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نباتات' فصلات اور باغات میں سے کوئی چیز بھی نہ اُگ سکتی- یہ سب کارنامے تو صرف پروردگارِ عالم کے ہیں- فرمایا- ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ - یہ تمہارا اللہ ہے جو تمہارا پروردگار بھی ہے- لَہُ الۡمُلۡکُ - سارے جہان میں بادشاہت بھی صرف اُسی کی ہے - اس لئے تمہاری بندگی اور عبادت کا مستحق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے. جس نے - دن اور رات کا نظام قائم فرمایا- سورج اور چاند کو کام پر لگایا اور ہر شئی کا وقت مقرر فرمایا - آگے فرمایا- وَالَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ - اور جن لوگوں کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو- ان سے دُعائیں' مانگتے اور التجائیں کرتے ہو- جن کی نیازیں پکانا اور نذریں دینا تم اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھتے ہو- جنہیں تم نے اپنے خیال میں خدائی اختیارات کا مالک بنا رکھا ہے- ان کی حالت تو یہ ہے کہ- مَا یَمۡلِکُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِیۡرٍ - وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں- "قطمیر" کا لفظ میری اور آپ کی خصوصی توجہ کا متقاضی ہے- "قطمیر" کھجور اور اس کی گٹھلی کی درمیانی جھلی کو کہا جاتا ہے- یہ ایک باریک سا چھلکا' گٹھلی پر لفافے کی طرح چڑھا ہوا ہوتا ہے- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مشرکو! جنہیں تم نے شریک بنا رکھا ہے وہ تو کھجور کی گٹھلی کے اس باریک چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں- جب انہیں کائنات میں معمولی سے معمولی اختیار بھی حاصل نہیں ہے تو وہ تمہارے مشکل کشا اور حاجت روا کیسے ہو سکتے ہیں- اب اس سے اگلی آیت سماعت فرمایئے- ارشادِ ربانی ہے-

اِنۡ تَدۡعُوۡھُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡا دُعَآءَکُمۡ - اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے- وَلَوۡ سَمِعُوۡا - اور اگر بالفرض سن بھی لیں- تو ان کے سننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے- کیونکہ- مَا اسۡتَجَابُوۡا لَکُمۡ - وہ تمہاری دعائیں' التجائیں اور صدائیں قبول نہیں کر سکتے - تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتے - تمہارے کسی کام نہیں آسکتے - اور تمہاری ضرورتیں اور حاجتیں پوری نہیں کر سکتے - اور تمہاری پکار کا کوئی جواب بھی نہیں دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ۔اور۔یاد رکھو۔جن کو تم نے دنیا میں مالک و مختار سمجھ رکھا ہے۔کل قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک سے بے زاری کا اظہار کرتے ہوئے تمہارے ساتھ لاتعلقی کا اعلان کردیں گے۔قرآنی الفاظ ہیں۔وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۔اور قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کردیں گے۔(اور کہیں گے۔ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۔(سورہ یونس آیت نمبر 28) تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِيْنَ (سورہ یونس آیت نمبر 29) ہم تو تمہاری عبادت سے بے خبر تھے۔) اللہ کریم فرماتے ہیں کہ میں تمہیں قبل از وقت صورت حال سے آگاہ کررہا ہوں کہ آج جن لوگوں کو تم میرا شریک بنارہے ہو۔یہ نہ تو دنیا میں تمہارے کسی کام آسکتے ہیں اور نہ قیامت کے دن تمہارا کچھ سنوار سکیں گے۔بلکہ الٹا تم سے ناراض ہوں گے کہ تم نے ہمیں خدا کا شریک کیوں بنایا اور یاد رکھو۔اللہ تعالیٰ ایسی سچی خبر تمہیں سنا رہا اور عقیدہ توحید تمہیں سمجھا رہا ہے کہ اس طرح کی سچی خبر تمہیں کوئی دوسرا بتلا ہی نہیں سکتا۔وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ ۔اور اللہ تعالیٰ خبیر کی طرح تمہیں کوئی دوسرا صحیح خبر نہیں دے سکتا۔یہ صحیح خبر تمہیں اللہ تعالیٰ نے دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارے دوسرے تمام معبود تمہاری صداؤں کو نہیں سنتے ۔اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجات پوری نہیں کرسکتے اور وہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک سے انکار کردیں گے۔آگے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ۔اے جہان بھر کے لوگو! تم چاہے عالم ہو۔۔مفتی اور خطیب ہو۔۔ادیب ہو۔۔مقرر ہو۔۔محدث ہو۔۔مفسر ہو۔۔مجتہد ہو۔۔پیر ہو۔۔فقیر ہو۔۔ولی ہو۔۔علی ہو۔۔نبی ہو۔يَا أَيُّهَا النَّاسُ ۔اے تمام لوگو! اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ ۔تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج۔اس کے در کے سوالی اور اس کے سامنے فقیر ہو۔وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز۔حمد وثناء کے لائق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے-(سورۃ فاطر آیت نمبر 13-15)

اِن آیات طیبات نے آیت الکرسی کے کلمات کی مزید وضاحت فرمادی کہ آسمان و زمین کی تمام اشیاء کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے- اس لئے عبادت کا استحقاق صرف اسی کا ہے- اس کے سوا کسی کی عبادت کسی صورت بھی جائز نہیں ہے- اللہ رب العزت نے قرآن عزیز میں رسول مکرم ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں کی پوجا کرنے والوں سے یہ بات کہہ دیجئے کہ جنہیں تم لوگ پکارتے اور مشکلات میں مافوق الاسباب مدد کے لئے بلاتے ہو- ان کا کائنات میں کسی چیز پر کوئی اختیار نہیں ہے- نہ انہوں نے کسی شئی کو بنایا ہے' نہ کسی چیز کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ اور شرکت ہے اور نہ ظاہری و باطنی اسباب پر ان کا کوئی کنٹرول ہے- جب وہ ایسے بے اختیار اور بے بس ہیں تو پھر وہ تمہاری بگڑی کو کیسے سنوار سکتے اور تمہیں کیسے فائدہ پہنچا سکتے ہیں- فائدہ یا نقصان تو وہی پہنچا سکتا ہے جس کے پاس اس کے اختیارات ہوں- اور جو خود بے اختیار اور مجبور ہو وہ کسی دوسرے کو نفع یا نقصان کیسے پہنچا سکتا ہے- اسی بائیسویں پارے کی آیت کریمہ ہے-

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ (سورۃ سبا آیت نمبر 22)

﴿ترجمہ﴾ (اے اللہ کے رسول! ﷺ) آپ ان سے فرمائیے کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا (اِلٰہ) گمان کرتے ہو- ان سب کو پکار کر دیکھ لو- وہ آسمانوں اور زمین میں ذرّہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے- نہ ہی آسمانوں اور زمین میں ان کا کوئی حصہ ہے- اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے-

آسمانوں' زمین اور ان میں موجودات کا مالک و مختار کون ہے؟-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت الکرسی اس سوال کا جواب یوں دیتی ہے کہ۔لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات کا مالک اور مختار صرف اور صرف اللہ رب العالمین ہے۔

کوئی مختار کل نہیں کائنات ہست و بود میں صرف اللہ رب العزت ہی ہر چیز کا خالق' مالک اور مختار کل ہے۔وہ جہان کی جس چیز میں جتنا اور جیسا چاہے تصرف کرے اسے نہ کوئی روک سکتا ہے نہ اس کے فیصلوں پر اعتراض کر سکتا ہے ۔لوگوں کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات کی تقسیم شروع کر دیں۔کسی کو بارش برسانے والا بنا دیں۔کسی کو اولاد بخشنے کا اختیار دے دیں۔کسی کو بیمار کرنے والا کہہ دیں۔کسی کو صحت کا مالک سمجھنے لگیں۔کسی کو فریاد رس قرار دے لیں اور کسی کو خزانوں کا مالک مقرر کر لیں۔

یاد رکھیں کوئی جن ہو یا فرشتہ---کوئی نبی ہو یا ولی---کوئی پیر ہو یا پیغمبر---کوئی زندہ ہو یا فوت شدہ---کوئی امام ہو یا فقیہ---کوئی مرد ہو یا عورت ---کوئی انسان ہو یا غیر انسان---کسی کا قطعاً یہ استحقاق نہیں ہے کہ اسے بندگی کے مقام سے اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں شریک بنا دیا جائے اور پھر اس سے مافوق الاسباب مانگنا شروع کر دیا جائے۔ہر قسم کے کلی اختیارات کا مالک صرف اللہ رحیم و کریم ہے۔قرآن عزیز کے بیسویں پارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ۔آپ کا رب جو چاہتا ہے تخلیق فرماتا ہے اور تمام اختیارات کا مالک وہی ہے۔مَا کَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔انہیں یعنی تمہارے معبودوں کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ (شرک سے) پاک ہے اور جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔اللہ کریم اس سے بلند و بالا ہے۔(سورۃ قصص آیت نمبر 68)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل، اشرف اور اعلیٰ مخلوق "انسان" ہے۔ انسانوں میں سب سے زیادہ محترم، مکرم اور معظم ہستیاں انبیاء کرام اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ انبیاء اور رسل میں سب سے معزز ذات سید کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد مثالوں کے ذریعے یہ بات سمجھائی ہے کہ خدائی اختیارات میں تو میرے انبیاء اور رسول بھی دخیل و شریک نہیں ہیں تو پھر کوئی دوسرا کیسے مختارِ کل اور لوگوں کے نفع و نقصان کا مالک ہو سکتا ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام کے نام، مقام اور کام سے آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ نے ساڑھے نو سو سال اللہ تعالیٰ کی توحید اور یکتائی کا اعلان فرمایا۔ اس طویل عرصے میں صرف اَسّی افراد عقیدۂ توحید سے منسلک ہوئے۔ باقی ساری قوم غیر اللہ کی پجاری اور اپنے زمانے کے پانچ بزرگوں ودّ۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق اور نسر کو ہی مختار کل اور نفع و نقصان کا مالک گردانتی رہی۔ آخر کار قوم کے شرکیہ اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قومِ نوح پر عذاب نازل فرما دیا۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی شدید خواہش اور کوشش تھی کہ میرا صاحبزادہ کنعان ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر عذاب الٰہی سے بچ جائے قرآن حکیم فرماتا ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنے فرزند کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یَابُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکَافِرِیْنَ ۝ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کا ساتھ نہ دے۔ ضدی اور بگڑے ہوئے صاحبزادے نے باپ کی آرزو کو ٹھکراتے ہوئے کہا۔ سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ۔ میں ابھی پہاڑ کی طرف جا کر پناہ لے لوں گا۔ یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ۔ وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ شفیق باپ اور رب کے رسول نے فرمایا۔ صاحبزادے کس خبط کا شکار ہو۔ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ۔ آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ خود ہی رحم فرما دے۔ ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ۔ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُغْرَقِیْنَ ٥ دونوں کے درمیان پانی کی ایک لہر حائل ہوگئی اور سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا ان کی نگاہوں کے سامنے پانی میں غرق ہوگیا۔(سورۃ ھود آیت نمبر 43,42)

میں فی الوقت اس واقعہ کی تفصیلات عرض کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ صرف اس امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے نفع اور نقصان کے اختیارات میں اپنے برگزیدہ انبیاء کرام کو بھی اپنا شریک نہیں کیا تو دوسرے لوگوں کو خدائی اختیارات میں حصے دار کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ آپ نے غور فرمایا کہ جناب نوح علیہ السلام کے سامنے ان کا بیٹا ڈوب گیا۔ اتنا عظیم باپ جب اپنے حقیقی بیٹے کو عذاب الہی سے نہیں بچا سکا تو دوسرا کون ہے جو مشکل کے وقت کسی کے کام آسکے؟ یہ عقیدہ اپنایئے کہ اے اللہ!

تو جس کو ڈبونے پر آئے ہے کون جو اُس کو پار کرے
مجبور رہا محبوب تیرا کشتی میں پسر کو بٹھا نہ سکا

سیدنا نوح علیہ السلام نے بیٹے کو بچانا چاہا۔ مگر رب العالمین نے اسے ڈبونا چاہا تو اللہ تعالی کا فیصلہ ہی غالب آیا۔ جناب نوح علیہ السلام انتہائی کوشش اور خواہش کے باوجود اللہ رب العزت کا فیصلہ تبدیل نہ کروا سکے۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اپنے اَمر، حکم اور فیصلے کو نافذ کرنے پر غالب ہے۔(سورۃ یوسف آیت نمبر 21)

جو منظور خدا آیت الکرسی کے زیر خطبہ الفاظ وکلمات اس امر کا اعلان کر رہے ہیں کہ زمین اور آسمان کی تمام اشیاء کا مالک ومختار صرف اللہ تعالی ہے۔ وہ جسے ڈبونے کا فیصلہ کرلے اسے کوئی بچا نہیں سکتا اور رب العالمین جسے بچانا چاہے اسے کوئی ہلاک نہیں سکتا۔ ساری کائنات ایک طرف ہو اکیلا خالق کائنات ایک طرف ہو تو پھر بھی اللہ تعالی کی مرضی ہی غالب آئیگی۔ کیونکہ اس جہانِ رنگ وبو میں۔

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

تاریخ انبیاء میں جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اِسم مبارک بڑا معروف د

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہے۔ آپ علیہ السلام کو "خلیل اللہ" کے عالی شان لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور مذاہب عالم میں آپ کو احترام و اِکرام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی زندگی کی دعاؤں کے ثمر اپنے پیارے لختِ جگر اور نورِ نظر کو رضائے الٰہی کیلئے ذبح کرنا چاہا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ باپ ذبح کرنے کے لئے تیار۔۔ بیٹا ذبح ہونے کے لے تیار۔۔۔ تمام انتظامات مکمل۔۔۔۔ ابراہیم کے ہاتھ میں تیز چھری۔۔ اسماعیل سراپا تسلیم۔۔ باپ کے آگے پیشانی کے بل لیٹے ہوئے۔ دونوں فرمانبردار۔ دونوں اطاعت گزار۔ باپ کی خواہش ہے کہ بیٹا قربان ہو جائے۔ بیٹے کی تمنا ہے کہ میری قربانی مقبول ہو جائے۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ جب دونوں فرمانبردار ہو گئے اور ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل کو پیشانی کے بل لٹا لیا۔ اللہ اکبر۔

آپ تصور فرمائیں۔ میں صرف اشارات کر رہا ہوں۔ باپ کی مرضی کہ میرے فرزند کا گلا کٹ جائے۔ بیٹے کی خواہش کہ میری شاہ رگ پہ چھری چل جائے۔ مگر رب کی مرضی کہ میرے اسماعیل کو خراش بھی نہ آئے۔ غور فرمایئے اور سوچ کر فیصلہ فرمایئے کہ۔ کیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مرضی پوری ہوئی۔ کیا اسماعیل کی آرزو پوری ہوئی۔ رب العالمین کی قسم! ان دونوں کی مرضی پوری نہیں ہوئی۔ مرضی پوری ہوئی تو عرش والے اِلٰہ کی مرضی پوری ہوئی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام تو مختارِ کل نہ ہوئے۔ اسماعیل تو مختارِ کل نہ ہوئے بلکہ مختارِ کل وہ ہوا جس کے بارے میں آیت الکرسی کہہ رہی ہے کہ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مالک یعنی مختارِ کل صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

- مارنے والا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ
- زندہ رکھنے والا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ
- بچانے والا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ
- مٹانے والا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ
- روزی دینے والا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ
- نہ دینے والا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بادشاہ حقیقی ------- اللہ تعالیٰ
- متصرف الامور ------- اللہ تعالیٰ
- مدبر کائنات ------- اللہ تعالیٰ
- خالق ارض وسماء ----- اللہ تعالیٰ
- عالم الغیب ------- اللہ تعالیٰ
- ہر چیز سے باخبر ----- اللہ تعالیٰ
- سب سے اوّل ----- اللہ تعالیٰ
- سب سے آخر -------- اللہ تعالیٰ
- ازل سے ------- اللہ تعالیٰ
- ابد تک ---------- اللہ تعالیٰ
- جنت کا مالک ----- اللہ تعالیٰ
- جہنم کا خالق ------- اللہ تعالیٰ

اس کے سوا نہ کوئی کائنات میں کوئی مختارِ کل نہیں ہے۔

- کوئی عالم ------ مختار کل نہیں۔
- کوئی مفتی --- مختار کل نہیں۔
- کوئی پیر ------ مختارِ کل نہیں۔
- کوئی نبی --- مختارِ کل نہیں۔
- نوح نجی اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کل نہیں۔
- ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کُل نہیں۔
- اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کُل نہیں۔
- موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کُل نہیں۔
- داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کُل نہیں۔
- یوسف نبی اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کُل نہیں۔
- عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ---------- مختارِ کل ---- اور ----
- سید وُلدِ آدم جناب محمد رسول اللہ ﷺ بھی مختارِ کُل نہیں ہیں۔

مختارِ کل صرف وہی ہے جو۔ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔ کا مصداق ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ رب العالمین، احسن الخالقین، ارحم الراحمین اور احکم الحاکمین ہے۔

نفع اور نقصان جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار انبیاء کرام میں سب سے زیادہ معظم، محترم اور مکرم ہستی سید الاتقیاء، امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ قرآن حکیم اس امر کی وضاحت اور صراحت فرماتا ہے کہ خالق ارض وسماء کے اختیارات میں اس کے آخری رسول ﷺ بھی شریک وسہیم اور حصہ دار نہیں ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے حاجات طلب فرماتے، مشکلات میں اسے ہی پکارتے اور عام حالات میں بھی اسی سے دعائیں کرتے اور مدد مانگتے تھے۔ افسوس کہ بعض لوگوں نے آپ ﷺ کے بارے میں غلو سے کام لیتے ہوئے آپ کو خدائی اختیارات کا مالک سمجھ رکھا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ میں کوئی بھی قدر مشترک نہیں ہے۔ کیونکہ

- اللہ تعالیٰ -- مالک ہے۔ ❁ رسول محترم ﷺ ---- مملوک ہیں۔
- اللہ تعالیٰ -- خالق ہے۔ ❁ رسول محترم ﷺ ---- مخلوق ہیں۔
- اللہ تعالیٰ -- حاکم ہے۔ ❁ رسول محترم ﷺ ---- محکوم ہیں۔
- اللہ تعالیٰ -- رازق ہے۔ ❁ رسول محترم ﷺ ---- مرزوق ہیں۔
- اللہ تعالیٰ --- قادر ہے۔ ❁ رسول محترم ﷺ ---- مقدور ہیں۔
- اللہ تعالیٰ -- غالب ہے۔ ❁ رسول محترم ﷺ ---- مغلوب ہیں۔

---- اور ----

- رسول مکرم ﷺ --- عابد ہیں۔ ❁ اللہ تعالیٰ --- معبود ہے۔
- رسول مکرم ﷺ --- ساجد ہیں۔ ❁ اللہ تعالیٰ --- مسجود ہے۔
- رسول مکرم ﷺ --- حامد ہیں۔ ❁ اللہ تعالیٰ --- محمود ہے۔
- رسول مکرم ﷺ -- لینے والے ہیں۔ ❁ اللہ تعالیٰ -- دینے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ رسولِ مکرم ﷺ --- سونے والے ہیں۔ ❁ اللہ تعالیٰ - سلانے والا ہے۔

❁ رسولِ مکرم ﷺ دعا کرنیوالے ہیں۔ ❁ اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں نبی آخرالزماں ﷺ کو حکم دیا ہے کہ

قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِی نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ - آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے نفع اور نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

(سورۃ اعراف آیت نمبر 188)

کتاب الٰہی کے گیارہویں پارے میں اللہ کریم نے رسولِ محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو یوں حکم فرمایا ہے کہ۔

قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ - آپ فرما دیجئے کہ میں تو اپنی جان کے نقصان اور نفع کا بھی مالک و مختار نہیں ہوں۔ (سورۃ یونس آیت نمبر 49)

قرآن حکیم فرماتا ہے کہ جس طرح رسولِ معظم ﷺ اپنی ذات کے معاملے میں مالک و مختار نہیں ہیں۔ اسی طرح کسی دوسرے کے بارے میں بھی آپ مختار و مالک نہیں ہیں۔ قُلْ لَّا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا - (سورۃ جن آیت نمبر 21) (اے رسول ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان اور نفع کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

مختارِ کل اور مالک حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے متعلق آیت الکرسی کے زیرِ بحث کلمات اعلان کر رہے ہیں۔ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ - اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدہ توحید پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید

زِندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلہ عِلمِ کلام!
روشن اس ضو سے اگر ظلمت کردار نہ ہو
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام!
میں نے اے میرِ سپہ تری سپہ دیکھی ہے
قُل ھُوَ اللہ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام!
آہ! اس راز سے واقف ہے نہ ملاؔ نہ فقیہ
وحدت افکار کی بے وحدت کردار ہے خام!
قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام!

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 6

مسئلۂ شفاعت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

﴿ترجمہ﴾ کون ہے جو اس (اللہ) کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟

اللہ رب العالمین کی حمد و ثناء، تعریف و تسبیح اور کبریائی کے اظہار و بیان کے بعد لاتعداد، ان گنت، بے شمار اور بے حساب درود و سلام سید البشر، امام الرسل، پیغمبر اعظم، رحمت مجسم سرور عالم جناب محمد مصطفی ﷺ پر جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین اور شفیع المذنبین بنا کر مبعوث فرمایا- آپ ﷺ نے کفر و شرک میں جکڑی ہوئی انسانیت کو توحید الٰہی کا راستہ دکھلایا- سینکڑوں معبودوں کے پجاریوں کو ایک رب کے حضور جھکایا اور رسوم آبائی کے طوق پہنی ہوئی قوم کو اِتباعِ رسول کا سبق پڑھایا- اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہمارے محبوب آقا کی ذات اَقدس و اَطہر پر درود و سلام نازل فرمائے-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا - عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور خصوصی لطف و کرم سے آیت الکرسی کی تشریح و تعبیر اور توضیح و تذکیر کا آج چھٹا خطبہ جمعہ مبارکہ ہے- اس آیت کریمہ میں بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی الوہیت، یکتائی اور توحید کے واضح اور ٹھوس دلائل بیان فرمائے گئے ہیں- چونکہ عام طور پر ''مسئلہ شفاعت'' کی غلط توجیہ کے باعث عقیدۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت مقدسہ میں اس مسئلہ کی وضاحت بھی فرما دی ہے اور یہی ہمارا آج کا موضوع ہے۔ مَنْ ذَالَّذِیْ ۔ کون ہے جو۔ یَشْفَعُ ۔ سفارش کرے۔ عِنْدَہٗ ۔ اس (اللہ) کے حضور۔ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۔ مگر اس کی اجازت سے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے دربار عالی شان میں سفارش اور شفاعت نہیں کر سکتا۔

ہمارے ہاں عام طور پر شفاعت کا مفہوم یہ سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندوں کی اس کے ہاں بڑی قدر و منزلت اور عزت و احترام ہے۔ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے محبوب' لاڈلے اور پیارے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ہر بات منوا لیتے۔ اس سے فیصلے تبدیل کروا لیتے اور اپنی مرضی پوری کروا لیتے ہیں۔ لہذا اگر ہم اولیاء کرام' صلحاء عظام اور بزرگان دین کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ انہیں (نذر نیاز' چڑھاوے' سجدہ تعظیمی یا کسی بھی طریقے سے) راضی کر لیں تو وہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں ہماری سفارش کر کے ہمیں بخشوا لیں گے۔ عذاب سے بچا لیں گے اور جنت دلوا دیں گے۔

شفاعت کے اس تصور کے نتیجے میں انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے' اس کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کا قرب تلاش کرنے کی بجائے ساری عمر زندہ یا فوت شدہ بزرگوں کو راضی کرنے کی کوشش میں لگا رہتا اور اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے اپنے خود ساختہ سفارشیوں پر بھروسہ کرتا اور پیش آمدہ مصائب و مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی بجائے اپنے مزعومہ سفارشیوں کو پکارتا اور ان سے مافوق الاسباب مدد طلب کرتا رہتا ہے۔ ایسا امیدوار شفاعت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی' غصہ اور غضب سے ڈرنے کی بجائے اپنے مقرر کردہ سفارشیوں سے خوف کھاتا اور خود کو اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان اور فضل و کرم کا محتاج سمجھنے کی بجائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سفارشیوں کی نظر کرم کا محتاج رہتا ہے۔ ایسا انسان اپنے شفیع کو اللہ کی صفات سے متصف کرنے کے بعد اسے اپنے جمیع معاملات کا مالک و مختار جان کر شرک کا اِرتکاب کرتا اور رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر کثرت سے نیک اعمال بجالانے کی بجائے خود ساختہ سفارشیوں پر اعتماد کر کے اعمالِ صالحہ کی انجام دہی میں سستی، کاہلی اور بے توجہی کا مظاہرہ کرتا اور بے عملی کی زندگی گزارتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی میں توحیدِ ربانی کی اہمیت، ضرورت اور افادیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ شفاعت کی حقیقت کو بھی بیان فرمادیا ہے۔

شفاعت کا معنیٰ اور مفہوم لفظِ شفاعت ''شفیع'' سے ماخوذ و مشتق ہے۔ جس کا معنیٰ دو چیزوں کو آپس میں جوڑنا، ملانا اور جفت بنانا ہے۔ شفاعت کا اصطلاحی مفہوم ہے کسی کمزور آدمی کی مدد کے لئے کسی بڑے کا ساتھ مل جانا یعنی اس کی سفارش کرنا۔ سفارش کرنے والا چونکہ ضرورت مند کا جوڑ اور ساتھی بن جاتا ہے۔ اس لئے اسے عربی میں ''شفیع'' اور جس کے لئے سفارش کی جائے اسے 'مشفوع' کہا جاتا ہے۔

اِصطلاحِ شریعت میں قیامت کے دن کسی گنہگار شخص کی مغفرت اور بخشش کیلئے دربار الٰہی میں کسی نبی، ولی، فرشتے یا کسی دوسرے کی سفارش کو ''شفاعت'' کہا جاتا ہے قیامت کے دن شفاعت کی ابتداء سردارِ کائنات، محسن انسانیت جناب محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہوگی۔ اس ابتدائی شفاعت کو ''شفاعت عظمیٰ یا شفاعت کبریٰ'' کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت کے بعد دیگر انبیاء کرام، صلحاء عظام اور کئی دیگر لوگ بھی سفارش کریں گے۔ جنکی تفصیل انشاءاللہ العزیز آئندہ خطبے میں بیان کی جائیگی

دنیا میں کسی شخص کے جائز کام کے لئے سفارش کرنا نیکی، اجر اور ثواب کا کام ہے۔ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا- اِشْفَعُوْا تُؤجَرُوْا - اچھی سفارش کرو، تمہیں اس کا اجر دیا جائے گا- (سنن نسائی مع التعلیقات السلفیہ صفحہ 292 جلد اول' کتاب الزکوۃ' باب الشفاعۃ فی الصدقۃ)

قرآن حکیم نے شفاعت کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں - (۱) اچھی سفارش (۲) بری سفارش --- جو شخص کسی حاجت مند کا جائز کام کروانے کے لئے سفارش کرتا ہے- اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب عطاء فرمایا جائے گا اور جو شخص کسی کے ناجائز کام کیلئے غلط سفارش کرتا ہے- اسے غلط اور ناجائز کام میں معاونت کی سزا دی جائے گی- اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے-

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ (سورۃ نساء آیت نمبر 85)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص (کسی کیلئے) اچھی سفارش کرے گا- اسے اس کے ثواب میں سے حصہ ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرے گا تو اسے اس کے گناہ میں سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے-

بزرگان محترم! اگر آپ کسی ضرورت منداور حاجت مند کے کام آسکتے ہیں تو جائز کام میں اس کی معاونت' خدمت اور سفارش ضرور فرمائیے- آپ کی سفارش کی وجہ سے اگر کسی کا کام ہو گیا تو وہ آپ کو دعائیں دے گا اور اللہ تعالیٰ آپ کو ثواب عطا فرمائے گا- اگر بالفرض آپ کی کوشش اور سفارش کے باوجود کام نہ ہوا تو پھر بھی رب العزت کی طرف سے اجر دیا جائے گا- بقول مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ تعالیٰ-

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

مگر کسی ناجائز' غلط اور نامناسب کام کیلئے کسی کی سفارش اور مدد ہرگز نہ کیجئے- اگر آپ نے ناجائز کام کی سفارش کی تو آپ گناہ گار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سزا کے مستحق ٹھہریں گے- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے- تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط (سورۃ مائدہ آیت نمبر 2)

﴿ترجمہ﴾ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو- اور گناہ اور سرکشی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو-

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے- آمین-

﴿یہودیوں کا عقیدہ شفاعت﴾ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے جناب یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں اور انکی اولاد کو بنی اسرائیل یا یہودی کہا جاتا ہے- یہودی جناب ابراہیم کی نسل سے ہونیکی بناء پر اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز اور اعلیٰ گردانتے تھے- ان کا دعویٰ تھا کہ ہم پیغمبر زادے ہیں- ہمارا گھرانہ اللہ تعالیٰ کا خاص کنبہ ہے- ہمارے خاندان میں بڑے عظیم المرتبت انبیاء اور سلاطین گزرے ہیں- وہ سب اللہ تعالیٰ کے محبوب' مقبول اور برگزیدہ بندے تھے- بلکہ ہماری نسل کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کا نزدیکی اور پیارا ہے- ہمارے خاندان کے ایک عظیم بزرگ اور نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا بنایا ہوا ہے- وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ٳبْنُ اللّٰهِ- اور یہودیوں نے کہا عزیر علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں- جس طرح باپ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لاڈلے فرزند کی بات مسترد نہیں کرسکتا- اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ پیغمبر اور بیٹے عزیر علیہ السلام کی بات رد نہیں کرے گا اور جناب عزیر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ سے ہماری بخشش کروالیں گے- ان کا خیال تھا کہ نہ صرف عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرزند ہیں بلکہ ان کے اس خصوصی تعلق کی بناء پر ہم سب اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد ہیں-نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبّٰٓؤُہٗ -(سورۃ مائدہ آیت نمبر 18) ہم سب اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں- جس طرح کوئی باپ اپنے بیٹے کو آگ میں پھینکنا گوارا نہیں کرتا- اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ہمیں جہنم کی آگ میں ڈالنا پسند نہیں کرے گا- اور اگر ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے ہمیں عذاب میں مبتلا کرنا ضروری بھی ہوا تو ہمارے بزرگ آباؤ اجداد- جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول ہیں- رب العزت کے دربار میں ہماری سفارش کریں گے اور اس کی سفارش کے باعث ہمیں عذاب سے بچالیا جائے گا اور جنت میں پہنچادیا جائے گا-

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہودیوں کے اس "عقیدۂ شفاعت" کی پرزور مذمت اور تردید فرماتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کیا کہ اے یہودیو! تمہارے اس دعوے میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے کہ تمہارے خاندان کے بزرگ سفارش کر کے بدکار لوگوں کو عذابِ الٰہی سے چھڑالیں گے- ارشادِ الٰہی ہے-

وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ "عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ" وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ" وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ٥ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 48)

﴿ترجمہ﴾ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا- اور اس کے حق میں کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی- اور اسے کوئی معاوضہ لے کر نہیں چھوڑا جائے گا اور وہ مدد بھی نہیں کیے جائیں گے-

اس آیت مقدسہ نے یہودیوں کے جبری عقیدۂ شفاعت کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اور واضح کر دیا کہ جس انسان کے عقائد و اعمال درست نہ ہوں گے- اس کے بارے میں کسی شخص چاہے وہ نبی، پیغمبر اور رسول ہی کیوں نہ ہو- کی سفارش قطعاً قبول نہیں کی جائے گی- بلکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صالح بندے کسی بدکردار اور بدعقیدہ شخص کی سفارش کے لئے تیار ہی نہیں ہوں گے- آیت الکرسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زیرِ خطبہ کلمات اسی امر کی وضاحت کر رہے ہیں کہ رب العزت کے دربارِ عالی شان میں کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی اپنی مرضی سے شفاعت نہیں کر سکے گا۔ بلکہ جسے اذنِ الٰہی ہوگا وہی سفارش کرے گا۔ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔

﴿نصاریٰ کا عقیدہ شفاعت﴾ عیسائیوں کا خیال ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نجات دہندہ اور سفارشی ہیں۔ انہوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "ابن اللہ" (اللہ کا بیٹا) کا لقب دے رکھا ہے۔ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۔ ان کا گمان یہ ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام عرشِ الٰہی پر اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو شخص اپنی دعاؤں اور مناجاتوں میں انہیں پکارتا اور ان سے مرادیں مانگتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کر کے اس کا کام کروا دیتے ہیں۔ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن بھی ہمارے شفیع اور سفارشی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو رد نہ کر سکے گا اور وہ ہمیں عذاب سے نجات دلا دیں گے۔

قرآن حکیم نے نصاریٰ کے اس عقیدۂ شفاعت کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ (سورۃ انبیاء آیت نمبر 26-27-28)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ رحمان نے اپنے لئے بیٹا بنا لیا ہے (ایسا قطعاً نہیں ہے) بلکہ وہ تو (جنہیں یہ رحمان کے بیٹے تصور کرتے ہیں) اس کے معزز بندے ہیں وہ اس سے بات کرنے میں سبقت نہیں کرتے اور اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ وہ سفارش نہیں کریں گے مگر اس کے لئے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے اور وہ تو اس کے خوف سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرنے والے ہیں۔

ان آیات طیبات میں اللہ نے یہود و نصاریٰ کے عقیدۂ شفاعت کی پرزور تردید فرمائی اور اس امر کی وضاحت فرما دی کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت' مرضی اور مشیت کے بغیر کسی نبی' رسول اور فرشتے کو بھی سفارش کرنے کی ہمت نہ ہو گی۔

مشرکین کا عقیدہ شفاعت قرآن حکیم میں یہود و نصاریٰ کے عقیدۂ شفاعت کی تردید کے علاوہ مشرکین کے عقیدۂ شفاعت کا بھی ذکر کیا گیا۔ اور شفاعت کے بارے میں ان کے خیالات و تصورات کی بھی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مشرکین مکہ کا خیال تھا کہ ہمارے یہ معبود' جن کی ہم دن رات پوجا کرتے ہیں یہ اگرچہ مستقل طور پر ہمارے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے مقبول اور محبوب ہیں۔ ان کی سفارش کسی طرح بھی ٹالی نہیں جا سکتی۔ یہ بڑے زور آور' طاقت ور اور اپنی بات منوانے کا اختیار رکھتے ہیں اور ہماری شفاعت کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی مرادیں دلوا سکتے ہیں۔ اگر انہیں راضی کر لیا جائے تو پھر رب العالمین کی عبادت کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔ ان معبودوں کی رضامندی' اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو یہ ہستیاں اسکے غضب کو ٹھنڈا کر سکتی ہیں لیکن اگر یہ حضرات ناراض ہو جائیں تو پھر کوئی انہیں بندے پر مہربان نہیں کر سکتا۔

خالق کائنات نے قرآنی آیات میں مشرکین کے اس عقیدۂ باطلہ کی بھی تردید فرمائی اور مسئلہ شفاعت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ○ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ (سورۃ زمر آیت نمبر 43-44)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان لوگوں نے دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے؟ اے رسول ﷺ! آپ فرمایئے کہ کیا وہ سفارش کریں گے جو کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور عقل و شعور نہ رکھتے ہوں۔ آپ فرما دیجئے کہ تمام قسم کی شفاعت صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وہی آسمانوں اور زمین کی ہر شئی کا مالک ہے۔ پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

یہ آیت مبارکہ بھی اس امر پر شاہد عدل ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی سفارش کو قبول کرنے اور اسے پورا کرنے کا پابند نہیں ہے بلکہ۔ روزِ حشر شفاعت کا حق صرف اسے ہی ملے گا جسے اللہ کریم خود اجازت' اِذن اور حکم فرمائیں گے۔ آیت الکرسی کے الفاظ میں۔ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہ' اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اس (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اس کے سامنے سفارش نہیں کر سکتا۔ بلکہ سفارش وہی کرے گا جسے حکم ہوگا اور صرف اس کیلئے کرے گا جس کیلئے اجازت دی جائے گی۔

قرآن عزیز کے گیارھویں پارے میں اللہ رب العزت نے کفار و مشرکین کے اس عقیدۂ شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا خیال ہے ان کے معبود ان کی سفارش کر کے انہیں عذاب الٰہی سے بچالیں گی۔ فرمایا یہ ان کی کم عقلی اور کج فہمی ہے کہ وہ انہیں اپنا شفیع گردانتے ہوئے ان کی عبادت کرتے ہیں حالانکہ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی سفارش نہ کر سکے گا۔ صرف قرآنی الفاظ اور ان کا ترجمہ سمجھ لیں تو انشاء اللہ بات واضح ہو جائے گی۔ فرمانِ ربانی ہے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَایَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَاللّٰہِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَایَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَہ' وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ O (سورہ یونس آیت نمبر 18)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ معبود اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ (اے رسول اللہ ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے نہ وہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں۔ وہ ذاتِ اقدس تو پاک ہے اور اس شرک سے بلند ہے جو وہ کرتے ہیں۔

کفار مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے اور اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ اگر فرشتوں کو راضی کر لیا جائے تو رب العزت کی یہ بیٹیاں قیامت کے دن سفارش کر کے انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مشرکین کے اس زعم باطل کا ردّ کرتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے اللہ کی اولاد نہیں ہیں اور ان فرشتوں کی یہ مجال اور طاقت بھی نہیں کہ جس کی چاہیں سفارش کریں اور اسے بخشوا کر جنت میں پہنچا دیں۔ درحقیقت فرشتے بھی اسی وقت سفارش کریں گے جب انہیں اللہ ارحم الراحمین کی طرف سے اجازت فرمائی جائے گی۔ اور صرف ایسے لوگوں کی سفارش کریں گے جو سفارش کے اہل ہوں گے۔ ستائیسویں پارے میں اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ يَرْضٰى (سورۃ نجم آیت نمبر 26)

﴿ترجمہ﴾ اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں جن کی شفاعت کسی کام نہیں آئے گی۔ سوائے اس کے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے اور پسند کرے تو اس کے لئے انہیں شفاعت کا اِذن عطا فرمادے۔

﴿جبری سفارش اور قرآن﴾ شفاعت کے بارے میں بعض لوگوں کا تصور یہ ہے کہ جس طرح بعض وزراء اور مصاحبین اپنی قوت، طاقت اور صلاحیت کی بناء پر بادشاہ کو اپنی بات منوا لیتے ہیں۔ بیٹا ضد کر کے باپ سے اپنا مطالبہ پورا کروا لیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دوست اپنے بے تکلف دوست سے زبردستی کام کروالیتا ہے- اسی طرح ہمارے مقرر کردہ سفارشی بڑی قوت اور طاقت کے مالک ہیں- وہ اللہ تعالی سے اپنی بات منوا لیتے ہیں- اور اللہ تعالی ان کی سفارش کو کبھی رد نہیں کر سکتا- اس قسم کی جبری سفارش کا تصور سراسر غیر اسلامی' جاہلانہ اور احمقانہ ہے- اِس قسم کا خیال کرنے والے لوگوں نے اللہ تعالی کی بادشاہی کو دنیا کے نظام بادشاہی جیسا سمجھ رکھا ہے کہ جس طرح دنیا کا کوئی بادشاہ اپنے کسی مقرب کی سفارش ماننے پر مجبور ہوتا ہے- اِسی طرح اللہ تعالی بھی بعض ہستیوں کی سفارش کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے- ایسے ناداں' کم عقل اور کم فہم لوگ یہ بات سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ دُنیوی بادشاہ تو اپنے وزیروں' مشیروں اور مصاحبوں کی بغاوت' سازش اور ناراضگی کے ڈر سے ان کی سفارش ماننے پر مجبور ہوتے ہیں کیونکہ اُنہیں ملکی نظام چلانے کے لئے وزیروں' مشیروں' افسروں اور مصاحبوں کی ضرورت ہوتی ہے مگر اللہ تو قادرِ مطلق' مدبرِ کائنات اور متصرف الامور ہے- اسے کسی کام کیلئے کسی کی مدد اور تعاون کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور اسے اپنی مخلوقات کی طرف سے کسی قسم کی بغاوت کا کوئی خطرہ نہیں ہے- اس لئے وہ کسی کی سفارش کو قبول کرنے کا پابند اور کسی قسم کی شفاعت ماننے پر مجبور نہیں ہے- جبری شفاعت کا تصور درحقیقت شرک کا ایک بہت بڑا سبب ہے-

ہم اس موضوع پر قرآن کریم کی دس آیاتِ طیبات اور ان کا سادہ ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ آپ خود فیصلہ کر سکیں کہ جبری سفارش کی حقیقت اور اصلیت کیا ہے- اس آیت الکرسی سے پہلی آیت ہے-

(1) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ "لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ" "وَّلَا شَفَاعَةٌ" ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(سورہ بقرہ آیت نمبر 254)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ خرچ کرو اس رزق میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں کوئی خرید وفروخت اور دوستی اور سفارش کام نہیں آئے گی اور کافر ہی اصل میں ظالم ہیں۔

(2) وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ (سورۃ انعام آیت نمبر 51)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے رسول اللہ ﷺ) آپ اس (قرآن) کے ذریعے ان لوگوں کو ڈرائیں جو اس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس اس حال میں حاضر کیے جائیں گے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا انکا کوئی حامی اور سفارشی نہیں ہوگا۔ شائد یہ لوگ تقویٰ اختیار کر لیں۔

(3) وَذَكِّرْ بِهٖ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○

(سورۃ انعام آیت نمبر 70)

﴿ترجمہ﴾ اور انہیں اس قرآن مجید کے ذریعے نصیحت فرمایئے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرفتار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں ہوگا اور اگر وہ (شخص) کسی بھی چیز کا فدیہ دینا چاہے گا تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جو اپنی کرتوتوں کے بدلے میں گرفتار ہیں اور ان کے کفر کی وجہ سے انہیں پینے کیلئے ابلتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا اور دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(4) وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○

(سورۃ انعام آیت نمبر 94)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا) اور تم ہمارے پاس اکیلا اکیلے ہی آگئے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو نعمتیں ہم نے تمہیں عطاء کی تھیں۔ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشی نہیں دیکھ رہے۔ جن کے متعلق تمہارا خیال تھا کہ تمہارے معاملات میں وہ اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔ اب تمہارے درمیان رابطہ کٹ چکا ہے اور تمہارے وہ (سفارشی) تم سے گم ہوگئے جن کے بارے میں تم (سفارش کا) گمان کیا کرتے تھے۔

(5) يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر 53)

﴿ترجمہ﴾ جس دن وہ انجام سامنے آگیا تو وہی لوگ جو اس انجام کو بھول چکے تھے۔ کہیں گے۔ تحقیق ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے۔ پس کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے لئے شفاعت کریں یا پھر ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ ہم پہلے کیا کرتے تھے اس کے برعکس نیک عمل کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا اور ان کے وہ سارے جھوٹ گم ہوگئے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

(6) فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سورۃ شعراء آیت نمبر 100 تا 102)

﴿ترجمہ﴾ (مجرم لوگ قیامت کے دن کہیں گے) پس (آج) ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی گہرا دوست ہے۔ کاش ہمیں ایک دفعہ (دنیا میں واپس) لوٹا دیا جائے تو ہم مومن ہو جائیں۔

(7) وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ○ (سورة روم آیت نمبر 13,12)

﴿ترجمہ﴾ اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم لوگ دنگ رہ جائیں گے اور ان کے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہیں ہوگا۔ اور (اس وقت) مجرم لوگ اپنے شریکوں کا انکار کریں گے۔

(8) ءَ اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ آلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنَ ○ (سورة یٰسین آیت نمبر 23)

﴿ترجمہ﴾ (اس مردِ صالح نے کہا) کیا اس (اللہ تعالیٰ) کے علاوہ دوسروں کو معبود بنالوں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اِن معبودوں کی سفارش میرے کسی کام نہیں آسکتی اور یہ مجھے چھڑا بھی نہیں سکتے۔

(اس آیت میں جس نیک آدمی کا قول نقل کیا گیا ہے اس کے تفصیلی حالات کیلئے ہماری کتاب ''خطبات سورۃ یٰسین'' کا مطالعہ فرمائیں۔)

(9) اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○

(سورة سجدہ آیت نمبر 4)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ دنوں میں تخلیق فرمایا۔ پھر وہ عرش پر مستوی ہوگیا۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور سفارشی نہیں ہے۔ کیا وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(10) وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○ (سورة مومن آیت نمبر 18)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے رسول ﷺ) آپ انہیں قریب آنے والے (قیامت کے) دن سے ڈرائیں۔ جب کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے اور لوگ غم کے گھونٹ پی رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔ (اس دن) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی' جس کی بات مانی جائے۔

خلاصہ آیات ان دس آیات مبارکات میں مشرکانہ' کافرانہ اور یہودیانہ عقیدۂ شفاعت کی واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے۔ اور بار بار یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کائنات میں ہر چیز کا خالق' مالک' حاکم اور رازق بلاشرکت غیرے اللہ تعالیٰ ہے۔ انبیاء' اولیاء' صلحاء' اصدقاء اور شہداء سمیت ہر شخص اس کا محتاج ہے۔ دنیا کی تمام برگزیدہ ہستیاں اس کے سامنے عاجز اور بے بس ہیں۔ وہ مختارِ مطلق اور قادر و قدیر ہے اور وہی تمام اختیارات کا مالک ہے کسی کو معاف کرنے یا نہ کرنے' کسی کو اِذن شفاعت دینے یا نہ دینے اور کسی کی سفارش قبول کرنے' یا نہ کرنے کا کلی اختیار صرف اور صرف اللہ رب العالمین کے پاس ہے۔ کوئی بڑی سے بڑی ہستی اللہ رب العزت کی پُر جلال عدالت میں اپنی مرضی سے سفارش کرنے کی جرأت اور جسارت نہیں کر سکے گی' کوئی ولی اللہ زبردستی اپنی سفارش منوا نہ سکے گا اور کسی برگزیدہ ہستی کو بارگاہِ الٰہی میں ایسا اندازِ کلام اختیار کرنے کی مجال نہیں ہوگی کہ میں تو اپنے فلاں مرید یا فلاں واقف کار کو ضرور جنت میں لے کر جاؤں گا یا میرا فلاں پیارا اور چہیتا جنت میں نہ گیا تو میں بھی نہیں جاؤں گا۔ اور ایسا ہو بھی کیسے سکتا ہے کیونکہ ولی' بزرگ یا نیک' صالح اور اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ تو ہوتا ہی وہ ہے جو اللہ احکم الحاکمین کے حکم کے آگے سر تسلیم کئے ہوئے ہو اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہو وہ اللہ تعالیٰ پر حکم کرنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے؟

قرآن عزیز کی ان دس آیات مقدسات نے شفاعت کے بارے میں پیدا ہونے والی یا پیدا کی جانے والی تمام غلط فہمیوں کا بھی ازالہ فرما دیا ہے اور ان معاملات کی وضاحت فرما دی ہے کہ۔

❁ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی مرضی سے سفارش نہیں کر سکے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کوئی برگزیدہ ہستی اللہ تعالیٰ سے اپنی سفارش زبردستی نہیں منوا سکتی۔
- لوگوں کے خودساختہ سفارشی قیامت کے دن نظر نہیں آئیں گے۔
- مشرکوں کے لئے قیامت کے دن کوئی سفارشی نہیں ہوگا۔
- مشرک اپنے عقیدۂ شفاعت کے غلط ہونے کا خود اعتراف کریں گے۔
- مشرک لوگ قیامت کے دن اپنے مزعومہ سفارشیوں کو تلاش کرتے پھریں گے مگر پا نہ سکیں گے۔
- لوگوں کو حشر کے دن اپنے سفارشیوں کی بے اختیاری کا یقین آ جائے گا۔
- جبری شفاعت کے قائلین قیامت کے دن اپنے عقائد و اعمال پر اظہار افسوس کریں گے
- اگر اللہ تعالیٰ کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کسی کی شفاعت اسے فائدہ نہیں دے سکتی۔
- قیامت کے دن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ عذاب میں مبتلا کرنا چاہے گا ان کے بارے میں کوئی سفارش نہ کر سکے گا۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

اسلامی عقیدہ شفاعت اسلام جہاں مشرکین، یہود اور نصاریٰ کے عقیدۂ شفاعت کی تردید کرتا ہے وہاں صحیح عقیدۂ شفاعت کی تائید بھی کرتا ہے اسلامی نقطہ نظر سے شفاعت برحق ہے اور اس سے انکار کرنے والا ملحد اور بے دین ہے۔ مذکورہ قرآنی آیات کا مفہوم قطعاً یہ نہیں ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کی شفاعت کی نفی کرتا ہے۔ بلکہ قرآن حکیم تو حقیقی شفاعت کا اثبات کرتا ہے۔ لیکن اسلامی شفاعت دنیا کے درباروں میں ہونے والی سفارش سے مختلف ہے۔ قرآن وسنت میں شفاعت کے تمام پہلو بیان کیے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء، صلحاء، اولیاء، علماء، شہداء اور بعض دیگر افراد کو شفاعت کا اعزاز و شرف عطا فرمائے گا اور اسکی صورت یہ ہوگی کہ اللہ رب العزت جن گناہ گاروں اور خطا کاروں کو معاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانے کا فیصلہ فرمائے گا۔ انہیں ازخود جنت میں لے جانے کی بجائے اپنے بعض محبوب بندوں، مقرب انسانوں اور مخصوص فرشتوں کو یہ اعزاز بخشے گا کہ وہ ان کیلئے سفارش کریں اور انہیں جہنم کی بجائے جنت میں لے جائیں یا بعض گناہ گاروں کے متعلق اجازت دی جائیگی کہ انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائیں۔

مشہور صحابی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُخْرِجُ قَوْمًا مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ۔

(صحیح مسلم صفحہ 107 جلد اول، کتاب الایمان)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو سفارش کے سبب جہنم سے نکالے گا۔

عقیدے کی یہ بات ضرور ذہن نشین فرمائیں کہ قیامت کے دن شفاعت کا مقصد اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو بدلنا نہیں ہے بلکہ اس کی غرض انبیاء، اولیاء، علماء اور شہداء کی عزت افزائی ہے۔ اور جن برگزیدہ ہستیوں کو شفاعت کی اجازت فرمائی جائے گی وہ اپنی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق صرف اس گناہ گار کیلئے سفارش کریں گے جن کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت فرمائے گا۔

ارشاد الٰہی ہے۔ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ○ (سورۃ زمر آیت نمبر 44) (اے پیغمبر ﷺ) فرما دیجئے کہ ہر قسم کی شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ آیت الکرسی کے زیر بحث الفاظ اسی مسئلے کی وضاحت یوں کر رہے ہیں کہ ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے حضور سفارش نہیں کر سکے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قیامت کے دن استحقاق شفاعت کی تین بنیادی شرطیں ہیں۔

(1) اذن الٰہی :۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندے اپنی مرضی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارش نہیں کریں گے بلکہ جب اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرمائے گا تب سفارش کریں گے۔

مَامِنْ شَفِيعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِاِذْنِهٖ ۔(سورۃ یونس آیت نمبر 3)

﴿ترجمہ﴾ کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد۔

آیت الکرسی بھی یہی اعلان کر رہی ہے۔

مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔کون ہے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟

(2) اللہ کی پسند:- اللہ رب العالمین کی طرف سے شفاعت کی اجازت ملنے کے بعد سفارش کرنے والوں کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ اپنی مرضی سے جس گناہ گار کو چاہیں عذاب سے نجات دلا دیں۔ بلکہ وہ صرف اس شخص کی سفارش کریں گے جس کے لئے ان کی سفارش کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔ سترہویں پارے کی آیت مبارکہ کے الفاظ ہیں۔ وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی ۔(سورۃ انبیاء آیت نمبر 28) اور وہ سفارشی صرف اسی کے حق میں سفارش کریں گے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ سفارش کو پسند فرمائے گا۔ اور بائیسویں پارے میں ہے۔ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ۔(طٰہٰ آیت نمبر 109) اور اس دن سفارش کوئی فائدہ نہ دے گی مگر اسے جس کیلئے اللہ تعالیٰ اجازت فرمائے گا اور اسکے حق میں بات کو پسند فرمائے گا۔

(3) حدبندی:- شفاعت کی شرائط میں سے تیسری شرط یہ ہے کہ شفاعت کرنے والا اپنی مرضی سے شفاعت میں کمی بیشی نہیں کر سکے گا۔ بلکہ صرف انہیں لوگوں کی سفارش کریگا جن کیلئے سفارش کرنیکی اسے اجازت دی جائیگی اور وہ سفارشی دربار الٰہی میں جو بھی بات کریگا' ٹھیک اور صحیح کریگا۔ اسے اس میں ترمیم و اضافہ کی اجازت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سورۃ سباء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت نمبر 23) اور سفارش کوئی فائدہ نہ دیگی مگر اسے جس کیلئے اللہ تعالیٰ اجازت فرمائیگا

﴿پہلا سفارشی﴾ عزیزانِ محترم! حشر کے دن سب سے زیادہ عزت' احترام اور تکریم ہمارے محبوب آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطاء فرمائی جائیگی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کو سب سے پہلا سفارشی ہونے کا بے مثال اعزاز بخشا جائیگا۔ آپ ذرا تصور فرمائیں۔ رب العالمین شدید غصہ کی حالت میں عرش پر جلوہ افروز ہونگے۔ از آدم علیہ السلام تا قیام قیامت پوری انسانیت جمع ہوگی' ہر کوئی تھر تھر کانپ رہا ہوگا اور انبیاء کرام علیہ السلام بھی خوفِ الٰہی سے۔ رَبِّ نَفْسِیْ۔ رَبِّ نَفْسِیْ۔ اے میرے رَبّ مجھے بچالینا۔ اور میرے پروردگار! مجھے بچالینا' پکار رہے ہونگے۔ اس صورت حال میں اللہ کریم کے غضب کو اگر کوئی چیز ٹھنڈا کریگی تو وہ ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی دُعا ہوگی۔ توجہ فرمائیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے چند خصوصی اعزازات کا ذکر کرنے والا ہوں۔ صحابی رسول جناب ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

﴿۞﴾ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا بلکہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں۔

﴿۞﴾ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور اس پر بھی فخر نہیں بلکہ شکر کرتا ہوں۔

﴿۞﴾ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔

﴿۞﴾ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔ اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی میں اس پر بھی فخر نہیں کرتا۔ بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

﴿۞﴾ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ۔ اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بات بھی فخر کے ساتھ نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالی کا شکر ادا کر رہا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزہد باب ذکر الشفاعۃ)

سرور کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی حشر کے دن عزت افزائی اور قدر و منزلت کی بات آئی ہے تو آپ ﷺ کی زبان نبوت سے نکلے ہوئے چند بے مثل موتیوں جیسے الفاظ مزید سن لیں۔ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

- اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ۔ سب سے پہلے میری قبر کو کھولا جائے گا۔
- فَاُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ۔ قبر سے نکلتے ہی مجھے جنتی پوشاک پہنائی جائے گی
- ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ۔ پھر میں عرش الہی کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤنگا۔ کہ میرے سوا یہ مقام شرف کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوگا۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 514)

خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے رب العزت کی خصوصی نوازشات اور خاص انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

- اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا۔ جب لوگوں کو قبروں سے نکالا جائے گا تو سب سے پہلے میں باہر آؤں گا۔
- وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا۔ جب لوگ بارگاہ الہی میں حاضر ہوں گے تو میں ان کی قیادت کروں گا۔
- وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا۔ جب لوگ خاموش ہوں گے تو میں انکا نمائندہ خطیب ہوں گا۔
- وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا۔ جب لوگوں کو روکا جائیگا تو میں ان کا سفارشی ہوں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا - جب لوگ مایوس ہوں گے تو میں خوشخبری سناؤں گا

اَلْكَرَامَةُ - ہر قسم کی عزتیں اور عظمتیں مجھے عطا فرمائی جائیں گی۔

وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ - اس دن چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّیْ - اپنے رب کے ہاں میں ساری اولاد آدم سے زیادہ معزز ہوں گا۔

يَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ ---- ایک ہزار خادم میری خدمت کے لئے کمر بستہ ہوں گے۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوۃ المصابیح صفحہ 514' باب فضائل سید العالمین)

ان احادیث مبارکات نے اس امر کی صراحت کر دی کہ حشر کے دن سب سے پہلے سفارشی امام النبیین' رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں گے۔

یہ مرتبہ بلند ملا' جسے مل گیا

حدیث شفاعت مختلف احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن امام الانبیاء' جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ایک یا دو دفعہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی اجازت سے آپ ﷺ چھ مرتبہ سفارش فرمائیں گے۔ اور ہر دفعہ آپ کی شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ اس کی تفصیل ہم انشاء اللہ آئندہ خطبہ جمعہ میں بیان کریں گے۔ فی الحال ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ روز محشر شفاعت کا سب سے بلند و بالا مقام "مقام محمود" ہمارے محبوب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو نصیب فرمایا جائے گا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ سے "مقام محمود" کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "هِیَ الشَّفَاعَةُ" اس سے مراد مقام شفاعت ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ 142 جلد دوئم' کتاب التفسیر) جب سرور کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اس مقام رفیع پر فائز ہو کر دربار الٰہی میں سفارش کریں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو شرف قبولیت بخشے گا تو اس صورت حال سے متاثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر سب لوگ آپ ﷺ کی حمد و ستائش کریں گے۔ اس لئے اس جگہ کا نام "مقام محمود" یعنی تعریف کا مقام ہے۔

رحمت مجسم ﷺ کی پہلی سفارش کو "شفاعت عظمیٰ" یا "شفاعت کبریٰ" کہا جاتا ہے۔ یہ شفاعت اولادِ آدم کے تمام افراد کیلئے ہو گی۔ اسی لئے نبی محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اُسے اپنے خصائص اور فضائل میں شمار فرمایا ہے۔ جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پانچ ایسی چیزیں عطاء فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی دوسرے نبی کو نہیں دی گئیں۔

(1) نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ ----- ایک ماہ کی مسافت سے دشمن پر رُعب سے میری مدد فرمائی گئی ہے۔

(2) وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا ----- ساری زمین میرے لئے مسجد (نماز کی جگہ) اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔ لہٰذا میرے امتی کو جہاں نماز کا وقت آ جائے۔ وہیں نماز پڑھ لے۔ اور اگر پانی میسر نہ ہو تو مٹی سے تیمم کر لے۔

(3) وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ----- میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ جبکہ مجھ سے قبل کسی پیغمبر کیلئے حلال نہیں تھا۔

(4) وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ ------ اور مجھے "مقام شفاعت" عطا فرمایا گیا ہے۔

(5) وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً --- مجھ سے قبل ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔ جبکہ میں ساری دنیا کے انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(صحیح بخاری، جلد اول، کتاب التیمم)

اس حدیث مبارکہ میں جس شفاعت کے اعزاز کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد شفاعت عظمیٰ ہی ہے۔ سرورِ گرامی ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے خادمِ خاص جناب انس رضی اللہ عنہ شفاعت عظمیٰ والی روایت کو بڑے اہتمام اور شوق کے ساتھ بیان فرمایا کرتے تھے۔ دونوں کے الفاظ میں بعض جگہ معمولی فرق ہے۔ ہم بتوفیق اللہ تعالیٰ صحیح بخاری صفحہ 684 جلد دوئم' کتاب التفسیر اور صحیح مسلم صفحہ 108 جلد اول' کتاب الایمان سے دونوں احادیث کو جمع کر کے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ توجہ فرمائیں میرے اور آپ کے محبوب ﷺ کی شفاعت' عظمت' عزت اور رفعت کی بات شروع ہونے والی ہے۔ قیامت کے دن حساب کتاب کا وقت تو اللہ تعالیٰ نے خود طے کر رکھا ہے جسے آگے پیچھے کرنے کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ تاہم طے شدہ وقت پر حساب شروع کرنے کیلئے اللہ رسول مکرم ﷺ کو شفاعت کبریٰ کا موقع عطاء فرمائے گا۔ جس کا مقصد زمین و آسمان کی تمام مخلوقات پر آپ ﷺ کی برتری واضح کرنا اور آپ کو سب سے اعلیٰ مقام "مقام محمود" عطا فرمانا ہے۔ جس کی تفصیل آپ نے خود بیان فرمائی کہ۔

اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ قیامت کے دن میں پوری انسانیت' تمام لوگوں اور ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ وَھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذَالِکَ ۔ اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیسے اور کس لئے ہوگا؟ پھر آپ ﷺ نے خود ہی وضاحت فرمائی کہ۔ یُجْمَعُ النَّاسُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ۔ اس دن تمام اگلے پچھلے لوگوں کو ایک وسیع و عریض چٹیل میدان میں جمع کیا جائے گا۔ یُسْمِعُھُمُ الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُھُمُ الْبَصَرُ ۔ ایک پکارنے والے کی آواز سب کو سنائی دیگی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا۔ یعنی تمام لوگ ایک دوسرے کو نظر آئیں گے اور ایک دوسرے کی بات سن سکیں گے۔ وَتَدْنُو الشَّمْسُ ۔ سورج قریب آجائیگا۔ (ایک روایت میں ہے کہ سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور لوگ اپنے اپنے گناہوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق پسینے میں شرابور ہونگے ۔کوئی ٹخنوں تک' کوئی گھٹنوں تک' کوئی کمر تک' کوئی گردن تک' کوئی سر تک اور کوئی سارے کا سارا گناہوں کے پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔)
فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ ۔لوگ انتہائی غم' تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہوں گے اور یہ اذیت ان کے لئے ناقابل برداشت اوران کی طاقت سے باہر ہوگی۔
فَيَقُوْلُ النَّاسُ ۔تو لوگ آپس میں کہیں گے۔اَلَا تَرَوْنَ قَدْ بَلَغَكُمْ۔دیکھو کیسا سخت اور مشکل وقت آ گیا ہے۔اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ۔کیا کوئی ایسا مقبول بندہ نظر نہیں آتا جو تمہارے رَبّ کی بارگاہ جلیلہ میں تمہاری سفارش کرے۔ (جس کے سبب اس مصیبت سے ہم سب کی جان چھوٹ جائے اور حساب شروع ہو جائے)فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ ۔چنانچہ لوگ آپس میں مشورے کے بعد کہیں گے کہ تمہیں آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے اور ان سے سفارش کی درخواست کرنی چاہیے۔

آدم علیہ السلام کا انکار

فَيَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔پس لوگ جناب آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔اور۔فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ'۔ان سے عرض کریں گے۔اے آدم علیہ السلام۔

- اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ ---------- آپ پوری انسانیت کے باپ ہیں۔
- خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ ---- اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا۔
- وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ -------- اور اپنی طرف سے آپ میں روح پھونکی۔
- وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ ۔فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپکو سجدہ کیا
- وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ' ---- اس نے آپ کو اپنی جنت میں رہائش عطاء فرمائی۔
- وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ --- اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھلائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ - آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمائیں (کہ وہ ہمارا حساب لے کر ہمیں اس تکلیف سے نجات عطاء فرمادے) اَلَا تَرٰی اِلٰی مَانَحْنُ فِیْهِ اَلَاتَرٰی اِلٰی مَاقَدْ بَلَغْنَا - آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں- ساری انسانیت کے باپ ابوالبشر جناب آدم علیہ السلام جواباً فرمائیں گے کہ- اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَغْضَبْ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ - آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں آیا اور اس کے بعد بھی ایسے غصے میں نہیں آئے گا- وَاِنَّهٗ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ- اس نے مجھے جنت میں ایک درخت سے منع فرمایا تھا-

قرآن مجید فرقان حمید اس واقعہ کی طرف اشارہ ہوئے فرماتا ہے-

وَقُلْنَا یَآ اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ فَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 35)

﴿ترجمہ﴾ اور ہم نے آدم (علیہ السلام) سے کہا کہ تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں آباد ہو جاؤ اور جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے-

مختصر یہ کہ جناب آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ- فَعَصَیْتُهٗ- مجھ سے درخت کے قریب نہ جانے کے معاملے میں کوتاہی ہوگئی تھی- اس کوتاہی کی وجہ سے- نَفْسِیْ - نَفْسِیْ - نَفْسِیْ - مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے- جناب آدم علیہ السلام یہ الفاظ تین بار دہرائیں گے اور فرمائیں گے- اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ - تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ- (لوگ عرض کریں گے- اے آدم علیہ السلام آپ ہی مشورہ دیں کہ ہم کس کے پاس سفارش کی درخواست لے کر جائیں- جناب آدم علیہ السلام فرمائیں گے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ -(ایسا کرو) تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ- اور ان سے سفارش کی اپیل کرو-

نوح علیہ السلام کی معذرت فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا- سارے انسان جمع ہو کر سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور ان سے عرض کریں گے- یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَی الْاَرْضِ -اے نوح علیہ السلام آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے سے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے- وَقَدْ سَمَّاکَ اللّٰهُ عَبْدًا شَکُوْرًا - اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ''شکر گزار بندے'' کا خطاب دیا ہے-

یہ قرآن حکیم کے پندرہویں سپارے کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا- اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ○ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 3) بلاشبہ وہ (نوح علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے-

جناب نوح علیہ السلام کے امتیازات بیان کرنے کے بعد تمام انسانوں کی طرف سے درخواست کی جائے گی کہ- اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ- آپ ہماری ابتر حالت کو دیکھ ہی رہے ہیں- لہذا اپنے پروردگار کے حضور ہماری سفارش فرما دیجئے- جناب نوح علیہ السلام جواب دیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ اتنے شدید غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اس طرح غصے میں نہیں آیا اور آج کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کو کبھی اتنا غصہ نہیں آئے گا- مجھ سے دنیا میں یہ کوتاہی ہوئی کہ- اِنَّهٗ قَدْ کَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ'' دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِیْ -میں نے اپنی یقینی قبولیت والی دعا اپنی قوم کے خلاف کر دی-- جس کی وجہ سے میری قوم ہلاک ہوگئی-

دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام- یَذْکُرُ خَطِیْئَتَهٗ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ -اپنے اس سوال کا ذکر کریں گے کہ جو انہوں نے اپنے بیٹے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بغیر علم کے بھول کر اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔

قرآن کریم جناب نوح علیہ السلام کے اس سوال اور اللہ تعالیٰ کے جواب کا ذکر یوں فرماتا ہے کہ جب طوفانِ نوح ختم گیا تو سیدنا نوح علیہ السلام کو اپنی آنکھوں کے سامنے غرقِ آب ہونے والے بیٹے کی یاد نے ستایا تو انہوں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی۔ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَهۡلِیۡ وَاِنَّ وَعۡدَکَ الۡحَقُّ۔ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا تو میرے اہل سے تھا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے۔ (کہ میرے اہل کو تباہ نہیں کرے گا) وَاَنۡتَ اَحۡکَمُ الۡحَاکِمِیۡنَ ○ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب نوح علیہ السلام کی اس دعا کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

یٰـنُوۡحُ اِنَّهٗ لَیۡسَ مِنۡ اَهۡلِکَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ فَلَا تَسۡئَلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِهٖ عِلۡمٌ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجَاهِلِیۡنَ ○

﴿ترجمہ﴾ اے نوح! وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا کیونکہ اس کے عمل اچھے نہ تھے۔ پس جس بات کا آپ کو علم نہیں۔ اس کا مجھ سے سوال نہ کرو۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں جیسی درخواست نہ کرو۔

مختصر یہ کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام اپنے بدعمل بیٹے کے بارے میں کئے گئے اس سوال کو ذکر کر کے لوگوں سے سفارش کے متعلق معذرت کریں گے کہ میں اس وقت رب العزت کے دربار میں کوئی بات نہیں کر سکتا۔ بلکہ۔ نَفۡسِیۡ ۔ نَفۡسِیۡ ۔ نَفۡسِیۡ ۔ مجھے تو جاں کی اپنی فکر ہے۔ مجھے تو اپنی فکر ہے اور میں تو اپنے متعلق پریشان ہوں۔ تم ایسا کرو۔ اِذۡهَبُوۡا اِلٰی غَیۡرِیۡ ۔ کہ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ (ظاہر ہے کہ لوگ پوچھیں گے کہ کس کے پاس جائیں تو سیدنا نوح علیہ السلام فرمائیں گے) اِذۡهَبُوۡا اِلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ۔ (اچھا) تم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

﴿ **ابراهیم علیہ السلام کا جواب** ﴾ جناب نوح علیہ السلام کے فرمان پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کرتے ہوئے میدانِ حشر میں لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔ اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور روئے زمین میں اللہ رب العزت کے خلیل ہیں۔ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ ۔ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری سفارش کر دیں (کہ ہمارا حساب شروع ہو جائے اور ہمیں اس تکلیف دہ صورت حال سے نجات نصیب ہو جائے) سیدنا ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی اپیل سن کر فرمائیں گے کہ آج اللہ کریم بہت غضب ناک ہے۔ اتنا غضبناک نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ میں نے دنیا میں تین باتیں ایسی کی تھیں۔ جن کی وجہ سے میں آج اپنے بارے میں از حد فکر مند ہوں۔ مجھے تو اپنی جان کا غم کھائے جا رہا ہے اور میں تو اپنی ذات کے بارے میں تشویش میں مبتلا ہوں۔

وہ تین باتیں جن کی طرف سیدنا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اشارہ فرمائیں گے۔ انہیں راویان حدیث نے "ثلاث کذبات" (تین جھوٹ) کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا 175 سالہ زندگی میں صرف تین مرتبہ بظاہر ایسی بات کرنا جس پر جھوٹ کا شبہ ہو سکتا ہو۔ دراصل آپ کے "صِدِّیْق" ہونے کی دلیل ہے۔ آج ہم صبح وشام لیل ونہار اور دن رات میں دانستہ اور نادانستہ سینکڑوں مرتبہ جھوٹ بولتے اور غلط باتیں کرتے ہیں۔ مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی میں صرف تین بار اپنی زبان سے ایسے الفاظ کہے جنہیں ظاہری اعتبار سے تو حقیقت کے خلاف کہا جا سکتا ہے۔ مگر دراصل ان میں دو توریے اور ایک طنز ہے۔ آیئے مختصر الفاظ میں اِن باتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(1) جناب اِبراہیم علیہ السلام کی قوم بت پرست، بادشاہ پرست اور ستارہ پرست تھی۔ یہ لوگ سیاروں کے انسانی زندگی پر اثرات کے سختی سے قائل تھے۔ ستاروں کے اثرات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ان کے اعتقاد کا یہ حال تھا کہ ان میں سے ہر شخص سیاروں کی چال پر غور کر کے اپنا پروگرام ترتیب دیتا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے افراد ہر سال "جشن نوروز" بڑے ذوق وشوق اور تزک واحتشام سے مناتے تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ابھی اپنے اصل وطن یعنی عراق کے شہر بابل میں ہی رہائش پذیر تھے۔ اور آپ علیہ السلام کی طرف سے "اِعلان توحید" کو ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ اس سالانہ میلے کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہو گئیں۔ جب مقررہ دن آیا تو لوگوں نے اَنواع واقسام کے کھانے تیار کئے۔ کچھ کھا لئے اور کچھ مندروں میں بتوں کے سامنے 'بطور نیاز' رکھ دیئے اور جشن میں شرکت کیلئے علی الصبح شہر سے دور مقررہ مقام کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس سالانہ میلے اور جشن میں شمولیت کی دعوت دی بلکہ ساتھ لے جانے پر اصرار کیا۔ جبکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس شرکیہ اور بے ہودہ پروگرام میں قطعاً شامل نہیں ہونا چاہتے تھے۔ اسلئے آپ علیہ السلام نے قوم کے اعتقاد کے مطابق ایک ترکیب پر عمل کیا جسے قرآن حکیم ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ" ۝ پس انہوں (ابراہیم علیہ السلام) نے ستاروں میں نظر ڈالی تو فرمایا میری طبیعت خراب ہے۔ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ چنانچہ وہ لوگ آپ علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے۔ (سورۃ صافات آیت نمبر 88 تا 90)

کہا جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ "میری طبیعت خراب ہے"۔ جبکہ حقیقتاً آپ بیمار نہ تھے۔ جھوٹ کے زمرے میں آتا ہے۔ مگر گہرے غور وغوض سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ "توریہ" تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں کہ سننے والا ان الفاظ کا عام حقیقی معنی سمجھے مگر کہنے والے ذہن وخیال میں اس سے مجازی معنی مراد ہو۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب قوم کے شرکیہ اعمال وافعال دیکھتے تو آپ کا دل کڑھتا' قلب پریشان ہوتا اور طبیعت خراب ہوتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسکے اظہار کیلئے انہوں نے - اِنِّیْ سَقِیْمٌ "- میں بیمار ہوں' کے الفاظ استعمال کیے- سننے والوں نے سمجھا کہ آپ کو کوئی جسمانی بیماری لاحق ہے جبکہ آپ کی مراد اندرونی اضطراب تھا- واللہ اعلم-

(2) جب سب لوگ سالانہ میلے پر چلے گئے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے قوم کے معبودوں کی بے بسی اور بے اختیاری واضح کرنے کیلئے بتوں کو توڑ دینے کا فیصلہ کیا- جب شہر خالی ہو گیا تو آپ ایک کلہاڑا لے کر بت خانہ میں جا داخل ہوئے اور بتوں کو مار مار کر ان کے ٹکڑے کر دیئے- البتہ سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اس کے کندھے پہ رکھ دیا- تا کہ بظاہر یہ معلوم ہو کہ ساری کارستانی بڑے بت کی ہے-

قوم جب میلہ سے واپس آئی تو بتوں کی خستہ حالی اور ٹوٹ پھوٹ کو دیکھ کر اِنہیں بہت دکھ ہوا اور آپس میں اظہارِ افسوس کرتے ہوئے بولے- مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ہمارے معبودوں کا کس نے یہ حال کر دیا؟ بلا شبہ وہ بڑا ظالم ہے- انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہمیں اس "ظالم" کا سراغ لگانا اور اسے قرار واقعی سزا دینی چاہیے- بعض لوگوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ ہمارے شہر میں ابراہیم نامی ایک "نوجوان" اکثر ان بتوں کی مذمت کرتا اور انکی شان میں گستاخی کرتا رہتا ہے- اور وہ بیماری کا بہانہ بنا کر ہمارے ساتھ میلے کی رونق دیکھنے بھی نہیں گیا- لہٰذا یقیناً یہ اسی کا کام ہے- سرکاری کارندوں نے معبودانِ باطلہ کے اس باغی کو تلاش کرنے میں بڑی پھرتی دکھائی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو فوراً گرفتار کر کے برسرِ میدان پوری قوم کے سامنے پیش کر دیا- جناب ابراہیم علیہ السلام تو خود کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھے جب پوری قوم کے رُوبرو جھوٹے خداؤں کی بے بسی اور بے چارگی کو واضح کر سکیں-

آپ ذرا تصور فرمائیں- نمرود جیسا سفاک بادشاہ دشمن' پوری قوم مخالف اور باپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمیت تمام رشتے دار و یری لاتعداد دشمنوں کے نرغے میں اکیلے "ابراہیم علیہ السلام"

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

یہ دور اپنے "براہیم" کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

پوری قوم نے بیک زبان' با آواز بلند اور غصیلے لہجے میں پوچھا۔ ءَ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰاِبْرٰهِیْمُ ○ اے ابراہیم! ہمارے معبودوں کا یہ حال تم نے کیا ہے؟ جناب ابراہیم علیہ السلام نے یہاں طنزیہ انداز اختیار فرمایا اور کہا۔ بَلْ فَعَلَهٗ' كَبِیْرُهُمْ هٰذَا ۔ بلکہ ان کے بڑے بت نے یہ سب کچھ کیا ہوگا۔ کیونکہ کلہاڑا اس کے کندھے پر ہے۔ اور۔ ہاں۔ مجھ سے یہ کیوں دریافت کر رہے ہو۔ ان ٹوٹے ہوئے مظلوم مشکل کشاؤں سے پوچھ لو۔ کہ اُن پر یہ ظلم کس نے کیا ہے۔ فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ○ اگر یہ بول سکتے ہیں تو اِن سے پوچھ لو؟

واقعہ کی پوری تفصیل عرض کرنا اس وقت ممکن نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ۔ بَلْ فَعَلَهٗ' كَبِیْرُهُمْ هٰذَا۔ جن پر بظاہر جھوٹ کا گمان ہوتا ہے۔ درحقیقت قوم کے شرکیہ عقیدے اور ان کے بے بس خداؤں پر طنز تھی۔ جسے ظاہری الفاظ کی وجہ سے کذب کہہ دیا گیا۔

(3) جب قوم کے مظالم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے سفر اختیار کیا تو دوران سفر مصر کے ایک ظالم بادشاہ پر اُن کا گزر ہوا۔ آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ کسی نے ظالم بادشاہ سے کہا کہ یہاں ایک شخص آیا ہے جس کے ساتھ اس کی خوبصورت بیوی بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے- بادشاہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا اور سارہ کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ --- مصر کے بادشاہ کا دستور تھا کہ وہ مسافروں سے حسین عورتوں کو زبردستی چھین لیتا- اگر عورت کے ساتھ اس کا خاوند ہوتا تو اسے قتل کروا دیتا اور اگر بھائی یا کوئی رشتہ دار ہوتا تو اس سے عورت تو چھین لیتا مگر اسے قتل نہ کرواتا ---- سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی جان بچانے کی خاطر) کہہ دیا کہ وہ "میری بہن" ہے-

سارہ میری بہن ہے- کے الفاظ کی وجہ سے جناب ابراہیم علیہ السلام کی طرف کذب کا لفظ منسوب کیا گیا ہے- جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ سارہ آپ کی بیوی ہونے کے علاوہ آپ کی چچازاد بہن بھی تھی - اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے یہ کلمات جان بچانے کیلئے کہے تھے- اور جان بچانے کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے زبان سے کلمہ کفر کہہ دینے کی بھی اجازت دی ہے- بشرطیکہ دل ایمان پر مطمئن ہو-

ہمارے خیال میں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سارہ کو بہن کہنا بھی توریہ تھا کہ سننے والوں نے سمجھا کہ سارہ ابراہیم کی "حقیقی بہن" ہے- مگر ابراہیم علیہ السلام کی اس سے مراد چچازاد بہن یا اسلامی بہن تھی-- واللہ اعلم-

سیدنا ابراہیم علیہ السلام ان تین باتوں کی وجہ سے دربار الٰہی میں سفارش سے معذوری ظاہر کریں گے اور لوگوں کو حکم فرمائیں گے کہ- اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي - میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ- اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى - تم ایسا کرو کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ اور ان سے شفاعت کی درخواست کرو-

موسیٰ علیہ السلام کی فکر مندی اب تمام لوگ جناب موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوں گے اور ان سے عرض کریں گے- اے موسیٰ علیہ السلام! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں- فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ - آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعے لوگوں پر فضیلت عطا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی- آپ ہماری حالت اور کیفیت ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس خستہ حالی اور پریشانی میں مبتلا ہیں- اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ -ہماری درخواست ہے کہ آپ اللہ کریم کی بارگاہِ جلیلہ میں ہمارے لئے سفارش فرمادیں کہ وہ ہمارا حساب شروع فرمائے-

موسیٰ کلیم اللہ جواباً فرمائیں گے آج میرا رب شدید غصے میں ہے- نہ اس سے پہلے کبھی اللہ تعالیٰ کو اتنا غصہ آیا ہے اور نہ آئندہ کبھی اتنا شدید غصہ آئے گا- صورت حال یہ ہے کہ دنیا میں مجھ سے ایک آدمی قتل ہو گیا تھا- جسے مارنے کی مجھے اجازت نہیں دی گئی تھی ----- ہوا یوں تھا کہ ایک اسرائیلی اور ایک فرعونی آپس میں لڑ رہے تھے- اسرائیلی نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو اپنی مدد کیلئے بلایا- آپ نے آگے بڑھ کر فرعونی کو ایک مکا مارا- جس سے وہ مر گیا- جناب موسیٰ علیہ السلام کو اس فعل پر بڑی ندامت ہوئی- آپ نے ربّ العالمین سے مغفرت طلب کی اور ایک خیر خواہ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنی جان بچانے کی خاطر مصر سے بھاگ کھڑے ہوئے اور چلتے چلتے مدین کے کنویں پر پہنچ گئے ------ جناب موسیٰ علیہ السلام کے تفصیلی حالات کیلئے ہماری کتاب خطبات ''سورۃ مریم'' کا مطالعہ فرمائیں-

مختصر یہ کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام حشر کے میدان میں اس قتل کے سبب سفارش سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے اپنی زندگی کے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمائیں گے- اور کہیں گے- نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ - مجھے تو اپنی جان کا اندیشہ ہے- میں تو اپنی ذات کے متعلق فکر مند ہوں- مجھے تو اپنی پڑی ہوئی ہے- اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی -تم میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ- اور یوں کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اور ان سے سفارش کی درخواست کرو- شائد وہ تمہارا کام کرسکیں- میں تو سفارش نہیں کرسکتا-

عیسیٰ علیہ السلام کا مشورہ

جناب موسیٰ علیہ السلام کی رائے پر عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے تمام لوگ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ اور آپ علیہ السلام سے کہیں گے۔ یَا عِیسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوحٌ مِّنْہُ وَکَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا۔ اے عیسیٰ علیہ السلام۔ آپ اللہ کے رسول اور اس کا فرمان ہیں جو اس نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا اور آپ اس کی طرف سے روح ہیں اور آپ نے بچپن میں ماں کی گود کے اندر لوگوں سے کلام کی تھی (ان سارے واقعات کی تفصیلات ہم نے خطبات سورۃ مریم میں بیان کر دی ہیں) اے عیسیٰ علیہ السلام آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ۔ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ۔ آپ ہمارے لئے اپنے رب سے سفارش فرما دیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرا رب از حد غضب کی حالت میں ہے کہ وہ ایسا غضبناک آج تک کبھی نہیں ہوا اور آئندہ بھی ایسا غضبناک نہیں ہوگا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ لَمْ یَذْکُرْ ذَنْبًا۔ ان کی کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمایا۔ جبکہ بعض دیگر روایات میں ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ (میرے بعد) عیسائیوں نے مجھے اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا تھا۔ میں ڈرتا ہوں کہ پروردگار عالم کہیں مجھ سے یہ سوال نہ کر لے کہ کیا تم ''اللہ'' یا اس کے بیٹے تھے۔ اسلئے۔ نَفْسِیْ۔ نَفْسِیْ۔ نَفْسِیْ۔ مجھے تو اپنی جان کا خوف ہے۔ مجھے تو اپنی جان کا ڈر ہے۔ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ تم میرے سوا کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ اور ہاں۔ میرا مشورہ ہے کہ۔ اِذْھَبُوْ اِلٰی مُحَمَّدٍ۔ تم سارے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔

﴿شفاعت مصطفی ﷺ﴾ رحمت کائنات، سردار انبیاء، امام الرسلین جناب محمد مصطفی ﷺ کا فرمان ذی شان ہے۔ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا۔ پھر تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے۔ فَیَقُوْلُوْنَ۔ آپ سے عرض کریں گے۔ اے محمد ﷺ۔ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ محبوب اور عظیم المرتبت رسول ہیں۔ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ۔ اور آپ ہی آخری نبی ہیں۔ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے۔ اے رحمت مجسم ﷺ! آپ نے ہماری زبوں حالی ملاحظہ فرمالی ہے۔ ہماری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ۔ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ۔ اپنے رب کی عظیم بارگاہ میں ہماری سفارش فرما دیجئے۔ (ہم بڑے اوالعزم رسولوں' جلیل القدر پیغمبروں اور برگزیدہ نبیوں کے پاس گئے ہیں۔ مگر کسی نے سفارش کی حامی نہیں بھری۔ آپ چونکہ رحمۃ للعالمین ہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ آں سرکار مایوس نہیں فرمائیں گے اور بارگاہِ ربانی میں تشریف لے جا کر ہماری شفاعت فرمائیں گے۔)

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے کہ جب تمام لوگ مجھے شفاعت کیلئے کہیں گے۔ فَانْطَلِقُ۔ تو میں میدانِ حشر میں تمام لوگوں کے آگے چل پڑوں گا۔ سبحان اللہ۔ آپ تصور فرمائیں۔ از آدم تا قیام قیامت پوری انسانیت آپ ﷺ کے مقتدی اور آپ ﷺ سب مقتدا۔ پیشوا اور رہنما۔۔۔۔۔۔

تمام رسولوں کی قومیں' نبیوں کی امتیں اور تمام پیغمبروں کے ماننے والے آج ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ پوری انسانیت کی قیادت فرما رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی یہ بات پوری ہو جائے گی کہ ہمارے آقا امام الانبیاء' نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہی۔ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا۔ ہیں اور آپ تمام انسانیت کے لئے رہبر و رہنما بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان حشر سے چل کر عرشِ الٰہی کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ ۔ تو میں اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی حمد و ثناء کے کلمے ڈالتا جائے گا۔ میں ان کلمات کو زبان پر لاتا جاؤں گا۔ میں اس دن اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف بیان کروں گا کہ آج تک اس طرح کے محامد بیان نہیں کر سکا۔ میں دیر تک عرش الٰہی کے نیچے سجدہ ریز رہوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِذنِ شفاعت حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ربّ العزت کمال محبت سے فرمائیں گے۔

اے محمد ﷺ اِرْفَعْ رَاْسَکَ ۔ اپنا سر مبارک اُٹھائیے۔ سجدہ ختم فرمائیے اور اپنا چہرۂ انور میری طرف گھمائیے۔ سَلْ تُعْطَهْ ۔ اے محبوب! آپ جو سوال کریں گے عطا کیا جائے گا۔ اب مانگنا آپ کا کام ہے اور دیتے جانا میرا کام ہے۔ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ۔ آپ سفارش کریں۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سبحان اللہ۔

شفاعت کبریٰ یہ آپ ﷺ کی شفاعت کبریٰ ہے۔ جو تمام انسانوں کیلئے ہوگی۔ آپ ﷺ اس عظیم الشان شفاعت کے بعد اللہ رب العالمین کی اجازت سے مزید پانچ دفعہ شفاعت فرمائیں گے۔ جس کی تفصیل ہم بتوفیق اللہ تعالیٰ اگلے خطبہ میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔

آپ نے یقیناً اس حدیث مبارکہ کے الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول، اپنی تمام تر عظمت، شان، فضیلت، بزرگی، احترام، تکریم، توقیر، تعظیم اور جلالت کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر دربارِ الٰہی میں سفارش نہیں کریں گے جب اِذنِ شفاعت ہوگا۔ تب سفارش فرمائیں گے۔ جب آپ ﷺ کو بغیر اجازت کے سفارش کا استحقاق نہیں تو دوسرا کون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔ یہی آیت الکرسی کی تعلیم ہے کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاِذْنِہٖ -کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کر سکے؟-

خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑے خوبصورت اشعار میں مسئلہ شفاعت کی وضاحت اور آپ ﷺ کی شان وعظمت بیان فرمائی ہے کہ۔

میدان وہ حشر کا آواز رَبِّ نفسی
خلقت ہے سبھی نیکی بدی شمارا
اب کس طرف کو جائیں' کس کو سنائیں دکھڑا
مشفق کوئی بتا دے' شافع بنے ہمارا
وہ آگئے محمد ﷺ' براق کی سواری
اُٹھی صدا حشر سے' قربان شہسوارا
وہ پیاری پیاری صورت' میرے نبی کا چہرہ
پہنا ہوا ہے جس نے نوری لباس سارا
جبریل وہ فرشتہ سید ملائکہ - کا
تھامے ہوئے ہے باگیں' دیکھو عجب نظارا
دربار جارہی ہے حضرت کی یہ سواری
جاکر کریں شفاعت اب بخش دے غفارا
کر' پیروی نبیؐ کی' گر طلب ہے شفاعت
تا' وہ کریں حشر کو تیری طرف اشارہ

اللہ رب العالمین ہم سب کو قیامت کے دن رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت کا حق دار بنائے- آمین یا ارحم الراحمین-

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

خودی کا سرِّ نہاں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه
خودی ہے تیغ فساں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریب سود و زیاں! لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وھم و گماں! لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں، نہ مکاں! لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر 7

شفاعت کرنیوالے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

﴿ترجمہ﴾ کون ہے جو اُس (اللہ تعالیٰ) کے ہاں اسکی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟

ہر قسم کی حمد و ثناء خالق ارض وسماء کے لئے ہے جو ساری کائنات کا اکیلا خالق، مالک، رازق اور حاکم ہے۔ اس کی کوئی ابتداء ہے نہ انتہاء۔ وہ اَزل سے ہے اور اَبد تک رہے گا۔ وہ ایسا بے مثل و بے مثال ہے کہ کائنات کی ہر شئی اس کی تعریف و تحمید میں مصروف و مشغول ہے۔

اللہ رب العالمین کی تعریف و تسبیح کے بعد لا تعداد درود و سلام امام الرسل، سید الاولین والآخرین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ، مقدسہ اور معظمہ پر، جن کی بعثت کے سبب اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت و رہنمائی کیلئے قرآن مجید فرقان حمید جیسی معتبر، مقدس، معظم اور بابرکت کتاب کو نازل فرمایا اور اس کتاب مبین کی آیت الکرسی میں اپنی توحید، یکتائی اور الوہیت کے دلائل بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ "مسئلہ شفاعت" کی بھی وضاحت فرمائی۔ اور شفاعت کے بارے میں پیدا ہونے والے یا پیدا کئے جانیوالے تمام اشکالات، اعتراضات اور سوالات کا جواب چند الفاظ میں عنایت فرما دیا کہ۔ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اس اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ جلیلہ میں اسکی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے مطابق عمل کر کے اتفاق واتحاد کا عملی مظاہرہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

میری امت میری امت آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے خطبہ جمعہ کا اختتام اس بات پر ہوا تھا کہ امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ کی بدولت میدانِ حشر کی سختیوں' تکلیفوں اور دشواریوں کا خاتمہ کر کے تمام انسانوں کا حساب کتاب شروع کر دیا جائیگا اور سب سے پہلے اُمت محمدیہ کا حساب ہو گا۔ پیارے پیغمبر ﷺ اپنی امت کو بخشوانے' جنت میں لے جانے اور جہنم سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی خصوصی اجازت سے کئی مرتبہ شفاعت فرمائیں گے۔ آپ پوری توجہ فرمائیں۔ میں بالاختصار رسول مکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی کئی شفاعتوں کا تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کرنیوالا ہوں۔

معروف صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی شفاعت والی حدیث میں ہے کہ رسولِ محترم ﷺ نے قیامت کے دِن اپنی شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ فَانْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا۔ میں چلتے چلتے عرشِ الٰہی کے نیچے آجاؤں گا۔ اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا۔ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیَّ وَیُلْھِمُنِیْ مِنْ مَّحَامِدِہٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْہِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْہُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد و ثناء کے وہ کلمات سکھلائے گا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے۔ گویا کہ آپ ﷺ کو حیاتِ دُنیوی میں حسن ثناء اور حمد الٰہی کے ان کلمات سے آگاہ نہیں فرمایا گیا۔ آپ ﷺ کے اِس فرمانِ عالی شان سے مسئلہ علم غیب بھی حل ہو گیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی آپ ﷺ کو کسی معاملے کی اطلاع نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے- اس وقت آپ ﷺ کو بھی اس معاملے اور بات کا علم نہیں ہوتا- اس کی مزید وضاحت ہم انشاء اللہ العزیز آیت الکرسی کے اگلے جملے "یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ" کی تشریح میں کریں گے- فی الحال ہم صرف سفارش کرنے والوں کا تعارف اوران کی شفاعت کے حقائق عرض کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں-

نبی کریم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے عرش عظیم کے نیچے لمبا سجدہ کریں گے- اللہ رب العزت کی بے مثال حمد وثناء کریں گے اور ربّ العالمین کی کبریائی وبڑائی کو بیان کریں گے- آخر اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو حکم دیا جائے گا- اے محمد ﷺ -اِرْفَعْ رَاْسَکَ- اپنا سر سجدہ سے اٹھایئے- سَلْ تُعْطَہْ -سوال فرمایئے' آپ کا سوال پورا کیا جائے گا- یعنی مانگتے جانا آپ کا کام ہے اوردیتے جانا میرا کام ہے- آپ مانگتے مانگتے تھک جائیں گے مگر میں دیتے ہوئے کبھی نہیں تھکوں گا- اِشْفَعْ تُشَفَّعْ -میرے محبوب! سفارش فرمایئے' میں آپ کی سفارش کو قبول فرماؤں گا- سرکار دو عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان نبوت کے الفاظ ہیں- فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ -سفارش کی اجازت حاصل ہوجانے کے بعد میں اپنا سر سجدے سے اُٹھاؤں گا- اور دربارِ الٰہی میں بصد اَدب واِحترام عرض کروں گا-

یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ -اے میرے پروردگار! میری امت کو معاف فرمادے' میری اُمت کو معاف فرمادے- آپ رسول معظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت پر شفقت' محبت اور مہربانی کا اندازہ فرمائیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام- نَفْسِیْ' نَفْسِیْ' نَفْسِیْ -پکار رہے ہوں گے مگر ہمارے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ - اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ -کہہ رہے ہوں گے- شاعرِ اسلام مولانا علی محمد صمصام رحمہ اللہ نے اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں نبی محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اور پہلے اَنبیاء کرام کے حالات کا موازنہ کرتے ہوئے بالکل درست فرمایا ہے کہ-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق خدا دی اِک پاسے
محبوب ربانا اِک پاسے

سارے جگ دی دھرتی اِک پاسے
میرا عرب سوہانا اِک پاسے

والضحٰی دِیاں چمکاں اِک پاسے
چہرے دیاں دمکاں اِک پاسے

وَاللیل سیاہی اِک پاسے
زُلفاں دا سجانا اِک پاسے

کسے نال کوہاڑے بت بھن کے
بَلْ فَعَلَ کَبِیْرُھُمْ آکھیا

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ دے اشارے تھیں
بت توڑ گرانا اک پاسے

اوہنوں شان یاسین دی پگ دا اے
اوہ تے مرشد سارے جگ دا اے

اِک کشتی دا ضامن اِک پاسے
سارے جگ دا جہانا اک پاسے

اوہدیاں جگ وچہ دھماں پیاں نے
سن کے کلمہ پڑھ لیا کیاں نے

کوئی امتاں دے حق بددعا کردا
اتھے سینے لانا اِک پاسے

دریا دِیاں لہراں اِک پاسے
انگلاں دیا نہراں اِک پاسے

پتھراں دا پھٹنا اِک پاسے
چند پھاڑ دکھانا اِک پاسے

"رَبِّ نَفْسِیْ" آوازہ اِک پاسے
"رَبِّ اُمَّتِیْ" تقاضا اک پاسے

سارے جگ دے پاپی اک پاسے
صمصام نمانا اِک پاسے

بغیر حساب جنت میں

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ جب بار بار اپنی امت کا نام لیں گے تو رب العزت کی طرف سے حکم ملے گا اے محمد ﷺ! اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ - اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں۔ جنت کے دائیں دروازے سے جنت میں داخل فرمالیجیے۔ سبحان اللہ۔ اے اللہ! کیا یہ خوش نصیب جنت کے کسی دوسرے دروازے سے جنت میں نہیں جاسکتے۔ فرمایا۔ کیوں نہیں۔ هُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ۔ یہ لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دروازوں سے جنت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ بھی شریک ہیں۔ یعنی اگر یہ لوگ پسند کریں تو دوسرے دروازوں سے بھی جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ثُمَّ قَالَ ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ مَابَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَّصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَحِمْیَرَ اَوْ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَ بُصْرٰی ۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا مکہ اور حمیر (یمن کے شہر) میں یا مکہ اور بصریٰ (شام کے شہر) کے درمیان ہے۔ (صحیح بخاری صفحہ 685 جلد دوئم' کتاب التفسیر۔ باب ذریۃ من حملنا مع نوح)

اس حدیث مبارکہ سے اس امر کی وضاحت ہوگئی کہ رسول الثقلین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے لئے پہلی سفارش کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آپ کی امت میں سے بعض لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو ان سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

قیامت کے دن جن خوش نصیبوں' نیک بختوں اور سعادت مندوں کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمایا جائے گا۔ اُن کی تعداد اور اوصاف کا ذکر بھی رسول مکرم ﷺ نے اپنی لسان رسالت سے فرمایا ہے۔ سرور کائنات ﷺ کے چچا زاد بھائی' امت میں اوّل مفسر قرآن' مشہور صحابی جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور انبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے مختلف انبیاء کرام اور انکی امتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ ۔ مجھے (معراج کی رات) بہت سی اُمتیں دکھائی گئیں۔ میں نے بعض ایسے انبیاء کو دیکھا جن کے ساتھ بہت بڑی جماعت تھی ۔ بعض نبیوں کے ہمراہ چھوٹی سی جماعت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ صرف دس افراد تھے' کسی نبی کے اُمتیوں کی تعداد صرف پانچ تھی۔ وَالنَّبِیُّ یَمُرُّ وَحْدَہٗ ۔ اور میں نے ایسے اکیلے نبی کو بھی دیکھا جن کا کوئی امتی نہ تھا ۔ جب مجھے مختلف انبیاء کرام علیہم السلام اور انکی امتوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظارہ کروایا جارہا تھا تو۔ نَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ "کَبِیْرٌ"۔ میں نے ایک انبوہ کثیر دیکھ کر حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا۔ یَا جِبْرِیْلُ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتِیْ ۔ اے جبریل! کیا یہ میری اُمت ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں' یہ آپکی اُمت نہیں بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی اُمت ہے۔ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ ۔ بلکہ آپ اُفق کی طرف دیکھیں۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ فَنَظَرْتُ ۔ میں نے اُفق کی طرف دیکھا تو۔ فَاِذَا سَوَادٌ "کَبِیْــرٌ" ۔ مجھے بہت بڑی جماعت نظر آئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا۔ ھٰــؤُلَاءِ اُمَّتُکَ ۔ یہ آپ ﷺ کی اُمت ہے۔ جن کی تعداد تمام انبیاء کی امتوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ وَھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامُھُمْ لَا حِسَابَ عَلَیْھِمْ وَلَا عَذَابَ ۔ اور آپ ﷺ کی اُمت کے یہ ستر ہزار افراد جو آگے آگے ہیں یہ وہ خوش قسمت ہیں جو بغیر حساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے۔ سبحان اللہ۔ سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ انہیں کیوں بغیر حساب جنت کا داخلہ نصیب ہوگا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے باذن الٰہی ان ستر ہزار کے خصائل کا تذکرہ فرماتے ہوئے کہا۔ کَانُوْا لَا یَکْتَوُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے اور اپنے جسموں کو نہیں داغتے اور فال نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے ستر ہزار افراد کے بغیر حساب جنت میں جانے کا ذکر خیر سنا تو آپ کے ایک جاں نثار رفیق حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور دربار رسالت میں درخواست پیش کی کہ آقا۔۔۔۔ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم مجھے ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ نبی محترم ﷺ نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی اس خوبصورت خواہش کا احترام کرتے ہوئے فوراً دعا فرمادی۔ اَللّٰھُمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجْعَلْهُ مِنْهُمْ - اے میرے اللہ! عکاشہ رضی اللہ عنہ کو ان سعادت مندوں میں شامل فرما- آپ ﷺ کی زبان مبارک سے جناب عکاشہ رضی اللہ عنہ کیلئے بشارت خوشخبری اور دعا کے الفاظ سن کر ایک اور صحابی نے بھی کھڑے ہو کر نہایت اَدب سے عرض کیا- اے اللہ کے رسول ﷺ!---اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ -میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ مولائے کریم مجھے بلا حساب جنت میں جانے والے ستر ہزار خوش نصیبوں میں شامل فرمائے تو رسول مکرم ﷺ نے فرمایا-سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ - اس سلسلے میں عکاشہ رضی اللہ عنہ تم سے سبقت لے گئے-سبحان اللہ-

(صحیح بخاری جلد 2 کتاب الرقاق صفحہ 968)

تعداد میں اضافہ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اب تک اور اب سے لے کر قیامت تک امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کے افراد کی گنتی اور شمار تو ممکن ہی نہیں ہے-ان لاتعداد اَن گنت اور بے شمار امتیوں میں سے صرف ستر ہزار افراد کا بغیر حساب جنت میں جانا تو معمولی تعداد ہے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چالیس ہزار تو رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ہے- اگر ان میں سے ہی ستر ہزار بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں تو باقی تمام امت تو اُس سعادت عظمیٰ سے محروم ہو جائے گی-

میرے عزیزو اور بھائیو! جب امام کائنات ﷺ کی زبان حق ترجمان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ستر ہزار افراد کے بغیر حساب کے جنت میں جانے کی یہ بشارت اور خوشخبری سنی تو انہیں بھی یہی فکر دامن گیر ہوئی اور انہوں نے اس موضوع پر سوچنا اور غور کرنا شروع کر دیا کہ وہ کون نیک بخت اور سعادت مند ہوں گے جنہیں یہ شرف نصیب ہوگا-اُن میں سے بعض نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں سید الرسل ﷺ کی طویل صحبت کا شرف حاصل ہے-بعض نے کہا یہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہیں جن کی پیدائش زمانہ اسلام میں ہوئی اور اُنہوں نے زندگی کے کسی حصہ میں بھی شرک کا اِرتکاب نہیں کیا' بعض کہنے لگے کہ ہم تو ان سعادت مندوں میں سے نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم تو مشرکین کے ہاں پیدا ہوئے اور بعد میں قبولیت اسلام کا شرف حاصل کیا۔ اَلغرض مختلف حضرات نے مختلف توجیہات بیان فرمائیں جب رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس تشویش اور فکر مندی سے آگاہی ہوئی تو آپ ﷺ نے مسلسل تین دن اللہ رب العالمین سے دُعائیں' اِلتجائیں' صدائیں اور سفارشیں کر کے بغیر حساب جنت میں جانے والوں کی تعداد میں اضافہ کروالیا۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کے ایک رفیق حضرت عمرو بن حزام انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی مکرم ﷺ کا تین دن مسلسل یہ معمول رہا کہ آپ صرف فرض نمازوں کیلئے مسجد میں تشریف لاتے باقی سارا وقت خلوت نشیں رہتے اور کسی سے ملاقات نہ فرماتے' نہ وفود سے ملاقات' نہ صحابہ سے گفتگو نہ اَزواج مطہرات سے بات چیت' نہ درس' نہ وعظ' نہ تبلیغ' نہ تقریر' نہ فیصلہ نہ کوئی معاملہ۔ بلکہ عین نماز کے وقت مسجد میں تشریف لاتے اور فرض نماز پڑھانے کے فوراً بعد حجرہ مبارکہ میں تشریف لے جاتے اور سب سے علیحدگی اختیار فرما لیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس صورت حال سے خاصی تشویش ہوئی اور انہوں نے سمجھا کہ کوئی بہت بڑا حادثہ رونما ہو گیا ہے جسکی وجہ سے آپ ﷺ فکر مند' پریشان اور غم زدہ ہیں لیکن ادب واحترام کے باعث کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی جب چوتھا دن ہوا اور رسول محترم ﷺ اوقات نماز کے علاوہ حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بصد احترام عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اِحْتَبَسْتَ عَنَّا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ حَدَثَ حَدَثٌ" ۔ آپ ہم سے (تین دن) الگ تھلگ رہے یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ لاحق ہوا کہ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ لَمْ یَحْدِثْ اِلَّا خَیْرٌ"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فکر کی کوئی بات نہیں) بڑا خوش کن واقعہ ہوا ہے۔عرض کیا گیا' وہ واقعہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔اِنَّ رَبِّیْ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّدْخُلَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ۔میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائیگا اور میری اُمت کی کثرت کے اعتبار سے یہ تعداد بہت کم تھی۔وَاِنِّیْ سَئَلْتُ رَبِّیْ فِیْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ الْاَیَّامِ الْمَزِیْدَ۔میں ان تین دنوں میں اپنے رب سے اس تعداد میں مزید اضافے کا سوال کرتا رہا ہوں۔اے اللہ کے نبی! پھر ربّ نے کیا جواب دیا؟ فرمایا۔فَوَجَدْتُ رَبِّیْ مَاجِدًا کَرِیْمًا۔تو میں نے اپنے رب کو بڑا عظیم اور کریم پایا ہے۔۔فَاَعْطَانِیْ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِیْنَ اَلْفًا۔میرے رَبّ نے مجھے ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمادیا ہے۔۔یعنی ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ میرا ستر ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں جائیگا۔سبحان اللہ۔(تفسیر روح المعانی صفحہ 137' جزء 16)

﴿اصحاب الاعراف کیلئے شفاعت﴾

اللہ رب العالمین کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی سفارش کے ذریعے لاتعداد امتیوں کو بغیر حساب جنت میں داخل مل جانے کے بعد پیغمبر اکرم' رحمت عالم ﷺ اپنی امت کے بعض لوگوں کو ''مقام اعراف'' پر کھڑا دیکھیں گے۔جنت اور جہنم کے درمیانی حجاب کے بالائی حصے کو''اعراف'' کہا جاتا ہے۔۔جس کی تفصیل قرآن کریم کے ستائیسویں پارے میں یوں بیان فرمائی گئی ہے۔فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ۔(سورۃ حدید آیت نمبر 13)

﴿ترجمہ﴾ پس انکے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائیگی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔اسکے اندرونی جانب رحمت (جنت) ہوگی اور اسکے بیرونی جانب عذاب (دوزخ) ہوگا۔

یعنی یہ دیوار جنت کی لذتوں' راحتوں اور مسرتوں کو جہنم کی طرف جانے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہنم کی آگ، گرمی اور دھوئیں کو جنت کی طرف آنے سے روک دے گی۔ اصحاب الاعراف کے بارے میں علماء تفسیر کے کئی اقوال ہیں۔ جن میں سے زیادہ مشہور یہی ہے کہ قیامت کے دن حساب کتاب میں جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ انہیں مقام اعراف پر ٹھہرایا جائے گا۔ ان کے ایک طرف جنت اور دوسری طرف جہنم ہوگی۔ جب جنت کی طرف دیکھیں گے تو دل میں امید پیدا ہوگی کہ شائد اللہ تعالیٰ ہم پر فضل و رحمت فرمائے اور ہمیں جنت کا داخلہ نصیب ہو جائے۔ اور جب دوزخ کی طرف نظر کریں گے۔ اس کے عذاب کی شدت کو دیکھیں اور حدت کو محسوس کریں گے تو خوف زدہ ہوں گے کہ کہیں ہمیں جہنم میں نہ پھینک دیا جائے۔

اِسی دوران رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، خاتم المرسلین حضرت محمد کریم ﷺ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے سفارش کی اجازت طلب کریں گے۔ اجازت مل جانے کے بعد آپ کی شفاعت کے سبب اصحاب الاعراف کو بھی جنت میں داخل فرما دیا جائے گا۔ سبحان اللہ۔ ترجمان القرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت ہے کہ۔

اَلسَّابِقُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ نیکیوں میں سبقت کرنے والے، ہر اچھے کام میں آگے بڑھنے والے اور اعمال صالحہ کا ذخیرہ کرنیوالے تو بغیر حساب ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ وَالْمُقْتَصِدُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اور درمیانے اعمال والے لوگوں کو اللہ کی خاص رحمت کی بدولت جنت نصیب ہو جائیگی۔ وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهٖ وَاَصْحَابُ الْاَعْرَافِ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ گنہگار اور اصحابِ اعراف بھی نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کے سبب جنت میں چلے جائیں گے۔

(اخرجہ الطبرانی فتح الباری صفحہ 428 جلد 11۔ کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار)

عزیزان محترم! ہمیں کوشش اور دُعا کرنی چاہیے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنتی لوگوں کی اگلی صفوں اور بغیر حساب جنت اور جانے والوں کی فہرست میں شامل فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

گنہگاروں کیلئے سفارشیں اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ "مِنَ الْخَطَاِ وَالنِّسْیَان" ۔ یعنی انسان غلطی' لغزش اور خطاء کا پتلا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی شخص معصوم عن الخطاء اور گناہوں سے مبرا نہیں ہے۔ بڑی احتیاط کے باوجود اِنسان سے کوئی نہ کوئی کمی' کوتاہی اور نافرمانی ہو ہی جاتی ہے۔ انسان سے سرزد ہونے والی معمولی نوعیت کی غلطی کو "گناہِ صغیرہ" اور غیر معمولی یعنی بڑی قسم کی نافرمانی کو "گناہ کبیرہ" کہا جاتا ہے۔ جس شخص کو اپنی آخرت عزیز' جنت کی طلب اور جہنم کا خوف ہو' اسے ان دونوں قسم کے گناہوں سے بچنا اور فرائض کی پابندی کرنی چاہیے تاہم اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر بہت بڑا فضل و کرم اور لطف و احسان ہے کہ وہ بھول کر سرزد ہونیوالے ہمارے صغیرہ گناہوں' معمولی لغزشوں اور ہلکی خطاؤں کو نیک اعمال کی برکت سے ہی معاف فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا ○ (سورۃ نساء آیت نمبر 31)

﴿ترجمہ﴾ اگر تم ان بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو ہم تمہاری چھوٹی غلطیوں کو مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ (جنت) میں داخل کریں گے۔

اگر خدانخواستہ کسی شخص سے کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہو جائے اور وہ خلوصِ دِل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے' اپنی نافرمانی پر نادم اور شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ وعدہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا وہ کبیرہ گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ کتاب الٰہی کے پانچویں پارے کی آیت ہے۔

وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورہ نساء آیت نمبر 110)

﴿ترجمہ﴾ اور جو شخص برائی کا ارتکاب کرلے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے یعنی اُس سے صغیرہ یا کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے - پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم فرمانے والا پائے گا -

قیامت کے دن حساب کتاب کے نتیجے میں کبیرہ گناہوں کے مرتکب جو مسلمان جہنم کے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے انہیں رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کے باعث جہنم سے نکال کر عقیدہ و ایمان کی درستگی کی بناء پر جنت میں داخل کر دیا جائے گا -- صحابی رسول جناب جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مقدس سے یہ بات سنی کہ - شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ -

(سنن ابن ماجہ صفحہ 329 ابواب الزھد باب ذکر الشفاعۃ)

﴿ترجمہ﴾ بے شک میں قیامت کے دن اپنی اُمت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کی بھی سفارش کروں گا -

اہل کبائر کو جہنم سے نکالنے اور جنت میں لے جانے کیلئے رسولِ رحمت ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ جلیلہ میں یکے بعد دیگرے چار مرتبہ شفاعت فرمائیں گے اور چاروں بار آپکی شفاعت کو قبول فرمایا جائیگا - جس کی تفصیل خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں بیان فرمائی گئی ہے - رحمتِ مجسم ﷺ کا فرمان ہے -

فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ - پھر میں اپنے ربّ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے دربارِ الٰہی میں حاضری کی اجازت فرما دی جائے گی - اور میرے دِل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی حمد و ثناء کے وہ خوبصورت کلمات ڈالے جائیں گے جو فی الحال میں نہیں جانتا - میں ان کلمات مبارکات کے ساتھ رب العالمین کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا - اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا - رحمت الٰہی جوش میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ جائے گی- مجھے حکم ہوگا- اِرْفَعْ رَاْسَکَ -اپنا سر سجدے سے اٹھاؤ- قُلْ تُسْمَعْ بات کرو- آپ کی بات پوری توجہ سے سنی جائے گی- سَلْ تُعْطَہْ -آپ سوال کریں آپ کا مطالبہ پورا کیا جائے گا- اِشْفَعْ تُشَفَّعْ -آپ سفارش فرمائیں آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی- محسن انسانیت ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولِ شفاعت کی یقین دہانی کے بعد میں عرض کروں گا-

یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ -اے میرے پروردگار! میری امت' میری امت- اے اللہ! میری امت کے گناہ گاروں کو جہنم میں دھکیل دیا گیا ہے- اللہ رب العزت اُمت کے بارے میں رسول مکرم ﷺ کی پریشانی کو دیکھ فرمائے گا- اے محبوب- اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ -جاؤ اور اپنی اُمت کے ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤ جن کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے- سبحان اللہ- اللہ کے رسول ﷺ جہنم کے دروازے پر آئیں گے اور ایسے لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکال کر نعمتوں بھری جنت میں داخل فرما دیں گے- اِس کام سے فارغ ہونے کے بعد آپ محسوس فرمائیں گے کہ ابھی میری اُمت کے گناہ گار دوزخ میں موجود ہیں تو رحمتِ مجسم ﷺ کا فرمان ہے کہ- ثُمَّ اَعُوْدُ- میں پھر دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گا- فَاَحْمِدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ -اور انہی کلمات طیبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کروں گا- اور ذات باری تعالیٰ کے سامنے سر سجدہ میں رکھ دوں گا- ربّ العزت پھر فرمائیں گے- اے میرے رسول! ﷺ

- اِرْفَعْ رَاْسَکَ ------- اپنا سر مبارک سجدہ سے اُٹھائیے-
- قُلْ تُسْمَعْ ------- بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی-
- سَلْ تُعْطَہْ ------- مانگو جو طلب کرو گے دیا جائے گا-
- وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ------- سفارش کرو- قبول کی جائے گی-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعالمین پھر عرض کریں گے۔ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔ اے میرے رب! میری امت' میری امت۔ یعنی میری اُمت کے بعض افراد ابھی جہنم میں جل رہے ہیں۔ اللہ رحیم وکریم فرمائیں گے۔ اِنْطَلِقْ۔ جائیے۔ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ اَوْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ۔ اور اپنی امت کے ان لوگوں کو جہنم سے نکال لائیے۔ جن کے دلوں میں رائی کے برابر ایمان ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے۔ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ۔ میں فوراً جاؤں گا اور رائی کے برابر ایمان والے اُمتیوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔ مگر مجھے احساس ہوگا کہ ابھی میرے بعض اُمتی جہنم کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اپنی اُمت کے ایسے لوگوں پر ترس کرتے ہوئے میں تیسری بار اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں گا اور اسی طرح' انہی کلمات سے رب العالمین کی تعریف و بڑائی بیان کرتے ہوئے سر سجدہ میں رکھ دوں گا۔ ربّ العزت فرمائیں گے۔ اے محمد ﷺ۔ اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کہو' سنی جائے گی۔ سوال کرو' دیئے جاؤ گے۔ سفارش کرو تو اسے بھی قبول کیا جائے گا۔ سبحان اللہ۔

رحمت عالم ﷺ اللہ ربّ العزت کے دربار عالی شان میں عرض کریں گے۔ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔ اے میرے رب! میری اُمت کے حال پر رحم فرما۔ میری اُمت پر کرم فرما۔ رحمۃ للعالمین کے یہ دعائیہ الفاظ سن کر ربّ العالمین فرمائے گا۔ اے میرے رسول ﷺ۔ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنَ النَّارِ۔ تشریف لے جائیے۔ جن لوگوں کے دل میں رائی کے دانے کے تیسرے حصہ کے برابر بھی ایمان ہے۔ انہیں جہنم سے نکال لیجیے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ۔ میں جاؤں گا اور ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں پہنچا دوں گا۔ سبحان اللہ۔

اپنی اُمت کے گناہ گاروں' سیاہ کاروں اور خطا کاروں کی تین دفعہ سفارش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد آپ ﷺ چوتھی مرتبہ دربار خداوندی میں حاضری دیں گے پھر اسی طرح اللہ رب العالمین کی حمد وثناء کریں گے۔ اپنا سرِ اقدس سجدے میں رکھ دیں گے پھر آواز آئے گی۔ سر اُٹھایئے۔ بات فرمایئے۔ سوال دہرایئے اور شفاعت فرمایئے۔ آپ ﷺ عرض کریں گے۔ یا اللہ! ابھی کچھ لوگ جہنم کی آگ میں جلائے جا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت فرمائیں گے۔ میرے محبوب! اب آپ کی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکِبْرِیَائِی وَعَظَمَتِیْ ۔ مجھے اپنی عزت' جلالت' کبریائی اور عظمت کی قسم ہے۔ لَاُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ جس نے بھی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ کر میری توحید کا اقرار کیا ہوگا۔ میں اسے ضرور جہنم سے نکال لوں گا۔ (صحیح مسلم صفحہ 110 جلد اول' کتاب الایمان' باب اثبات الشفاعۃ)

بلندی درجات کی سفارش

احادیث رسول کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے گنہگار اُمتیوں کی بخشش' مغفرت اور جہنم سے آزادی کیلئے سفارش کرنے کے علاوہ اہل جنت کیلئے بلندیٔ درجات کی بھی سفارش کریں گے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو قبول فرما کر جنتیوں کے درجات بلند فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کے خادم خاص جناب اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ ۔ جنت میں سب سے پہلا سفارشی میں ہوں گا۔

(صحیح مسلم صفحہ 112 جلد کتاب الایمان۔ باب اثبات الشفاعۃ)

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رسول مکرم ﷺ کی سفارش کے بغیر تو جنت کا دروازہ بھی نہیں کھل سکے گا۔ جناب اَنس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ ۔ میں جنت کے دروازے پر آؤں گا۔ فَاَسْتَفْتِحُ ۔ تو اسے کھولنے کا مطالبہ کروں گا۔ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ ۔ جنت کے دروازے پر موجود محافظ'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگران اور دار وغہ دروازے کے اندر سے سوال کرے گا ۔مَنْ اَنْتَ ۔تم کون ہو جو جنت کے دروازے کو کھولنے کا تقاضا کر رہے ہو؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ"۔ میں کہوں گا میرا نام۔ ''محمد ﷺ'' ہے۔ فَیَقُوْلُ ۔جنت کے دروازے پر مامور فرشتہ نہایت ادب سے عرض کرے گا۔ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ ۔مجھے آپ ہی کے بارے میں حکم دیا گیا تھا کہ جب تک آپ تشریف نہ لائیں۔ میں آپ سے پہلے کسی کیلئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ سبحان اللہ۔ اسی حدیث کا ترجمہ مولانا محمد ابراہیم خادم رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاعرانہ الفاظ میں یوں کیا ہے کہ۔

کوئی نبی ہالے قدم نہ اُٹھاوے
میرا آقا پہلاں بہشتاں نوں جاوے

اوہ جاکے جاں جنت دا کنڈا ہلاوے
تے دربان جنت دا عرضاں سناوے

مینوں میرے مولا حکم فرمایا
نہ کھولیں جنہاں چر محمد ﷺ نہ آیا

﴿ایک اور سفارش﴾ جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی شفاعت کے اثرات' ثمرات اور برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ میرے چچا ابو طالب کو۔ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔ اُمید ہے کہ قیامت کے دن میری سفارش نفع دے گی کہ اسے ہلکی آگ میں رکھا جائے گا۔ (صحیح مسلم صفحہ 115 جلد اول۔ کتاب الایمان۔ باب شفاعۃ النبی لابی طالب)

حضرات گرامی! اب تک رسول محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی جن شفاعتوں کا ذکر کیا گیا۔ ان کی فہرست یہ ہے۔

❁ حساب کتاب کے آغاز کی خاطر تمام انسانوں کے لئے شفاعت۔ شفاعتِ عظمیٰ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اپنی امت کے ان گنت لوگوں کو بغیر حساب جنت لے جانے کیلئے شفاعت۔
- اَصحاب الاعراف کے داخلہ جنت کیلئے شفاعت۔
- ایسے گنہگار اُمتی جن کے دِل میں جو کے دانے کے برابر ایمان ہوگا' ان کی بخشش کیلئے شفاعت۔
- اُمت محمدیہ کے جن خطا کاروں کے دِل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا' انہیں جہنم سے نکلوانے کے لئے سفارش۔
- جن لوگوں کے دل میں رائی کے دانے کے تیسرے حصے کے برابر بھی ایمان ہوگا انہیں جہنم سے آزادی دلانے کے لئے سفارش۔
- جنہوں نے کلمہ طیبہ پڑھ کر اقرار توحید کیا ہوگا' انہیں جنت لے جانے کیلئے سفارش
- اہل جنت کے درجات کی بلندی کیلئے سفارش۔
- جنت کا دروازہ کھلوانے کیلئے سفارش۔
- جن کافروں نے آپ ﷺ پر دنیا میں کوئی احسان کیا ہوگا۔ ان کے عذاب میں تخفیف کی سفارش۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

مگر عقیدے کی بات اور آیت الکرسی کا یہ سبق ضرور ذہن میں رکھیں کہ یہ تمام سفارشیں اللہ رب العزت کی اجازت اس کے حکم اور فرمان سے ہوں گی۔ کیونکہ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے حضور سفارش نہیں کرسکتا۔ اور یہ سفارشیں صرف ان لوگوں کیلئے ہوں گی۔ جن کیلئے اللہ تعالیٰ سفارش کو پسند فرمائے گا۔

حضرات محترم! آج ہم جس ماحول اور معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ یہاں لوگوں نے اپنی مرضی سے اپنے سفارشی مقرر کر رکھے ہیں اور دنیا پرست مذہبی رہنما بڑی ڈھٹائی کے ساتھ لوگوں سے قیامت کے دن کیلئے سفارش کے وعدے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہے اور شفاعت کے پروانے تقسیم کررہے ہیں- میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ قیامت کے دن کیا سلوک کیا جائے گا- اور جن لوگوں نے شفاعت کی ایجنسیاں اور سفارش کے ڈپو کھول رکھے ہیں- کل قیامت کے دن ان کا حشر کیا ہوگا؟ شفاعت کے بارے میں اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ رسول محترم ﷺ کے سوا کن لوگوں کو سفارش کی اجازت دے گا- البتہ جن افراد' اشخاص اور اشیاء کی شفاعت کا تذکرہ امام الرسل ﷺ کی زبانِ مطہر نے فرمایا ہے- اِن کی فہرست میں ضرور آپ کی خدمت میں عرض کردیتا ہوں- مگر اِن صفات کے حامل کسی انسان کو ہمیں دنیا میں اپنا سفارشی مقرر کرنے کا یا اسے ہمارے ساتھ شفاعت کا وعدہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے- سفارش وہی کرے گا' جسے اللہ کریم اِذن دے گا اور اسی کے لئے کرے گا جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی-

انبیاء اور علماء آپ جان چکے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے پہلے ہمارے محبوب جناب رسول کریم ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور آپ ﷺ کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ جلیلہ میں شفاعت فرمائیں گے اور اللہ رب العزت ساری کائنات پر آپ ﷺ کی عظمت' عزت اور رفعت عیاں کرنے کیلئے آپ ﷺ کی تمام سفارشات کو قبول فرمائے گا- جب امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ تمام قسم کی شفاعتوں سے فارغ ہوجائیں گے تو اب دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اپنی اُمتوں کیلئے دربارِ الٰہی میں شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور انبیاء کرام بحکم الٰہی اپنی اپنی امتوں کے لئے بخشش' مغفرت اور جنت کی سفارش کریں گے- اور اللہ کریم انبیاء کرام علیہم السلام کے اِعزاز' اِحترام اور اِکرام کو واضح کرنے کیلئے اِنکی شفاعتوں کو قبول فرمائیگا- سیدنا ابوسعید خُدری رضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ سے شفاعت کے بارے میں جو حدیث مبارکہ مروی ہے۔ اُس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ شَفَعَ النَّبِيُّوْنَ۔ قیامت کے دن انبیاء کرام بھی شفاعت فرمائیں گے۔

(صحیح مسلم صفحہ 103 جلد اول' کتاب الایمان' باب اثبات رویۃ المومنین)

سرور کونین ﷺ کے دوہرے داماد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسئلہ شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ" اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ 330۔ ابواب الزھد۔ باب ذکر الشفاعۃ)

﴿ترجمہ﴾ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔

(۱) انبیاء (۲) علماء (۳) شہداء

مگر میں پھر اپنی بات دُھراتا چاہوں گا کہ کسی عالم اور کسی شہید کو دنیا میں کسی شخص کے ساتھ شفاعت کا وعدہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ نا معلوم اس کی علمیت اور شہادت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول بھی ہے یا نہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ میں اپنی اس بات کی وضاحت بھی خاتم النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمانِ مبارک سے کر دیتا ہوں۔ کیونکہ اصل دین' حقیقی اسلام اور مکمل شریعت صرف اور صرف قرآن و حدیث ہے۔ قرآن کریم اور حدیثِ رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی بڑے' چھوٹے' امام' عالم' مفتی' فقیہ' مجتہد' پیر' فقیر اور خطیب و امام کے قول' فتوے اور بات کی کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں ہے۔ تو میں عرض کر رہا ہوں کہ کسی شخص کو اپنے طور پر عالم' ولی یا شہید قرار دے کر اس سے سفارش کا وعدہ لینا یا اسے اپنا سفارشی سمجھ لینا اور اس کا کسی کے ساتھ سفارش کا وعدہ کرنا کسی لحاظ سے بھی درست' صحیح اور مناسب نہیں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ "اُسْتُشْهِدَ۔ قیامت کے دن سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے (حساب کتاب کیلئے) ایک شہید کولایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید اُن اِنعامات الٰہی کا اقرار کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے میری ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کیلئے کیا عمل کیا؟ شہید عرض کرے گا۔ میں نے تیری راہ میں قتال کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ (اس سے بڑھ کر عمل اور کیا ہوسکتا ہے کہ میں نے اپنی پیاری جان کو تیری راہ میں قربان کردیا) رَبّ العزت فرمائیں گے۔ کَذَبْتَ۔ تو' جھوٹ بولتا ہے۔ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ جَرِیْءٌ" فَقَدْ قِیْلَ ۔تو نے میری رضامندی کے لئے نہیں بلکہ بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی تھی۔ پس دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔ ثُمَّ اُمِرَبِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ ۔ پھر اس کے بارے میں فرشتوں کو حکم ہوگا اور اسے گھسیٹ کر منہ کے بل جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ استغفر اللہ

پھر اس کے بعد ایسے عالم (خطیب' قاری اور امام) کو لایا جائے گا۔ جس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ وَقَرَءَ الْقُرْآنَ ۔ اور قرآن پڑھتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے انعامات اور احسانات یاد دلائے گا وہ عالم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میری ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کیلئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ۔ میں نے علم سیکھا۔ وَعَلَّمْتُہٗ'۔ اور لوگوں کو علم سکھایا۔ وَقَرَءْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ ۔ اور تیری رضا کی خاطر لوگوں کو قرآن مجید پڑھ کر سناتا رہا۔ رَبّ العالمین فرمائے گا۔ کَذَبْتَ ۔ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ تو نے علم اس لئے سیکھا تھا تاکہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اسلئے سنایا کرتا تھا تاکہ لوگ تجھے قاری کہیں۔ پس دنیا والوں نے تجھے عالم اور قاری کہا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اس بدنیت عالم اور قاری کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

وَرَجُلٌ" وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ ۔ اسکے بعد تیسرا آدمی دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائیگا جسے دنیا میں اللہ تعالیٰ نے خوشحالی اور مال کی فراوانی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازا تھا - رب العالمین اس مال دار شخص کو اپنی نعمتیں گنوائے گا - وہ شخص بھی ان انعامات کا اعتراف کریگا - پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا - فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا - میری نعمتوں کو حاصل کر کے تو نے میری رضا جوئی کیلئے کیا عمل کئے؟ وہ کہے گا - اے اللہ! میں نے تیری تمام پسندیدہ جگہوں پر اپنا مال خرچ کیا - (اتنے مدرسے' مسجدیں' رفاہی ادارے اور ہسپتال بنوائے) رب العزت فرمائیں گے - كَذَبْتَ - تم جھوٹ کہہ رہے ہو - تو نے دنیا میں مال اسلئے خرچ کیا تھا کہ لوگ تجھے سخی' فیاض اور مخیر شخصیت کہیں - فَقَدْ قِيلَ - پس تجھے دنیا میں سخی اور فیاض کہا گیا - ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ - پھر فرشتوں کو حکم دیا جائیگا اور اس بدقسمت سخی کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا - (صحیح مسلم صفحہ 140 جلد ثانی' کتاب الامارۃ - باب من قاتل للریاء)

رسول مکرم ﷺ کے اِس فرمان نے اس امر کی صراحت کردی کہ کسی شخص کے اعمال کی قبولیت کا انحصار اور دارومدار اس کے ارادے اور نیت پر ہے نیز کسی آدمی کے اعمالِ صالحہ کی قبولیت کے بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی فرد کو حتمی فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے - جب اس بات کا پتہ نہیں کہ عمل کرنے والا دربارِ الٰہی میں محبوب ہے - یا مردود تو اسے اپنا سفارشی کیسے مقرر کیا جاسکتا ہے - آیت الکرسی کا اعلان بھی تو یہی ہے کہ - مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ' إِلَّا بِإِذْنِهٖ - اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اس کے حضور کوئی شفاعت نہیں کرسکتا -

بہر حال میں عرض یہ کر رہا تھا کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے انبیاء کرام علیہم السلام اور امت محمدیہ کے علماء عظام بھی سفارش کریں گے - اور چونکہ وہ سفارش اللہ کے حکم سے کی جائے گی - اِس لئے دربارِ الٰہی میں مقبول و منظور ہوگی -

صحابہ اور ملائکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جن سعادت مندوں کو شفاعت کا اعزاز بخشیں گے - ان میں رسول مکرم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی شامل ہیں۔ اسی طرح رب العالمین قیامت کے دن اپنے برگزیدہ فرشتوں کو بھی شفاعت کی خصوصی اجازت فرمائیں گے۔ صحابی رسول جناب عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ۔ میں ایک جماعت کے ہمراہ بیت المقدس کے شہر "ایلیاء" میں تھا وہاں ایک شخص (عبداللہ بن ابی الجذعاء) نے بیان کیا کہ۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرَ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش سے قبیلہ بنو تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔۔۔ بنو تمیم عرب کا ایک ایسا قبیلہ تھا جسکے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ گویا کہ آپ ﷺ کے ایک اُمتی کی سفارش سے بھی کافی لوگ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو خیال گزرا کہ شائد آپ ﷺ اپنی شفاعت کی بات بیان فرما رہے ہیں لہذا۔۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ سفارشی آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ قَالَ سِوَايَ ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ وہ میرے سوا' اور ہوگا۔ (جامع ترمذی صفحہ 299 جلد دوئم' ابواب صفۃ القیامۃ۔ باب ما جاء فی الشفاعۃ)

شارحین حدیث نے بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں جس امتی کی سفارش کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس سے مراد آپ ﷺ کے دوہرے داماد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ بعض کا خیال ہے وہ جناب اویس قرنی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ ہمارے خیال میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مراد لینا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شفاعت کا تذکرہ ایک مرسل روایت میں بھی کیا گیا ہے۔ مشہور تابعی جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

(تحفۃ الاحوذی صفحہ 299 جلد سوئم۔ باب ما جاء فی الشفاعۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ قیامت کے دن ربیع اور مضر قبیلہ کے افراد کی تعداد کے برابر لوگوں کی سفارش کریں گے۔ سبحان اللہ۔

یہ دو احادیث مبارکات اس امر پر شاہد عدل ہیں کہ نبی محترم ﷺ کے صحابہ کرام بالخصوص سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن بہت زیادہ لوگوں کی سفارش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض فرشتوں کو اِذنِ شفاعت ملنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں ملتا ہے۔ جناب ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن۔

فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ۔۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتے سفارش کر چکے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی شفاعت سے فارغ ہو چکے ہیں۔ (صحیح مسلم صفحہ 103 جلد اول' کتاب الایمان' باب اثبات رویۃ المومن)

﴿**شہداء کی سفارش**﴾ دین کی سربلندی' اسلام کے دفاع اور کلمہ الٰہی کی عظمت کیلئے جان کا نذرانہ پیش کرنے والے کو ''شہید'' کہا جاتا ہے۔ شہداء اسلام کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی عزت و تکریم عطاء فرمائے گا۔ دیگر اعزازات کے علاوہ رب العزت ہر ایک شہید کو اپنے موحد قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی سفارش کی اجازت فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔

صحابی رسول جناب مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے شہید کے امتیازات و خصوصیات اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے عطاء فرمائی جانے والی نوازشات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ۔۔۔ اللہ کے ہاں شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں۔

(1) يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس کا خون زمین پر گرتے ہی اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی شامل ہیں۔ اسی طرح رب العالمین قیامت کے دن اپنے برگزیدہ فرشتوں کو بھی شفاعت کی خصوصی اجازت فرمائیں گے۔ صحابی رسول جناب عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ۔ میں ایک جماعت کے ہمراہ بیت المقدس کے شہر ''ایلیاء'' میں تھا وہاں ایک شخص (عبداللہ بن ابی الجذعاء) نے بیان کیا کہ۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَكْثَرَ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش سے قبیلہ بنو تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔۔۔ بنو تمیم عرب کا ایک ایسا قبیلہ تھا جسکے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ گویا کہ آپ ﷺ کے ایک اُمتی کی سفارش سے بھی کافی لوگ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو خیال گزرا کہ شائد آپ ﷺ اپنی شفاعت کی بات بیان فرما رہے ہیں لہذا۔۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ سفارشی آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ قَالَ سِوَايَ ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ وہ میرے سوا' اور ہوگا۔ (جامع ترمذی صفحہ 299 جلد دوئم' ابواب صفۃ القیامۃ۔ باب ماجاء فی الشفاعۃ)

شارحین حدیث نے بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں جس امتی کی سفارش کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس سے مراد آپ ﷺ کے دوہرے داماد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ بعض کا خیال ہے وہ جناب اویس قرنی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ ہمارے خیال میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مراد لینا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شفاعت کا تذکرہ ایک مرسل روایت میں بھی کیا گیا ہے۔ مشہور تابعی جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

(تحفۃ الاحوذی صفحہ 299 جلد سوئم۔ باب ماجاء فی الشفاعۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ قیامت کے دن ربیع اور مضر قبیلہ کے افراد کی تعداد کے برابر لوگوں کی سفارش کریں گے۔ سبحان اللہ۔

یہ دو احادیث مبارکات اس امر پر شاہد عدل ہیں کہ نبی محترم ﷺ کے صحابہ کرام بالخصوص سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن بہت زیادہ لوگوں کی سفارش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض فرشتوں کو اِذنِ شفاعت ملنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں ملتا ہے۔ جناب ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن۔

فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِکَۃُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ۔۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتے سفارش کر چکے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی شفاعت سے فارغ ہو چکے ہیں۔ (صحیح مسلم صفحہ 103 جلد اول' کتاب الایمان' باب اثبات رویۃ المومن)

﴿**شہداء کی سفارش**﴾ دین کی سربلندی' اسلام کے دفاع اور کلمہ الٰہی کی عظمت کیلئے جان کا نذرانہ پیش کرنے والے کو "شہید" کہا جاتا ہے۔ شہداء اسلام کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی عزت و تکریم عطاء فرمائے گا۔ دیگر اعزازات کے علاوہ رب العزت ہر ایک شہید کو اپنے موحد قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی سفارش کی اجازت فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔

صحابی رسول جناب مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے شہید کے امتیازات و خصوصیات اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے عطاء فرمائی جانے والی نوازشات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

لِلشَّهِیْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ۔۔ اللہ کے ہاں شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں۔

(1) یُغْفِرُلَهٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس کا خون زمین پر گرتے ہی اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ---------- (اس کی شہادت کے وقت) اسے
جنت میں اس کا محل دکھا دیا جاتا ہے۔

(3) وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ --- اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

(4) وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ -------- قیامت کے دن اسے بہت بڑی
گھبراہٹ سے پُر امن رکھا جائے گا۔

(5) وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْاِيْمَانِ وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ - اسے ایمان کا لباس پہنایا
جائے گا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اسکا نکاح کر دیا جائے گا۔

(6) وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِّنْ اَقَارِبِهٖ ---- اور اسے اپنے قریبی رشتہ
داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کا اختیار دیا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ 206 ابواب الجہاد' باب فضل الشہادۃ)

شہادت کی موت در حقیقت سعادت کی موت ہے --- اور ---

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا لہو جو ہے وہ قوم کی زکوٰۃ ہے

شہید کی اسی فضیلت' عظمت اور استحقاق شفاعت کی بناء پر ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ سے شہادت کی موت طلب فرمایا کرتے تھے۔ آیئے ہم سب مل کر رب العزت کے حضور خلوصِ دل سے دعا کریں کہ اللہ کریم ہم سب کو شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

صلحاء اور اولیاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے برگزیدہ' نیک اور صالح بندوں کو بھی شفاعت کا حق عطاء فرمائے گا۔ اور ان کے لئے ایک حد مقرر فرما دے گا۔ کہ فلاں شخص اتنے اور ان افراد کے لئے' فلاں بزرگ اتنے اور ان آدمیوں کے لئے اور امت محمدیہ کا فلاں انسان اتنے گناہ گاروں کے لئے سفارش کر سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ خود انہیں سفارش کی اجازت اور حکم فرمائے گا تو یقینی طور پر ان کی شفاعت کو قبول بھی فرمائے گا اور اللہ کے حکم سے یہ اولیاء، صلحاء، اتقیاء اور ازکیاء جن لوگوں کی سفارش کریں گے۔ انہیں جنت کا داخلہ نصیب فرما دیا جائے گا۔ صحابی رسول جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول محترم ﷺ نے اپنی امت کے بعض سفارشیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿إِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ۔ میری اُمت کے بعض افراد بہت بڑی جماعتوں کے لئے سفارش کریں گے۔

﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ۔ اور میرے بعض اُمتی ایک ایک قبیلہ کی شفاعت کریں گے۔

﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ۔ اور میرے کئی اُمتی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے لئے سفارش کا حق استعمال کریں گے۔

﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ۔ اور میرے کچھ اُمتی۔ ایک ایک شخص کی سفارش کریں گے۔

﴿حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی سفارشوں کو قبول فرما کر لوگوں کو جنت میں داخل فرما دے گا۔ (جامع ترمذی صفحہ 67 جلد دوئم۔ باب ما جاء فی الشفاعۃ)

میرے بھائیو اور بزرگو! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ دنیا میں کسی آدمی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کسی ولی، نیک اور عبادت گزار بندے کو اپنا سفارشی مقرر کر لے۔ اسی طرح کسی شب زندہ دار، تہجد گزار اور فرماں بردار شخص کو قطعاً یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن لوگوں سے سفارشی بننے والا وعدہ کرتا پھرے۔ بلکہ شفاعت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حشر کے دن خود سفارشی مقرر فرمائے گا اور اس امر کا فیصلہ بھی خود ہی فرمائے گا کہ کن لوگوں کے حق میں سفارشی مقرر کیے جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دراصل شفاعت کا حقیقی اختیار صرف اور صرف اللہ رب العالمین کے پاس ہے۔ آیت الکرسی کے زیر بحث اَلفاظ اسلامی شفاعت کے اِسی تصور کو بیان فرما رہے ہیں کہ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرسکتا۔

اھل ایمان کی سفارش رسولِ مکرم ﷺ کے ارشادات مبارکات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام' علماء' صلحاء' اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سفارشوں کے علاوہ رب السماوات والارض کی خصوصی اجازت سے عام اہل ایمان جنتی بھی اپنے عزیز واقارب' رشتہ داروں اور واقف کاروں کی سفارش فرمائیں گے۔ اور چونکہ وہ سفارش اللہ کریم کی اجازت سے کی جائیگی اسلیئے قبول ومنظور ہوگی۔ مشہور صحابی جناب ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہمارے موضوع سے متعلقہ حصہ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزِ حشر اہلِ ایمان جنتیوں کی سفارش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

جب اہل ایمان کو اپنے بارے میں عذاب سے نجات پانے اور جنت میں جانے کا یقین ہو جائے گا۔ تو وہ جنتی اللہ تعالیٰ کے دربار عالی شان میں اپنے دوزخی مسلمان بھائیوں کے متعلق شدید تقاضا (سفارش) کرتے ہوئے عرض کریں گے۔ رَبَّنَا کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَیُصَلُّوْنَ وَیُحُجُّوْنَ ۔ اے ہمارے پروردگار! وہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے' نمازیں پڑھتے اور حج کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہماری درخواست ہے کہ انہیں معاف فرمادے اور ہمارے ساتھ ہی جنت کی طرف روانہ فرمادے۔ فَیُقَالُ لَھُمْ ۔ پس اہل ایمان جنتی سفارشیوں سے کہا جائے گا۔ اَخْرِجُوْھُمْ مَنْ عَرَفْتُمْ ۔ جن مسلمانوں کو تم پہچانتے ہو۔ انہیں جہنم سے نکال لو۔ (اور اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ) جب اہل ایمان جہنم کے دروازے پر آئیں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دیکھیں گے۔ کہ بعض لوگ پنڈلیوں تک اور بعض لوگ گھٹنوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مگر ان گناہ گاروں کے چہرے آگ کی لپیٹ سے محفوظ ہوں گے۔ چنانچہ یہ جنتی اپنے ایماندار واقف کاروں، دوستوں اور عزیزوں کو جہنم سے نکال کر (جنت کی طرف) لے جائیں گے۔

دوسری دفعہ اہل جنت پھر عرض کریں گے۔ اَے ہمارے رَب! جن کے بارے میں تو نے حکم دیا تھا ان میں سے تو کوئی دوزخ میں نہیں رہا۔ (مگر اَب بھی کئی لوگ وہاں جل رہے ہیں۔ اے اللہ کریم اپنے فضل سے انہیں بھی معاف فرمادے) اللہ تعالیٰ اہل ایمان جنتیوں کا اعزاز بڑھانے کیلئے دوبارہ اجازت فرمائے گا کہ۔ جاؤ جسکے دِل میں ایک دینار کے برابر بھی کوئی نیک عمل پاؤ۔ اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ اہل جنت جائیں گے اور ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے اللہ! ابھی تو کئی گنہگار وہاں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔ مولائے کریم! انہیں بھی معاف فرمادے۔ اللہ رب العزت حکم فرمائیں گے کہ۔ اچھا جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر کوئی نیکی نظر آئے۔ اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ (اور جنت میں لے جاؤ) چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور نصف دینار نیکی والوں کو جہنم سے نکال لائیں گے۔

تیسری مرتبہ اللہ تعالیٰ اور جنتیوں کے درمیان پھر اسی طرح کا مکالمہ ہوگا تو اللہ کریم اہل جنت سے فرمائیں گے۔ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ ۔ جاؤ۔ اور جس جہنمی کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی پاؤ۔ اسے دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ یہ جائیں گے اور ذرہ برابر نیکی والوں کو دوزخ سے نکال کر جنت کی طرف لے جائیں گے۔ (صحیح مسلم صفحہ 103 جلد اول کتاب الایمان۔ باب اثبات رویۃ المومنین)

آپ نے اس فرمانِ رسول کے الفاظ پر یقیناً غور فرمایا ہوگا کہ اہل جنت بار بار اللہ تعالیٰ سے سفارش کی اجازت طلب کریں گے۔ جب رب العالمین کا حکم، اِذن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اجازت ہوگی تو پھر وہ شفاعت کا حق استعمال کریں گے۔

عزیزان محترم! میں آیت الکرسی کی تشریح و توضیح کے ضمن میں ایسے سعادت مند اور خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ جنہیں اللہ رب العالمین قیامت کے دن سفارش کا حق، حکم اور اجازت عطا فرمائیں گے۔ اس فہرست میں وہ نیک بخت بھی شامل ہیں۔ جن کے جنتی ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ مگر وہ اِذنِ الٰہی سے اپنے دوستوں، واقف کاروں، محلے داروں اور عزیزوں کی سفارش کر کے انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔ جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

يَصُفُّ اَهْلُ النَّارِ ۔ اہل جنت کی گزرگاہ کے قریب ہی جہنمیوں کی صفیں ہوں گی۔ (یعنی جہنمیوں کو دوزخ میں لے جانے کیلئے انکی قطاریں بنائی جارہی ہونگی) کہ ایک جنتی شخص ان صفوں کے قریب سے گزرے گا۔ دوزخیوں کی صف میں سے ایک شخص اس جنتی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھے گا۔ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ ۔ اے فلاں شخص (اُسکا نام لے گا) کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں ہے؟ جنتی کے جواب دینے سے پہلے ہی یہ آدمی اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہے گا۔ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً ۔ میں وہ شخص ہوں جس نے فلاں دن۔ فلاں موقع پر آپ کو پانی پلایا تھا۔ بعض راویان حدیث نے بیان فرمایا ہے کہ وہ کہے گا۔ میں نے آپکو وضو کیلئے پانی مہیا کیا تھا۔ آپ تو الحمدللہ جنت کی طرف جا رہے ہیں۔ اِس نیکی کے بدلے آج میری بھی سفارش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنتیوں کی اگلی صفوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

جنتی کو اُس شخص کی حالت پر ترس اور رحم آئیگا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کی اجازت طلب کریگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد۔ فَيَشْفَعُ لَهٗ۔ جنتی۔ اس کیلئے سفارش کریگا۔ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ تو اس جنتی کی سفارش قبول کر کے اس شخص کو جہنمیوں کی صف سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ سبحان اللہ۔

(رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 494 باب الحوض والشفاعۃ۔ فصل ثانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ قرآن اور سورۃ ملک اللہ رب العالمین کی کتاب مُبین کو زبانی یاد کرنا' حفظ کرنا اور اسکی تلاوت بہت بڑا اعزاز' عظیم نیکی اور بے انتہاء اجر و ثواب کا کام ہے- اللہ رحیم و کریم قیامت کے دن اپنی کتاب کے حافظ اور عامل کو اعلیٰ اعزازات' خصوصی امتیازات اور بے پناہ اجر و ثواب سے نوازے گا- خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے قرآن حکیم حفظ کرنے والے اور اسکے احکام پر عمل کرنیوالے کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن-

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ -قرآن حکیم کے حافظ اور عامل سے کہا جائے گا- اِقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا -قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا اور جنت کی منزلیں چڑھتا جا- فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَءُهَا -پس جس مقام تک پہنچ کر تو قرآن پاک کی آخری آیت تلاوت کرے گا- جنت کے اس اعلیٰ درجے میں تیرا محل بنا دیا جائے گا- (رواہ الترمذی وابوداؤد مشکوۃ المصابیح صفحہ 186' کتاب فضائل القرآن)

اللہ رب العزت ہم سب کو قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے- آمین-

قرآن حکیم کی تلاوت کے فضائل' فوائد' اثرات اور ثمرات اس وقت میرا موضوع نہیں ہے- میں تو آپ حضرات کی خدمت میں قیامت کے دن سفارش کرنے والوں کی فہرست پیش کر رہا ہوں- قیامت کے دن جن خوش قسمت افراد کو شفاعت کا حق دیا جائے گا- ان میں اللہ تعالیٰ کی آخری مقدس کتاب قرآن مجید کا حافظ بھی شامل ہے- چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ -جو شخص قرآن حکیم کی بکثرت تلاوت کریگا- فَاسْتَظْهَرَهٗ -اور اسے یاد رکھے گا- یعنی حفظ کریگا- وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ -قرآن حکیم کی حلال کردہ چیزوں کو حلال جانے گا- وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ -اور اس کی حرام کردہ اشیاء کو حرام سمجھے گا- یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کے احکام کے مطابق عمل کریگا۔ قرآنی ارشادات کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور حلال وحرام کا خیال رکھے گا۔ تو شَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ ایسا حافظ قرآن قیامت کے دن اپنے خاندان کے دس جہنمی افراد کی سفارش کریگا۔ (جامع ترمذی صفحہ 114 جلد دوئم ابواب فضائل القرآن فی اسنادہ ضعف)

عزیزان محترم! آج ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو سکول' کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم بڑی محنت' لگن اور شوق سے دلواتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ میں ذاتی طور پر دنیوی تعلیم کا مخالف نہیں ہوں۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیے۔ ضرور پڑھائیے۔ پی ایچ ڈی کروائیے۔ مگر میری درخواست یہ ہے کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی اور قرآنی تعلیم کی طرف بھی توجہ فرمائیے۔ کم از کم اپنی اولاد کو قرآن مجید کا ترجمہ اور حدیث کی کوئی کتاب تو ضرور پڑھا دیجئے۔ سیرۃ مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ کروا دیجئے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے حالات سنا دیجئے اور نمازی بنا دیجئے۔ تو انشاء اللہ العزیز یہ نیک اولاد ہمارے لئے صدقہ جاریہ ہوگی۔

قرآن مجید' فرقان حمید میں ایک ایسی بابرکت' پُر عظمت اور عظیم الرتبت سورت ہے کہ جو شخص اس مبارک سورت کو روزانہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سورت کو اس کا سفارشی بنا دے گا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً۔ بے شک قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک سورت ہے۔ شَفَعَتْ لِرَجُلٍ۔ جو اپنے پڑھنے والے کیلئے سفارش کرے گی۔ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ۔ یہاں تک اسے بخش دیا جائیگا۔ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ اور وہ بابرکت سورۃ وہ ہے جو۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ۔۔ سے شروع ہوتی ہے یعنی سورۃ ملک ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ 113 جلد دوئم۔ ابواب فضائل القرآن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ ملک کی تلاوت کے کئی اور فوائد اور برکات بھی ہیں۔ جن سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ہم دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سورت روزانہ تلاوت کرنے کی ہمت' سعادت اور توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿روزہ اور قرآن﴾ قرآن حکیم کی تلاوت' قرأت اور سماعت' نیکی کا کام' اَجر و ثواب اور حشر کے دن شفاعت کا ذریعہ ہے۔ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے دیگر افراد و اشیاء کے ساتھ قرآن مجید فرقان حمید کو بھی "سفارشی" قرار دیا ہے۔ صحابی رسول جناب ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُ وا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ (صحیح مسلم صفحہ 270 جلد اول کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل قراءۃ القرآن)

﴿ترجمہ﴾ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو۔ بے شک یہ قرآن قیامت کے دِن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریگا۔

آپ ذرا تصور فرمائیں کہ ایک شخص دربارِ الٰہی میں حساب کتاب کے لئے کھڑا ہے۔ سامنے نامہ اعمال کھلا ہوا ہے اور یہ انسان شدید گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں اپنے بارے میں رب العزت کے فیصلے کا منتظر ہے۔ اسے جنت کی امید کے ساتھ جہنم کا خطرہ اور خدشہ بھی از حد مغموم کئے ہوئے ہے کہ اچانک ایک چیز اس کے دائیں جانب آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور رب العالمین کے حضور سفارش کرتی ہے کہ اے الٰہی! اس شخص کو معاف کر کے جنت میں داخل فرما دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کو قبول فرما کر اس آدمی کے لئے جنت کا فیصلہ فرما دیتا ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ وہ شخص اس سفارشی پر کتنا خوش اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے کتنا مسرور ہو گا۔ جب یہ جنتی سفارش کرنے والے سے اس کا تعارف پوچھے گا تو وہ کہے گا کہ "میں اللہ تعالیٰ کا قرآن ہوں جسے تو روزانہ تلاوت کیا کرتا تھا"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگانِ محترم! جس طرح قرآن حکیم کی تلاوت کارِ ثواب اور ذریعہ نجات ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے روزے بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے اجر و ثواب اور نیکی کا کام ہے۔ جو شخص خلوص اور محبت کے ساتھ ماہِ رمضان میں دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا' نوافل ادا کرتا اور نماز تراویح میں قرآن مجید کی تلاوت یا سماعت کرتا ہے تو قیامت کے دن' قرآن اور روزہ رمضان اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں گے۔ رسولِ مکرم ﷺ کے مشہور صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ روزہ اور قرآن مجید قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے۔ رمضان المبارک کا روزہ عرض کرے گا۔ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَاتِ بِالنَّهَارِ ۔ اے میرے رب! میں نے سارا دن کھانے' پینے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا۔ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ ۔ پس اس بندے کے بارے میں میری سفارش کو قبول فرما۔ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ ۔ اور قرآن مجید کہے گا۔ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ ۔ میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا۔ (یہ جاگ کر میری تلاوت کرتا یا سنتا رہا) فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ ۔ لہٰذا اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا۔ فَيُشَفَّعَانِ ۔ پس قرآن اور روزہ رمضان' دونوں کی شفاعت کو قبول فرمایا جائے گا۔ اور اس بندے کو جنت میں داخل فرما دیا جائے گا۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ صفحہ 173)

معصوم اولاد کی سفارش مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بے گناہ' نابالغ اور معصوم بچے قیامت کے دن جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان میں بعض معصوموں کو اپنے توحید پرست اور صابر والدین کیلئے سفارش کی خصوصی اجازت فرمائیگا۔ داماد مصطفیٰ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أُدْخِلَ أَبَوَاهُ النَّارَ - جب معصوم بچے کے والدین کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو وہ معصوم اپنے رب کے حضور اپنے والدین کے بارے میں شدید مطالبہ اور سفارش کرے گا۔ (اللہ رب العزت اس بے گناہ بچے کی سفارش کو قبول فرمائے گا) فَيُقَالُ - اس معصوم سے کہا جائے گا۔ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ - تم اپنے والدین کو (اپنے ساتھ ہی) جنت میں داخل کرلو۔ فَيَجُرُّهُمَا بِسُرَّتِهِ - وہ معصوم اپنے ماں باپ کو ناف سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔ (شفاعت کا اسلامی تصور صفحہ 20)

بزرگانِ محترم! میں نے اختصار کے ساتھ مختلف احادیث مبارکات سے ان سعادت مند، خوش قسمت، نیک بخت افراد اور اشیاء کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارش کی اجازت دی جائیگی۔ وہ سفارشی کون ہیں

- رحمت مجسم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ
- دیگر انبیاء کرام علیہم السلام
- دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے
- صحابہ عظام رضی اللہ عنہم
- اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ فرشتے۔
- شہداء اسلام رحمہم اللہ تعالیٰ۔
- اُمت محمدیہ کے صلحاء اور اولیاء۔
- جنتی اہل ایمان۔
- قرآن حکیم کا حافظ اور عامل۔
- اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید۔
- قرآن کریم کی سورۃ ملک۔
- رمضان المبارک کے روزے۔
- بے گناہ معصوم اولاد۔ ــــــــ

مگر عقیدے کی یہ بات اور آیت الکرسی کا اعلان ضرور ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت، اِذن اور حکم کے بغیر کوئی سفارش نہ کرسکے گا۔ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۔

آخری فیصلہ حضرات محترم! قیامت کے دن جب تمام قسم کے لوگوں اور اشیاء کی سفارشیں مکمل ہو جائیں گی اور ان کی سفارشات کے مطابق لوگوں کو جنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل کردیا جائے گا تو آخر میں اللہ رب العالمین اپنے خاص لطف وکرم اور شفقت ومہربانی سے تمام توحید پرستوں کو جہنم سے آزاد کر کے جنت میں داخل فرما دیں گے۔ سبحان اللہ۔ جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث مبارکہ ---- جس کا کچھ حصہ ابھی تھوڑی دیر قبل بیان کیا گیا ہے۔ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تمام سفارشیں مکمل ہو جائیں گی۔

فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتے سفارش کر چکے انبیاء سفارش کر چکے اور اہل ایمان (اور دیگر) بھی سفارش کر چکے اب ''ارحم الراحمین'' یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (سفارشی) باقی نہیں رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی ایک مٹھی بھر کر (جیسی اسکی شان کے لائق ہے) لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکالے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے (صرف اقرارِ توحید کیا ہوگا مگر) لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ۔ کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی۔ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم سے نکال کر جنت کے دروازوں کے قریب ایک نہر میں ڈال دے گا۔ جس کا نام ''نہر حیات'' یعنی زندگی کی نہر ہوگا۔ اس ''نہر حیات'' میں غوطہ لگا کر یہ لوگ تروتازہ تندرست اور ہشاش بشاش ہو جائیں گے۔ ارشادِ رسول ﷺ ہے۔

فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ ۔ پس جب وہ ''نہر حیات'' سے نکلیں گے تو موتیوں کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کی گردنوں پر مہریں لگا دی جائیں گی۔ جنتی لوگ انہیں پہچان لیں گے اور محبت سے ''عتقاء اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ لوگ کہیں گے۔ اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر کسی عمل اور نیکی کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (صحیح مسلم صفحہ 103 جلد اول' کتاب الایمان۔ باب اثبات رؤیۃ المؤمنین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث مقدسہ نے اس امر کی وضاحت اور صراحت فرما دی کہ تمام سفارشیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو عقیدۂ توحید کی بناء پر ہی جنت میں داخل فرما دیں گے۔ مگر اس امید پر اعمال صالحہ قطعاً ترک نہیں کرنے چاہییں کہ چلو جی ایک نہ ایک دن تو جنت میں چلے ہی جانا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہنم میں ایک لمحے کا عذاب بھی بڑا سخت اور ناقابل برداشت ہوگا۔ یہ کوشش فرمائیے اور دعا کیا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں، ہمارے والدین، بیوی بچوں، عزیز و اقارب، دوست احباب اور تمام اہل ایمان کو جہنم کی ہوا سے بھی محفوظ فرمائے اور جنتیوں کی اگلی اور پہلی صفوں میں شامل فرمائے۔ اور بجائے اس کے کہ ہم کسی امتی کی سفارش کے محتاج ہوں۔ اللہ کریم ہمیں لوگوں کا سفارشی بننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تین اعمال شفاعت جن اعمال صالحہ اور نیکیوں کے باعث انسان کسی شخص یا کسی چیز کی شفاعت کا مستحق بنتا ہے۔ ان میں سے بعض اہم اشیاء کا ذکر ہو چکا ہے۔ آخر میں تین ایسے اعمال کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔ جن کے کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سردار انبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے گا۔ توجہ فرمائیے میں انتہائی اختصار کے ساتھ تین اعمال شفاعت بیان کرنے والا ہوں۔

(1) صحابی رسول سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دُعاء پڑھے گا۔ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری سفارش لازمی اور ضروری ہو جائے گی۔

آپ بھی وہ دعا یاد فرمالیں اور ہر اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھیں، پھر اس دُعاء مبارکہ کو پڑھ کر رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کا مستحق بننے کی کوشش فرمائیں۔

دعا کے الفاظ اور ان کا ترجمہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ۔

(صحیح بخاری صفحہ 86 جلد اول۔ کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! (توحید کی) اس مکمل دعوت (اذان) اور قائم ہونیوالی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ (جنت کا بلند ترین درجہ) اور فضیلت و بزرگی عطا فرما اور انہیں مقام محمود (شفاعت کا مقام) نصیب فرما۔ جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے

(2) جو شخص صبح و شام دس دس مرتبہ رسول محترم نبی معظم ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آپ ﷺ کی شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے۔ جناب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواہ الطبرانی کتاب الشفاعۃ از محمد اقبال کیلانی صفحہ 73۔)

﴿ترجمہ﴾ جس شخص نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا۔ اسے قیامت کے دِن میری سفارش حاصل ہوگی۔

(3) مدینہ منورہ کے قیام کے دوران آنے والی مشکلات، مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرنا بھی حصولِ شفاعت کا ایک اہم سبب اور ذریعہ ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لَا يَصْبِرُ عَلٰی لَاوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ" مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح مسلم صفحہ 444 جلد اول، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ)

﴿ترجمہ﴾ میری اُمت کا جو فرد مدینہ منورہ میں آنے والی مشکلات اور مصائب پر صبر کرے گا۔ تو میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو سرورِ کونین ﷺ کے شہر مبارک میں قیام نصیب فرمائے اور مدینہ منورہ کی موت نصیب فرمائے۔ آمین۔ بعض روایات میں ہے۔ اِنِّیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا - میرے جس اُمتی کو مدینہ منورہ میں موت آئے گی - میں محمد ﷺ اس کی سفارش کروں گا - (رواہ الترمذی مشکوۃ صفحہ 240)

محروم شفاعت حضرات محترم! آخر میں ان بدبخت' بدنصیب اور بدقسمت لوگوں کا تذکرہ اور ان کے برے اعمال سے آگاہی بھی ضروری ہے - جنہیں شفاعت کی اتنی وسعتوں' برکتوں اور رحمتوں کے باوجود کسی کی بھی سفارش حاصل نہ ہوگی - انہیں ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا - اور انہیں کبھی بھی جہنم سے آزادی نصیب نہ ہوگی - میں تفصیل میں جائے بغیر صرف اشارات پر اکتفا کرتے ہوئے چار محرومین شفاعت کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں -

(1) کافر و مشرک :- عقائد اسلام سے انکار کرنیوالے اور اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات' کمالات اور اختیارات میں شرک کرنیوالے یعنی کفر اور شرک کی حالت میں فوت ہوجانے والے کو حشر کے دن کسی کی سفارش نصیب نہ ہوگی - قرآن کریم کی آیت ہے -

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ -

(سورۃ مائدہ آیت نمبر 72)

ترجمہ بلاشبہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے -

صحابی رسول جناب عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا - اَتَانِیْ آتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ - میرے رَبّ کی طرف سے ایک آنیوالا (جبرئیل علیہ السلام) میرے پاس آیا - اور مجھے اللہ رب العزت کی طرف سے اختیار دیا کہ میں چاہوں تو اپنی نصف اُمت کیلئے جنت کا داخلہ قبول کرلوں - وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ - اور چاہوں تو شفاعت کا استحقاق پسند کرلوں - فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ - تو میں نے شفاعت کو پسند کیا ہے - وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا - اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری شفاعت صرف اس شخص کیلئے ہے جس نے مرتے دم تک کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنایا۔ (جامع ترمذی صفحہ 67 جلد دوئم)

(2) منافق:۔ زبان سے ایمان کا اظہار اور دل سے انکار کرنے والے کو منافق کہا جاتا ہے۔ ایسے بدبخت کو اگر نفاق کی حالت میں موت آ جائے تو وہ بھی کسی قسم کی شفاعت کا حق دار نہیں ہوگا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْکُفَّارَ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا ط ھِیَ حَسْبُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ (سورۃ توبہ آیت نمبر 68)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ (دوزخ کی آگ ہی) انہیں کافی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو حیاتِ دنیوی میں بھی منافقوں کیلئے سفارش اور دعاءِ مغفرت سے منع فرما دیا تھا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی جب فوت ہوا تو آپ ﷺ نے اسکے بیٹے جس کا نام بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا اور وہ پکے سچے اور مخلص صحابی تھے۔ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے رئیس المنافقین کے بعض احسانات کا بدلہ چکانے کیلئے اور اپنی طبعی شفقت و رحمت کی بناء پر اسکی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ کفن کیلئے اپنی قمیص مبارک عطاء فرمائی اور اسکے منہ میں اپنا لعابِ دہن بھی لگایا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرما کر واضح کر دیا کہ اے رسول ﷺ آپ اِن منافقوں کیلئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں میں ربّ اِن کو قطعاً معاف نہیں کروں گا۔ سَوَاءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ۔ ان کیلئے برابر ہے کہ آپ ان کیلئے بخشش طلب کریں یا ان کیلئے مغفرت طلب نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔ (سورۃ منافقون آیت نمبر 6)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) **بدعتی:** -دینِ کامل میں ثواب کی نیت سے نئی چیز ایجاد کرنے کا نام بدعت ہے- بدعات کو ایجاد کرنے والا اور انہیں رواج دینے والا بھی حشر کے دن رسول مکرم ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا- اور اسے سرورِ عالم ﷺ کے حوض کوثر سے پانی بھی نصیب نہیں ہوگا- صحابی رسول جناب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-

میں تم سب سے پہلے حوض کوثر پر جاؤں گا اور وہاں میرے پاس جو بھی آئیگا اسے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا- اللہ تعالیٰ حوض کوثر کا پانی ہم سب کی قسمت میں فرمائے- آمین-

جو شخص ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لے گا اسے (جنت میں جانے تک) کبھی پیاس نہیں لگے گی- لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَام" -البتہ کچھ لوگ پانی پینے کیلئے میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے میں انہیں (وضو کے آثار سے) پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے- ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ- پھر میرے اور انکے درمیان دیوار حائل کردی جائیگی- یعنی وہ حوض کوثر سے پانی نہیں پی سکیں گے- میں کہوں گا- اِنَّهُمْ مِنِّي -انہیں کیوں روکتے ہو- وہ تو میرے اُمتی ہیں- فَيُقَالُ- آپ ﷺ سے کہا جائے گا- اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ -آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپکے بعد بدعات کو ایجاد کرلیا تھا- یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرمائیں گے- سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي -جنہوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا- ان پر لعنت، دوری اور پھٹکار ہے-(استغفر اللہ) (متفق علیہ- مشکاۃ المصابیح صفحہ 487-488 باب الحوض والشفاعۃ)

میرے بھائیو! بدعتی شخص کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ومنظور نہیں ہے بلکہ رسولِ کائنات ﷺ کی زبانِ حق ترجمان نے ایسے اِنسان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے- جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ - (سنن ابن ماجہ صفحہ 6 باب اجتناب البدع)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا کوئی روزہ نماز صدقہ حج عمرہ جہاد نفلی اور فرضی عبادت قبول نہیں فرماتا - وہ (بدعتی) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکلتا ہے۔

مختصر یہ کہ بدعت کا مرتکب شخص بھی حوض کوثر اور شفاعت سے محروم رہے گا۔

(4) شفاعت کا انکاری:- جو شخص رسول الثقلین سید الکونین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا انکار کرے - وہ بھی قیامت کے دن شفاعت سے محروم کر دیا جائے گا - خادم مصطفیٰ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَا نَصِيْبَ لَهٗ فِيْهَا - (فتح الباری صفحہ 426 جلد 11 - کتاب الرقاق - باب صفة الجنة والنار)

﴿ترجمہ﴾ جس نے شفاعت کا انکار کیا اس کیلئے شفاعت سے کوئی حصہ نہیں ہے۔

آیت الکرسی کے زیر بحث الفاظ شفاعت کے بارے میں "قول فیصل" کا درجہ رکھتے ہیں کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ - کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کے احکام پر عمل کر کے اپنی آخرت کو سنوارنے کی توفیق عطاء فرمائے - آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 8

عالم الغیب

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔

﴿ترجمہ﴾ وہ (اللہ) جانتا ہے جو کچھ ان لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے۔

ہر قسم کی تعریفات کا مستحق صرف اللہ رب العالمین ہے جس نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جناب رحمۃ للعالمین ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کی ذات گرامی پر کتاب مبین کو نازل فرمایا۔ وہ اپنی ذات' صفات' کمالات اور اختیارات میں یکتا' واحد اور اکیلا ہے۔ ساری کائنات اس کی محتاج مگر وہ کائنات میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ تمام لوگوں کے اگلے' پچھلے' ماضی' حال اور مستقبل کے سارے حالات سے پوری طرح واقف ہے۔ وہ ہر ایک کے سینے کے رازوں سے آگاہ اور ذہنی تصورات سے باخبر ہے۔ اس کا علم لامحدود اور اس کے اختیارات لاتناہی ہیں۔ کائنات ہست وبود میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر اور فَعَّال" لِمَا یُرِیْدُ۔ ہے۔

اللہ رب العالمین کی حمد وثناء اور تعریف وتسبیح کے بعد ان گنت' لاتعداد' بے حساب اور بے شمار درود وسلام سید الرسل' امام الرسل' خاتم الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات معظمہ پر جنہیں خالق کائنات نے ہادی کائنات بنا کر مبعوث فرمایا اور سارے جہان میں سب سے زیادہ عظمت' رفعت' شان اور بزرگی سے سرفراز فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے رسول مکرم ﷺ پر لاتعداد درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین۔

﴿علم الٰہی کی وسعت﴾ بتوفیق اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کی تشریحات و توضیحات کا آٹھواں خطبہ جمعہ مبارکہ ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید و یکتائی کے ٹھوس اور واضح دلائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اب تک توحید الٰہی اور عبادت الٰہی کے جن دلائل کی تفصیل گزشتہ خطبات میں بیان کی گئی۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ وہ

- ہمیشہ زندہ' قائم اور ساری کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔
- اُسے کبھی نیند بلکہ اونگھ بھی نہیں آتی۔
- آسمانوں اور زمین کا حقیقی بادشاہ اور مالک وہی ہے۔
- اُس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور کوئی سفارش نہیں کرسکتا۔

آج آیت الکرسی کے جو الفاظ بابرکات زیر خطبہ ہیں۔ ان میں خالق ارض و سماء نے اپنی توحید کی پانچویں دلیل بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۔ عبادت کے لائق صرف وہ ہے جو مخلوقات کے اگلے' پچھلے' گزشتہ' آئندہ اور ماضی و مستقبل کے تمام حالات کو پوری طرح جانتا اور ساری مخلوقات کو پہچانتا ہے۔ وہ کائنات کے ذرّے ذرّے سے واقف ہے۔ دنیا اور آخرت کے جمیع معاملات اس کے علم میں ہیں اور آسمانوں' زمین اور ان کے درمیان کی کُل اشیاء کے بارے میں ہر وقت مکمل معلومات رکھتا ہے۔ وہ کسی کے بتانے سے نہیں بلکہ بذات خود ہر چیز کی حقیقت' کیفیت اور ماہیت کا جاننے والا ہے۔ وہ آسمانوں کی وسعتوں' پہاڑوں کی بلندیوں' زمین کی گیرائیوں' سمندروں کی گہرائیوں' ستاروں کی تعداد' آفتاب و ماہتاب کے نظام' کائنات کے طول و عرض' سدرۃ المنتہیٰ کے خزینوں' تحت الثریٰ کے دفینوں' سارے جہان کے مکینوں اور دریاؤں کے سفینوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-----الغرض ہر شئی کی پوری حقیقت کو ہر وقت پوری طرح جانتا ہے۔ اس سے ہماری کوئی حرکت پوشیدہ اور کوئی عمل مخفی نہیں ہے۔

وہ نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں' پرندوں' چرندوں' درندوں' فرشتوں اور جنوں کے بارے میں بھی کلی علم رکھتا ہے۔ وہ نباتات' جمادات' فصلات اور باغات کی تمام کیفیات سے ہر وقت باخبر اور فضائی' آبی' خاکی' نوری اور ناری مخلوقات کی ماہیات سے واقف ہے۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ وہ ان سب کے اگلے حالات کو بھی جانتا ہے اور پچھلے حالات سے بھی باخبر ہے۔ جس کے علم کی وسعت اتنی زیادہ اور اختیارات پر قدرت اتنی وسیع ہو' اسی کا حق بنتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔ اور اتنے وسیع اختیارات کا مالک اور تمام جہانوں کی جزئیات کلی کا عالم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا ہر شخص کا فرض ہے کہ عبادت کی تمام اقسام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سرانجام دے کر اسے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ وہی اس کا اصل حقدار ہے۔

آیت الکرسی کے یہی کلمات قرآن حکیم کے تین دیگر مقامات پر بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(1) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهٖ عِلْمًا٥

﴿ترجمہ﴾ وہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے اگلے اور پچھلے حالات کو جانتا ہے اور دوسرے ان حالات کو نہیں جان سکتے۔

(2) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى٥

(سورۃ انبیاء آیت نمبر 28)

﴿ترجمہ﴾ اور اللہ تعالیٰ ان اگلے اور پچھلے حالات کو جانتا ہے اور وہ صرف اسی کے حق میں سفارش کریں گے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ سفارش کو پسند فرمائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○

(سورۃ حج آیت نمبر 76)

﴿ترجمہ﴾ اور اللہ تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے اور تمام معاملات اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہمارے زیر بحث الفاظ قرآن مجید فرقان حمید کے چار مقامات پر ذکر فرمائے گئے ہیں اور ان چاروں مقامات میں ہی مسئلہ سفارش کی حقیقت اور باطل معبودوں کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے قلوب واذہان میں یہ عقیدہ راسخ فرمانا چاہتا ہے کہ صرف سفارش پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جایئے بلکہ اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر کے اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش کیجئے۔ کیونکہ روزِ حشر سفارش بھی وہی کرے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارش کی اجازت دی جائے گی۔ اور صرف اسی کیلئے سفارش کرے گا۔ جس کے حق میں سفارش اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگی اور سفارش کرنے والا صرف ایسی بات کرے گا جسے سننا اور قبول فرمانا اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔ اس لئے فرمایا کہ اے لوگو! جنہیں تم نے اپنے خیال میں سفارشی مقرر کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور تمہارے جمیع حالات' تمام معاملات اور سارے معمولات سے پوری طرح واقف اور باخبر ہے۔ یہ صرف وہی جانتا ہے کہ وہ کسے سفارش کی اجازت دے گا۔ اور کس کے لئے اجازت دے گا۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ وہ تمام لوگوں کے اگلے اور پچھلے حالات کو اچھی طرح جانتا ہے۔

﴿**خاصۂ خداوندی**﴾ کائنات کی ہر چیز کا ہر وقت پورا علم رکھنا خاصۂ خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات کی طرح اس صفت میں بھی کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں ہے۔ وہی عالم الغیب اور عَالِمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ۔ ہے یعنی جو حوادثات وواقعات پہلے رونما ہو چکے ہیں اور جو قیامت تک وقوع پذیر ہوں گے۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب اللہ تعالیٰ پر آشکارا ہیں اور ذاتِ الٰہی کے علم سے کوئی چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔ چونکہ وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے لہذا اسکا علم ہر شئی کی حقیقت پر حاوی ہے۔ وہ غیب و حاضر اور ماضی و مستقبل کا پورا علم رکھتا ہے۔ کوئی تاریکی' کوئی حجاب اور کوئی مانع اسکے علم میں کسی طرح بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ اسکا نام عَلِیْم"۔ عَالِم"۔ عَلَّام"۔ اَعْلَمُ۔ عَلِیْم" بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ' اور عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ہے۔ غیب اور شہادت کی کوئی خشک و تر' چھوٹی اور بڑی چیز ایسی نہیں' جو اللہ تعالیٰ کے علم ازلی سے خارج ہو اور زمین و آسمان کا کوئی ذرہ ایسا نہیں جو اس کے علم میں نہ ہو۔ کوئی نبی' ولی' پیر' پیغمبر جن اور فرشتہ اللہ تعالیٰ کے علم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت اور گہرائی کو قرآن عزیز کے ساتویں پارے میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَایَعْلَمُھَا اِلَّاھُوَ وَیَعْلَمُ مَافِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔

﴿ترجمہ﴾ اور غیب کی کنجیاں صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس کے سوا نہیں کوئی نہیں جانتا۔ اور خشکی اور سمندر میں جو کچھ ہے اسے وہ بخوبی جانتا ہے۔

یعنی غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ جتنا چاہتا ہے' جب چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے کسی کو علم عطا فرما دیتا ہے۔ غیب کے کلی اور حقیقی علم کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا علم اتنا وسیع ہے کہ وہ خشکی و تری کی تمام مخلوقات اور اشیاء کے بارے میں پوری طرح باخبر ہے۔ خشکی میں ان گنت' درخت' سربفلک پہاڑ' ریت کے ذرات' بارش کے قطرات' جنگلات' باغات' فصلات' گھاس کے تنکے' انسانوں کی تعداد' حیوانوں کی گنتی' درندوں' پرندوں اور چرندوں کا شمار' حشرات الارض' کیڑے مکوڑے' پھولوں اور پھلوں' الغرض خشکی کی تمام اشیاء کا ہر وقت پورا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

سمندروں اور دریاؤں کی حقیقت' پانیوں میں رہنے والی مخلوقات' مچھلیاں'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانپ' دریائی درندے' مگر مچھ اور سمندروں کی تہہ میں چھپے ہوئے ہیرے' موتی جواہرات' اور دیگر اشیاء کے حجم' عمر' وزن اور کانوں کی تفصیلات و کیفیات سے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی باخبر ہے۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ اور خشکی اور سمندروں میں جو کچھ ہے اسے وہی پوری طرح جانتا ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا ان حالات کو کسی صورت جان ہی نہیں سکتا۔ جس کے علم کی وسعت اتنی زیادہ ہو' عبادت صرف اسی کا حق ہے اور ان تمام معاملات کو ہمہ وقت پوری طرح جاننے والا صرف اللہ رب العالمین ہے۔ اسلئے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ صرف اسی کے لائق ہے کہ اسکی عبادت کی جائے۔ اسکی عبادت میں کسی دوسرے کو کسی صورت بھی شریک نہ کیا جائے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا ۔ اور کسی درخت سے کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔ آپ روئے زمین پر اُگے ہوئے درختوں کا اندازہ فرمائیں اور پھر اُن درختوں سے گرنے والے پتوں کی تعداد پر غور کریں کہ ایک لمحے میں دُنیا بھر کے درختوں سے کتنے پتے گرتے ہوں گے۔ خصوصاً جب ہوا تیز ہو' آندھی ہو یا پت جھڑ کا موسم ہو تو درختوں سے پتوں کے ٹوٹنے اور گرنے کی رفتار کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں زمین کی پشت پر اُگے ہوئے تمام درختوں کو جانتا ہوں۔ درختوں پر لگے ہوئے پتوں کو جانتا ہوں اور جب کوئی پتا کسی درخت سے گرتا ہے تو وہ بھی مکمل طور پر میرے علم میں ہوتا ہے۔ سبحان اللہ۔

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ ۔ اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ واقف نہ ہو۔

یعنی اللہ تعالیٰ زمین میں پھینکے جانے والے دانوں کی تعداد سے واقف ہے۔ وہی جانتا ہے کہ زمین کے پیٹ میں ہر دانے کی کیفیت کیا ہے۔ کون سے دانے سے کتنا بڑا درخت بنے گا۔ کون سا دانہ کونپل نکالے گا۔ کس کس دانے سے فصل لہلہائے گی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون کون سا دانہ زمین میں ہی گل سڑ جائے گا- یہ ساری باریکیاں اور ہر ہر دانے پر آنے والے تغیرات کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا زمین کے اندھیروں میں مختلف مراحل سے گزرنے والے ہر ہر دانے کی اس حالت کو کوئی جانتا یا جان سکتا ہے- قطعاً نہیں-- ہرگز نہیں---- جب زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے کے حالات کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو پھر ہر قسم کی عبادت کا مستحق بھی صرف وہی ہے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ -اور تر اور خشک جو کچھ بھی ہے وہ کتاب مبین میں موجود ہے-(سورۃ انعام آیت نمبر 59)

آیت الکرسی کے زیر بحث الفاظ کا درس بھی یہی ہے کہ- يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ -ان کے اگلے اور پچھلے حالات کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے-

مسئلہ علم غیب سورۃ انعام کی اس آیت کریمہ اور آیت الکرسی کے ان الفاظ مبارکات نے ''مسئلہ علم غیب'' کی بھی وضاحت فرما دی کہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے-عرف عام میں ہر وہ چیز جو انسانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو اسے ''غیب'' کہا جاتا ہے- تفسیر قرآن کے ماہر امام علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ غیب کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں-

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْغَيْبُ فَمَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ -(تفسیر ابن کثیر صفحہ 41 جلد 1)

﴿ترجمہ﴾ جناب عبداللہ بن مسعود اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ غیب سے مراد وہ پوشیدہ چیزیں ہیں جو بندوں کی نظروں سے غائب ہوں-

علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول غیب کی تعریف یہ ہے کہ-

مَالَا يَقَعُ تَحْتَ الْحَوَاسِ وَلَا تَقْتَضِيْهِ بِدَاهَةُ الْعَقْلِ -وہ علم جو حواس کی رسائی سے بالاتر ہو اور قوت عقل سے بھی اُسے حاصل نہ کیا جا سکے- اسے ''غیب'' کہا جاتا ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجتہد العصر علامہ حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "غیب" کی بڑی جامع' مانع تعریف فرمائی ہے کہ۔ "علم غیب پوشیدہ شئی کا علم جو بذریعہ اسباب عادیہ نہ ہو۔"

(فتاویٰ علماء حدیث صفحہ 11 جلد 10)

اس قسم کے علم غیب کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن حکیم کی متعدد آیات میں اس مسئلہ کی وضاحت اور صراحت کی گئی ہے۔ بارھویں پارے میں سورۃ ہود کی آخری آیت مبارکہ ہے۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ - اور آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے اور سارے کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ جب وہی عالم الغیب اور تمام معاملات کا مرجع ہے تو۔ فَاعْبُدْهُ - پھر اسی کی عبادت کرو۔ کیونکہ عبادت اسی کے لائق ہے جو علم غیب کا مالک اور تمام حالات کو جاننے والا اور اپنی طرف لوٹانیوالا ہو۔ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ - اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ کیونکہ بے اختیار پر بھروسہ کرنا اور بے علم پر اعتماد کرنا کوئی دانائی' سمجھداری اور عقل مندی نہیں ہے۔ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ - اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل اور بے خبر نہیں ہے۔ وہ تمہارے اعمال و افعال' حرکات و سکنات اور طور اطوار کو پوری طرح جانتا' دیکھتا اور پہچانتا ہے۔ ماہر تورات جناب کعب احبار رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔ خَاتِمَةُ التَّوْرَاةِ خَاتِمَةُ هُوْدٍ - اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب تورات کا اختتام بھی سورۃ ہود کے اختتام جیسا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ 466 جلد 2) گویا تورات کا آخری اعلان بھی یہی ہے کہ زمین و آسمان کے کُلی غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس صفت میں کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں ہے۔

عزیزان محترم! تورات کا اعلان بھی یہی ہے کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے سورۃ ہود کا اعلان بھی یہی ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے اور آیت الکرسی کا اعلان بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔

شبہ کا ازالہ بعض مذہبی پیشواؤں نے اپنے عقیدت مندوں کے قلوب و اذہان میں یہ عجیب و غریب بات بٹھا رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو "عالم الغیب" نہیں کہنا چاہیے کیونکہ اللہ سے تو کوئی چیز غائب ہی نہیں ہے اور جب اس سے کوئی چیز غائب ہی نہیں تو وہ عالم الغیب کیسے ہوا؟ پھر نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ عالم الغیب تو مخلوق کی صفت ہو سکتی ہے۔ خالق کی یہ صفت ہو ہی نہیں سکتی۔

حالانکہ عالم الغیب کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے غائب ہو وہ اسے بھی حاضر کی طرح ہی جانتا ہے۔ بلکہ عالم الغیب کا مفہوم یہ ہے کہ جو چیز انسانوں اور دیگر مخلوقات سے غائب، مخفی اور پوشیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی اسی طرح جانتا ہے جس طرح وہ مخلوقات اور انسانوں کے سامنے کی چیزوں کو جانتا ہے۔ قرآن حکیم کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ کو "عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ" یعنی غائب اور حاضر چیزوں کو جاننے والا کہا گیا ہے۔ ہم فی الحال صرف تین آیات طیبات اور ان کے سادہ ترجمے پر اکتفا کرتے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے۔

(1) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ○ (سورۃ رعد آیت نمبر 9)

﴿ترجمہ﴾ وہ (اللہ) ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کو جاننے والا، بہت بڑا، عالی مرتبہ ہے

(2) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (سورۃ مومنون آیت نمبر 92)

﴿ترجمہ﴾ وہ (اللہ) ہر غائب اور حاضر چیز کو جاننے والا ہے۔ پس وہ ان لوگوں کے شرک سے بلند ہے۔

(3) ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

(سورۃ توبہ آیت نمبر 94)

﴿ترجمہ﴾ پھر تم اس (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے، جو ہر ظاہر اور مخفی چیز کو جاننے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا ہے پھر وہ تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ فرمائے گا۔

قرآن حکیم کی ان براہین واضحہ اور نصوص صریحہ کے باوجود اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اس صفت "عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ" کا انکار کرتا ہے تو اسے اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ صفات کے انکار کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات سے بھی انکار کر رہا ہے۔ جو مفہوم "عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ" کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔ اسی مفہوم کو آیت الکرسی اپنے الفاظ میں یوں بیان کر رہی ہے کہ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۔ وہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اور پیچھے کے حالات سے پوری طرح واقف' آگاہ اور باخبر ہے۔

قیامت کب آئے گی؟ ویسے تو بہت سارے معاملات کا تعلق غیب کے ساتھ ہے۔ جن تک انسان کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ لیکن قرآن عزیز میں خاص طور پر پانچ اہم غیبی امور کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس امر کی صراحت اور وضاحت کی گئی ہے کہ ان امور کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے۔ اکیسویں پارے میں سورۃ لقمان کی آخری آیت مقدسہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۔ بے شک قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ یعنی

❁ کوئی فرشتہ ❁ کوئی جن	❁ کوئی انسان	❁ کوئی ولی
❁ کوئی نبی ❁ کوئی بزرگ	❁ کوئی پیر	❁ کوئی فقیر
❁ کوئی حاجی ❁ کوئی نمازی	❁ کوئی مجاہد	❁ کوئی غازی
❁ کوئی شہید ❁ کوئی زندہ	❁ کوئی فوت شدہ	❁ کوئی عالم
❁ کوئی جاہل ❁ کوئی فقیہ	❁ کوئی مجتہد	❁ کوئی امام
❁ کوئی مفتی ❁ کوئی علامہ	❁ کوئی خطیب	❁ کوئی ادیب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ کوئی طبیب ❁ کوئی محدث ❁ کوئی مفسر ❁ کوئی مصنف
❁ کوئی مؤلف ❁ کوئی صغیر --اور-- کوئی کبیر نہیں جانتا کہ قیامت کب آئیگی؟ یہاں تک کہ جبرئیل و عزرائیل کو بھی قیامت کے وقت کا علم نہیں ہے- بلکہ رحمت کائنات' رسول مکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی قیامت کی آمد کا حتمی وقت نہیں بتایا گیا- ہاں- قیامت کی بعض علامات اور نشانیوں سے آپ ﷺ کو آگاہ کیا گیا- جن سے آپ ﷺ نے اُمت کو پوری طرح آگاہ فرمادیا ہے- یہ تو بتایا گیا کہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی- مگر یہ نہیں بتایا کہ کس صدی' کس سال اور کس مہینے کا کون سا جمعہ ہوگا- جب کارخانہ قدرت کو نیست و نابود کر دیا جائے گا- جب آسمان پھٹ جائے گا- چاند بے نور ہو جائے گا- ستارے بکھر جائیں گے- پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور نظامِ کائنات کو درہم برہم کر دیا جائے گا- یہ سب کچھ کب ہوگا- اس کا ایک ہی جواب ہے کہ- اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَه' عِلْمُ السَّاعَةِ -بے شک قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے

مشرکین و کافرین رسول محترم ﷺ کی ذات گرامی پر جو اعتراضات اور سوالات کیا کرتے تھے- ان میں ایک اہم سوال یہ بھی تھا کہ جس قیامت کے دن سے آپ ہمیں ڈراتے اور دھمکاتے ہیں- وہ قیامت کس سال' کس ماہ اور کون سی تاریخ کو آئے گی؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس کا جواب یہ دیا کہ قیامت کا علم غیب کے ان امور میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کسی کو آگاہ نہیں فرمایا- البتہ یہ بات یاد رکھو کہ قیامت جب آئے گی تو پہلے کوئی اعلان نہیں کیا جائے گا کہ لوگو! تیار ہو جاؤ' فلاں تاریخ' فلاں دن' اتنے بج کر اتنے منٹ پر قیامت برپا ہوگی- بلکہ قیامت اچانک' یکدم اور دفعتاً آئے گی اور پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں ساری دنیا کا کام تمام کر دیا جائے گا- اللہ کا فرمان ذی شان ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْھُوَ اَقْرَبُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ○ (سورہ نحل آیت نمبر 77)

﴿ترجمہ﴾ آسمانوں اور زمین کے غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور قیامت کا معاملہ تو آنکھ جھپکنے کے برابر یا اس سے بھی جلدی واقع ہو جائے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل اور اعلیٰ مخلوق حضرت انسان ہے اور انسانوں میں انبیاء کرام علیہم السلام سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام میں سب سے افضل، اعلیٰ، اشرف، برتر، بہتر اور عظیم تر ذات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ آپ ﷺ خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین ہیں۔ مگر قیامت کے وقت کا علم اللہ نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی نہیں بتایا اور یہ بات رسول محترم ﷺ نے خود اپنی زبان نبوت سے بیان فرمائی ہے کہ مجھے وقوع قیامت کے وقت کا کوئی علم نہیں ہے۔

﴿حدیث جبریل﴾ محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مشہور حدیث کو "حدیث جبریل" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت فرمایا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ سید الملائکہ جناب جبریل علیہ السلام سرور کونین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بعض شرعی اور دینی امور سمجھانے کے لئے رسول محترم ﷺ سے چند سوالات کے جوابات طلب فرمائے۔ جناب جبرئیل علیہ السلام چونکہ انسانی شکل وصورت میں تشریف لائے تھے۔ سفید لباس پہنا ہوا، بال انتہائی سیاہ، کپڑوں اور جسم پر سفر کا کوئی نام ونشان اور گرد وغبار نہیں تھا۔ اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں پہچان نہ سکے۔ وہ تشریف لائے اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ سے یکے بعد دیگرے پانچ سوالات کیے۔ جن میں سے ایک سوال ہمارے موضوع سے متعلق ہے۔ مگر اس حدیث کی اہمیت اور افادیت کے باعث ہم باقی سوالات اور ان کے جوابات کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ جناب جبریل علیہ السلام بڑی دھیمی آواز' نرم لہجے اور استفہامیہ انداز میں عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مَا الْاِیْمَانُ۔ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ' اسکے فرشتوں' اس کی نازل کردہ کتابوں' اس کے رسولوں' قیامت کے دن اور تقدیر الٰہی پر یقین کرنے کا نام "ایمان" ہے۔

جناب جبریل علیہ السلام نے دوسرا سوال کیا۔ مَا الْاِسْلَامُ۔ اے اللہ کے رسول' اسلام کسے کہتے ہیں۔ فرمایا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبات کرنے' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانے' فرض نماز پڑھنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے کو "اسلام" کہا جاتا ہے۔ جبریل علیہ السلام کا تیسرا سوال تھا۔ مَا الْاِحْسَانُ۔ احسان یعنی اخلاص کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی یوں (عاجزی سے) عبادت کرو کہ جیسے اسے دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کرسکو تو کم از کم یہ تو یقین کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

فرشتہ الٰہی کا چوتھا سوال تھا۔ مَتٰی السَّاعَةُ۔ اے اللہ کے رسول۔ فرمایئے۔ قیامت کب آئیگی؟ سرور کونین' رسول الثقلین نے انسانوں' فرشتوں اور جنوں بلکہ مخلوقات الٰہی میں سب سے زیادہ صاحب علم' صاحب بصیرت اور صاحب فہم و فراست ہونے کے باوجود فرمایا۔ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ جس سے تم وقوع قیامت کا وقت دریافت کررہے ہو وہ بھی سوال کرنیوالے سے زیادہ نہیں جانتا۔ یعنی جس طرح تمہیں قیامت کے وقت کا علم نہیں۔ اسی طرح اس بارے میں مجھے بھی کوئی علم نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب جبریل علیہ السلام کا پانچواں اور آخری سوال تھا۔ فَمَا اَمَارَتُهَا۔ تو قیامت کی نشانیاں ہی بتلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کی علامات یہ ہیں کہ (1) عورت اپنے مالک کو جنم دے گی (2) ننگے پاؤں اور برہنہ جسم پھرنے والے (گنوار) لوگوں کے رئیس ہوں گے۔ (3) بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارات پر فخر کریں گے۔ یہ باتیں بیان فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے ہماری زیر بحث سورۃ لقمان کی آخری آیت تلاوت فرمائی کہ۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ----- بے شک قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (صحیح مسلم صفحہ 29 جلد اول۔ کتاب الایمان۔ جامع ترمذی صفحہ 85 جلد دوئم ابواب الایمان)

آپ ﷺ کے یہ الفاظ۔ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ۔ کہ جس طرح سوال کرنے والا وقوع قیامت کے وقت سے بے خبر ہے اسی طرح جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے۔ وہ بھی قیامت کے وقت کے بارے میں لاعلم ہے۔ اس حدیث سے منجملہ اور باتوں کے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ علم کا اصل مالک اللہ عزوجل ہی ہے۔ البتہ جسے جب اور جتنا علم وہ دے اس پر بھی قادر اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب تک اللہ آپ ﷺ پر کسی دینی معاملے میں وحی نازل نہ فرمائے۔ آپ ﷺ اپنی طرف سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ یہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی قاطع دلیل ہے۔ اور عقیدے کی بات ہے کہ ہر چیز کا ہر وقت کلی علم رکھنا یہ خاصہ خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اور جتنا مناسب سمجھتا ہے اپنے نبی اور رسول کو علم عطا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ اسی حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے قیامت کی چند نشانیاں بتا دیں۔ مگر قیامت کے وقوع کے وقت سے لاعلمی کا اظہار فرما دیا۔ یہی آیت الکرسی کا سبق ہے۔ آگے اور پیچھے کے تمام حالات کا علم رکھنا یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی متعدد آیات میں کفار و مشرکین کا قیامت کے بارے میں سوال ذکر کر کے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ قیامت کے آنے کی حقیقت اور وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔فرمان ربانی ہے۔

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسَاهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي -

(سورة اعراف آیت نمبر 187)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے۔

يَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ -

(سورت احزاب آیت نمبر 63)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ان آیات طیبات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ عالم الغیب' عالم ما کان وما یکون اور ہر قسم کی ظاہر' باطن اور مخفی و پوشیدہ اشیاء کو ہر وقت جاننے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کے علاوہ کوئی ذات' کوئی ہستی اور کوئی شخصیت عالم الغیب نہیں ہے۔ جو شخص ذات الٰہی کے علاوہ کسی دوسرے کو عالم الغیب جانتا' مانتا اور گردانتا ہے اسے اپنے اس عقیدے پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور اپنے اعتقادات اور نظریات کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے

﴿بارش کب ہوگی؟﴾ پانچ اہم غیبی امور میں سے دوسری چیز جس کا تفصیلی' کلی اور حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ''نزول بارش'' ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ سینکڑوں بار ایسا ہوتا ہے کہ بادل کی گرج اور چمک سے ہم اندازہ کرتے ہیں کہ ابھی موسلا دھار بارش ہوگی اور ہر طرف جل تھل ہو جائے گا۔ مگر تھوڑی دیر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ہوا کا ایک جھونکا ان گرجتے' چمکتے اور بارش کا پیغام دیتے بادلوں کو ہانک کر کہیں اور لے جاتا ہے اور ہم بارش کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے ہیں اور بیسیوں مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر کہیں دور دور تک بھی بارش کے آثار نظر نہیں آ رہے ہوتے۔ شدید دھوپ پڑ رہی ہوتی اور گرمی نے برا حال کر رکھا ہوتا ہے کہ اچانک بادل نمودار ہوتا ہے اور آناً فاناً تیز بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے اور بسا اوقات تیز بارش کے فوراً بعد کڑاکے دار دھوپ نکل آتی ہے اور آپ نے یہ منظر بھی یقیناً ملاحظہ کیا ہوگا کہ تیز دھوپ نکلی ہوتی ہے اور دھیمی دھیمی بارش بھی برس رہی ہوتی ہے اور کئی دفعہ یہاں بارش ہو رہی اور ساتھ والی گلی میں دھوپ کڑک رہی ہوتی ہے۔

ہمارے یہ چشم دید واقعات ہمارے عقیدے کی اصلاح کے لئے کافی ہیں کہ بارش کے نزول کی اصل حقیقت و ماہیت کا تفصیلی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہی بہتر اور درست جانتا ہے کہ بارش دن کو ہوگی یا رات کو۔ صبح ہوگی یا شام۔ دوپہر کو ہوگی یا سہ پہر کو۔ کم ہوگی یا زیادہ۔ موسلا دھار ہوگی یا ہلکی۔ کتنی مقدار میں ہوگی اور کتنا وقت ہوگی۔ کس زمین پر ہوگی اور کہاں نہیں ہوگی۔ صرف بارش ہوگی یا ژالہ باری بھی ہوگی۔ یہ بارش انسانوں کے لئے فائدہ مند ہوگی یا نقصان دہ۔ فصلات و باغات کیلئے مفید ہوگی یا غیر مفید۔ یہ بارش سیلاب لائے گی یا نہیں لائیگی۔ رحمت ہوگی یا زحمت۔ یہ بارش موسم کو خوشگوار بنائے گی یا ناخوشگوار۔ اس بارش کا پانی حیوانوں' پرندوں' درندوں اور چرندوں کیلئے خوشی کا باعث ہوگا یا پریشانی کا۔ اس کا پانی کہاں کہاں کھڑا ہوگا۔ کس کس ندی نالے میں جائیگا۔ کہاں کہاں سے گزرے گا اور کیا کیا گل کھلائے گا۔ ان تمام امور کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی بارش برساتا ہے۔

محکمہ موسمیات ہو سکتا ہے آپ میں سے بعض احباب سوچ رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اب تو جدید آلات کے باعث محکمہ موسمیات کے کارپرداز قبل از وقت بارش کی اطلاع دے دیتے ہیں کہ آج یا کل فلاں علاقے میں گرج چمک کے ساتھ چھینٹے پڑنے اور ملک کے فلاں حصے میں تیز بارش کا امکان ہے۔ فلاں فلاں شہروں میں موسم خشک اور فلاں فلاں بستیوں میں مطلع ابر آلود رہے گا اور عام طور پر ان کی اطلاع درست ثابت ہوتی ہے جس سے نزول بارش کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کا عقیدہ اور نظریہ کمزور ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

محکمہ موسمیات کی موسمی پیش گوئیاں' اطلاعات اور خبریں اگر سو فیصد درست بھی ثابت ہوں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے قانون' علم اور ضابطے پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ سائنس دان' آلات' مشینری اور اسباب کے ذریعے ہواؤں کا رخ دیکھ کر پیشین گوئی کرتے ہیں جو بالکل درست بھی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ بغیر اسباب' بغیر آلات اور بغیر ذرائع کے بارش کے نزول کی کیفیات' حالات اور جزئیات کو پوری طرح جاننے والا ہے۔

محکمہ موسمیات والے بارش کے قطرات کی تعداد نہیں بتا سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس تعداد کو نہ صرف جانتا بلکہ ہر قطرے کے گرنے کی جگہ سے بھی واقف ہے۔ اور ہاں۔ محکمہ موسمیات والے تو ایک خاص حد میں ہواؤں کے رخ سے بارش کا اندازہ لگاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو ان ہواؤں کو چلاتا اور ان کے رخ تبدیل فرماتا ہے اور موسمیات والے تو ایک محدود و مقررہ جگہ پر بارش کے برسنے کی اطلاع دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو ساری کائنات کے نزول بارش کے مقامات' اوقات اور معاملات کو نہ صرف جاننے والا بلکہ پیدا کرنے والا ہے۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ بارش برسانے والا اور اس کے تفصیلی حالات کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

کتب احادیث میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں کہ رسول محترم ﷺ کے جاں نثار و فدا کار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھلے میدان میں نکل کر نماز استسقاء ادا فرماتے تو اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ فوراً بارش نازل فرما دیتا۔ اگر شافع محشر، ساقی کوثر اللہ کے محبوب پیغمبر ﷺ کو نزول بارش کے وقت کا علم ہوتا تو آپ ﷺ طلب بارش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دامن نہ پھیلاتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اتنی زحمت نہ دیتے۔ نماز استسقاء کی ادائیگی، طلب بارش کی دعائیں اور نزولِ ماء کی التجائیں یہ بات واضح کرتی ہیں کہ بارش کے نزول کے اصل وقت، مکمل تفصیل اور پورے حقائق کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اسکے سوا کسی کے پاس بارش برسانے کا کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ کسی کو بارش کے صحیح وقت کا علم وادراک بھی نہیں ہے۔ علم غیب کا جاننا خاصہ الٰہی ہے اور یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ کا حقیقی اور اصل مصداق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات ہے۔

مافی الارحام کا علم اہم غیبی امور میں سے تیسری چیز جس کا قرآن حکیم میں بطور خاص ذکر کیا گیا وہ مَافِی الْاَرْحَام۔ یعنی رحم مادر میں موجود شئی کا علم ہے۔ رحم مادر کے اندر کی چیز مذکر ہے یا مونث۔ ایک ہے یا دو۔ کالا ہے یا گورا۔ خوبصورت ہے یا بدصورت --- بینا ہے یا نابینا --- عقل مند ہے یا احمق --- کالا ہے یا گورا --- متناسب الاعضا ہے یا ناقص --- اور دنیا میں آنے کے بعد یہ مسکین ہوگا یا غنی --- غریب ہوگا یا امیر --- شریف ہوگا یا شریر --- مسلمان ہوگا یا کافر --- فرمانبردار ہوگا یا نافرمان --- موحد ہوگا یا مشرک --- مخلص ہوگا یا منافق --- نیک ہوگا یا بد --- نمازی ہوگا یا بے نماز --- تاجر ہوگا یا ملازم --- مزدور ہوگا یا مالک۔ صحت مند ہوگا یا بیمار۔ خوش قسمت ہوگا یا بدقسمت۔ شادی کرے گا یا نہیں کرے گا --- صاحب اولاد ہوگا یا بے اولاد --- بخیل و کنجوس ہوگا یا فیاض و سخی --- لمبی عمر پائے گا یا مختصر --- عالم ہوگا یا جاہل --- امام بنے گا یا مقتدی --- خطیب ہوگا یا سامع --- لوگوں کی نظروں میں پسندیدہ ہوگا یا ناپسندیدہ --- محب ہوگا یا محبوب --- کریم النفس ہوگا یا شریر النفس --- متبع سنت ہوگا یا بدعتی --- دین دار ہوگا یا بے دین --- عامل ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا بے عمل---شقی ہوگا یا سعید---اور آخرت میں جنتی ہوگا یا جہنمی---ان سب تفصیلات کا کُلی علم اگر کسی کے پاس ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔
وَيَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ۔اور وہی جانتا ہے کہ (ماؤں کے) رحموں میں کیا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ اب ایسے آلات ایجاد ہو چکے ہیں جیسے الٹرا ساؤنڈ وغیرہ جن کے ذریعے مخصوص مدت کے بعد بطنِ مادر میں پرورش پانے والے کی جنس' کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔مگر اس ترقی اور ایجادات کے باوجود قرآن حکیم کا دعویٰ مبنی برحقیقت ہے جسے کسی صورت بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ اس مخصوص مدت سے قبل رحم مادر میں موجود گی جنس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور قرآن عزیز نے صرف جنس کے علم کا ذکر نہیں کیا بلکہ ''مَافِي الْاَرْحَامِ'' کے عموم سے بطن مادر میں پرورش پانے والے کی موجودہ اور آئندہ کیفیات اور حالات کی طرف اشارہ کیا ہے۔جن کی تفصیل ابھی عرض کی گئی ہے۔ان تمام حالات و کیفیات کو جاننے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔کیونکہ وہی عالم الغیب اور عالم ما کان و ما یکون ہے۔

رسول محترم ﷺ کے ارشادات سے عیاں ہوتا ہے کہ جب رحم مادر میں ''جنین'' کے اندر روح ڈالی جاتی ہے تو اسی وقت اس کا رزق' عمر اور نیک بختی یا بد بختی لکھ دی جاتی ہے۔کیا دنیا میں ایسا کوئی آلہ ہے جو رحم مادر میں موجود جنین کی کل عمر کا تعین کر سکے' اس کی روزی کی تفصیلات بتا سکے اور اس کے نیک بخت یا بد بخت ہونے کا فیصلہ کر سکے۔نہیں اور ہرگز نہیں۔مگر اللہ تعالیٰ کو اسکے جمیع معاملات سے پوری طرح واقفیت ہے اور وہ اس میں لحہ بہ لحہ رونما ہونے والے تغیرات اور تخلیق کے مراحل سے پوری طرح باخبر ہے۔اسکی ساری زندگی اور مرنے کے بعد والے حالات بھی اسے بخوبی معلوم ہیں۔جو ایسا باخبر اور صاحب علم ہو۔وہی۔يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔کا مصداق ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔لہذا عبادت کا استحقاق بھی صرف اسی کا ہے۔بندے کا فرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس خالق کائنات کی ہی عبادت کرے جو لوگوں کے اَگلے اور پچھلے حالات سے باخبر ہے۔ بلکہ رحم مادر میں جنین کی کیفیات سے بھی واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم کی یہ وسعت صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ۔ مَافِی الْاَرْحَامِ۔ میں حیوانوں' جانوروں' پرندوں' چرندوں' درندوں اور دیگر مخلوقات کے رحم بھی شامل ہیں۔ انکے بُطون میں پرورش پانے والے بچوں کی کیفیات اور معاملات سے بھی اللہ تعالیٰ پوری طرح آگاہ ہے۔ کیونکہ وہ ''عالم الغیب'' ہے۔

کل کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں جن پانچ اہم غیبی امور کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ان میں چوتھی چیز ''کل کیا ہوگا'' کا علم ہے۔ سورۃ لقمان کی آخری آیت کریمہ میں اس امر کی وضاحت اور صراحت فرمادی گئی ہے کہ ''کل کیا ہوگا؟'' کا کلی علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا۔ کسی کو کل کے بارے میں کوئی خبر نہیں ہے۔ بڑوں کو کل کی خبر ہے۔ نہ چھوٹوں کو۔ اکابر کو کل کا علم ہے۔ نہ اصاغر کو۔ علماء کل کے حالات جانتے ہیں نہ جہلاء۔ اولیاء کل کے معاملات سے واقف ہیں نہ صوفیاء۔ صلحاء کل کی بات سے واقف ہیں نہ شہداء۔ رُسل کل کے بارے میں علم رکھتے ہیں نہ انبیاء۔ بلکہ کل کے تفصیلی حالات' حالات کی جزئیات اور ماہیات و کیفیات کو اگر کوئی جاننے والی ذات ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس اَمر کا اعلان یوں فرماتے ہیں۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا۔ کوئی انسان نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کریگا؟

میرے خیال میں۔ غَدًا۔ یعنی کل کا لفظ محض ہمیں سمجھانے کے لئے لایا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم سے میں کوئی شخص نہیں جانتا کہ اگلے لمحے' اگلے منٹ اور اگلے سیکنڈ میں ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور ہم کس صورت حال سے دوچار ہونے والے ہیں۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ماں نے اپنے معصوم لخت جگر کو نہلا کر'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ستھرا یونیفارم پہنا کر اور ہاتھ میں خوبصورت بستہ تھما کر صبح سکول کی طرف روانہ کیا ہے اور خود اسے سکول کی طرف جاتے ہوئے دیکھنے کے لئے گھر کے بیرونی دروازے کی طرف اس کے پیچھے چل رہی ہے- اس ماں کے تصورات کیا ہیں؟ کہ آج میرا بیٹا چھوٹا ہے کل بڑا ہو جائے گا- علم کے زیور سے آراستہ ہو کر اعلیٰ افسر بن جائے گا- بڑھاپے میں میرا سہارا بنے گا- میں اس کے لئے حور جیسی دلہن تلاش کروں گی- یہ میرا پیارا بیٹا' میری امیدوں کا مرکز' میری تمناؤں کا محور اور میری خوابوں کی تعبیر بنے گا- بیٹے کے پیچھے چلتے ہوئے یہ ماں' اس کے لئے صحت' سلامتی' عافیت اور درازی عمر کی دُعائیں کر رہی ہے-

اِدھر ماں اپنے معصوم کے مستقبل کے بارے میں سوچ و بچار کر رہی ہے- اُدھر بیٹے نے ابھی دروازے کی دہلیز کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ تیز رفتار موٹر سائیکل آیا بچے کے ساتھ ٹکرایا اور اسے روندتا ہوا چلا گیا- لوگ دوڑے' ماں بھاگتی ہوئی پہنچی تو اس کا لختِ جگر اسے داغ مفارقت دے کر اس کی آنکھوں کے سامنے سسکتے ہوئے موت کی وادی میں داخل ہو چکا ہے- جسے اس کے نہلا کر' صاف کپڑے پہنا کر اور بستہ تھما کر سکول بھیجا تھا- لمحے کے بعد اس کی لاش کو ہاتھوں پہ اٹھائے واپس آ رہی ہے- اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ- وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ "مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا- کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا؟-

اَخبارات میں روزانہ اس قسم کی خبریں چھپتی ہیں کہ چھ بہنوں کا اکلوتا بھائی' ضعیف العمر اور بیمار والدین کا واحد سہارا اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کا غریب باپ محنت مزدوری کیلئے دوسرے شہر جانے کیلئے بس میں سوار ہوا- راستے میں بس حادثے کا شکار ہو گئی- اور یہ بے چارہ لقمہ اجل بن گیا- جو صبح پیسے کمانے گھر سے گیا تھا- دو پہر سے پہلے خون میں لت پت اسکی نعش گھر کے صحن میں پڑی ہوئی ہے- اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ یقیناً ایسی خبریں بھی پڑھتے ہیں کہ دولہا' نکاح کی تقریب کے بعد دلہن کے ہمراہ سجی ہوئی خوبصورت کار میں فرحاں وشاداں واپس آ رہا تھا کہ کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور دلہا اپنی نئی نویلی دلہن کو گھر میں لانے سے پہلے ہی آخرت کو سدھار گیا۔ اب تو اس امر پر یقین کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے کہ۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غدا۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے؟ بڑا با مقصد شعر ہے کہ۔

ع آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

کائنات ہست و بود میں ذات الٰہی کے بعد سب سے افضل اور اعلیٰ ذات سرور کونین' رسول الثقلین' امام القبلتین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ ساقیٔ کوثر اور شافع روزِ محشر ہیں۔ آپ رحمت مجسم اور رسول اعظم ہیں۔ مگر کل کے بارے میں کلی علم کا دعویٰ آپ ﷺ نے بھی نہیں کیا ہے۔ ہاں۔ آپ ﷺ کو بہت سارے غیبی امور کی اطلاع دی گئی جنہیں آپ نے اُمت کے سامنے بیان فرما دیا ہے۔

یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ آیئے آپ بھی اس فرمان نبوی کو سمجھیں اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے کوشش اور دعا فرمائیں۔ یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے اور بیان کرنیوالی رسول مکرم ﷺ کی صحابیہ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ہیں۔ فرماتی ہیں کہ۔

جب نکاح کیلئے مجھے دلہن بنا کر بٹھایا گیا تو نبی محترم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ (دعا دینے کیلئے) اندر تشریف لائے اور (ازراہ شفقت) میرے پاس بیٹھ گئے۔ ہمارے یہاں کی چند چھوٹی بچیاں (بغیر ساز کے) دف بجا رہی تھیں اور جنگ بدر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جام شہادت نوش کر جانیوالے میرے باپ اور چچا کی شہادت کے اشعار پڑھ رہی تھیں -ان بچیوں میں سے ایک بچی نے (آپ ﷺ کی موجودگی کی بناء پر) یہ مصرعہ پڑھا کہ- وَفِينَا نَبِيٌّ" يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ -اور ہم میں ایک نبی ہے جو کل کے حالات کو جانتا ہے- آپ ﷺ نے مصرعہ سن کر فرمایا- دَعِيْ هٰذِهٖ -اس مصرعے کو چھوڑ دو اور اسکے سوا جو تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو- (صحیح بخاری صفحہ 773 جلد دوئم' کتاب النکاح- باب ضرب الدف فی النکاح)

نبی محترم ﷺ کے اس فرمان بے مثال نے اس قرآنی حکم پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ کل کے حالات کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا- اور کسی کو علم نہیں کہ کل میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے-

موت کہاں آئے گی؟ موت ہر انسان کا مقدر' ہر شخص کی اخیر اور ہر فرد کیلئے لازی اور ضروری ہے- مگر کوئی شخص اس امر سے واقف نہیں ہے کہ اسے موت کہاں آئے گی' کس حالت میں آئے اور کس نوعیت کی آئیگی- کوئی نہیں جانتا کہ اسے گھر میں موت آئے گی یا گھر سے باہر--- کمرے میں آئیگی یا صحن میں--- سفر میں آئیگی یا حضر میں--- ایمبولینس میں موت آئے گی یا ہسپتال میں--- اپنے وطن میں موت آئے گی یا دیار غیر میں--- شہر میں موت آئے گی یا ویرانے میں--- صبح موت آئے گی یا شام کو--- دن کو موت آئے گی یا رات کو--- دوپہر کے وقت موت آئے گی یا سہ پہر کو--- بیماری کی حالت میں موت آئے گی یا اچانک--- ہارٹ اٹیک سے موت آئے گی یا حادثے میں---- زمین پر موت آئیگی یا فضا میں'--- خلوت میں موت آئے گی یا جلوت میں--- محفل میں موت آئے گی یا تنہائی میں--- اور کوئی نہیں جانتا کہ اسے موت کب آئے گی اور کہاں آئے گی---

ہماری زیر بحث آیت طیبہ اس امر کی نشاندہی یوں فرماتی ہے کہ-

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ" بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ -اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ اسے موت کس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرزمین میں آئے گی۔

عزیزان محترم! ہم میں سے کسی کو بھی علم نہیں ہے کہ وہ آئندہ جمعہ تک زندہ رہے گا یا نہیں۔ کوئی جانتا ہے کہ وہ آج نمازِ عصر بھی پڑھ سکے گا یا نہیں پڑھ سکے گا۔ اور کسی کو خبر نہیں کہ وہ یہاں سے اُٹھ بھی سکے گا یا نہیں اور گھر پہنچ بھی پائے گا یا نہیں۔ جس طرح کسی کو موت کے وقت کی اطلاع نہیں ہے۔ اِسی طرح کسی کو موت کے علاقے اور زمین کی بھی خبر نہیں ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی نہیں جانتا اسے چند گز قبر بھی نصیب ہوگی یا نہیں اور کفن کی تین چادریں بھی میسر آئیں گی یا نہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ انسان پیدا کہیں ہوتا ہے۔ بچپن کہیں گزارتا ہے۔ روزگار یا تحصیل علم کے لئے جوانی کے ایام کہیں پورے کرتا ہے۔ بڑھاپا کہیں گزارتا ہے اور آخر موت کسی اور سرزمین میں آتی ہے اور دفن کہیں دوسری جگہ کیا جاتا ہے۔ اس معاملے کی پوری خبر اور حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ وہ از آدم تا قیام قیامت ہر انسان کی جائے پیدائش اور موت و دفن کی جگہ کو جانتا ہے' پہچانتا ہے اور اپنے وسیع علم کے مطابق اسے ان حالات سے گزارتا اور مقررہ وقت پر موت کی جگہ پہنچا دیتا ہے۔ مگر اسے علم نہیں ہونے دیتا کہ تجھے موت کے منہ میں لے جانے کیلئے اور تیری روح قبض کرنے کیلئے تجھے وہاں بلوایا جا رہا ہے۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ" بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اور کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں موت آئے گی۔

سورۃ لقمان میں بیان فرمودہ ان پانچ اہم غیبی امور کو امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے "غیب کی کنجیاں" قرار دیا ہے اور اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان چیزوں کا تفصیلی' کلی اور پورا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔ نبی محترم ﷺ نے فرمایا۔ مِفْتَاحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں۔ جنہیں اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا- پھر آپ ﷺ نے اِن اُمور خمسہ کی وضاحت فرمائی- جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے-(صحیح بخاری صفحہ 141 جلد اول ابواب الاستسقاء)

شانِ نزول اور حکایت کتب تفاسیر میں سورۃ لقمان کی اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور رسول محترم ﷺ سے پانچ سوالات کیے- اُس نے کہا- اے اللہ کے رسول ﷺ!

(1) مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ----فرمایئے قیامت کب قائم ہوگی؟-

(2) وَقَدْ اَجْدَبَتْ بِلَادُنَا فَمَتٰی تَخْصِبُ---ہمارے شہر خشک سالی کا شکار ہیں بتایئے بارش کب برسے گی؟-

(3) وَامْرَءَتِیْ حُبْلٰی فَمَا تَلِدُ---میری بیوی حاملہ ہے وہ کیا جنے گی؟-

(4) وَقَدْ عَلِمْتُ مَا کَسَبْتُ الْیَوْمَ فَمَاذَا اَکْسِبُ غَدًا- میں نے آج جو کچھ کیا وہ تو میرے علم میں ہے- آپ بتایئے میں کل کیا کروں گا؟

(5) وَقَدْ عَلِمْتُ بِاَیِّ اَرْضٍ وُلِدْتُ فَبِاَیِّ اَرْضٍ اَمُوْتُ --- مجھے اپنی جائے پیدائش کا تو پتہ ہے- آپ فرمائیں کہ مجھے موت کہاں آئے گی؟

آپ ﷺ کے روبرو ابھی اس اعرابی سائل کے سوالات مکمل ہوئے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی-(روح المعانی صفحہ 109 جز 21)

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ وَمَاتَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَاتَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ (سورۃ لقمان آیت نمبر 34)

(ترجمہ) بے شک قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل فرماتا ہے اور جو کچھ رحموں میں ہے اسے بھی وہی جانتا ہے اور کسی شخص کو علم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کسی فرد کو معلوم نہیں کہ اسے موت کس زمین میں آئے گی- بلاشبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی سب کچھ جاننے والا ہر چیز سے باخبر ہے۔

مشہور مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک عباسی خلیفہ منصور کی ایک دلچسپ خواب بیان کی ہے۔ جس سے مسئلہ علم الغیب کی وضاحت کے علاوہ جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذہانت' فطانت اور علمی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ۔

ایک رات عباسی خلیفہ منصور کو خواب میں موت کا فرشتہ نظر آیا۔ منصور نے اس سے اپنی عمر کے بارے میں دریافت کیا کہ اے ملک الموت! مجھے بتایئے کہ میری کتنی عمر باقی ہے اور مجھے موت کب آئے گی؟ فرشتہ اجل نے جواباً ہاتھ کی پانچ انگلیوں سے اشارہ کر دیا۔ خلیفہ نے صبح ہوتے ہی خوابوں کی تعبیر کے ماہرین جمع کئے اور ان سے اپنی خواب کی تعبیر پوچھی۔ ایک صاحب نے کہا۔ بادشاہ وقت! فرشتہ موت کی پانچ انگلیوں کے اشارے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی عمر پانچ سال باقی رہ گئی ہے۔ دوسرے نے کہا پانچ انگلیوں سے پانچ ماہ مراد ہیں یعنی آپ کی زندگی صرف پانچ ماہ باقی رہ گئی ہے۔ تیسرے نے کہا جناب۔ آپ کی عمر تو صرف پانچ دن باقی رہ گئی ہے۔ خلیفہ منصور معبرین کی تعبیرات سے از حد پریشان ہوا اور اس نے اپنی خواب کی تعبیر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے جب اس کی خواب کی تعبیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا۔ پانچ انگلیوں کے اشارے سے پانچ سال مراد ہیں نہ پانچ ماہ۔ پانچ ہفتے مقصود ہیں نہ پانچ دن۔ بلکہ ملک الموت کے اشارے کا مطلب یہ ہے کہ پانچ چیزوں کا تفصیلی علم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور موت کا وقت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ایک ہے۔ لہذا جس طرح تجھے اپنی موت کے وقت کا علم نہیں ہے اسی طرح مجھے بھی تیری موت کے وقت کا پتہ نہیں ہے۔ (تفسیر مظہری مترجم صفحہ 266 جلد نہم)

فرشتے اور علم غیب فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری اور فرمانبردار مخلوق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں- وہ احکام الٰہی کے پابند اور ہر وقت رب العزت کی حمد و ثناء اور تسبیح و تقدیس میں مصروف و مشغول رہتے ہیں- قرآن حکیم کی آیات بینات سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ فرشتے' اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور ہر وقت ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہنے کے باوجود عالم الغیب نہیں ہیں- بلکہ اللہ جتنی بات سے انہیں آگاہ فرماتے ہیں بس وہ اتنی ہی جانتے ہیں- قرآن مجید فرقان حمید بیان فرماتا ہے کہ

جب اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو اپنے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا- اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً- میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں- فرشتوں نے عرض کی- مولا- اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ - آپ زمین میں ایسی مخلوق کو خلیفہ بنائیں گے جو وہاں (جنات کی طرح) فساد برپا کریں گے اور خون بہائیں گے- وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ -اور ہم آپ کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں- اللہ نے فرشتوں سے فرمایا- اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ - جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے -رب العزت نے ان الفاظ کے ساتھ فرشتوں کے عالم الغیب ہونے کی نفی اور اپنے عالم الغیب ہونیکا اثبات فرمایا- پھر جب اللہ رب العالمین نے جناب آدم علیہ السلام کو علم کی دولت سے نوازا- اور انہیں تمام اشیاء کے نام (اور صفات) سے آگاہ فرما کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے انہیں حکم دیا کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو مجھے ان اشیاء کے نام بتلاؤ-- فرشتوں نے عرض کی- اے ہمارے رب! آپ ہر عیب و نقص سے پاک ہیں- ہم تو صرف اتنی بات جانتے ہیں جتنی آپ نے ہمیں سکھلائی ہے- جس اَمر سے آپ نے ہمیں آگاہ نہیں فرمایا- اسکے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے - جبکہ آپ تو علم و حکمت کے مالک ہیں- پھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ فرشتوں کو ان چیزوں کے نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلاؤ-تو جناب آدم علیہ السلام نے ملائکہ کو ان چیزوں کے نام بتلا دیئے-تو اللہ تعالیٰ نے مسئلہ علم غیب کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا! اے ملائکہ کی جماعت!

اَلَمْ اَقُل لَّكُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَاتُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ○ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 33)

﴿ترجمہ﴾ کیا میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کے ''غیب'' (پوشیدہ چیزوں) کو صرف میں ہی جانتا ہوں اور تمہاری ظاہر کردہ باتوں اور چھپائی ہوئی باتوں کا بھی علم رکھتا ہوں-

قرآن حکیم کی ان آیات طیبات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں کو علم غیب نہیں ہے- بلکہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے- آیت الکرسی کے زیر خطبہ الفاظ اس امر کی وضاحت فرما رہے ہیں کہ-

یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ-

لوگوں کے آگے اور پیچھے کے حالات کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے-

﴿**جنات اور علم غیب**﴾ جنات اللہ تعالیٰ کی ناری اور سرکش مخلوق ہے- نافرمانی ان کی سرشت اور حکم عدولی ان کی عادت ہے- اکثر لوگ اس مغالطے اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ جنات کو علم غیب ہے اور کاہن' نجومی اور عامل حضرات' جنات سے غیب کی خبریں معلوم کر کے عام لوگوں کو آئندہ پیش آنیوالے حالات سے آگاہ کرتے ہیں- بعض شعبدہ باز یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ جنات ہمارے قبضے میں ہیں اور ہم ان سے جو چاہیں کام لے سکتے ہیں- جبکہ قرآن حکیم اس امر کی صراحت کرتا ہے کہ جنوں سمیت کسی مخلوق کو بھی غیب کا علم نہیں ہے- میں تفصیل میں جائے بغیر صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا-

سیدنا سلیمان علیہ السلام کے نام' مقام اور امتیازات سے آپ واقف ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے انہیں دیگر مخلوقات کے علاوہ جنات پر بھی حکومت عطا فرمارکھی تھی۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے جنات کی ایک جماعت کو بیت المقدس کی تعمیر پر مقرر فرمارکھا تھا اور خود تعمیری کام کی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اشارہ کردیا گیا کہ آپ عنقریب دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔ اس وقت ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا خاصا کام باقی تھا۔ آپ نے تعمیراتی کام کا مکمل نقشہ جنات کے سربراہ کے حوالے فرمادیا۔ اسے کام کی نوعیت اچھی طرح سمجھا کر خود شیشے کی بنائی ہوئی اپنی عبادت گاہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے لاٹھی کے سہارے کھڑے ہوگئے۔ اِسی حالت میں ملک الموت نے آپ کی روح قبض کرلی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آپ کا جسم لاٹھی کے سہارے اسی طرح کھڑا رہا۔ جنات نے یہ سمجھا کہ جناب سلیمان علیہ السلام عبادت الٰہی میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ ہمارے کام کی نگرانی بھی فرمارہے ہیں۔ وہ دِن رات تندہی اور تیز رفتاری سے بیت المقدس کی تعمیر میں مصروف رہے۔ تا آنکہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی وفات کے تقریباً چار ماہ بعد ہیکل سلیمانی کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ جونہی بیت المقدس کی تعمیر مکمل ہوئی اسی وقت سلیمان علیہ السلام کا عصا جسے دیمک نے چاٹ کر ختم کردیا تھا۔ جسکے سہارے وہ کھڑے تھے ٹوٹ گیا اور آپ کا جسد خاکی زمین پر گر پڑا۔ اب جنات کو معلوم ہوا کہ جناب سلیمان علیہ السلام تو بہت عرصہ پہلے فوت ہوچکے ہیں۔ انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ کاش ہم غیب دان ہوتے تو ہمیں سلیمان علیہ السلام کی موت کا علم ہوجاتا اور ہم اتنا عرصہ تعمیری کام کی مشقت برداشت نہ کرتے۔ قرآن حکیم جناب سلیمان علیہ السلام کی موت اور جنات کی زبانی ان کے غیب دان نہ ہونے کا تذکرہ یوں فرماتا ہے۔ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝ (سورۃ سبا آیت نمبر 14)

﴿ترجمہ﴾ پس جب ہم نے ان (سلیمان علیہ السلام) پر موت کا فیصلہ کر دیا تو جنات کو دیمک کے کیڑے کے سوا کسی نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا جو ان کی لاٹھی کو کھائے جا رہے تھا۔ پھر جب وہ عصا گر پڑا تو جنوں پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو (اتنا عرصہ) ذلت کے عذاب (مشقت) میں نہ پڑے رہتے۔

اس قرآنی واقعہ نے جنوں کے غیب دان نہ ہونے کا صریح اعلان فرما دیا اور قرآن پڑھنے والوں کو اس امر سے آگاہ کر دیا کہ عبادت کا مستحق وہ ہوتا ہے جو غیب دان ہو۔ جنات چونکہ غیب دان نہیں ہیں۔ اسلئے انکی عبادت کرنا انہیں دور و نزدیک سے مدد کیلئے پکارنا اور انہیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ عبادت کے لائق صرف وہ ہے جو یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۔ یعنی لوگوں کے اگلے اور پچھلے حالات سے واقف ہے اور ظاہر ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

﴿**انسان اور علم غیب**﴾ اللہ رب العزت کی مخلوقات میں سے تین مخلوقات بڑی اہم اور احکام کی مکلف ہیں۔ انسان۔ فرشتے اور جنات۔ فرشتوں اور جنات کے غیب دان نہ ہونے کی تفصیل آپ نے قرآنی آیات سے سماعت فرمائی۔ اب تیسری اہم مخلوق یعنی انسانوں کے غیب دان نہ ہونیکی بات بھی قرآن کریم سے ہی عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنیکی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید فرقان حمید کے بیسویں پارے کے پہلے رکوع کی آیت کریمہ ہے۔

قُلْ لَّایَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۔ (سورۃ نمل آیت نمبر 66)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آسمانوں اور زمین کے غیب کو کوئی نہیں جانتا (اور جنہیں تم غیب دان سمجھتے ہو) وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں (قبروں سے) کب اٹھایا جائے گا۔

اس آیت مقدسہ نے انسانوں کے غیب دان ہونے کی قطعی تردید فرما دی اور واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا کہ جن ہستیوں، شخصیتوں اور ذاتوں کو غیب دان سمجھا جاتا ہے۔ اُن بے چاروں کو تو اس بات کا بھی شعور و ادراک نہیں ہے کہ انہیں ان کی قبروں سے کب اٹھایا جائیگا۔ جو شخص ایسے لاچار اور بے شعور کو معبود مانتا اور جانتا ہے۔ اسکے نام کی نذریں دیتا، نیازیں پکاتا اور چڑھاوے چڑھاتا ہے۔ اسے عقل کا اندھا، دین سے ناواقف اور جاہل مطلق ہی کہا جا سکتا ہے۔ میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر پیر کرم شاہ الازہری بھیروی کے الفاظ میں سنانا چاہتا ہوں تاکہ علم غیب کے بارے میں انکے خیالات سے بھی آپ آگاہی حاصل کر سکیں۔ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ۔

''آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ زمین و آسمان میں جو بھی موجود ہیں۔ فرشتے، جنات، انسان، جن میں علماء اولیاء اور انبیاء اور اولوالعزم رسل بھی داخل ہیں اور دیگر لوگ کوئی بھی ''الغیب'' کو نہیں جان سکتے۔ صرف اور صرف اللہ کی یہ شان ہے کہ وہ ''عالم الغیب'' ہے۔ جس طرح اس کی ذات میں اور اس کی دیگر صفات میں کوئی ہمسری کا دَم نہیں مار سکتا، اسی طرح اس کی صفت علم میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص اس کی صفت علم میں کسی کو شریک بنائے گا تو وہ بھی اسی طرح مشرک ہوگا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ جس طرح اس کی دوسری صفات میں کسی کو شریک بنانے والا یا اس کی ذات کی طرح کسی کو واجب الوجود ماننے والا مشرک اور دائرہِ اسلام سے خارج ہے۔'' (ضیاء القرآن صفحہ 457 جلد سوئم)

پیر صاحب کی اس عبارت پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے کی بجائے ہم انکے ہم عقیدہ لوگوں کو دعوت دینا چاہتے ہیں کہ وہ ان الفاظ پر بار بار غور فرمائیں اور اس امر کا اعلان کر دیں کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے اور یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا خَلْفَهُمْ — لوگوں کے اگلے اور پچھلے حالات کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

شاعر اسلام شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ مسئلہ علم غیب پر شاعرانہ انداز میں اظہار خیال کرتے ہوئے سورۂ نمل کی اسی آیت کریمہ کا مفہوم واضح کرتے ہیں کہ

سورۂ نمل وچ اس طراں آندا اے
اللہ اپنے نبی ﷺ نوں ایہ حکم فرماندا اے
ساڈے ولوں لوکاں نوں پیغام ایہ پوچا دیو
دنیا نوں اے نبی! اعلان فرما دیو
زمین آسمان وچ غیب کوئی نئیں جاندا
عالم الغیب ہونا خاصہ اے رحمان دا
سورج وانگ روشن ایں اعلان ایہ قرآن دا
کہ اللہ باجھوں ہور کوئی غیب نئیں گا جان دا

آدم علیہ السلام اور علم غیب

سیدنا آدم علیہ السلام ابو البشر اور مسجود ملائکہ ہیں۔ پہلے انسان اور سلسلہ انبیاء کی پہلی کڑی ہیں۔ اللہ نے انہیں اپنے دست مبارک سے تخلیق فرمایا اور — وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي — کا مصداق ٹھہرایا۔ فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور تمام چیزوں کے اسماء، صفات اور خواص سے آگاہ فرمایا۔ ابلیس کو آدم کے حضور جھکنے کا الگ حکم فرمایا۔ جب اس نے آدم کی عظمت سے انکار کیا تو اسے راندۂ درگاہ بنایا۔

عزیزانِ محترم! ابلیس نے دربار الٰہی سے ملعون اور راندۂ درگاہ ہونے کے بعد ابو البشر جناب آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ عنہا کو جنت سے نکلوانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ جناب آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا جنت کے پھل کھاتے، دودھ اور شہد پیتے۔ اعلیٰ محلات میں رہتے اور موجیں مار رہے تھے کہ ابلیس لعین کا داؤ چل گیا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قسمیں کھا کھا کر انہیں اپنی ہمدردی کا یقین دلایا۔ سو آدم وحوا کے دل کے اندر یہ وسوسہ ڈالنے میں کامیاب ہو گیا کہ اگر تم نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو تم نوری فرشتے بن جاؤ گے اور ہمیشہ جنت کے مکین رہو گے۔ فَنَسِیَ آدَمُ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ پس آدم بھول گئے اور ہم نے ان میں نافرمانی کا کوئی ارادہ نہیں پایا۔

جناب آدم اور سیدہ حوا نے ابلیس کے جھانسے میں آ کر اس درخت کا پھل کھالیا جس کے قریب جانے سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ بس دانہ چکھنے کی دیر تھی کہ فوراً جنت کا لباس اتار کر برہنہ کر دیا گیا اور جنت سے نکال کر دونوں کو زمین کے مختلف مقامات پر اتار دیا گیا۔ عرصہ دراز کے بعد میدان عرفات میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو دونوں نے گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی اور اجتماعی دعا کرتے ہوئے عرض کی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ٥ (سورۃ اعراف آیت نمبر 23)

بزرگان محترم! سوچنے اور غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اگر جناب آدم علیہ السلام کو علم غیب ہوتا کہ درخت کا پھل کھانے کے بعد مجھے برہنہ کر دیا جائے گا' جنت سے نکال دیا جائے گا اور زمین پر اتار دیا جائے گا تو کیا وہ شیطان کے جھانسے میں آتے' اس کی باتوں پر اعتبار کرتے ہوئے اس ممنوعہ درخت کا دانہ چکھتے؟ اگر وہ عالم الغیب ہوتے تو یقیناً ایسا نہ کرتے۔ پس حقیقت یہی ہے جناب آدم علیہ السلام بھول گئے اور جو بھول جائے وہ عالم الغیب نہیں ہوتا۔ عالم الغیب وہی ہے جو يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ ہے۔ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ابراہیم علیہ السلام اور علم غیب

معزز حضرات! میں واقعات کی تفصیلات عرض کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ محض اشارات پر اکتفا کر رہا ہوں تاکہ مسئلہ علم غیب بھی پوری طرح ذہن نشین ہو جائے اور زیادہ وقت بھی صرف نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے آپ کو قرآن حکیم کے بارھویں پارے میں لئے چلتا ہوں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا نام ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ آپ خود نبی' دو بیٹے' اسحاق اور اسماعیل نبی' پوتا یعقوب نبی اور پڑپوتا یوسف بھی نبی' علیہم السلام۔ بلکہ بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام آپ ہی کی نسل سے آئے اور آخری نبی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے جناب اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تشریف لائے۔ خلیل اللہ آپ کا لقب اور امام الموحدین آپ کا خطاب ہے۔ آپ کو جدالانبیاء کی معزز کنیت سے یاد کیا جاتا اور بت شکن کی صفت سے پکارا جاتا ہے۔

ایک دفعہ نوری فرشتوں کی ایک جماعت انسانی شکل میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آتے ہی آپ کو سلام کہا۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے آنے والے مہمانوں کے سلام کا نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا اور مہمانوں کے لئے فوراً کھانا تیار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ۔ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ۝ (سورۃ ھود)

﴿ترجمہ﴾ اور تحقیق ہمارے پیغامبر (فرشتے) ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ اور تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے گوشت مہمانوں کے آگے رکھا تو انہوں نے اسکی طرف کھانے کیلئے ہاتھ نہ بڑھائے تو آپ نے فرمایا۔ اَلَا تَاْکُلُوْنَ ۔ تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟ جب اصرار کے باوجود مہمان کھانا کھانے پر آمادہ نہ ہوئے تو جناب ابراہیم علیہ السلام کو خدشہ محسوس ہوا کہ جو میرے گھر کا کھانا نہیں کھا رہے۔ یہ شاید میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن اور مخالف ہی نہ ہوں- چنانچہ آپ علیہ السلام نے انہیں مشتبہ گردانتے ہوئے انکی طرف غور سے دیکھا تو انہوں نے صورت حال کو بھانپتے ہوئے فوراً کہا- اے ابراہیم! لَا تَخَفْ- آپ ہم سے کوئی ڈر خوف اور خطرہ محسوس نہ کریں- اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ- ہم (اللہ کے فرشتے ہیں اور) لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب دیکر بھیجے گئے ہیں اور آپ کو صاحب علم بیٹے کی خوشخبری سنانے کیلئے حاضر ہوئے ہیں- سبحان اللہ-

اگر آپ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پیش آمدہ اس واقعہ کے حقائق اور معارف پر غور فرمائیں تو اِن شاء اللہ العزیز عقیدے اور عقیدت کے کئی مسئلے حل ہوتے چلے جائیں گے- مثلاً

- اگر جناب ابراہیم علیہ السلام "عالم الغیب" ہوتے تو فرشتوں کو پہچان لیتے اور ان کے لئے کھانے کا بندوبست نہ فرماتے-
- اگر جناب ابراہیم علیہ السلام "عالم الغیب" ہوتے تو مہمانوں کے کھانا نہ کھانے پر خوفزدہ نہ ہوتے-
- اگر جناب ابراہیم علیہ السلام "عالم الغیب" ہوتے تو فرشتوں کو بتانا نہ پڑتا کہ ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں-
- اگر جناب ابراہیم علیہ السلام "عالم الغیب" ہوتے تو فرشتوں کو یہ بتانے کی ضرورت بھی نہ پڑتی کہ ہم آپ کو بیٹے کی خوشخبری سنانے آئے ہیں-
- اگر فرشتے "عالم الغیب" ہوتے تو وہ فوراً ابراہیم علیہ السلام کو گوشت بھوننے سے منع کر دیتے اور پیغمبر کا خرچہ نہ کرواتے-

لہذا یہ مسئلہ مزید واضح اور عیاں ہوگیا کہ نہ فرشتے "عالم الغیب" ہیں اور نہ ابراہیم علیہ السلام "عالم الغیب" ہیں- عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات والا صفات ہے جو یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ- کا مصداق ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام اور علم غیب حضرات گرامی! قرآن عزیز میں متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کے ایسے واقعات بیان فرمائے گئے ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ انبیاء اور اصدقاء' شہداء اور صلحاء کو بھی غیب کا علم نہیں ہے۔ وہ اتنا ہی جانتے ہیں جتنا انہیں بتلا دیا گیا ہے۔ میں چند واقعات کی طرف اشارات کرنا چاہتا ہوں۔

- اگر جناب نوح علیہ السلام "عالم الغیب" اور جانتے ہوتے کہ مجھے بیٹے کیلئے دعا کرنے کے سبب رب العزت کی طرف سے ڈانٹا جائے گا۔ تو اپنے صاحبزادے کیلئے کبھی دعا نہ کرتے۔
- اگر جناب یعقوب علیہ السلام کو علم غیب ہوتا تو اپنے نورِ نظر یوسف علیہ السلام کو کبھی بھائیوں کے ہمراہ روانہ نہ کرتے۔
- اگر موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ پہاڑ پر ذات الٰہی کی تجلی کے باعث میں بے ہوش ہو جاؤں گا۔ تو کبھی اللہ کی ذات کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار نہ فرماتے۔
- اگر یونس علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میں مچھلی کے پیٹ میں قید ہوں گا تو کبھی دریا کا سفر اختیار نہ کرتے۔
- اگر عزیر علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میں سو سال پڑا رہوں گا تو بستی والوں کے بارے میں سوال ہرگز نہ کرتے۔
- اگر سلیمان علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو جانوروں کی حاضری نہ لگاتے اور ہدہد کے بارے میں فکر مند نہ ہوتے۔
- اگر زکریا علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری سن کر نشانی طلب نہ کرتے۔
- اگر موسیٰ علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو مچھلی بھول کر دریا کے کنارے سفر جاری نہ رکھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اگر جناب خضر علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو ۔مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ۔ میں نے یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کیے۔ نہ کہتے۔
- اگر لوط علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو فرشتوں کی آمد پر پریشان نہ ہوتے۔
- اگر سیدہ مریم رضی اللہ عنہا عالم الغیب ہوتیں تو خلوت گاہ میں اجنبی کو دیکھ کر گھبرانہ جاتیں
- اگر سیدہ سارہ (زوجہ ابراہیم) رضی اللہ عنہا عالم الغیب ہوتیں تو بڑھاپے میں بیٹے کی بشارت پر تعجب کا اظہار نہ کرتیں۔
- اگر جناب محمد رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہوتے تو افک عائشہ کی وجہ سے پورا مہینہ پریشان اور غم زدہ نہ رہتے۔

یہ سارے واقعات اس امر کی نشاندہی بلکہ صراحت کرتے ہیں کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ جسے جس وقت اور جتنا مناسب سمجھتا ہے علم عطاء فرما دیتا ہے ۔مگر ہر چیز کا کلی علم صرف اسی کے پاس ہے اور وہی اگلے پچھلے حالات سے پوری طرح باخبر اور ہر مخفی چیز کو جاننے والا ہے کیونکہ وہ ۔يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ ہے۔

﴿امام الانبیاء اور علم غیب﴾ عزیزان گرامی قدر! جس طرح جنات' فرشتے' انسان اور انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہستیاں انبیاء کرام علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہیں۔ اسی طرح امام الانبیاء' سید الاتقیاء' قدوۃ الصلحاء' بدر الدجیٰ' شمس الضحیٰ' والیٔ بطحا' شافع روز جزا جناب محمد مصطفی ﷺ بھی عالم الغیب اور عالم ۔مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ۔ نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے زیادہ علم عطا فرمایا۔ جنوں سے زیادہ علم عطا فرمایا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے زیادہ علم عطاء فرمایا۔ مگر عالم الغیب نہیں بنایا۔ صرف دو قرآنی آیات پر اکتفا کرتا ہوں۔

کتاب الٰہی کا ساتواں پارہ سورۃ انعام کی آیت نمبر 50۔ اللہ رب العزت نے حکم فرمایا کہ اے میرے رسول ﷺ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ - آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔

﴿وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ - اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

﴿وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ - اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں (نوری) فرشتہ ہوں۔

﴿اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ - میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ - فرمایئے - کیا نابینا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟

﴿اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ - پھر تم لوگ غور و فکر کیوں نہیں کرتے ہو؟۔

میں نے آپکے سامنے اس آیت مقدسہ کے ہر ہر جملے جملے کا الگ الگ ترجمہ عرض کر دیا ہے - آپ خود اس بات پر غور فرمائیں کہ جن تین چیزوں کی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اپنی ذات سے نفی کی ہے - آج کے اکثر مسلمان وہی چیزیں آپ ﷺ کیلئے ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی زبان نبوت سے اعلان کروا رہا ہے کہ -

- میں خزانوں کا مالک نہیں ہوں - لوگ کہتے ہیں آپ ہی خزانوں کے مالک و مختار ہیں -
- میں عالم الغیب نہیں ہوں - لوگ کہتے ہیں آپ غیب دان ہیں -
- میں نوری نہیں ہوں - لوگ کہتے ہیں آپ نور ہیں -

اب آپ خود فیصلہ فرمالیں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا فرمان سچا ہے یا لوگوں کی باتیں سچی ہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہی سچا ہے - کیونکہ

- بڑے کی بات غلط ہو سکتی ہے -
- چھوٹے کی بات غلط ہو سکتی ہے -
- حاجی کی بات غلط ہو سکتی ہے -
- نمازی کی بات غلط ہو سکتی ہے -
- مولوی کی بات غلط ہو سکتی ہے -
- پیر کی بات غلط ہو سکتی ہے -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ امام کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ ❁ فقیہ کی بات غلط ہو سکتی ہے۔

❁ خطیبوں' ادیبوں اور مقرروں' مصنفوں کی بات غلط ہو سکتی ہے۔

❁ سارے جہان کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ مگر۔ ربّ کے قرآن اور مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

کتاب مبین کی دوسری آیت اور اس کا سادہ ترجمہ سمجھئے۔ فرمان الٰہی ہے۔ اے میرے رسول ﷺ۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭوَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ښ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ڔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر 188)

﴿ترجمہ﴾ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے آپ کو بھی نفع اور نقصان پہنچانے کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو اہل ایمان کو (عذاب سے) ڈرانے والا اور (جنت کی) خوشخبری سنانے والا ہوں۔

حضرات گرامی! جو لوگ حسن عقیدت کی بناء پر نبی محترم ﷺ کو عالم الغیب مانتے' جانتے اور گردانتے ہیں وہ اس آیت مطہرہ کے الفاظ اور ترجمے پر غور فرمانے کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ کے ان واقعات کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

❁ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منافقین کی ہرزہ سرائی کے بعد آپ ﷺ تقریباً ایک مہینہ تک سخت پریشان' از حد مغموم اور بڑے افسردہ رہے۔ اگر عالم الغیب ہوتے تو فوراً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت فرما دیتے۔ مگر آپ ﷺ نے وحی آنے تک کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔

❁ غزوہ اُحد میں اہل ایمان کا بے انتہا نقصان ہوا۔ ستر کبار صحابہ رضی اللہ عنہم شہید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔خود رسول محترم ﷺ کا جسدِ مبارک زخمی ہوا۔سرکار دو عالم ﷺ کے دانت ٹوٹ گئے اور گھٹنے میں زخم آیا۔اگر آپ ﷺ کو قبل از وقت اِن نقصانات کا علم ہوتا تو کیا آپ جنگ کے لئے میدان احد میں تشریف لاتے۔

❁ ماہِ صفر 4 ہجری میں عضل اور قارہ قبیلوں کے لوگ دھوکے سے دس مبلغ صحابہ کرام کو ساتھ لے گئے' آٹھ کو راستے میں قتل کر دیا اور دو کو مکہ مکرمہ میں شہید کر دیا۔اگر آپ ﷺ عالم الغیب ہوتے تو کیا اپنے جاں نثار رُفقاء کو کافروں کے حوالے کرتے؟۔

❁ اِسی مہینے ایک شخص کی دعوت پر آپ ﷺ نے ستّر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تبلیغ کے لئے روانہ فرمائی۔بیرِ معونہ کے مقام پر ان سب کو دھوکے کے ساتھ بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔اگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ عالم الغیب ہوتے اور آپ کو علم ہوتا کہ اتنا بڑا سانحہ رونما ہوگا تو کیا آپ صحابہ کرام کو روانہ فرماتے۔

❁ مشرکین مکہ نے یہودیوں سے مشورے کے بعد آپ ﷺ سے تین سوالات کئے۔آپ نے فرمایا۔کل جواب دوں گا۔مگر پندرہ دن وحی نہ آئی۔آپ سخت پریشان رہے۔آخر پندرہ دن کے بعد جبریل تشریف لائے اور سوالوں کے جوابات بتلائے۔اگر آپ ﷺ عالم الغیب ہوتے تو فوراً جواب دے دیتے۔(اِسی طرح کے درجنوں واقعات کتب سیرت میں موجود ہیں۔)

خلاصہ یہ ہے کہ عالم الغیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور آیت الکرسی کا یہی اعلان ہے کہ۔یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 9

غیب پر اطلاع

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔

﴿ترجمہ﴾ اور لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے علم سے کسی چیز کا احاطہ (اِدراک) نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔

ہر قسم کی حمد وثناء خالق ارض وسماء رب کبریاء کیلئے ہے جس نے انسان کو عدم سے وجود بخشنے کے بعد اپنی تمام مخلوقات میں سب سے افضل اکرم اور اشرف بنایا۔ کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کیلئے تخلیق فرمایا اور انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا۔ ربّ السماوات والارض کی تعریف وتسبیح کے بعد اَن گنت' بے شمار اور بے حساب درود وسلام سید الکونین' صاحب قاب قوسین' امام القبلتین' جد الحسنین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہیں ربّ کائنات نے رحمت کائنات بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کی اِتباع کو ہر مسلمان کیلئے لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ آپ ﷺ کی فرمانبرداری ہی ہدایت کی راہ' نجات کا راستہ اور صراطِ مستقیم ہے اور آپ ﷺ کی نافرمانی دراصل گمراہی' ضلالت اور حماقت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔

فرق صاف ظاهر هے بفضل اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کی تشریحات و توضیحات کا آج نوواں خطبہ جمعہ مبارکہ ہے۔ گزشتہ خطبہ جمعہ میں۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ کی تعبیر و تذکیر میں اس امر کی وضاحت کی گئی تھی کہ آسمان و زمین، مشرق و مغرب، شمال و جنوب بلکہ فوق السماء اور تحت الثریٰ کی تمام اشیاء کا حقیقی، کلی اور تفصیلی علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ وہی۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ہے۔ فضائی، آبی، خاکی، نوری، ناری، آسمانی، زمینی اور ہوائی مخلوقات کی ضروریات، حوائج اور مسائل کو وہ بخوبی جانتا۔ کائنات ہست و بود کی تمام چیزوں کے حقائق، کیفیات اور حیثیات کو پوری طرح سمجھتا اور تمام جہانوں کی تمام اشیاء کا ایک ذرہ بھی اس سے اوجھل، مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔

آیت الکرسی کے زیر بحث جملے میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہے، جتنا چاہے اور جب چاہے علم عطا فرما دے اسے کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہیں ہے۔ مگر اس کی رضا اور مشیت کے بغیر اس کے علم میں سے کوئی معمولی شئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ اور لوگ اس کے علم میں سے معمولی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جتنا وہ چاہے یعنی لوگ اس کی مرضی کے بغیر اس کے علم میں سے کوئی شئی حاصل نہیں کر سکتے اور اس کی مشیت کے بغیر کوئی اس علم کے ایک ذرّے کا ادراک بھی نہیں کر سکتا

اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے جسے چاہے غیب کی باتوں، کاموں اور معاملوں پر آگاہ کر دے۔ وہ جسے چاہے غیب کی درجنوں، بیسیوں، سینکڑوں اور ہزاروں باتوں کی اطلاع دے دے اور جب چاہے غیبی امور منکشف فرما دے۔ یہ اس کی قدرت اور اختیارات کی وسعت ہے۔ یہ علم غیب نہیں بلکہ اطلاع علی الغیب ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیغمبر' رسول اور نبی کو غیب کے کسی معاملے سے مطلع فرما دے۔ اسے نہ روکا جا سکتا ہے۔ نہ ٹوکا جا سکتا ہے اور نہ منع کیا جا سکتا ہے۔ مگر عقیدے کی یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ ہر قسم کا علم غیب خاصہ خداوندی ہے۔ ہر چیز کا مکمل اور تفصیلی علم' ظاہر و باطن سے پوری واقفیت' غیب اور حاضر کو برابر دیکھنا' بلند اور پست آواز کو برابر سننا' اور ہر ایک کے جمیع معاملات و حالات کو ہر وقت جاننا' یہ صرف اللہ رب العزت کی صفت ہے۔ اور اس کی تمام مخلوقات میں کوئی بھی اس صفت میں اس کا شریک' سہیم اور حصہ دار نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ حضرات انشاء اللہ العزیز علم غیب اور اطلاع علی الغیب کے فرق کو پوری طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ افسوس کہ بعض مذہبی رہنما اس واضح فرق کو ملحوظ رکھے بغیر اپنے خود ساختہ نظریات کا دفاع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض اولوالعزم ہستیوں کو بعض غیبی امور پر اطلاع اور آگاہی کو علم غیب کا نام دے کر سادہ لوح عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کے اس جملے میں اسی بات کو بیان فرمایا ہے کہ حقیقی اور کلی غیب دان تو صرف اللہ کریم ہے مگر اپنی مصلحتوں اور حکمتوں کی بناء پر بعض غیبی معاملات سے بندوں کو آگاہ بھی فرما دیتا ہے۔ مگر کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اسے اللہ کی طرف سے اطلاع دیئے' آگاہ کیے اور بتلائے بغیر ہی فلاں غیبی بات کا علم ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو گھیر نہیں سکتے۔ مگر (صرف اتنا) جتنا وہ خود چاہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود وسیع اور بے حساب ہے۔ مگر انسان کا علم تو بس اتنا ہی ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بذریعہ وحی عطا فرمایا ہے یا بعض اشیاء پر انسان نے تجربہ کر کے علم حاصل کیا ہے۔ انسانوں کے محدود' مختصر اور معمولی علم اور اللہ تعالیٰ کے لامحدود اور وسیع علم کی مثال تو ایسے ہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے سمندر کے مقابلے میں پانی کا ایک قطرہ۔ بلکہ اس سے بھی کم تر۔

غیب سے آگاہی گزشتہ خطبہ جمعہ میں ہم نے اس امر کی وضاحت کی تھی کہ جو چیز انسانوں سے مخفی اور پوشیدہ ہو اور انسان اپنے حواس اور شعور کی قوت یا فراست اور قیاس یا عقل کے زور سے اس تک رسائی حاصل نہ کر سکے اس کو 'غیب' کہا جاتا ہے اور جو چیزیں علم کے ان ذرائع میں سے کسی ایک کے ذریعے دریافت ہو سکیں وہ غیب نہیں ہیں۔ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں یہ صراحت فرمائی ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے مگر وہ اپنے برگزیدہ، محبوب اور منتخب رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے بعض غیبی امور سے آگاہ فرما دیتا ہے۔ کتاب الٰہی کے انتیسویں پارے سورۃ جن میں ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ - اللہ تعالیٰ عالم الغیب یعنی غیب کو جاننے والا ہے۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا - پس وہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ مگر وہ اپنے پسندیدہ رسولوں میں جسے چاہتا ہے۔ بعض غیبی امور کی اطلاع دے دیتا ہے اور جب وہ اپنے کسی رسول کو غیب کی اطلاع دینے کیلئے وحی نازل فرماتا ہے تو۔ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ بے شک اس رسول (یا وحی لانے والے فرشتے) کے آگے اور اسکے پیچھے محافظ مقرر فرما دیتا ہے۔ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ - تاکہ وہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں۔ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ - اور اللہ ان کے حالات کا (پہلے ہی) احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا - اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔ (سورہ جن آیت نمبر 26-28)

اس امر میں کسی قسم کے شک اور شبہے کی گنجائش نہیں ہے کہ تمام انبیاء کرام میں سب سے افضل، اعلیٰ اور اشرف سرور عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جس طرح آپ کی ذات تمام مخلوقات میں سب سے برتر ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم بھی سب سے وسیع تر ہے۔ نبی محترم ﷺ کا علم اولیاء سے زیادہ۔ اتقیاء سے زیادہ صلحاء سے زیادہ علماء سے زیادہ اصفیاء سے زیادہ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے بھی زیادہ ہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ محسن انسانیت ﷺ کا علم جنات سے زیادہ فرشتوں سے زیادہ اور خالق کائنات کی تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔ جتنا علم آپ ﷺ کے منصب اور مقام کے لائق شایان شان اور مناسب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ سارا علم آپ ﷺ کو بذریعہ وحی عطاء فرما دیا۔ ذرّہ ذرّہ کے علم کی نہ آپ ﷺ کو ضرورت تھی۔ نہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر شئی کا کلی علم عطا فرمایا۔ البتہ تکمیل شریعت تربیت اُمت اور ہدایت انسانیت کیلئے جس قدر علم کی ضرورت تھی۔ اس میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے مخفی اور پوشیدہ نہیں رکھی۔ پھر آپ ﷺ کو اس اَمر کا پابند فرمایا کہ آپ میرے عطا کردہ علم کی تبلیغ اشاعت اور ترویج فرمائیں اور دینی تعلیمات اسلامی احکام اور قرآنی علوم و معارف سے لوگوں کو آگاہ فرمائیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ○

(سورۃ مائدہ آیت نمبر 67)

﴿ترجمہ﴾ اے رسول! ﷺ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر ''جو کچھ اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے پیغام الٰہی کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ لوگوں (کے شر) سے آپ کی خود حفاظت فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کافر قوم کی رہنمائی نہیں فرماتا۔

اس آیت عظیمہ میں واضح طور پر آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ جو علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطاء فرمایا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچانا اور علم تقسیم فرمانا آپکی ذمہ داری ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے خود فرمایا۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ'' وَاللّٰہُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعْطِي ۔علم عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔میں تو صرف اُس علم کو تقسیم کرنیوالا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین کے چوتھے پارے میں اس امر کی صراحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو غیبی اُمور پر مطلع نہیں فرماتا۔مگر جس قدر غیب پر اطلاع کی انسان کو ضرورت تھی۔اس سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے انسانوں کو آگاہ فرمادیا ہے۔فرمان الٰہی ہے۔وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 179)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ (اور شان) نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع کردے اور لیکن (اس کام کیلئے) اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے منتخب فرمالیتا ہے

مختصر یہ کہ علم غیب خاصۂ خداوندی اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔البتہ وہ اپنی حکمت کے مطابق جتنا چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے۔انبیاء کرام علیہم السلام کو کسی غیبی معاملے پر آگاہ فرمادیتا ہے۔وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ۔یہ لوگ اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا اِدراک نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ خود چاہے۔

﴿**قتل کی سازش**﴾ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر جناب یعقوب علیہ السلام کے نام' کام' خدمات اور آپ کی زندگی کے اہم واقعات سے آپ حضرات باخبر ہیں۔آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی' آپ کے والد جناب اسحاق علیہ السلام' اللہ کے نبی اور آپ کے دادا جناب ابراہیم علیہ السلام تو جد الانبیاء ہیں اور آپ کے صاحبزادے یوسف علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے مشہور پیغمبر ہیں۔قرآن حکیم کی ایک مستقل سورت ان کے نام پر نازل فرمائی گئی ہے۔موضوع کی مناسبت سے سیدنا یعقوب علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ کے دو واقعات کا خلاصہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب یعقوب علیہ السلام کو سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ ان کے حسن اخلاق' سیرت و کردار' دانائی اور سمجھداری' جمال و کمال اور مستقبل کے حوالے ایک خواب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث بڑی محبت' خاص الفت اور از حد پیار تھا۔ جس کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائی ان سے حسد' بغض اور عداوت رکھتے تھے اور یوسف علیہ السلام کو کسی طرح' باپ کی نظروں سے دور ہٹانا اور ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ دس برادران یوسف جمع ہوئے اور سب نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ہم تعداد میں زیادہ' طاقت ور اور مضبوط ہیں۔ مالی وسائل ہم اکٹھے کرتے ہیں۔ گھریلو اخراجات ہم برداشت کرتے ہیں۔ خاندان کی عزت اور عظمت ہماری وجہ سے ہے اور معاشرے میں ہمارے والد کا احترام بھی ہماری بدولت ہی کیا جاتا ہے۔ مگر ہمارے والد بزرگوار ہیں کہ ہمیں کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہماری طرف نظر التفات نہیں کرتے اور جب بھی دیکھو یوسف سے ہی پیار و محبت کرتے رہتے ہیں۔ یہ ہمارے والد صاحب کی صریح غلطی اور ہمارے ساتھ سخت زیادتی ہے۔ لہذا ہمیں سوچنا اور فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم اپنے حقوق کیسے حاصل کر سکتے ہیں اور یوسف علیہ السلام کو کیسے راستے سے ہٹا سکتے ہیں؟ ان میں سے ایک نے تجویز دی کہ اس کا حل یہ ہے۔

اُقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ۔ یوسف (علیہ السلام) کو قتل کر دو یا کسی دور زمین میں پھینک دو تو تمہارے باپ کا چہرہ تمہارے لئے خالی ہو جائے گا۔ جب یعقوب علیہ السلام کو یوسف نظر ہی نہیں آئے گا تو یقینی طور پر ان کی توجہ ہماری طرف مبذول ہو جائے گی اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا۔ باقی رہی ناحق قتل کرنے کے گناہ کی بات۔ تو۔ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ۔ اس گناہ کے بعد تم لوگ نیک قوم بن جانا (تو یہ گناہ بھی بخش دیا جائے گا) برادرانِ یوسف کی اس مجلس مشاورت میں اکثر نے قتل یوسف کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اسے جلد عملی جامہ پہنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ مگر ایک بھائی' جس کا نام یہودا تھا اور وہ یوسف علیہ السلام کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا تھا۔ نے کہا کہ یہ تجویز بڑی سنگدلانہ' سفاکانہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمقانہ ہے کیونکہ ایک معصوم بچے کو بلا وجہ موت کے گھاٹ اتار دینا بڑی ہی نامناسب بات ہے۔ اگر تم یوسف کو راستے سے ہٹانے اور باپ کی نظروں سے اوجھل کرنے کا فیصلہ کر ہی چکے ہو تو اسے کسی سنسان جنگل کے تاریک کنویں میں پھینک دو۔ کوئی قافلہ گزرے گا تو اسے اس کی آواز سن کر اسے نکال کر لے جائے گا۔ اس طرح ہمارا مقصد بھی پورا ہو جائیگا اور ہمارا دامن بھی یوسف کے ناحق خون سے آلودہ نہیں ہوگا۔ قرآن حکیم ذکر فرماتا ہے۔

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر 10)

﴿ترجمہ﴾ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ کوئی راہ گیر اسے اٹھا لے گا۔ اگر تم نے ضرور ہی کچھ کرنا ہے تو یہی کرو۔

عزیزانِ محترم! آپ غور فرمائیں کہ جناب یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادگان' اسی شہر' اسی محلے بلکہ اسی گھر میں یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے یا تاریک کنوئیں میں پھینکنے کا مشورہ بلکہ فیصلہ کر رہے ہیں۔ مگر سیدنا یعقوب علیہ السلام اس ساری کاروائی سے بے خبر' لاعلم اور ناواقف ہیں۔ پھر برادرانِ یوسف جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس آ کر ان سے یوسف علیہ السلام کو جنگل میں سیر و سیاحت کے لئے ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ابا جی! آپ ہمارے بھائی یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد و اعتبار کیوں نہیں کرتے۔ وہ ہمارا بھائی ہے۔ ہم اس کے دشمن تو نہیں بلکہ خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ ہم اسے پھلتا' پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ اُسے کل ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں۔ باہر کھلی فضا میں کھیلے' کودے' اور کھائے پیئے گا۔ آپ بالکل فکر مند نہ ہوں۔ اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم اس کی پوری طرح حفاظت' نگہداشت اور نگرانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔" برادران یوسف کے الفاظ کو قرآن حکیم یوں بیان فرماتا ہے۔

قَالُوْا یٰاَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورۃ یوسف آیت نمبر 11)

﴿ترجمہ﴾ انہوں نے کہا۔ اے ہمارے باپ! آپ کو کیا ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار ہی نہیں کرتے اور یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اُسے ہمارے ساتھ بھیجئے تا کہ کھائے اور کھیلے اور بلاشبہ ہم اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔

لمحہ بھر کے لئے پھر غور فرمایئے کہ اب تاریک کنوئیں میں پھینکنے کا فیصلہ کر کے آنے والے جناب یعقوب علیہ السلام کے رُوبرو اور سامنے ہیں اور دھوکے سے یوسف علیہ السلام کو ساتھ لے جانے کی درخواست کر رہے ہیں مگر یعقوب علیہ السلام اب بھی ان کے اِرادوں اور پروگراموں سے بے خبر ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور پیغمبر تو ضرور ہیں مگر "غیب دان" نہیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و مصلحت کے تحت ابھی تک انہیں صورت حال سے آگاہ نہیں فرمایا ہے۔

﴿**یوسف کنوئیں میں**﴾ برادرانِ یوسف سیدنا یعقوب علیہ السلام کو یوسف کی حفاظت کا یقین دلا کر ساتھ لے گئے۔ جنگل میں لے جا کر اُنہیں مارا' پیٹا اور آخر کار اُنہیں کنعان سے تین فرسخ یعنی نو میل دُور جنگل کے ایک گہرے اور تاریک کنوئیں میں پھینک دیا۔ اور دن بھر کھیلنے' کودنے' کھانے' پینے' اپنے ناپاک منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور یوسف کو ٹھکانے لگانے کی خوشی منانے کے بعد۔ عشاء کے وقت آنسو بہاتے' آنسو گراتے' چیختے' چلاتے' شور مچاتے اور مصنوعی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے "کنعان" میں داخل ہوئے۔ قرآن حکیم میں ہے۔ وَجَآءُوْۤا اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ۝ وہ اپنے باپ کے پاس عشاء کے وقت روتے ہوئے آئے۔

جناب یعقوب علیہ السلام نے جب شور و فغاں سنا اور اپنے بیٹوں کو واویلا کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے دیکھا تو بے چین ہو کر پوچھا - مَا بَالُکُمْ - تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا بکریوں پر کوئی آفت آ گئی ہے- بیٹوں نے جواب دیا - نہیں ابا جی' بکریوں کو کچھ نہیں ہوا - آپ نے فرمایا - فَمَا اَصَابَکُمْ - پھر تمہیں کیا ہوا؟ اور ہاں - وَاَیْنَ یُوْسُفُ - میرا یوسف کہاں ہے؟ اب برادرانِ یوسف کے رونے میں تیزی آ گئی اور آنسو بہاتے ہوئے من گھڑت قصہ' جعلی کہانی اور موضوع داستان سنانی شروع کی - جسے قرآن حکیم نے یوں بیان کیا ہے-

قَالُوْا یٰاَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ۝

﴿ترجمہ﴾ اُنہوں نے کہا اے ہمارے والدِ محترم! ہم (جنگل میں) دوڑنے لگے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا' اسے تو بھیڑیا کھا گیا ہے اور آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہیں-

بزرگانِ محترم! میں واقعات کی تفصیل میں جائے بغیر صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب برادران یوسف نے سیدنا یوسف علیہ السلام کے خلاف سازش کی تو جناب یعقوب علیہ السلام کو علم نہ ہوا - جب وہ جھوٹ بول کر دھوکے سے جناب یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ جنگل میں لے گئے تو سیدنا یعقوب علیہ السلام کو ان کے پروگرام سے آگاہی نہ ہوئی - جب انہوں نے جناب یوسف علیہ السلام کو مارا پیٹا اور زدوکوب کیا تو جناب یعقوب علیہ السلام اس کاروائی سے بے خبر رہے جب انہوں نے یوسف کو کنویں میں پھینکا تو یعقوب علیہ السلام کو پتہ نہ چل سکا اور جب برادرانِ یوسف نے آکر بتایا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو اُنہیں علم نہ ہوا کہ وہ تو کنعان سے نو میل دُور جنگل کے تاریک کنوئیں میں پڑا ہے - یہ سارے واقعات اس امر پر شاہدِ عدل ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو بذریعہ وحی کسی معاملے اور صورت حال سے آگاہ نہ فرمائے - انہیں بھی غیب کی باتوں پر آگاہی حاصل نہیں ہوتی - یہی آیت الکرسی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان ہے کہ- وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ- وہ اللہ کے علم میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے- مگر اتنا جتنا وہ خود چاہے- وہ جب چاہے اپنے برگزیدہ رسول کو جتنا چاہے علم عطا فرما دے-

قدرت الٰہی آپ اللہ تعالی کی قدرت کی ندرت ملاحظہ فرمایئے کہ جناب یوسف علیہ السلام کو قافلے والوں نے کنعان کے کنویں سے نکالا' مصر میں لے جا کر فروخت کیا' عزیز مصر خرید کر گھر لایا' اللہ تعالی نے عزیز مصر کی بیوی کی چالوں سے محفوظ فرمایا مگر گناہ نہ کرنے کی پاداش میں جیل جانا پڑا- کئی سال کے بعد جیل سے باعزت رہائی ہوئی تو مصر کے وزیر خزانہ اور پھر بادشاہ مصر بنا دیئے گئے- قحط سالی کی وجہ سے برادرانِ یوسف غلہ لینے یوسف کے پاس مصر آتے رہے- جب تیسری بار آئے تو راز کھلا کہ جس بادشاہ مصر کے پاس ہم ہر سال غلہ حاصل کرنے کیلئے سائل کی حیثیت سے آتے ہیں اور یہ ہمارے ساتھ دوسروں کی نسبت زیادہ حسن سلوک سے پیش آتا ہے- ہمیں مفت غلہ دیتا اور ہمارے گھریلو حالات جاننے کی کوشش کرتا ہے- یہ تو ہمارا وہی بھائی یوسف ہے جسے ہم نے مار پیٹ کر کنویں میں پھینک دیا تھا- اب برادرانِ یوسف نے معافی مانگی' معذرت کی اور اپنی مذموم حرکت پر از حد شرمندہ ہوئے تو سیدنا یوسف علیہ السلام نے اعلیٰ ظرفی' بلند حوصلگی اور پیغمبرانہ عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے اپنے ظالم بھائیوں کو معاف فرما دیا-

بھائیوں سے باہمی تعارف اور انکشاف حقیقت کے فوری بعد سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے والد گرامی جناب یعقوب علیہ السلام کا حال دریافت فرمایا تو انہیں بتایا گیا کہ وہ تو آپکی جدائی اور فراق کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں- يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ- ہائے افسوس- یوسف کی جدائی پر- ان کی زبان کا وظیفہ بن چکا ہے- وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ- آپ کی جدائی میں مسلسل رونے' غم کرنے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدمہ کی وجہ سے ان کی بینائی جاتی رہی ہے۔ آنکھوں سے نابینا ہو چکے ہیں۔

فَهُوَ كَظِيمٌ"۔ وہ تو اندر ہی اندر گھلتے جا رہے ہیں اور بنیامین کی گرفتاری کی خبر تو ان پر بجلی بن کر گری ہے۔ جس سے ان کی کمر جھک گئی ہے اور جسم انتہائی نحیف' کمزور اور لاغر ہو چکا ہے۔ اے یوسف! اللہ کی قسم وہ تو ہر وقت تیرا ہی ذکر کرتے اور تیرا نام لے کر روتے رہتے ہیں۔ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ۔

جناب یوسف علیہ السلام' والد بزرگوار کے یہ حالات سن کر از حد مغموم' پریشان اور فکر مند ہوئے اور ربّ کائنات کے حضور عاجزانہ درخواست کی۔ اے میرے مولا! میرا باپ اور تیرا نبی میری جدائی میں رو رو کر نابینا ہو گیا ہے۔ اے آسمان و زمین کے خالق! اگر تو مجھے کنعان کے اندھیرے کنویں سے نکال کر تخت مصر پر بٹھا سکتا ہے تو میرے نابینا باپ کو اپنی رحمت اور لطف و احسان سے آنکھیں بھی عطا فرما سکتا ہے۔ اے میرے مالک! اپنا خاص فضل و کرم فرما۔ اور ایسے اسباب و وسائل مہیا فرما' جن سے میرے شفیق والد کی بینائی لوٹ آئے۔ اے قادر مطلق! میرے والد کے ساتھ میری ملاقات کروا دے اور یہ ملاقات "نابینا باپ" سے نہیں۔ بلکہ "بینا باپ" سے ہونی چاہیے تاکہ وہ میرے چہرے کو دیکھ کر اپنے قلب پریشان کو مطمئن کر سکیں۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے ابھی دعائیہ کلمات مکمل نہیں فرمائے تھے کہ آسمان سے جناب جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر حاضر ہو گئے اور حکم الٰہی سنایا کہ اے یوسف! تم یعقوب علیہ السلام کو اپنا کرتا بھیج دو۔ جونہی آپ کی قمیص اُن کی آنکھوں کو لگے گی۔ اللہ تعالیٰ فوراً ان کی بینائی واپس لوٹا دیگا۔ چنانچہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنا کرتا مبارک اپنے بھائیوں کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

﴿ترجمہ﴾ جاؤ' میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو۔ تو وہ بینا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں گے اور تم اپنے اہل وعیال سمیت سارے میرے پاس (مصر میں) آ جاؤ۔

برادرانِ یوسف نے سیدنا یوسف علیہ السلام سے پوچھا ہوگا کہ بینائی اور کُرتے کا آپس میں تعلق کیا ہے تو آپ نے جواب دیا ہوگا کہ میرے والد کی آنکھوں سے کرتا لگانا تمہارا کام ہے اور بینائی عطا فرمانا میرے رب کا کام ہے۔

﴿خوشبوئے یوسف﴾ اب ذرا تصویر کا دوسرا رُخ یعنی انبیاء کرام کو بعض غیبی امور کی اطلاع ملاحظہ فرمایئے کہ برادران یوسف کا قافلہ "قمیص یوسفی" لے کر مصر سے روانہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا کہ وہ یوسف علیہ السلام کی خوشبو جناب یعقوب علیہ السلام تک پہنچائے۔ چنانچہ ابھی قافلہ مصر سے روانہ ہوا ہی تھا کہ جناب یعقوب علیہ السلام نے مصر سے اَسّی فرسخ یعنی دوصد چالیس میل دور کنعان میں یوسف علیہ السلام کی خوشبو کو محسوس فرمالیا اور اپنے قریب بیٹھے پوتوں، پوتیوں اور دوسرے عزیزوں سے فرمایا "اگر تم مجھے نادان، بے وقوف اور مخبوط الحواس نہ سمجھو تو میں تمہیں بتاؤں کہ مجھے مصر کی طرف سے اپنے لختِ جگر اور نورِ نظر یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ سبحان اللہ۔

قرآن عزیز جناب یعقوب علیہ السلام کے الفاظ نقل فرماتا ہے۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ ۝

﴿ترجمہ﴾ اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے باپ (یعقوب علیہ السلام) نے کہا کہ اگر تم مجھے بے وقوف خیال نہ کرو تو میں "یوسف کی خوشبو" سونگھ رہا ہوں۔

مجلس اندر نال خوشی دے خبراں عجب سنائیاں
اَج پیاریاں سجناں کولوں سرد ہوائیں آئیاں
کئی زمانے یوسف تائیں کنیاں مدتاں گئیاں
اَجے یعقوب نبی دے تائیں حرص امیداں رھیاں

عزیزانِ محترم! آپ نے غور فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام کو کنعان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نو میل کے فاصلے پر کنویں میں پڑے ہوئے یوسف کی خبر تو نہ ہوئی کیونکہ بذریعہ وحی اطلاع نہیں ہوئی اور کئی سال کے طویل عرصے کے بعد دو سو چالیس میل دور سے یوسف کی خوشبو سونگھ لی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگاہ فرما دیا گیا۔ آیت الکرسی کے الفاظ پر ایک بار پھر توجہ فرمایئے تو حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی کہ۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۔اور وہ علم الٰہی سے کسی چیز کا ادراک نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ خود چاہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی معجزہ ظاہر کرنا اور غیب کی خبر دینا پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا' کیونکہ معجزہ درحقیقت پیغمبر کا اپنا فعل و عمل نہیں ہوتا۔ بلکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے۔ رب العزت جب چاہتا ہے کوئی معجزہ ظاہر کر دیتا' دُور کی خبر بتا دیتا یا کسی واقعہ کی اطلاع دے دیتا ہے اور جب اِرادۂ الٰہی نہیں ہوتا تو قریب سے قریب بھی بعید ہو جاتا ہے۔ اور اپنے پاؤں کے نیچے کی چیز بھی نظر نہیں آتی۔ دانائے شیراز شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

یکے پرسید زاں گم کردہ فرزند　　　　کہ اے روشن گہر پیر خردمند

ایک آدمی نے جناب یعقوب علیہ السلام سے سوال کیا کہ اے روشن خیال' عقل مند بوڑھے۔

ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی　　　　چرا در چاہِ کنعانش نہ دیدی

تو نے اپنے صاحبزادے کی خوشبو مصر سے سونگھ لی' مگر کنعان کے کنویں میں اسے نہ دیکھ سکا۔

بگفت احوال ما برق جہاں است　　　　دم پیدا و دیگر نہاں است

جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا' ہمارے حالات تو چمکنے والی بجلی جیسے ہیں جو یکدم ظاہر ہوتی اور پھر فوراً پوشیدہ ہو جاتی ہے۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم　　　　گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

کبھی تو ہم بلند' بالا خانے میں بیٹھے ہوتے ہیں اور کبھی اپنے پاؤں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشت بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔

پردے ہٹا دئیے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ سے عقیدت ومحبت کی انتہا اسی کو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات آپ ﷺ کی ذات گرامی میں تسلیم کی جائیں اور آپ ﷺ کو الٰہی اختیارات میں حصہ دار ثابت کیا جائے۔ میں پھر عرض کروں گا کہ ہر حال میں' ہر وقت' ہر چیز کی پوری خبر رکھنا یہ "خاصہ خداوندی" ہے اور اسی کو علم غیب کہا گیا ہے۔ یہ صفت صرف اللہ رب العالمین کی ہے اسے کسی اور کیلئے ثابت کرنا صریحاً شرک ہے۔ نبی مکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے متعدد واقعات اس امر پر واضح دلیل ہیں کہ آپ ﷺ "عالم الغیب" نہیں تھے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے واقعہ کے ہم مثل واقعہ کتب احادیث میں ہے کہ رسول محترم ﷺ کی زندگی میں جب معراج پر تشریف لے گئے تو واپسی پر قریش مکہ نے اس واقعہ کی تکذیب کی اور نبی کریم ﷺ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے آپ ﷺ سے بیت المقدس کے بارے میں مختلف سوالات شروع کر دیئے۔ جس سے آپ ﷺ ازحد پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے پردے ہٹا دیئے اور آپ ﷺ کو حطیم مکہ میں کھڑے کھڑے بیت المقدس دکھا دیا۔ سبحان اللہ

آپ ﷺ نے اس واقعہ عجیبہ کو اپنی زبان نبوت سے یوں بیان فرمایا۔ لَقَدْ رَءَيْتُنِىْ فِى الْحِجْرِ وَقُرَيْش "يَسْئَلُنِى عَنْ مَسْرَاىَ ۔ میں نے اپنے آپکو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے میری سیر یعنی معراج کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ فَسَئَلَتْنِىْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ لَمْ اُثْبِتْهَا ۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کئی چیزیں دریافت کیں۔ (مثلاً اس کے دروازے' کھڑکیاں اور الماریاں کتنی ہیں) جنہیں میں بیان نہ کر سکا (کیونکہ آپ ﷺ وہاں دروازے' کھڑکیاں اور دوسری چیزیں گننے اور یاد رکھنے تو نہیں گئے تھے) فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس صورت حال سے بڑا رنج اور صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ کبھی نہ ہوا تھا۔

آپ خود صورت حال کی نزاکت کا اندازہ فرمائیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ حرم کعبہ میں قریشیوں کے سامنے واقعہ معراج بیان فرما رہے ہیں اور اس عظیم معجزے کو اپنی نبوت ورسالت کی بہت بڑی نشانی قرار دیتے ہوئے انہیں دعوت دے رہے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کے معجزات کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کا کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ دورانِ گفتگو آپ ﷺ انہیں بتاتے ہیں کہ مجھے اس سفرِ معراج میں بیت المقدس لے جایا گیا۔ وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کا اجتماع تھا۔ وہ سب میرے منتظر تھے۔ میرے وہاں پہنچتے ہی اذان کہی گئی۔ پھر مجھے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کے عظیم اعزاز سے نوازا گیا۔ اسی دوران مجمعے میں سے ایک شخص سوال کرتا ہے۔ اے محمد ﷺ۔ کیا آپ بیت المقدس کے اندر گئے تھے۔ آپ جواباً فرماتے ہیں۔ ہاں۔ گیا تھا۔ وہ پوچھتا ہے۔ اچھا بتلایئے۔ بیت المقدس کے مشرقی جانب دروازوں کی تعداد کیا ہے؟ اس کے سوال سے حوصلہ پا کر آپ ﷺ کے جواب سے قبل ہی دوسرا شخص سوال کر دیتا ہے۔ جناب ذرا یہ بھی فرمایئے کہ اسکے شمال کی طرف کھڑکیاں کتنی ہیں۔ اب سوالات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ آپ ﷺ سوچتے ہونگے کہ میں وہاں دروازے' کھڑکیاں اور روشندان شمار کرنے یا بیت المقدس کی دیگر اشیاء کی تعداد معلوم کرنے تو نہیں گیا تھا۔ چونکہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں ان امور کی طرف توجہ نہیں فرمائی تھی اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی۔ اسلئے آپ ﷺ قریش مکہ کے اُلٹے' سیدھے اور بے جا سوالات سن کر از حد پریشان اور مغموم ہوئے۔ حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں۔

فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهُ' قَطُّ ۔ مجھے ان سوالات سے اتنی پریشانی ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ (میں نے دِل ہی میں اللہ تعالیٰ سے التجا کی' مولائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم میری مدد فرما کر قریش مکہ کے سامنے مجھے سرخرو فرما) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ مَایَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْ ءٍ اِلَّا اَنْبَئْتُهُمْ۔

﴿ترجمہ﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کردیا۔ میں اسے دیکھتا جاتا تھا اور ان کے سوالات کے جوابات دیتا جاتا تھا۔سبحان اللہ۔(صحیح مسلم صفحہ 96 جلد اوّل)

آپ اندازہ فرمائیں کہ ایک طرف معلومات نبوی کا یہ عالم کہ سینکڑوں میل کی دُوری سے بیت المقدس کو دیکھ رہے ہیں اور مخالفین کے سوالات و اعتراضات کے جوابات دے رہے ہیں اور دوسری طرف یہ حالت کہ اپنے جوتے میں لگی ہوئی گندگی کا بھی احساس و ادراک اور علم نہیں ہے جیسا کہ صحابی رسول جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

''ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ نماز کی حالت میں ہی آپ ﷺ نے اپنا جوتا اُتار کر بائیں جانب رکھ دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو ہر کام میں آپ ﷺ کی اتباع کو ہی ذریعہ نجات سمجھتے تھے) نے آپ ﷺ کا یہ فعل اور عمل دیکھا تو انہوں نے بھی نماز میں ہی اپنے جوتے اُتار دِیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد مقتدیوں سے پوچھا کہ تم نے جوتے کیوں اُتارے؟ اُنہوں نے عرض کی۔سرکار! ہم نے آپ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو آپ کی اِقتداء اور اِتباع میں ہم نے بھی اُتار دیئے۔''

لمحہ بھر کے لئے آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ اتباع اور شوق اِطاعت پر غور فرمائیں کہ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ چلو نماز اسی طرح مکمل کرلیں۔ پھر بعد از نماز رسولِ محترم ﷺ سے پوچھیں گے۔ اگر آپ نے حکم دیا تو آئندہ جوتے اُتار کر نماز پڑھ لیا کریں گے۔وغیرہ وغیرہ۔انہوں نے اس قسم کی کوئی بات سوچنا بھی گوارا نہیں کیا۔ بلکہ سرور عالم ﷺ کے عمل کو دیکھتے ہی فوراً جوتے اتار کر اتباع رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا عملی نمونہ پیش کر دیا کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اور عمل یہی تھا کہ

میرے ہزار دِل ہوں تصدّق حضور پر
میری ہزار جان ہو قربانِ مصطفیٰ ﷺ

رِشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفیٰ ﷺ

ہماری دعوت ہم لوگوں کو یہی دعوت دیتے ہیں کہ عبادات' معاملات' معمولات' معاشرت' معیشت' سیاست' تجارت اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں اِتباع رَسول' اطاعت رَسول اور فرمانبرداریٔ رسول ﷺ کو اپنایا اور اِختیار کیا جائے۔ کیونکہ دُنیا اور آخرت کی کامیابی کی کلید' نجات کا راستہ اور جنت میں جانے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول محترم ﷺ کی اطاعت ہی میں مضمر ہے۔ ہم پوری انسانیت کو اس محسنِ اعظم' سرورِ عالم اور رحمت مجسم ﷺ کی اتباع کی دعوت دیتے ہیں۔

- جن پر رب العالمین ہر وقت اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔
- جن کے لئے فرشتے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔
- جن کی سیرت طیبہ تمام انسانوں کیلئے بہترین نمونہ ہے۔
- جن کی پاکیزہ زندگی کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔
- جن کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
- جن کی ناراضگی کے سبب اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔
- جن کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔
- جن کی نافرمانی دراصل اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔
- جن کے فیصلے سے رُوگردانی ایمان سے انحراف کے مترادف ہے۔
- جن سے آگے بڑھنے کی کوشش اعمال کو برباد کر دیتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿۞﴾ جن کی اتباع دخولِ جنت کی ضمانت ہے۔
۞ جن کی گستاخی کا مرتکب جہنمی اور دوزخی ہے۔
﴿۞﴾ جن کے ہاتھ میں حشر کے دن لواء الحمد ہوگا۔
۞ جنہیں مقام محمود عطا فرمایا جائے گا۔
﴿۞﴾ جو ساقیٔ کوثر اور شافع محشر ہیں۔
۞ جو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین ہیں۔
﴿۞﴾ جو امام الانبیاء اور سید الاتقیاء ہیں۔
۞ جو دانائے سبل اور ختم الرسل ہیں۔
﴿۞﴾ جو رحمتِ کائنات اور ہادیٔ دوجہان ہیں۔
۞ جو سید الاولین والآخرین ہیں۔
﴿۞﴾ جو رسول الثقلین اور سید الکونین ہیں۔
۞ جو بدر الدجی اور شمس الضحی ہیں۔
﴿۞﴾ جو پوری انسانیت کے لئے ہادی اور رہنما ہیں۔
۞ جو احمد مجتبیٰ اور محمد ﷺ ہیں۔

مختصر یہ کہ ہماری دعوت' ہمارا مشن اور ہمارے پروگرام کا خلاصہ یہی ہے کہ ہم لوگوں کو شفیع المذنبین' رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اِتباع اور فرمانبرداری کی دعوت دیتے اور قرآن وسنت کی طرف بلاتے ہیں۔مولانا نور حسین گرجاکھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت اور پیاری بات کہی ہے کہ۔

حنفی ' شافعی' مالکی' حنبلی سارے چھوڑ عقیدے
چڑھ کے سڑک مدینے والی آ' دربار نبی دے
نبی جہیا دربار شاہانہ کدھرے نظر نہ آوے
جیہڑا اس تھیں دور سدھاوے کدی نجات نہ پاوے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیہڑا چھڈ قرآن حدیثاں وکھرا دین نکالے
اوہ نئیں میری اُمت وِچوں کہیا مدینے والے

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو باہمی اختلافات اور تنازعات کو چھوڑ کر قرآن وسنت پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رسولِ محترم ﷺ نے جوتے اتارنے کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھ کر آپ کی اتباع میں ہم نے بھی جوتے اتار دیئے۔ تو سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْهَا قَذَرًا۔ میرے پاس نماز کے اندر ہی جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے خبر دی کہ میرے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے تو میں نے جوتے اُتار دیئے۔ لہذا جب کوئی نماز کیلئے آئے تو اپنے جوتوں کو بغور دیکھ لیا کرے۔ اگر صاف ہوں تو ان میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر ان میں گندگی ہو تو اسے دور کر کے نماز پڑھے۔'' (سنن ابی داؤد صفحہ 95 جلد اوّل)

ان دونوں واقعات اور رسولِ محترم ﷺ کے ارشادات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ کوئی رسول، پیغمبر اور نبی عالم الغیب نہیں۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے، جسے چاہے اور جتنا چاہے کسی غیبی معاملے پر آگاہ فرما دے۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۔ اور وہ لوگ اس کے علم میں سے کسی شیء کا اِحاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔

غیب کی خبریں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول مکرم ﷺ کو غیب کی خبروں اور اَنباءِ غیب کے جتنے علوم سے نوازا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی کو حاصل نہیں۔ مثلاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ کی ذات وصفات اور اسرار ورموز کے علوم۔

❁ عبادات ومعاملات' حلال وحرام' کارِ ثواب اور کارِ عقاب کے کثیر علوم۔

❁ روزِ میثاق' ابتدائے آفرینش' انبیاء سابقین اور انکی اُمتوں کے بے شمار حالات وواقعات

❁ اپنے زمانے کی لاتعداد خبریں اور قیامت تک رونما ہونیوالے ان گنت فتنوں اور حوادثات کی معلومات۔

❁ قوموں کے عروج وزوال کے اسباب ومحرکات۔

❁ علامات قیامت اور اشراط ساعت۔

❁ قبر وبرزخ کی کیفیات اور میدانِ حشر کے ہولناک مناظر۔

❁ محاسبہء اعمال کے حقائق اور پل صراط کی خطرناک وادی کی تفصیلات۔

❁ جنت کی نعمتیں اور جہنم کی اذیتیں اور مصائب۔

اور دیگر بہت سارے علوم اور غیب کی خبریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو مرحمت فرمائی گئی ہیں۔ جن کی پوری حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے یا پھر جسے یہ اسرار ورموز بتائے گئے ہیں یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں۔ سیکھنے والے کو پتہ ہے یا سکھانے والے کو۔ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔ اس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) کی طرف وحی فرمائی۔ جو وحی فرمائی۔ دیگر صفات مختصہ کی طرح نبی معظم' رسول مکرم' رحمت مجسم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ''صفت علم'' اور انباء غیب اور اخبارِ غیب میں بھی ممتاز اور منفرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں کوئی آپ کا مماثل اور مقابل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ

رُخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

جس طرح رسول محترم ﷺ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت بے مثال	صورت بے مثال	ذات بے مثال
بات بے مثال	صداقت بے مثال	امانت بے مثال
عبادت بے مثال	ریاضت بے مثال	کردار بے مثال
گفتار بے مثال	جمال بے مثال	کمال بے مثال
کام بے مثال	نام بے مثال	عادات بے مثال

اخلاق بے مثال -- اسی طرح آپ ﷺ کا علم بھی بے مثال اور ''علم'' بھی بے مثال۔

اس سب کچھ کے باوجود یہ بات نظر انداز کرنے کے لائق نہیں ہے کہ عالم الغیب والشہادۃ' ہر ایک کے ظاہر و باطن سے واقف اور علیم بذات الصدور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کے علم سے کائنات کا ایک ذرہ بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔ مخلوقات میں سب سے زیادہ صاحب علم ہونے کے باوجود نبی محترم ﷺ کو یہ صفت حاصل نہ تھی اور اس دُنیائے خاک و گل میں کئی باتیں ایسی بھی تھیں جن کا علم آخر عمر تک آپ ﷺ کو عطا نہیں فرمایا گیا۔

جیسا کہ میں نے آغازِ خطبہ میں عرض کیا تھا کہ یہ فرق و امتیاز ذہن میں رکھنا اشد ضروری ہے کہ عالم الغیب اور عالم ماکان و ما یکون کا مفہوم الگ ہے اور غیب کی خبروں پر مطلع ہونے کی حقیقت جدا ہے۔ آپ ﷺ کیلئے دوسری بات کا یعنی غیب کی خبروں پر مطلع ہونے کا انکار الحاد اور بے دینی ہے اور پہلی بات کا اثبات سراسر شرک ہے اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تین قرآنی واقعات اللہ رب العالمین نے قرآن حکیم میں تین واقعات کی تفصیلات کا ذکر کرنے کے بعد رسول پاک ﷺ کو مخاطب کر کے خاص طور پر اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ ''یہ غیب کی خبریں ہیں جن پر ہم نے آپ کو بذریعہ وحی آگاہ فرمایا ہے۔''

میں چاہتا ہوں کہ موضوع کی مناسبت سے ان تینوں واقعات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلخیص عرض کر کے قرآنی آیات کے بابرکت الفاظ اور اُن کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ تاکہ موضوع کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہے۔ توجہ فرمائیں' میں طویل واقعات کا اِختصار عرض کرنے لگا ہوں۔

(1) اللہ رب العزت نے اپنی کتاب مبین کے تیسرے پارے میں سیدہ مریم صدیقہ کی والدہ سیدہ "حنہ" کی نذر۔۔۔ سیدہ مریم کی ولادت۔۔۔ حنہ کی حیرانی اور نذر کی تکمیل کے متعلق پریشانی۔۔۔ سیدہ مریم کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کرنے۔۔۔ مسجد اقصیٰ کے خادمین کا کفالت مریم پر اختلاف اور قرعہ اندازی۔ سیدہ مریم کا جناب زکریا علیہ السلام کی کفالت میں آنے۔۔۔ بند کمرے میں مریم کے پاس تازہ اور بے موسم پھلوں کی موجودگی۔۔۔ جناب زکریا علیہ السلام کا مریم سے سوال۔۔۔ مریم کا جواب۔۔۔ جناب زکریا علیہ السلام کی بیٹے کیلئے دربارِ الٰہی میں دُعا۔۔۔ بیٹے کی بشارت۔۔۔ زکریا علیہ السلام کی بشارت پر حیرانی اور مطالبہ نشانی۔۔۔ جناب یحییٰ علیہ السلام کی ولادت اور خصوصیات اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طہارت' پاک دامنی اور عفت و عصمت کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ ۔ یہ ساری باتیں آپ کیلئے غیب کی خبریں ہیں۔ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ۔ جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ ۔ اور آپ اس وقت ان لوگوں کے پاس نہ موجود نہ تھے جب وہ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 44)

اگر آپ نے میرے اشارات' قرآنی الفاظ اور ان کے ترجمے پر توجہ فرمائی ہے تو یقیناً یہ بات ذہن نشین ہو گئی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ ماضی کے کئی واقعات سے بذریعہ وحی رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرمایا ہے اور ان واقعات کے لئے "انباء غیب" یعنی غیب کی خبریں کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزشتہ واقعات' موجودہ معاملات اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات کے بارے میں جو کچھ بیان فرمایا ہے۔اس سے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے مطلع فرمایا گیا

(2) قرآن عزیز کے بارہویں پارے میں اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر رسول سیدنا نوح علیہ السلام کی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔آپ کی رسالت---بعثت اور دعوت---قوم کی مخالفت۔آپ علیہ السلام کی قوت برداشت---قوم کو عذاب سے ڈرانا---قوم کی طرف سے مطالبہ عذاب---نوح علیہ السلام کی پریشانی---آخرکار قوم کے لئے عذاب کی بددعا---عذاب کے نزول کی اطلاع---نوح علیہ السلام کا کشتی بنانا--- قوم کا مذاق اڑانا---سیلاب کی صورت میں عذاب کا آنا---آسمان سے پانی برسنا اور زمین کا پانی اگلنا---نوح علیہ السلام کا اہل ایمان اور ہر چیز کے جوڑے کو ساتھ لے کر کشتی پر سوار ہونا---اپنے نافرمان اور مشرک صاحبزادے کو قبول ایمان کی شرط کے ساتھ کشتی میں سوار ہونے کی دعوت دینا---بیٹے کا انکار کرنا۔اسی دوران پانی کی لہر کا اسے بہا لے جانا اور باپ کی نگاہوں کے سامنے بیٹے کا غرقِ آب ہو جانا۔قوم نوح کا چھ ماہ تک مسلسل پانی کے عذاب میں مبتلا رہنا۔پھر نوح علیہ السلام کی کشتی کا عراق کے شہر موصل کے قریب ''جودی'' نامی پہاڑ پر ٹھہر جانا۔زمین کا خشک ہونا۔نوح علیہ السلام کا اپنے فرزند کے متعلق دربارِ الٰہی میں دعا کرنا---اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت جواب ملنا--- جناب نوح علیہ السلام کا اللہ سے مغفرت اور رحمت طلب کرنا اور اپنے فرمانبرداروں کے ہمراہ کشتی سے اترنے کی تمام تفصیلات---حقائق اور معارف بیان کرنے کے بعد فرمایا۔اے رسول ﷺ!

تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا۔(سورۃ ھود آیت نمبر 49)

﴿ترجمہ﴾ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔اس سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی۔

(3) تیسری آیت مبارکہ جس میں نبی محترم ﷺ کو بذریعہ وحی غیب کی خبروں کی اطلاع دینے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سورۃ یوسف کی آیت نمبر 102 ہے۔ اس سورۃ میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی حیاتِ سعیدہ کے واقعات کی تمام جزئیات ---- جن کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے ---- بیان کرنے کے بعد آخر میں فرمایا۔

ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْکُرُوْنَ ○ (سورۃ یوسف 102)

﴿ترجمہ﴾ (اے نبی ﷺ) یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کو وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان (یوسف کے بھائیوں) کے پاس نہیں تھے جب انہوں نے ایک بات (یوسف کو ٹھکانے لگانے) پر اتفاق کر لیا تھا اور وہ (اسے عملی جامہ پہنانے کی) سازش کر رہے تھے ---- اس آیت کے آخری حصہ میں مسئلہ حاضر و ناظر کی بھی تردید کی گئی ہے

﴿**مسئلہ حاضر و ناظر**﴾ بعض لوگوں نے مسلمانوں میں یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر جگہ اور ہر وقت ''حاضر و ناظر'' ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ ہر وقت' ہر جگہ موجود ہیں اور ہر ایک کو ہر حالت میں دیکھنے والے ہیں ۔ خواہش پرست واعظوں اور مفاد پرست خطیبوں نے اس عقیدہ کو رسولِ محترم ﷺ کی محبت کا لازمہ قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کے متعلق حاضر و ناظر کا عقیدہ سراسر غیر اسلامی اور قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

ہمارے خیال میں تو رسولِ مکرم ﷺ کیلئے اس لفظ ''حاضر'' کا استعمال ہی محلِ نظر ہے اور ہم اپنی عقیدت و الفت کی بناء پر آپ ﷺ کیلئے اس لفظ کو گستاخی اور بے ادبی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ عرفِ عام میں کسی ماتحت ملازم اور ادنیٰ غلام کیلئے حاضر کا لفظ بولا جاتا ہے جبکہ نبی معظم ﷺ کا مرتبہ' شان' مقام اور عظمت تو کائنات کی تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوقات سے افضل واعلیٰ ہے۔ ہم نے سورۃ یوسف کی جو آیت کریمہ غیب کی خبروں کی وضاحت کے ضمن میں ابھی پیش کی ہے۔ اس کے آخری الفاظ میں مسئلہ حاضر و ناظر کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ قرآنی الفاظ ہیں۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبر ﷺ) آپ ان (برادرانِ یوسف) کے پاس موجود نہ تھے۔ جب انہوں نے (یوسف کو ٹھکانے لگانے کا) پختہ ارادہ کرلیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

آپ غور فرمائیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک وجود مسعود ہر جگہ کس طرح موجود ہو سکتا ہے اور آپ ﷺ ہر جگہ موجود ہو کر ہر شخص کے حال کو کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو عرش پر مستوی ہے اور کائنات کی ہر چیز اس کے علم میں ہے اور تمام مخلوقات اس کی نظر میں ہیں۔ وہ اپنے ازلی و ابدی علم، سمع، بصر اور قدرت کی رُو سے ہر جگہ موجود ہے۔ کائنات کا ایک ذرّہ بھی اس کے جاننے، دیکھنے اور سننے سے باہر نہیں ہے۔ صرف ایک قرآنی آیت اور اس کا ترجمہ بغور سماعت فرمائیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ" ۝ (سورۃ مجادلہ آیت نمبر 7)

﴿ترجمہ﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ نہیں ہوتی سرگوشی تین آدمیوں میں مگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جہاں کہیں وہ ہوں۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مقدسہ نے اس امر کی صراحت اور وضاحت فرما دی ہے کہ اپنے علم' سمع' بصر اور قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہونا صرف خاصہ خداوندی ہے- جبکہ نبی مکرم ﷺ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی وحی کے محتاج و پابند تھے- آپ ﷺ تو نزول وحی کے بغیر کچھ بتاتے ہی نہیں تھے- سیدنا یوسف علیہ السلام کا قصہ--- اصحاب کہف کا واقعہ--- اہل مدین کا حال--- کفالت مریم کا جھگڑا--- افک عائشہ وغیرہ کئی امور کیلئے آپ ﷺ وحی الٰہی کا انتظار فرماتے رہے- اگر آپ ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے تو آپ کو خود بخود سب کچھ معلوم ہوتا- مختصر یہ کہ قرآنی آیات' احادیث مبارکات' خلفاء راشدین کے ارشادات اور ائمہ اربعہ کے فرمودات اس امر پر شاہدِ عدل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہر وقت' ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں- کفالتِ مریم کے بارے میں تیسرے پارے کی جو آیت مبارکہ ابھی پیش کی گئی- اس کے آخری الفاظ بھی آپ ﷺ کے بارے میں عقیدۂ حاضر و ناظر کی نفی کرتے ہیں- فرمانِ الٰہی ہے- وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾ اور (اے نبی ﷺ) آپ اس وقت ان لوگوں کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (قرعہ اندازی کیلئے) اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ ان میں سے مریم کی کفالت کون کرے- اور آپ اس وقت بھی ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے-

یہ بات تو ہر صاحب عقل اور ذی شعور آدمی سمجھتا اور جانتا ہے کہ نبی معظم' رسولِ مکرم ﷺ اپنی حیاتِ دُنیوی کے وقت-

- جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں ہوتے تھے تو مدینہ منورہ میں موجود نہیں ہوتے تھے-
- جب آپ ﷺ غارِ حراء میں تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہیں تھے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب گھر تشریف لائے تو غارِ حراء میں نہیں تھے۔

- ہجرت کی رات جب آپ ﷺ غارِ ثور میں تھے تو اُمّ معبد کے خیمے پر نہیں تھے اور جب خیمہ کے پاس تھے تو غارِ ثور میں موجود نہیں تھے۔
- جب آپ ﷺ قباء میں ٹھہرے تو مدینہ منورہ میں نہیں تھے اور جب مدینہ تشریف لائے تو قباء میں نہیں تھے۔
- جب گھر آپ ﷺ میں ہوتے تھے تو مسجد میں نہیں ہوتے تھے اور جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو گھر میں نہیں ہوتے تھے۔
- جب آپ ﷺ میدانِ بدر میں گئے تو مسجد نبوی میں نہیں تھے اور جب مسجد نبوی میں تھے تو میدانِ بدر میں نہیں تھے۔
- جب آپ ﷺ میدانِ اُحد میں تھے تو حجرۂ عائشہ میں نہیں تھے اور جب حجرۂ عائشہ میں تھے تو میدان اُحد میں نہیں تھے۔
- جنگ خیبر کے وقت آپ ﷺ خیبر میں موجود تھے اور خندق کے دن آپ خیبر میں نہیں تھے۔
- جب آپ ﷺ حدیبیہ میں پہنچے میں تو ذوالحلیفہ میں نہیں تھے اور جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ میں تھے تو حدیبیہ میں نہیں تھے۔
- فتح مکہ کے دن جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مدینہ میں نہیں تھے اور جب مدینہ منورہ واپس چلے گئے تو یقیناً مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ موجود نہیں تھے۔
- معراج کی رات جب آپ ﷺ مسجد اقصیٰ میں تھے تو آسمان پر نہیں تھے اور جب آسمان پر گئے تو آپ ﷺ مسجد اقصیٰ میں نہیں تھے۔
- جب آپ ﷺ سدرۃ المنتھیٰ کے قریب پہنچے تو پہلے آسمان پر نہیں تھے اور جب پہلے آسمان پر آئے تو آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر نہیں تھے۔

المختصر آپ رسول محترم ﷺ کی حیات مبارکہ اور سیرت طیبہ کے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک واقعہ پر غور کرتے جائیں تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہوتا جائے گا کہ جب آپ ﷺ حیاتِ دُنیوی کے وقت ہر جگہ موجود نہیں تھے تو انتقال و وصال کے بعد کیسے ہر جگہ موجود ہو سکتے ہیں-اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ- بے شک اس میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں-

میرے بھائیو! جب رسول پاک ﷺ حیات دنیوی کے ساتھ زندہ تھے تو قبر میں نہیں تھے اور آج قبر میں ہیں تو ہر جگہ بلکہ مدینہ منورہ کی سرزمین کے اوپر بھی نہیں ہیں- ہاں- ایک بات یاد فرمالیں کہ آپ عالم برزخ میں زندہ ہیں اور وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی-(ترجمہ) اور البتہ آپ ﷺ کی آخرت دنیا سے بہتر ہے- کے مصداق آپ ﷺ کی برزخی زندگی دُنیوی زندگی سے افضل اور اعلیٰ ہے- مگر جس طرح دنیوی زندگی کا برزخی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اسی طرح برزخی زندگی کا دُنیوی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق، واسطہ اور رابطہ نہیں ہے-

عزیزانِ محترم! مسئلہ حاضر و ناضر تو غیب کی خبروں والی تین آیات کی تشریح میں ضمناً آ گیا اس لئے ہم نے اس کی بھی مختصر وضاحت کر دی- اصل میں ہم عرض یہ کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے کسی برگزیدہ رسول کو غیب کی خبروں سے آگاہ فرما دیتا ہے- اور آیت الکرسی کے ہمارے زیر بحث الفاظ اِسی عقیدے کا اعلان کر رہے ہیں کہ-وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ-

غیب پر بخیل نہیں قرآن حکیم بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول محترم ﷺ کو بذریعہ وحی جن غیبی امور، انباءِ غیب اور اخبارِ غیب سے مطلع فرمایا- اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے انہیں امت کو بتانے، سمجھانے اور اطلاع فرمانے میں بخل اور کنجوسی سے کام نہیں لیا- بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا- آپ ﷺ نے اس سب کچھ سے امت کو آگاہ فرما دیا- قرآن کریم کے آخری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارے کی آیت مطہرہ ہے۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔ (سورۃ تکویر آیت نمبر 24)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (رسول ﷺ) غیب کی بات بتلانے میں بخیل نہیں ہیں۔

﴿۞﴾ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو تخلیق آدم کی اطلاع دی۔ آپ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ قصہ آدم وابلیس کی تفصیلات کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا

﴿۞﴾ آدم کے جنت سے نکلنے کا واقعہ بتلایا۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ آدم وحوا کی دعا کے الفاظ سنائے۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ نوح علیہ السلام کے حالات کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ ادریس علیہ السلام کی رفعت کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ ابراہیم خلیل اللہ کی خدمات سے باخبر کیا۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ اسماعیل علیہ السلام کے ذبح عظیم کا واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ موسیٰ علیہ السلام کی حیات وخدمات بتلائیں۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ بنی اسرائیل پر اپنے احسانات بتلائے۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ فرعون اور اس کے حواریوں کی تباہی کا قصہ سنایا۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ قصہ موسیٰ وخضر کے حقائق بتائے۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ قصہ یوسف علیہ السلام کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ واقعہ سلیمان علیہ السلام اور خلافت داؤد کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ اصحاب کہف کی استقامت سنائی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ قصہ ذوالقرنین بتلایا۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ سیدہ مریم کی پاکدامنی سے مطلع کیا۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ کردیا۔

﴿۞﴾ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی سنائے۔ آپ ﷺ نے اُمت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ جناب زکریا علیہ السلام کی دعا سنائی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿۞﴾ یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ بعثت رسول ﷺ سے قبل کے مذہبی' معاشرتی' سیاسی اور اقتصادی حالات بتلائے آپ ﷺ نے اُمت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ اپنی نبوت ورسالت کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فوراً اس کا اعلان فرمادیا۔

﴿۞﴾ پوری زندگی میں جو احکام دیئے گئے۔ ان سب سے اُمت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ اپنی حیثیت اور فضیلت سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ فتوحات کی خوشخبریوں سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ پیش آمدہ مشکلات سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ قیامت کی علامات سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ موت کی تلخیوں سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ برزخ کی کیفیات سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ حشر کی سختیوں سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ محاسبہء اعمال کے حالات سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ میزان وپل صراط کے حقائق سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ جنت کی نعمتوں سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ جہنم کے عذاب سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ حوض کوثر اور مقام محمود سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ اپنی شفاعت اور مستحقین شفاعت سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

﴿۞﴾ اہل جنت کیلئے "دیدار الٰہی" کی خوشخبری سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

الغرض کوئی خبر' کوئی وحی' کوئی حکم' کوئی اطلاع اور کوئی غیبی اَمر ایسا نہیں۔ جس سے آپ ﷺ کو مطلع کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس سے امت کو آگاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ فرمایا ہو- کیونکہ آپ ﷺ کی حیثیت ہی یہ بیان کی گئی ہے کہ- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ٥ اور وہ (رسول ﷺ) غیب کی اطلاع دینے میں بخیل نہیں ہے- آپ ﷺ کو جو کچھ بتایا گیا- آپ نے اسے آگے پہنچا دیا- مگر آپ ﷺ کو وہی کچھ بتلایا گیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا- کیونکہ اصول یہ ہے کہ- وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ- اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے-

﴿چند غیبی اشارات﴾ جس طرح امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے وحی کے ذریعے اطلاع پا کر زمانہ ماضی اور زمانہ حال کے حالات و واقعات بیان فرمائے ہیں- اسی طرح آپ ﷺ نے وحی الٰہی سے مستقبل میں ہونے والے واقعات کی بشارات بھی ذکر فرمائی ہیں- جن میں سے چند بشارات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں تا کہ غیبی امور پر آپ ﷺ کی اطلاعات کا موضوع تشنہ نہ رہے- ایک بات ہر وقت ذہن نشین رہے کہ یہ سب کچھ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے بتلایا گیا ہے- بعض بشارات کے ذکر میں آپ ﷺ نے وحی کا لفظ استعمال فرمایا اور بعض میں اختصار کے باعث وحی' جبریل کی آمد اور خبر و اطلاع کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے- اس ضمن میں قرآن حکیم نے ایک مستقل اصول بیان فرما دیا ہے اور وہ ہے- وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ٥ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (سورۃ نجم آیت نمبر 3-4)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (رسول ﷺ) تو اپنی خواہش سے بولتا ہی نہیں ہے- نہیں ہوتی ان کی بات مگر وحی جو اُن کی طرف کی جاتی ہے-

لہٰذا اگر کسی حدیث' روایت اور بشارت کے ذکر میں وحی وغیرہ کا لفظ نہ بھی آیا ہو تو اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ اس چیز کا علم آپ ﷺ کو بغیر وحی' بغیر اطلاع اور بغیر بتائے ہی ہو گیا ہے- آیئے اب ہم رسول محترم ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے مستقبل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں چند بشارات کے تذکرے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

کل فتح ہوگی مدینہ منورہ سے شمال کی جانب سو یا ساٹھ میل کے فاصلے پر یہودیوں کا شہر "خیبر" آباد تھا۔ یہ شہر آٹھ مضبوط قلعوں پر مشتمل تھا اور یہودیوں کا مسکن ہونے کی وجہ سے اسلام کیخلاف تحریکوں کا مرکز، فتنہ وفساد کا سرچشمہ، سازشوں کا گڑھ اور دشمنانِ اسلام کی پناہ گاہ تھا اور یہاں مسلمانوں کیخلاف فیصلہ کن لڑائی کا منصوبہ بھی تیار ہو رہا تھا۔ اسلئے آپ ﷺ نے یہودیوں کو انکی خلافِ اسلام سرگرمیوں کا مزہ چکھانے کیلئے محرم 7ھ ہجری میں خیبر پر چڑھائی کا فیصلہ فرمایا۔ اس مہم میں صرف حدیبیہ کے شرکاء کو حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ رسول مکرم ﷺ اپنے چودہ سو جانثاروں کے ہمراہ خیبر کی جانب روانہ ہوئے۔ خیبر کے آٹھ قلعوں کی آبادی دو حصوں میں تقسیم تھی۔ ایک حصے میں پانچ قلعے اور دوسرے میں تین قلعے تھے۔ ان میں سب سے مضبوط "قلعہ قموص" تھا۔ باقی قلعے توبا آسانی فتح ہوگئے۔ مگر قلعہ قموص کئی دن کے محاصرے کے باوجود فتح نہ ہوسکا۔ تو ایک رات رسولِ مکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کے بعد صحابہ کے اجتماع میں "فتح کی بشارت" دیتے ہوئے فرمایا۔

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ۔ میں کل ایک ایسے شخص کو جھنڈا عطا فرماؤں گا جس کے ہاتھوں اللہ ضرور فتح نصیب فرمائے گا۔ یہاں۔ غدًا۔ کا لفظ ہماری خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔ رسول محترم ﷺ آنے والے کل کے حالات کی بذریعہ وحی خبر دے رہے ہیں کہ کل ایسے شخص کے ہاتھ میں "علمِ اسلام" تھما دیا جائے گا۔ جس کے ہاتھوں اللہ نے فتح مقرر فرمادی ہے۔ اور وہ ایسا شخص ہے کہ جو۔

يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے از حد محبت کرتا ہے۔ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی حدیث جناب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رات اسی فکر اور انتظار میں گزر گئی کہ دیکھیں اللہ کے رسول ﷺ صبح کسے جھنڈا عطا فرماتے ہیں اور ''فاتح خیبر'' کا لقب کس کے حصے میں آتا ہے- جب صبح ہوئی - (اور نمازِ فجر باجماعت ادا کی گئی) تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے- کُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا -ان میں ہر ایک پُر اُمید تھا کہ جھنڈا اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا- رسول مکرم ﷺ نے تمام جاں نثاروں پر ایک محبت بھری نظر ڈالی اور فرمایا- اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ -ابو طالب کا بیٹا علی رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ- هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ -اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں (اور اپنے خیمے میں ہی آرام فرما ہیں- آنکھوں کی بیماری کے باعث باجماعت نماز کیلئے بھی نہیں آسکے) -- اگر آپ کی پوری توجہ میری گزارشات کی طرف ہے- تو یہاں مسئلہ علم غیب حل ہو گیا ہے- کہ جناب علی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے بارے میں آپ کو قبل ازیں اطلاع نہیں دی گئی تو پتہ نہیں چلا- اور اس امر کی اطلاع رات کو ہی دی جا چکی تھی کہ صبح عَلَمِ جہاد کسے دیا جائے گا-

رسول محترم ﷺ نے حکم فرمایا کہ - فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ- انہیں یہاں بلایا جائے- چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت میں لائے گئے-

فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهٗ -تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن (تھوک) انکی آنکھوں میں لگایا اور ان کیلئے دعا فرمائی - فَبَرَءَ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ'' -تو (تھوک اور دعا کی برکت سے) انکی آنکھیں ایسی تندرست اور اچھی ہو گئیں کہ گویا انہیں کوئی بیماری ہی نہیں تھی- سبحان اللہ

فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ- رسول پاک ﷺ نے انہیں ''جھنڈا'' عطا فرما دیا-

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی- اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ان یہودیوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہم جیسے نہ ہو جائیں- آپ ﷺ نے فرمایا- ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے میں اُتر کر۔ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ - پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب فرما دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری صفحہ 605 جلد دوئم' کتاب المغازی)

بزرگانِ محترم! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آنے والے کل کی خبر بتائی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو سنا دی اور مختلف ادوار میں مختلف لوگوں سے ہوتی ہوئی وہ خبر ہمیں پہنچ گئی۔ اسی لئے فرمایا۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ - اور وہ (میرا رسول) غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہے۔ مگر اتنی بتاتا ہے جتنی اسے اطلاع دی جاتی ہے۔ اس میں کمی یا زیادتی نہیں کرتا۔ کیونکہ۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ اِلَّا بِمَا شَاءَ - اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کوئی شئی حاصل نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔

﴿ بیٹا سید ہے ﴾ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لختِ جگر' جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نورِ نظر اور اپنے محبوب نواسے جناب حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں مستقبل کے حوالے سے ایک بہت بڑی بشارت مجمع عام میں سنائی جو طویل عرصہ کے بعد من و عن پوری ہوئی۔ صحابی رسول جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

ایک دفعہ رحمتِ عالم ﷺ (مسجد نبوی میں) منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور جناب حسن رضی اللہ عنہ (کم سنی کے عالم میں رسول محترم ﷺ کی خصوصی محبت کے باعث) آپ ﷺ کے پہلو میں تشریف فرما تھے۔ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً - اللہ کے رسول ﷺ! دورانِ خطاب ایک دفعہ سامعین کی طرف دیکھتے اور ایک دفعہ جناب حسن رضی اللہ عنہ کی طرف نظر التفات فرماتے۔ (صحابہ کرام رضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہم نے خلاف معمول آپ ﷺ کے اِس انداز پر اظہار تعجب کیا اور دُور بیٹھے بعض سامعین نے دیکھنا چاہا کہ آپ ﷺ قریب بیٹھے ہوئے کس آدمی کی طرف بار بار توجہ فرما رہے ہیں تو آپ ﷺ نے سامعین کے چہروں سے تعجب محسوس کرتے ہوئے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف انگشت شہادت سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا۔
اِبْنِی هٰذَا سَیِّد"۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ (صحیح بخاری صفحہ 530 جلد اوّل۔ کتاب المناقب)

نواسہ رسول جناب حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی کاتب وحی جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری ہوئی۔ جب جناب حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری کا اعلان کر کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔ اس طرح مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان لڑائی کا خطرہ ٹل گیا اور دو عظیم جماعتوں کے مابین صلح کرا کے جناب حسن رضی اللہ عنہ نے رسولِ محترم ﷺ کی بشارت کو پورا فرما دیا۔ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اس ارشاد رسول میں ایک اور بات قابل توجہ ہے اور وہ یہ کہ رسول مکرم ﷺ نے ان دونوں جماعتوں (جناب علی رضی اللہ عنہ کے حواریوں کی جماعت اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حمائتیوں کی جماعت) کو "مسلمین" کہا ہے۔ لہذا ہمیں ان دونوں جماعتوں اور ان کے سربراہوں کے بارے میں بحث مباحثے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جب رسول اللہ ﷺ دونوں کو مسلمان قرار دے رہے ہیں تو ہمیں اُن میں سے کسی پر تنقید کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

عرض یہ کر رہا ہوں کہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو طویل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ بعد ظہور پذیر ہونے والے واقعہ سے آگاہ فرما کر۔ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔۔ کی عملی تفسیر فرما دی۔

دو شہید رسول محترم! پیغمبر اعظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے مستقبل میں پیش آنے والے جن واقعات کی بذریعہ وحی اطلاع فرمائی اور امت کو جن غیبی معاملات سے آگاہ فرمایا۔ ان میں بعض شخصیات کیلئے شہادت کی خبر بھی شامل ہے۔ شہادت کی موت در حقیقت سعادت کی موت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مشہور دعائیہ الفاظ ہیں

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ۔ اے میرے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت نصیب فرما۔ جن سعادت مندوں کو رسول رحمت ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں "شہید" قرار دیا۔ ان میں سے ایک جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے

خادم رسول جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

ایک دفعہ نبی محترم ﷺ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ جناب ابوبکر صدیق، جناب عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ (یہ آپ ﷺ کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ پیار، محبت اور بے تکلفی کی علامت ہے کہ آپ ﷺ سیر و سیاحت کے لئے انہیں اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔) جب رسول مکرم ﷺ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر اُحد پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو۔ فَرَجَفَ بِهِمْ۔ پہاڑ (خوشی سے) لرزنے (جھومنے) لگا۔ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ۔ تو رسول پاک ﷺ نے اپنے پاؤں سے پہاڑ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا۔ اُثْبُتْ اُحُدُ۔ اے اُحد۔ ٹھہر جا، رک جا اور لرزنا بند کر دے۔ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ" اَوْ صِدِّيقٌ" اَوْ شَهِيدَانِ۔ کیونکہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (سوار) ہیں۔ (صحیح بخاری صفحہ 519، 521 جلد اول، کتاب المناقب)

اس حدیث میں خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو زندگی ہی میں شہید قرار دے کر معجزانہ پیش گوئی فرمائی - اور آپ ﷺ کی یہ اطلاع سو فیصد درست ثابت ہوئی کہ ان دونوں عظیم المرتبت شخصیتوں نے مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین میں جامِ شہادت نوش فرمایا -

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

عزیزانِ محترم! کتب احادیث میں مستقبل کے بارے میں امام الرسل ﷺ کی سینکڑوں بشارات اور اطلاعات موجود ہیں - جن سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے خاص لطف و کرم سے ہمارے آقا جناب محمد مصطفی ﷺ کو بہت سارے غیبی امور پر مطلع فرمایا - جن سے آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو آگاہ فرما دیا - یہ آپ ﷺ کی عظمت' فضیلت اور علمی وسعت کی دلیل ہے - مگر عالم ما کان وما یکون' عالم الغیب ہونا اور کائنات کی ہر چیز کا ہر وقت علم رکھنا یہ خاصہ خداوندی اور رب العالمین کی عالی شان صفت ہے - جس میں کوئی اس کا شریک' سہیم اور حصہ دار نہیں ہے - ہاں - اللہ جب چاہتا ہے - جسے چاہتا اور جتنا چاہتا ہے علم عطا فرما دیتا ہے - جیسا کہ آیت الکرسی کے ہمارے زیر بحث الفاظ میں وضاحت فرمائی گئی ہے - وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ -

﴿ترجمہ﴾ اور لوگ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کسی چیز کا ادراک اور احاطہ نہیں کر سکتے - مگر جتنا وہ چاہے -

اللہ کریم ہم سب کو اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کرنے کی توفیق' ہمت اور سعادت نصیب فرمائے - آمین -

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10

اقتدارِ اعلیٰ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

﴿ترجمہ﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء' تعریف و تسبیح اور بڑائی و کبرائی اللہ احکم الحاکمین کیلئے ہے جو ساری کائنات کا اکیلا خالق' مالک' رازق' حاکم اور متصرف ہے۔ کائنات ہست و بود میں اسکا کوئی شریک' سہیم اور ساجھی نہیں ہے۔ اسکی کوئی اولاد نہیں اور وہ خود بھی کسی کی اولاد نہیں ہے۔ وہ ماں باپ اور اولاد کی احتیاج سے منزہ' مبرا اور پاک ذات ہے۔ وہ اپنی ذات' صفات' کمالات اور اختیارات میں واحد' اکیلا اور یکتا ہے۔ زمین و آسمان میں اس کا کوئی وزیر' مشیر اور معاون و مددگار نہیں ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر اور قدیر ہے۔

اللہ رب العالمین کی بے پناہ حمد و ثناء کے بعد ان گنت' لاتعداد اور بے حساب بے شمار درود و سلام سید البشر شافع محشر' جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر جو انبیاء کے امام' رسولوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ جنہیں رب العزت نے خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ جنکی اِتباع' ذریعہ نجات اور نافرمانی موجب عذاب ہے۔ رسول محترم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف حمیدہ اور خصائص جمیلہ سے متصف فرمایا۔ ان پہ خود درُود نازل فرمایا۔ فرشتوں سے درود پاک پڑھوایا اور اہل ایمان کو آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کرسی کا معنیٰ و مفہوم

اللہ ارحم الراحمین کے فضل واحسان اور لطف وکرم سے قرآن عزیز کی مشہور ومعروف آیت یعنی ''آیت الکرسی'' کی تشریحات وتوضیحات کا آج دسواں خطبہ جمعہ مبارکہ ہے۔اور آج اس آیت کریمہ کا وہ جملہ موضوع بحث ہے جسکی وجہ سے اس کا نام ''آیت الکرسی'' ہے۔وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔یہ الفاظ بابرکات آیت الکرسی میں اللہ رب العزت کی توحید' یکتائی اور الوہیت کی ساتویں دلیل ہیں۔آیت الکرسی میں توحید ربانی کی۔

❁ پہلی دلیل------اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔

❁ دوسری دلیل ----لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

❁ تیسری دلیل-----لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔

❁ چوتھی دلیل------مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

❁ پانچویں دلیل----یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔

❁ چھٹی دلیل-----وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَاشَاءَ---اور

❁ ساتویں دلیل---وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ہے۔

کرسی کا لفظ ''کرس'' سے ماخوذ ومشتق ہے۔جس کا لغوی معنیٰ ایک چیز کا دوسری چیز سے ملنا' چمٹنا اور جوڑنا ہے۔(المنجد عربی اردو صفحہ 870) چونکہ کرسی کی لکڑیاں ایک دوسری سے ملی' چمٹی اور جڑی ہوتی ہیں اس لئے اسے کرسی کہا جاتا ہے۔کرسی کا ایک معنیٰ تہ بہ تہ ہونا بھی ہے۔چونکہ اس کی تہ کے اوپر بیٹھا جاتا ہے۔اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اسے کرسی کہا جاتا ہے۔ اِصطلاح میں بیٹھنے کی جگہ یا بیٹھنے کی چیز پر کرسی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ عام طور پر کرسی کا لفظ اقتدار' سلطنت' حکومت اور بادشاہت کے معانی میں بھی اِستعمال کیا جاتا ہے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ - کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اقتدار رب العزت کی حکومت اور خالق کائنات کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ تمام جہانوں کا کوئی کونہ' گوشہ اور حصہ اللہ تعالیٰ کے اقتدار اور حکومت سے باہر نہیں ہے۔ اس کی سلطنت لامحدود اور اس کی بادشاہت بے کنار ہے۔ وہ اکیلا ہی مدبر کائنات اور متصرف الامور ہے۔ اسکا کوئی وزیر' مشیر' معاون' مددگار اور شریک اقتدار نہیں ہے۔

جب آسمان کی بلندیوں اور زمین کی پستیوں میں' فضاؤں اور ہواؤں میں' پہاڑوں اور دریاؤں میں' خشکی وتری میں' مشرق ومغرب میں' شمال اور جنوب میں' مافوق السماء اور تحت الثریٰ میں صرف اسی کا اقتدار' اسی کی حکومت' اسی کی بادشاہت اور اسی کی سلطنت ہے تو پھر اسی کا حق بنتا ہے کہ۔

- اُسی کی عبادت کی جائے۔
- اُسی کو سجدہ کیا جائے۔
- اُسی سے سوال کیا جائے۔
- اُسی کے حضور دامن پھیلایا جائے۔
- اُسی کو مشکل کشا جانا جائے۔
- اُسی کو حاجت روا مانا جائے۔
- اُسی کو قادر اور قدیر سمجھا جائے۔
- اُسی کے نام کی نذر و نیاز دی جائے۔
- مصائب میں اسے پکارا جائے۔
- پیشانی اُسی کے سامنے جھکائی جائے۔
- دستِ سوال اُسی کے سامنے دراز کیا جائے۔
- اولاد اسی سے مانگی جائے۔
- مشکلات میں مافوق الاسباب اسی سے مدد طلب کی جائے۔
- رزق اسی سے طلب کیا جائے۔۔۔ اور۔۔۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاء کیلئے بھی اُسی کے دَرِاقدس پر حاضری دی جائے----کیونکہ----

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ -

اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے-

ترجمان القرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ آیت الکرسی میں "کرسی" سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے- یعنی اسکا علم آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے بعض اہل علم نے ایک مرفوع حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کرسی کا معنیٰ "مَوْضِعُ الْقَدَمَيْنِ" یعنی پاؤں رکھنے کی جگہ کیا ہے- (تفسیر ابن کثیر صفحہ 309 جلد اوّل)

وَقِيْلَ هُوَ الْعَرْشُ نَفْسُه' وَقِيْلَ قُدْرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِيْلَ تَدْبِيْرُه' -

بعض بزرگان دین نے کرسی کا معنیٰ "عرش" بعض نے اللہ تعالیٰ کی "قدرت" اور بعض نے اللہ تعالیٰ کی "تدبیر" کیا ہے- (تفسیر روح المعانی صفحہ 10 جزء ثالث)

دورِ حاضر کے نامور مصنف' محقق اور مفسر حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ نے "کرسی" کے معنیٰ اور مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بڑی عمدہ بحث فرمائی ہے- موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ-

"کرسی" سے بعض نے "موضع قدمین" (قدم رکھنے کی جگہ) بعض نے علم' بعض نے قدرت و عظمت بعض نے بادشاہی اور بعض نے عرش مراد لیا ہے- لیکن صفات باری تعالیٰ کے بارے میں محدثین اور سلف کا یہ مسلک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات جس طرح قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں- ان کی بغیر تاویل اور کیفیت بیان کئے' اِن پر ایمان رکھا جائے- اس لئے یہی ایمان رکھنا چاہیے کہ فی الواقع کرسی ہے جو عرش سے الگ ہے- اس کی کیفیت کیا ہے؟ اس پر وہ کس طرح بیٹھتا ہے- اس کو ہم بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی حقیقت سے ہم بے خبر ہیں-"

(احسن البیان صفحہ 111 مطبوعہ سعودی عرب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسی کی وسعت جمہور اہل علم کے خیال میں اللہ تعالیٰ کا عرش اور کرسی دو الگ چیزیں ہیں اور عرش کرسی سے بڑا ہے۔ اَلْکُرْسِیُّ جِسْمٌ "بَیْنَ یَدَیِ الْعَرْشِ مُحِیْطٌ" بِالسَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ۔کرسی عرش کے سامنے ہے اور ساتوں آسمانوں پر حاوی ہے۔(روح المعانی صفحہ 9 جزء ثالث) مگر کرسی کی کیفیت، ماہیت اور پوری حقیقت کا ذاتِ الٰہی کے سوا کسی کو علم و ادراک نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی کرسی کی وسعت کا تذکرہ احادیث مبارکات میں کیا گیا ہے۔

رسول محترم ﷺ کے مشہور صحابی جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اَنَّہٗ سَئَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکُرْسِیِّ ۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کرسی کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ۔مجھے اس ذات (اللہ) کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مَا السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ عِنْدَ الْکُرْسِیِّ اِلَّا کَحَلْقَۃٍ مُلْقَاۃٍ فِیْ اَرْضٍ فَلَاۃٍ ۔کرسی کی وسعت کے سامنے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی حیثیت ایک وسیع و عریض چٹیل میدان میں پڑے ہوئے لوہے کے چھلے سے زیادہ نہیں ہے۔ یعنی کرسی کی وسعت اور فراخی کا یہ عالم ہے کہ جس طرح وسیع صحرا میں پڑی ہوئی ایک چھوٹی سی انگوٹھی ذرّہ حقیر نظر آتی ہے۔ اسی طرح کرسی کے سامنے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی حیثیت چھلے سے زیادہ نہیں ہے۔ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَرْشِ عَلَی الْکُرْسِیِّ کَفَضْلِ الْفَلَاۃِ عَلٰی تِلْکَ الْحَلْقَۃِ ۔ اور کرسی پر "عرش الٰہی" کی فضیلت اور وسعت کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے کھلے میدان کی وسعت اس چھلے پر یعنی جس طرح کرسی کے مقابلے میں ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان ایک چھلہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح عرش کے مقابلے میں کرسی ایک چھلے کی حیثیت رکھتی ہے۔(تفسیر ابن کثیر صفحہ 310 جلد اول۔ روح المعانی صفحہ 9 جزء ثالث)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے زیر بحث الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی کرسی کی وسعت، فراخی اور بڑائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - اللہ تعالیٰ کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین سے وسیع و عریض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔

جس ذات کی کرسی اتنی وسیع اور جس کی سلطنت اتنی عریض ہے اسی کا استحقاق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور اسکی عبادت، ذات، صفات اور اختیارات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔ آیت الکرسی کی ابتداء میں اسی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم، اس کی قدرت اور اس کی سلطنت ہر شئی پر حاوی اور محیط ہے۔ زمین و آسمان، بلکہ فوق السماء اور تحت الثرٰے کا کوئی ذرہ، کوئی دانہ، کوئی پتہ، کوئی تنکا، کوئی قطرہ، کوئی سیارہ، کوئی ستارہ، کوئی انسان، کوئی حیوان، کوئی جن، کوئی فرشتہ، کوئی پرندہ، کوئی درندہ، کوئی چرندہ۔۔ اور کوئی حقیر سے حقیر اور عظیم سے عظیم چیز بھی اس کے علم، اس کی قدرت اور اس کی حکومت سے باہر نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص، اشخاص، فرد یا کوئی بھی مخلوق اس گھمنڈ کا شکار ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دسترس، اس کی قدرت یا اس کے حلقہ اثر سے باہر جا سکتے ہیں اور اس کی گرفت سے بچ سکتے ہیں تو یہ ان کا باطل خیال، غلط زعم اور ٹیڑھی سوچ ہے۔ رب العزت نے قرآن کریم کی سورۃ رحمان میں اعلان فرما دیا ہے۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ (سورۃ رحمان آیت نمبر 33-34)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اے جنات اور انسانوں کے گروہ! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کی سرحدوں سے نکل جانے کی استطاعت ہے تو نکل جاؤ (سن لو اور یاد کرلو کہ) تم اللہ تعالیٰ کی قوت وطاقت اور اس کے حکم وفرمان کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟۔

جو ربّ العالمین ایسے کامل اختیارات کا مالک وسیع وعریض سلطنت کا حاکم اور بے مثال قدرت کا حامل ہے۔ کیا اس کے سوا یا اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت جائز ہوسکتی ہے؟ قطعاً نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہم سب کا اوّلین فرض اہم ذمہ داری اور بنیادی فریضہ ہے کہ ہم خالصتاً اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو کسی حالت میں شریک نہ ٹھہرائیں۔

﴿حدیث قدسی﴾ صحابی رسول جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث قدسی آیت الکرسی کے ان الفاظ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔ کی عمدہ اعلیٰ اور بہترین تفسیر ہے۔ آیئے! رسول محترم ﷺ کی زبان رسالت کے ان موتیوں اور رب العزت کی رحمتوں سے دامن کو بھرنے کی اور قدرت الٰہی کی وسعتوں کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن وصاحب قرآن کے ساتھ ہماری محبت کو قبول فرمائے اور روزِ حشر اپنے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے حوضِ کوثر کا پانی نصیب فرمائے۔ آمین۔

پیغمبر اعظم واکرم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبانِ مطہر کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ ۔

﴿ترجمہ﴾ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہی بے راہروی اور ضلالت کا شکار ہے سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت نصیب فرمائی۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ تو میں تمہیں ہدایت عطا فرمادوں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کو راہِ راست، جادۂ حق اور صراطِ مستقیم حاصل ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور اس کے خصوصی فضل و کرم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ بندۂ مومن ہر نماز کی ہر رکعت میں رب العالمین کے حضور عرض کرتا ہے کہ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ الٰہی! ہم سب کو سیدھے راستے پر چلتے رہنے کی سعادت نصیب فرما۔

آیت قرآنی اور حدیث قدسی کے ان الفاظ نے اس امر کی صراحت فرمادی کہ انسان ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ جبکہ رب العزت کائنات ہست و بود کے تمام اختیارات کا مالک ہے۔ جس طرح انسان اپنی دیگر ضروریات و حاجات کیلئے رب العالمین کے درِ اقدس کا سوالی اور مانگت ہے۔ اسی طرح وہ حصولِ ہدایت کے لئے بھی رحمت الٰہی کا طالب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر مہربانی اور شفقت فرمانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ رحمت مجسم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۔

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ یعنی ہدایت نصیب فرمادیتا ہے۔

﴿**اظہار تشکر**﴾ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں توحید کا عقیدہ، رسول اللہ ﷺ سے محبت کا جذبہ اور قرآن و سنت پر عمل کی سعادت عطا فرما رکھی ہے۔ وگرنہ اسی روئے زمین پر کتنے ہی ایسے لوگ بستے ہیں جنہیں رب العزت کے حضور جھکنے، اس کا نام لینے اور اسے یاد کرنے کی توفیق ہی نہیں ہے۔ قرآن حکیم بیان فرماتا ہے کہ کتنے ہی ایسے لوگ تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی خواہش، تمنا اور آرزو تھی اور آپ ﷺ نے ان کے لئے آخر دم تک کوشش بھی فرمائی کہ انہیں ہدایت حاصل ہو جائے۔ مگر ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق آپ ﷺ کی خواہش پوری نہ ہو سکی اور وہ کلمہ پڑھے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ۔

''جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہاں ابو جہل وغیرہ پہلے سے موجود تھے۔ آپ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا۔ چچا جان! اگر آپ ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه'' کہہ دیں تو میں قیامت کے دن دربار الٰہی میں دلیل پیش کر سکوں گا۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر ابو جہل وغیرہ کہنے لگے۔ اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے؟ چنانچہ ابو طالب نے جو آخری بات کی وہ یہ تھی۔ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبْ ۔ میں عبدالمطلب کے دین پر مر رہا ہوں۔ اور۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه ۔ کہنا قبول نہ کیا۔۔۔۔۔ چچا کے انکار سے رسول پاک ﷺ کے قلب اطہر کو بڑی تکلیف اور ٹھیس پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰـکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ (صحیح بخاری صفحہ 703 جلد دوم۔ کتاب التفسیر سورۃ قصص)

﴿ترجمہ﴾ جسے آپ چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے اور لیکن اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب فرما دیتا ہے۔

اس حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ یہی حکم فرما رہے ہیں کہ اے لوگو! ہدایت دینے یا نہ دینے کا اختیار بھی میرے پاس ہے۔ لہٰذا تمہارا فرض ہے کہ ہمیشہ مجھ سے ہدایت کی دعا کرتے رہو تو میں تمہیں ہدایت دیکر اس پر استقامت عطا فرما دوں گا۔ آگے فرمایا۔

یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ" اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ ۔

﴿ترجمہ﴾ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کیا کرو یعنی رزق کے خزانوں کا مالک صرف میں ہی ہوں۔ لہٰذا ہر شخص کو اپنے رزق کی ضروریات کے لئے میری طرف رجوع کرنا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کی متعدد آیات میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ تمام انسانوں' حیوانوں' پرندوں اور دوسری مخلوقات کا رازق حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رزق کی کنجیاں اور دولت کے خزانے صرف اسی کے پاس ہیں۔ وہ اپنی حکمت اور مصلحت کی بناء پر جس کیلئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور جسکے متعلق چاہتا ہے۔ رزق میں تنگی کر دیتا ہے۔ ہر شخص کی حیثیت کو وہ بہتر جانتا ہے اور اسکے معاملات سے مکمل واقفیت رکھتا ہے۔ وہ اپنے فیصلوں میں خود مختار اور انہیں نافذ کرنے پر قادر و قدیر ہے۔ یہ حدیثِ قدسی بھی اسی امر کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی رزق عطا فرمانے والا اور انسان کی حاجات و ضروریات کو پورا کرنیوالا ہے۔ اللہ رب العزت اعلان فرماتا ہے۔

يَاعِبَادِیْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِیْ ۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں نے لباس پہنا دیا۔ پس تم مجھ سے ہی لباس کا مطالبہ کیا کرو۔ يَا عِبَادِیْ ! اے میرے بندو! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ ۔ بے شک تم دن رات خطائیں' لغزشیں اور گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے سارے گناہوں کو بخش دیتا ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے گناہوں کی بخشش طلب کیا کرو۔

آپ اس حدیث قدسی کے ایک ایک جملے پر غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت' حکومت' بادشاہت اور اختیارات کی وسعت کو کیسی وضاحت کے ساتھ بیان فرما رہا ہے کہ۔ ہدایت دینے والا --- اللہ تعالیٰ۔ رزق عطا فرمانے والا --- اللہ تعالیٰ۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمانے والا بھی --- اللہ تعالیٰ۔ لہذا عبادت کا مستحق بھی صرف --- اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ اس کی سلطنت آسمانوں اور زمینوں پر حاوی ہے۔

نفع اور نقصان اس حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسعت اور اپنی بے نیازی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کسی کی فرمانبرداری یا نافرمانی سے میرے اقتدار میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی - اگر دنیا بھر کے جنّ اور انسان پوری طرح میرے اطاعت گزار بن جائیں تو میری سلطنت میں کسی قسم کے اضافے کا سبب نہیں ہو سکتے اور اگر سارے جہان کے جنّ اور انسان میرے نافرمان اور گستاخ بن جائیں تو میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کر سکتے - حدیث کے الفاظ اور اس کا ترجمہ سماعت فرمائیں۔

یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ -

﴿ترجمہ﴾ اے میرے بندو! تم میرے نقصان کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ میرا کوئی نقصان کر سکو اور تم میرے نفع کی قدرت نہیں رکھتے کہ مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکو۔

یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَازَادَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا۔

﴿ترجمہ﴾ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمام جنّ اور انسان سارے کے سارے ایک سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کے دل کی طرح ہو جائیں یعنی تمام جنات، انسان اور پہلے پچھلے لوگ میرے کامل فرمانبردار اور مکمل اطاعت گزار بن جائیں تو انکی نیکی، تقویٰ اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی۔

یَاعِبَادِیْ لَوْاَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَانَقَصَ ذَالِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا۔ (۱)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے بندو! اگر تم اول و آخر اور تمام جنات و انسان کسی نافرمان ترین کے دل کی طرح ہو جاؤ یعنی سب کے سب میرے نافرمان، عاصی اور گستاخ بن جاؤ تو تمہاری نافرمانی کی وجہ سے میری حکومت و بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

حدیث قدسی کے اگلے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزانوں کی وسعت کا تذکرہ فرمایا اور واضح کر دیا ہے کہ میں لامحدود خزانوں کا مالک ہوں۔ اگر میں تمام مخلوقات کے تمام مطالبات بیک وقت پورے کر دوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں ذرہ کمی نہیں ہو سکتی۔ میں ہر ایک کو اس کی حاجات اور اپنی مصلحت وحکمت کے مطابق عطا فرماتا ہوں۔ اس لئے بندوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام ضروریات' حاجات اور خواہشات کی تکمیل کا صرف مجھ ہی سے سوال کریں۔ ربّ العزت کا اعلان اور رسول اکرم ﷺ کی زبان۔

يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ۔ فَسَئَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَّسْئَلَتَه۔

﴿ترجمہ﴾ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمہارے تمام انسان اور تمام جن۔ ایک وسیع وعریض میدان میں کھڑے ہو جائیں۔ ابوالبشر جناب آدم علیہ السلام سے لیکر تا قیام قیامت پوری انسانیت ایک میدان میں جمع ہو جائے۔ اور ساری کائنات کے جن بھی حاضر ہو جائیں۔ پھر تمام جنات اور انسان۔ مجھ سے اپنی تمام ضروریات کا سوال کریں۔ تو میں ہر ایک کو اسکی طلب کردہ تمام اشیاء عطا فرما دوں اور ہر ایک کی ضروریات وخواہشات کے مطابق اسے سب کچھ دے دوں۔ تو

مَانَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرُ۔

تو میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں آتی۔ جتنی کمی ایک سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔

يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ۔ اے میرے بندو! یہ تو تمہارے اعمال ہیں' جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرتا اور انکا حساب رکھتا ہوں۔ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا۔ پھر انکی پوری پوری جزا اور بدلہ دوں گا۔ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ۔ پس جو شخص بھلائی پائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنی چاہیے۔ فَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَالِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ ‘ -اور جو اس (بھلائی) کے علاوہ کوئی چیز پائے تو اُسے چاہیے کہ صرف اپنے آپکو ملامت کرے-(رواہ مسلم-اربعین للامام النووی حدیث نمبر 24)

اس حدیث قدسی سے یہ امور واضح اور عیاں ہوتے ہیں کہ-

- ہدایت دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے-
- گناہوں کو معاف کرنیوالا صرف اللہ تعالیٰ ہے-
- رزق کے تمام وسائل اللہ تعالیٰ کے قبضہء قدرت میں ہیں-
- تن ڈھانپنے کیلئے لباس کی ضرورت بھی اللہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے-
- دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کو نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان-
- اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت کسی کی مرہون منت نہیں بلکہ وہ بذات خود مالک ومختار ہے-
- اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود اور بے کنار ہیں-
- انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے-
- انسان کا تقویٰ خود اس کیلئے فائدہ مند اور فسق وفجور نقصان دہ ہے-
- اللہ تعالیٰ انسان کے اچھے اور برے اعمال کا حساب رکھتا ہے-
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکیوں پر ثواب اور گناہوں پر عذاب ہوگا-
- آزادیٔ عمل کی وجہ سے انسان اپنے اعمال بد کا خود ذمہ دار ہے-
- نیکی کی توفیق ملنے کیصورت میں انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے--اور--
- قصور ہو جائے تو فوراً معافی طلب کرنی چاہیے-

آپ ان نکات پر غور فرمائیں تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ کائنات کے سارے نظام اور جہاں کے تمام معاملات پر اصل اور حقیقی کنٹرول اللہ تعالیٰ کا ہے آیت الکرسی بھی یہی اعلان کر رہی ہے کہ- وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ --اور اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجائبات قدرت اللہ تعالیٰ نے اپنے اقتدار کی وسعت کے اظہار و بیان کے لئے قرآن حکیم کی متعدد آیات طیبات میں اپنی قدرت کے عجائبات کا ذکر فرمایا ہے۔اور مثالیں دے دے کر انسانوں کو سمجھایا ہے کہ کائنات کا اصل مدبر، متصرف اور مقتدر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔لہٰذا اسی کا استحقاق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میں موضوع کی مناسبت سے قرآن حکیم کے بیسویں پارے کی تین آیات اور ان کا ترجمہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔فرمان ربانی ہے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰـهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ (سورۃ قصص آیت نمبر 71)

ترجمہ (اے نبی ﷺ) آپ فرمائیے' بھلا اتنا تو سوچو کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک ہمیشہ کے لئے تم پر رات ہی طاری کر دیتا تو اللہ معبود برحق کے سوا کون ہے جو تمہیں روشنی دے۔ کیا تم سنتے نہیں ہو۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات و احسانات میں سے ایک اہم احسان رات اور دن کا نظام اور گردش لیل و نہار ہے۔ عام آدمی تو روزمرہ کے معمولات سمجھ کر اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔لیکن جن لوگوں نے اس معاملے پر غور اور تحقیق کی ہے۔ وہ اس کی باریکیوں اور پیچیدگیوں سے پوری طرح واقف ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دن اور رات کا تعلق سورج کے طلوع اور غروب کے ساتھ ہے۔یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اتنے بڑے سیارے کو مقررہ اوقات' رُوٹ اور محور کا پابند فرمایا ہے۔اسی سورج کی بدولت ہی موسموں کا تغیر رونما ہوتا' دن اور رات کا نظام چلتا اور زمینی مخلوقات پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اس نے اپنی کمال قدرت سے رات کو تاریک اور ٹھنڈا اور دن کو روشن اور گرم بنایا ہے۔رب العزت فرماتے ہیں۔ اے انسانو! تم ذرا اس معاملے پر غور کرو کہ اگر میں رب العالمین تمہارے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک ہمیشہ رات ہی بنا دوں۔ سورج کو طلوع ہونے سے روک دوں اور تم پر مستقل طور پر اندھیرا مسلط کر دوں تو میرے سوا کوئی معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی گرمی اور دن کا انتظام کر دے؟ یعنی دوسرا کوئی نہیں ہے جو رب العزت کے مقابلے میں اپنا حکم چلا سکے۔ آگے فرمایا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (سورۃ قصص آیت نمبر 72)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) آپ فرمایئے کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کیلئے دن ہی روشن رکھتا تو اللہ معبود برحق کے سوا کوئی ہے جو تمہارے لئے رات لے آتا جس میں تم آرام کر سکتے؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

آپ قرآن کریم کی لطافت پر غور فرمائیں کہ جب رات کے ہمیشہ رہنے کا ذکر فرمایا تو "اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ" کیا تم سنتے نہیں ہو' کہا اور جب ہمیشہ دن کے رہنے کا ذکر فرمایا تو "اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ" کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ کیونکہ دیکھنے کا تعلق روشنی کے ساتھ ہے اور تاریکی میں انسان دیکھ تو نہیں سکتا مگر سن ضرور سکتا ہے؟ سبحان اللہ۔

تیسری آیت کریمہ میں فرمایا کہ اے انسانو! یہ تم پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت' فضل اور احسان ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کا ایسا نظام بنا دیا ہے جو تمہاری فطرت اور ضروریات کے عین مطابق ہے۔ چونکہ کوئی انسان بلکہ کوئی جاندار مسلسل کام نہیں کر سکتا۔ اسلئے مخلوقات کے آرام و سکون کیلئے اللہ نے ٹھنڈی اور تاریک رات بنا دی اور چونکہ کام کاج کے لئے روشنی ضروری ہوتی ہے لہذا اس غرض کے لئے دن کو روشن بنا دیا۔ فرمایا۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (سورۃ قصص آیت نمبر 73)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اور یہ تو اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تا کہ تم (رات) میں آرام کر سکو اور دن کو اسکا فضل یعنی رزق تلاش کر سکو اور تا کہ تم اسکا شکر ادا کرو

دن رات کی آمدورفت اور گردش لیل ونہار کو دیکھ کر چاہیے تو تھا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا' اس کی حمد وثناء کرتا اور اس کے احکام کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا' مگر بعض عقل کے اندھوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی بجائے اُلٹا اس کے ساتھ شریک بنانا اور کئی ہستیوں کو ذات الٰہی کے اختیارات تقسیم کرنا شروع کردیا۔ حالانکہ آیت الکرسی واضح کر رہی ہے کہ عبادت کا استحقاق صرف اسی کا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - کیونکہ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔

شاعر توحید شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ نے میری اور آپ کی مادری زبان پنجابی میں عجائبات قدرت' اللہ تعالیٰ کے اقتدار کی وسعت اور گردش لیل ونہار کو اللہ کریم کی رحمت قرار دیتے ہوئے اور شکر الٰہی کی رغبت دلاتے ہوئے کیا خوب کہا ہے کہ اے انسان!

ساری دی ایہہ ساری کائنات تیرے واسطے
ایہہ دن تیرے واسطے ایہہ رات تیرے واسطے
تیرے لئی زمین آسمان تیرے واسطے
او کملیا ایہہ دونویں ای جہان تیرے واسطے

احسان لکھ تیرے اُتے پروردگار دا
فیر اوہدا بندیا توں شکر نئیں گزار دا

اللہ کریم اپنی کتاب مبین کے چوبیسویں پارے میں اسی بات کا تذکرہ کرتے اور بندوں کی ناشکری کا شکوہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ○ (سورۃ مومن آیت نمبر 61)

﴿ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرو۔ اور (اسی نے) دن کو روشن بنایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کی نعمتوں پر) اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

﴿بے مثال اقتدار﴾ جس طرح اللہ کی ذات بے مثل ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ" ۔ اسی طرح رب کائنات کا اقتدار بھی بے مثال ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید نے اللہ تعالیٰ کے اقتدار اعلیٰ کا جو تعارف کروایا ہے وہ یہ کہ۔

"اللہ رب العالمین ممکن کو ناممکن اور ناممکن کو ممکن بنانے پر قادر ہے۔ وہی طبعی قوانین کا خالق ہے اور بوقت ضرورت اپنے بنائے ہوئے قوانین میں تبدیلی کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔"

اللہ رب العزت نے اپنے مثالی اقتدار اور اعلیٰ اختیارات کا یقین انسانوں کے دلوں میں پختہ اور راسخ کرنے کیلئے مختلف زمانوں میں کئی ایسے واقعات ظاہر فرمائے جو خود اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے خلاف اور معمول کے برعکس تھے۔ مثلاً

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا جب اپنے خالو بیت المقدس کے متولی اور اللہ تعالیٰ کے نبی سیدنا زکریا علیہ السلام کے زیر کفالت تھیں تو کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جناب زکریا علیہ السلام سیدہ کو ان کے مخصوص حجرے میں بٹھا کر کمرہ مقفل کر کے کسی کام کے لئے تشریف لے جاتے۔ جب واپس آ کر کمرہ کھولتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ سیدہ مریم کے سامنے بے موسم کے تازہ پھل پڑے ہوتے۔ جناب زکریا علیہ السلام اس امر پر متعجب ہوتے کہ حجرہ مقفل، چابی میرے پاس۔ کمرے میں کوئی ایسی کھڑکی یا روشندان نہیں جس سے کوئی چیز اندر پہنچائی جا سکے۔ کمرہ بند ہونے کے باعث مریم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر بھی نہیں جاسکتیں - میرے سوا کوئی اس حجرے کی طرف آنے کی جرأت اور جسارت بھی نہیں کرسکتا - پھل بھی وہ جو بازار اور مارکیٹ میں دستیاب نہیں - مگر تازہ' خوشبودار' خوش ذائقہ' اعلیٰ قسم کے مختلف الانوع --- یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے؟ -

آخر ایک دن سیدنا زکریا علیہ السلام نے سیدہ مریم سے پوچھ ہی لیا - یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا - اے مریم! تمہارے پاس یہ پھل کہاں سے آتا ہے؟ --- اگر کوئی آج کی عورت ہوتی تو کیا جواب دیتی - یہی ناکہ - جی سرکار کے قدموں کا صدقہ ہے ہم تو آپ کے طفیل ہی کھاتے ہیں اور ہمیں تو رزق بس آپ ہی دیتے ہیں - استغفر اللہ - معاذ اللہ -

دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ آج کی مسلمان عورتوں کو سیدہ مریم صدیقہ سلام اللہ علیہا جیسا عقیدہ نصیب فرمادے - آمین - عام طور پر مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ضعیف الاعتقاد اور وہمی ہوتی ہیں - اس لئے اپنی خواتین' ماؤں' بہنوں' بیٹیوں اور بیویوں کو آیت الکرسی کا ترجمہ اور تشریح سنایئے' سمجھایئے اور ان کے عقائد و اعمال درست کرنے کی کوشش فرمایئے - ایک عورت کی اصلاح پورے خاندان کی اصلاح اور ایک عورت کا بگاڑ سارے خاندان کا بگاڑ ہے - اللہ کریم ہماری عورتوں اور ہمارے مردوں کو شرک جیسی لعنت سے محفوظ فرمائے - آمین -

عابدہ' زاہدہ اور صدیقہ مریم رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا - ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ - بند اور مقفل حجرے میں یہ رزق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچایا جاتا ہے اور اللہ کریم کا یہ لطف و کرم میرے لئے ہی خاص نہیں - اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ - بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے -

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 37)

عزیزانِ محترم! سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کا تفصیلی واقعہ عرض کرتا ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوقت مقصود نہیں ہے- میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے بے مثال اقتدار کا تذکرہ کر رہا ہوں کہ وہ ایسا قادر اور قدیر ہے- اس کا اقتدار اتنا وسیع و عریض ہے اور اس کے خزانے ایسے لامحدود و بے کنار ہیں کہ وہ چاہے تو بند کمروں میں بے موسم کے تازہ پھل پہنچا دے- ایسا کیوں نہ ہو؟ وہ تو ایسی ذات ہے کہ- وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ -اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے-

نار سے گلزار اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسی لاجواب اور اس کا اقتدار ایسا بے مثال ہے کہ وہ اگر چاہے تو آگ سے جلانے کی طاقت سلب کر کے اسے ٹھنڈی کر کے امن و سلامتی کا مقام یعنی "نار سے گلزار" بنا دے- اپنے اقتدار کی اس نرالی خصوصیت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے عراق کی سرزمین کے بابل شہر میں فرمایا-

جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم توحید باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کے ٹھوس' مضبوط اور مسکت دلائل کا جواب نہ دے سکی بلکہ پوری قوم جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے نادم' بے بس اور لاجواب ہو گئی اور نمرود بھی مناظرے میں آپ سے شکست کھا گیا تو اب "ڈنڈے کے استعمال" کا فیصلہ کیا گیا- آپ جانتے ہیں مشرکوں' بدعتیوں اور جاہلوں کا شروع سے یہی وطیرہ رہا اور اب بھی ہے کہ جب دلائل و براہین کے میدان میں ہار جائیں تو ضد بازی اور تشدد پر اتر آتے ہیں اور اپنی اکثریت کے بل بوتے پر توحید پرستوں کے خلاف قوت و طاقت اور غلط پروپیگنڈے کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں اور پکڑ لو' مار دو' جانے نہ پائے کے نعرے لگا کر اپنی شرمندگی مٹانے اور شکست کا داغ دھونے کی کوشش کرتے ہیں-

عراق کے حکمرانوں' عوام اور ابراہیم علیہ السلام کے بت پرست' بت تراش اور بت فروش والد سمیت تمام لوگوں نے متفقہ فیصلہ کر لیا کہ اپنے مشکل کشاؤں کی عزت بچانے' اپنے شرکیہ عقیدے کا دفاع کرنے اور ابراہیم علیہ السلام سے جان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھڑانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو دہکتی اور بھڑکتی ہوئی تیز آگ میں جلا کر بھسم کر دیا جائے اور صفحۂ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت ہو اور بعد میں کوئی ایسی جرأت نہ کر سکے۔ چنانچہ سرکاری سطح پر ایک مخصوص جگہ میں کئی دن تک آگ دہکائی گئی۔ لوگوں نے اس آگ کے لئے ایندھن فراہم کرنے میں مذہبی جوش وخروش کا پورا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ آگ کے شعلوں سے قرب وجوار کی اشیاء جھلسنے لگیں اور دہکتے ہوئے انگاروں کی تمازت سے پرندے بھی دُور بھاگنے لگے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو رسیوں سے باندھ کر ایک منجنیق میں بٹھا کر میلوں تک پھیلی ہوئی آگ میں پھینکا جانے لگا۔

دشمن خوش تھے کہ آج ابراہیم علیہ السلام کی توحید پرستی کا پول کھل جائے گا۔ نمرود خوش تھا کہ میرا دشمن آج ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیگا۔ شیطان خوش تھا کہ آج توحید کا داعی نیست ونابود ہو جائیگا۔ دنیائے شرک میں آج جشن کا سماں تھا کہ ابراہیم جل جائیگا۔

- زمین پر ابراہیم علیہ السلام کو مٹانے کا فیصلہ ہو چکا تھا ۔۔۔ اور ۔۔۔ آسمان پر ابراہیم علیہ السلام کو بچانے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔
- نمرودیوں نے ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کیلئے ''نار'' کا بندوبست کر رکھا تھا۔ اور ۔۔
- رب العالمین نے اس ''نار'' کو ''گلزار'' بنانے کا انتظام فرما رکھا تھا۔
- کائنات دم بخود آسمان حیران۔ فرشتے پریشان۔ مولا! کیا ہوگا؟
- اس بھری دنیا میں ایک ابراہیم ہی تو ہے جو تیرا نام لیتا ہے ۔۔۔ اور ۔۔۔
- اسے رسیوں سے جکڑ کر آتش کدہ میں پھینکا جا رہا ہے۔
- اے اللہ! اگر یہ شمع بجھ گئی تو دنیا تاریک ہو جائے گی ۔۔۔ اور ۔۔۔
- تیرا نام لیوا کوئی نہ رہے گا ۔۔۔ اگر نمرودیوں کا منصوبہ کامیاب ہو گیا ۔۔ تو ۔۔۔ پھر لا الٰہ الا اللہ کی صدائے دل نواز کون بلند کرے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارگاہِ الٰہی سے فرشتوں کو اجازت مل گئی- جاؤ- تم اپنا شوق پورا کر لو- سید الملائکہ جناب جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے- عرض کی- اللہ کے خلیل- اَلَکَ حَاجَۃ"- کوئی ضرورت' حکم' ارشاد ہو تو فرمایئے- سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کمال بے نیازی سے فرمایا- اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا - مجھے تیری مدد کی کوئی ضرورت نہیں- وَاَمَّا مِنَ اللّٰہِ فَبَلٰی- مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے- اول مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بارش کا فرشتہ کان لگائے تیار کھڑا تھا کہ جونہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہو' میں اس آگ پر بارش برسا کے اسے ٹھنڈا کر دوں- (تفسیر ابن کثیر صفحہ 184 جلد 3)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جلانے' مٹانے اور ان کی زندگی کا چراغ گل کرنے کے ان وسیع و عریض اور سخت ترین انتظامات کو دیکھ کر آسمانوں' زمینوں' پہاڑوں اور فرشتوں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی- خَلِیْلُکَ اِبْرَاھِیْمُ یُحْرَقُ - اے مولا! کیا تیرا خلیل واقعی جلا دیا جائے گا؟ جواب آیا- اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ- میں اس کی حالت تم سے بہتر جانتا ہوں اگر وہ مجھ سے دعا کرے گا تو میں اسکی ضرور مدد کروں گا- جب ابراہیم علیہ السلام کی منجنیق کو فضا میں لے جا کر گھمایا جانے لگا تو آپ نے لبوں کو حرکت دی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ فِی الْاَرْضِ لَیْسَ اَحَدٌ فِی الْاَرْضِ یَعْبُدُکَ غَیْرِیْ—حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ○

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! تو آسمان میں اکیلا معبود ہے اور میں زمین پر تیرا اکیلا عبادت گزار ہوں- میرے سوا زمین پر تیرا کوئی عبادت گزار نہیں ہے- مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے- (فتح الباری صفحہ 399 جلد 6)

جب نمرود کے کارندوں نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کے لئے منجنیق کو گھمایا تو اللہ تعالیٰ نہ بارش کو حکم دیا' نہ ہوا کو حکم دیا' نہ بادلوں کو حکم دیا- نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑوں کو حکم دیا۔ نہ زمین کو حکم دیا۔ نہ آسمان کو حکم دیا۔ نہ فرشتوں کو حکم دیا۔ نہ جبریل کو حکم دیا۔۔۔ بلکہ اپنے بے مثال اقتدار اور اعلیٰ اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے براہِ راست آگ کو حکم دیا کہ اے نار! میرا مہمان آرہا ہے تو اس کے لئے گلزار بن جا۔

یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ○ (سورۃ انبیاء آیت نمبر 64)

﴿ترجمہ﴾ اے آگ! ابراہیم علیہ السلام کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں گرائے گئے تو وہاں گرمی، تپش اور حدت کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ بلکہ ٹھنڈک تھی اور ٹھنڈک بھی ایسی جو آرام، سکون اور راحت کا باعث ہو۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم اور نمرود کی دہکائی ہوئی اس آگ میں چالیس یا پچاس دن رہے۔ آپ بعد میں فرمایا کرتے تھے کہ جو راحت و سرور مجھے ان دنوں حاصل ہوا۔ اسکے بعد اس جیسا آرام و سکون کبھی نصیب نہیں ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ 184 جلد 3)

نار کے گلزار بن جانے کا یہ واقعہ آیت الکرسی کے اس اعلان پر شاہد عدل ہے کہ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔

﴿**باکمال اقتدار**﴾ اللہ تعالیٰ کا اقتدار عظیم نہ صرف آسمانوں، زمینوں، انسانوں، حیوانوں، پہاڑوں، درختوں، پرندوں، درندوں اور چرندوں پر حاوی ہے بلکہ اس کے باکمال اقتدار سے آگ اور پانی بھی باہر نہیں ہے۔ آگ بھی اس کے حکم کی پابند اور دریاؤں، نہروں اور سمندروں کا پانی بھی اس کے فرمان پر کاربند ہے۔ آگ کی فرمانبرداری اور نار پر اللہ تعالیٰ کے اقتدار کی مثال آپ نے ابھی سماعت فرمائی۔ اب پانی پر اس کی حکومت و سلطنت ملاحظہ فرمائیے۔

جب بنی اسرائیل پر فرعونیوں کے مظالم حد سے بڑھ گئے اور ظلم و ستم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی انتہا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر رات کی تاریکی میں خفیہ طریقے کے ساتھ مصر سے نکل کر شام کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اور پوری احتیاط اور کوشش کریں کہ سر زمین مصر سے جلد از جلد باہر ہو جائیں تا کہ فرعون کی فوج تعاقب کر کے بنی اسرائیل کو گرفتار نہ کر سکے۔ چنانچہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کے ہزاروں افراد کو ساتھ لیا اور رات کے اندھیرے میں مصر سے سفر ہجرت پر روانہ ہو گئے۔

فرعون کو جب موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی مصر سے روانگی کا علم ہوا تو وہ بہت سٹ پٹایا اور شدید غصے کی حالت میں مصری افواج کو تیاری کا حکم دیا۔ چند دنوں میں ہنگامی بنیادوں پر فوجی تیاریاں مکمل کی گئیں اور فرعون ایک بہت بڑے لشکر جرار کے ہمراہ بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ بظاہر وہ بنی اسرائیل کی سرکوبی کے لئے ان کا پیچھا کر رہا تھا مگر درحقیقت وہ اپنی ہلاکت کے مقام کی طرف سفر کر رہا تھا۔ فرعون نے بڑے متکبرانہ انداز میں اپنی فوج پر ایک نظر ڈالی اور بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ۔ نہتے بنی اسرائیل میری اس مسلح فوج کا کیسے مقابلہ کریں گے۔ بس نظر آنے کی دیر ہے ہم انہیں فوراً گرفتار کر کے سخت ترین سزا دیں گے اور اگر ان میں سے کسی نے مقابلے کی کوشش کی تو اسے وہیں تہہ تیغ کر دیں گے اور بنی اسرائیل کو ان کی بغاوت کا ایسا مزہ چکھائیں گے کہ نسلوں تک یاد رکھیں گے اور کبھی مصر کے اصل باشندوں کے سامنے نظریں نہ اٹھا سکیں گے۔ اس ظالم' جابر اور سفاک بادشاہ فرعون کو کیا علم تھا کہ انسانوں کی زندگی اور موت کے فیصلے زمین پر نہیں آسمان پر ہوتے ہیں۔ اسے کیا خبر تھی کہ وہ جن لوگوں کا تعاقب کر کے گرفتار کرنے جا رہا ہے انہیں بچا لیا جائے گا اور خود اسے اور اس کی فوج کو ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

مختصر یہ کہ فرعون اپنے حکومتی کارندوں' سرکاری افسروں اور لاکھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوجیوں کے ہمراہ بنی اسرائیل کا تعاقب کرتے ہوئے بحر قلزم کے قریب پہنچ گیا اُدھر بنی اسرائیل بھی بحر قلزم کے کنارے پر تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لئے یہ صورت حال بڑی پریشان کن تھی کہ آگے دریا کی موجیں اور پیچھے فرعون کی فوجیں تھیں۔ اگر دریا میں کودیں تو پانی میں ڈوب کر مریں اور اگر نہ کودیں تو فرعونیوں کے ہاتھوں قتل ہوں۔ دونوں کے درمیان فاصلہ صرف اتنا رہ گیا کہ بنی اسرائیل سپاہِ فرعون کو دیکھ رہے تھے اور فرعون کی افواج کو بنی اسرائیل نظر آ رہے تھے۔ ان تکلیف دہ حالات میں بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے۔ اے موسیٰ! اب ہم دونوں طرف سے مرے۔ قرآن حکیم صورت حال کا یوں ذکر فرماتا ہے۔

فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعَانِ قَالَ اَصْحَابُ مُوْسٰىٓ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾ پس جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو موسیٰ کے ساتھی چیخ کر پکار اٹھے کہ ہم تو پکڑے گئے۔

چونکہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین کامل تھا اسلئے آپ نے انہیں حوصلہ اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کَلَّا۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ ہم فرعونیوں کی گرفت میں نہیں آئیں گے۔ وہ ہم پر قابو نہیں پاسکیں گے اور ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ کیونکہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ بے شک مرا رب میرے ساتھ ہے وہ جلد ہی میری راہنمائی فرمائے گا۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہمیں اس تکلیف دہ صورت حال سے نجات عطا فرمائے گا۔ مصر سے نکلنے اور شام کی طرف روانہ ہونے کا فیصلہ میں نے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا تھا۔ لہٰذا وہ ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔ ابھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو تسلیاں دے ہی رہے تھے کہ آسمان سے جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور حکم الٰہی سنایا۔

فَاَوْحَیْنَآ اِلٰى مُوْسٰىٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ پس ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنا عصا دریا (کے پانی) پر مارو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے عصائے مبارک کو جونہی بحرِ قلزم کے پانی کے ساتھ لگایا۔ فَانْفَلَقَ۔ تو وہ دریا پھٹ گیا بہتا ہوا پانی اپنی جگہ رُک گیا۔ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ۔ پس اس دریا کے پانی کا ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح (ساکن و جامد) ہو گیا۔ (سورہ شعراء آیت نمبر 61-63)

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کیلئے بہتے دریا کے پانی کو پہاڑوں کی طرح ساکن و جامد کھڑا کر کے بارہ خشک، وسیع اور بہترین راستے بنا دیئے۔ ہر قبیلہ تقریباً بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ اس طرح بحر قلزم پار کرنے والے بنی اسرائیل کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوالیس ہزار تھی یا بعض اہل علم کے حسب فرمان بنی اسرائیل کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی۔ جب بنی اسرائیل دریا پار کر گئے تو اتنی دیر میں فرعون بھی اپنی فوجوں کے ہمراہ دریا کے کنارے پہنچ گیا اور دریا کے پانی کی کھڑی دیواریں اور خشک راستے دیکھ کر بڑے فخریہ انداز میں فوجی افسروں سے مخاطب ہوا۔ اور کہا۔ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۝ (سورہ زخرف آیت نمبر 51)

یہ دریا تو میرے ماتحت چلتے ہیں۔ کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو۔ کہ ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی دریا نے ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیا ہے۔ اِس ظالم کو علم نہیں تھا کہ ابھی چند لمحے بعد وہ اسی دریا میں غرق کر دیا جائے گا۔

برادرانِ محترم! فرعون اپنی فوجوں کے ہمراہ بحرِ قلزم عبور کرنے کیلئے ان راستوں میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا تھا تو دوسرے کنارے پر کھڑے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خیال آیا کہ اب دریا پر دوبارہ عصا ماریں تاکہ دریا کا کھڑا پانی آپس میں مل جائے اور فرعون کا لشکر ہم تک نہ پہنچ سکے۔ اس خیال کے آتے ہی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُغْرَقُوْنَ ○ (سورۃ دخان آیت نمبر 24) اور دریا کو اُسی طرح پہاڑوں کی صورت ساکن چھوڑ دیں۔ بلاشبہ یہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ چنانچہ فرعون اپنے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے دریا میں اترا تو اللہ تعالیٰ نے ساکن پانی کو چلا کر اسے لشکر سمیت تباہ و برباد کر دیا۔

آپ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت' قدرت اور سلطنت کا اندازہ فرمائیں کہ اسی دریا کے پانی کو کھڑا کر کے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لئے خشک راستے بنا دیئے اور پھر اسی دریا کے پانی کو رواں فرما کر فرعون اور اس کے لشکر کو غرق آب کر دیا۔ آیت الکرسی نے بالکل سچ فرمایا کہ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔

﴿عصائے موسیٰ﴾ آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت' اسکے اختیارات کی وسعت اور عصائے موسیٰ کی برکت ملاحظہ فرمائیں کہ یہی عصا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب بحر قلزم کے پانی پر مارا گیا تو بارہ راستے بنا دیئے گئے اور یہی عصا جب حکم الٰہی کے مطابق پتھر کی ایک چٹان پر مارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے پانی کے بارہ چشمے جاری فرما دیئے۔ سبحان اللہ۔

ہوا یوں کہ وادیٔ سینا میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے ہاں پانی کی قلت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے "تقلیل ماء" کی شکایت کی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالی شان میں پانی کے لئے دُعا فرمائی۔ جسے قرآن حکیم اپنے بلیغانہ انداز اور معجزانہ اختصار کے ساتھ یوں بیان فرماتا ہے۔

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ○

(سورۃ اعراف آیت نمبر 160)

﴿ترجمہ﴾ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی جب انکی قوم نے ان سے پانی کا مطالبہ کیا کہ آپ اس چٹان پر اپنا عصا مارو۔ (جونہی انہوں نے چٹان پر عصا مارا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا۔ سبحان اللہ

قرآن مجید فرقان حمید دوسرے مقام پر اس واقعہ کی تفصیل اور اللہ کی اختیارات کی وسعت یوں بیان فرماتا ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ (سورۃ بقرہ آیت نمبر 60)

﴿ترجمہ﴾ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے پانی کی دعا کی تو ہم نے انہیں کہا کہ فلاں پتھر (چٹان) پر اپنا عصا مارو۔ (جب انہوں نے اس پتھر پر ہمارے حکم سے اپنا عصا مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ قبیلوں میں سے ہر ایک نے اپنا گھاٹ جان لیا (اور ہم نے انہیں حکم دیا کہ) اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور (ایک دوسرے کی چیزیں غصب کر کے) زمین میں فساد برپا نہ کرو۔

قرآن عزیز میں بیان کردہ یہ واقعات اس امر کی واضح دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اقتدار آسمانوں، زمینوں، فضاؤں، ہواؤں، پہاڑوں، پتھروں، پانیوں پر بلکہ کائنات کی ہر شئی پر حاوی اور وسیع ہے۔ اور اس کی حکومت اور سلطنت نے تمام جہانوں کو گھیر رکھا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

﴿ابرہہ اور اللہ﴾ اللہ احکم الحاکمین نے اہل جہان کو اپنے اقتدار کی وسعت، اپنے اختیارات کی قدرت اور اپنی کرسی کی طاقت کا یقین دلانے کیلئے قرآن حکیم میں ''اصحاب الفیل'' یعنی ہاتھی والوں کا واقعہ بیان فرمایا ہے اور اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ اصل قوت، طاقت اور شان و شوکت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جسے بچانا چاہے اسے کوئی مار نہیں سکتا اور جس کی ہلاکت و بربادی کا وہ فیصلہ فرمالے اسے تباہی سے کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچا نہیں سکتا۔

یمن کے عیسائی بادشاہ ابرہہ نے اہل عرب کے دلوں سے ''بیت اللہ'' کی عقیدت ومحبت مٹانے کے لئے اپنے دارالحکومت ''صنعاء'' میں بڑا عظیم الشان گرجا تعمیر کروایا۔اس کی زیب وزینت اور آرائش وزیبائش پر بے تحاشا مال خرچ کیا اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اب مکہ مکرمہ میں واقع اَن گھڑے سیاہ پتھروں کے کعبۃ اللہ کے طواف کی بجائے اس گرجا کا طواف کیا جائے اور اس خوبصورت گرجا میں ارکان حج ادا کئے جائیں لیکن عرب کے باشندوں نے ابرہہ کے اس اعلان پر کوئی توجہ نہ دی اور وہ بدستور حرم کعبہ کی زیارت کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے اور بیت اللہ کی زیارت اور طواف کر کے قلبی سکون، طبعی اطمینان اور دِلی راحت حاصل کرتے۔ ابرہہ نے محسوس کیا کہ جب تک رُوئے زمین پر ''بیت اللہ'' موجود ہے۔اس وقت تک میرے تعمیر کردہ خوبصورت گرجے کی طرف لوگوں کا رجحان ہونا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا ''صنعاء'' کا گرجا آباد کرنے، لوگوں کو اس کی طرف مائل کرنے اور عوام کے دلوں میں اس کی عقیدت پیدا کرنے کے لئے ''کعبۃ اللہ'' کا گرایا جانا ضروری ہے۔اس نے اپنے قلب وذہن میں یہ فیصلہ کر لیا کہ مجھے ہر صورت خلیل اللہ کے تعمیر کردہ گھر کو گرانا، اس کا نام ونشان مٹانا اور کعبے کی اینٹ سے اینٹ بجانا ہے۔

اسی دوران ایک واقعہ رونما ہو گیا جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور ابرہہ سخت مشتعل ہو گیا۔ہوا یوں کہ بنی کنانہ کے کسی شخص نے رات کی تاریکی میں گرجا کے اندر رفع حاجت کر دی۔بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ عرب کے چند نوجوانوں نے اس گرجا کو آگ لگانے کی کوشش کی جبکہ بعض سیرت نگاروں اور مفسرین کا خیال ہے کہ چند مسافر رات گزارنے کے لئے اس گرجا کے قریب ٹھہرے۔انہوں نے کھانا پکانے کیلئے آگ جلائی تو آندھی کی وجہ سے چنگاری اڑ کر گرجے میں جا گری۔جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہاں آگ بھڑک اٹھی اور گرجے کا کچھ حصہ جل کر خاک ہو گیا۔ بہر حال ان میں سے کوئی وجہ بھی ہو۔ یا ممکن ہے تینوں وجوہات ہی درست ہوں۔ اس کاروائی سے ابرہہ شدید غصے میں آیا اور اس نے مکہ مکرمہ پر فوری حملہ کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ اس نے ساٹھ ہزار بہادر' نڈر اور جنگجو فوجیوں کا لشکر تیار کیا اور یمن سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کی فوج میں نو یا بارہ ہاتھیوں کا ایک دستہ بھی شامل تھا۔ ابرہہ خود "محمود" نامی ہاتھی پر سوار تھا اور لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔ ہاتھیوں کے ساتھ لے جانے کا مقصد یہ تھا کہ کعبۃ اللہ کے ستونوں کو زنجیریں ڈال کر دوسری طرف سے زنجیریں ہاتھیوں کے پاؤں سے باندھ کر ہاتھیوں کو ہانکا جائے گا تو "رب کا گھر" فوراً زمین بوس ہو جائے گا اور اسے گرانے میں زیادہ وقت صرف نہیں ہو گا۔

جزیرۂ عرب میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ ابرہہ کعبۃ اللہ کو گرانے کے لئے بڑے لشکر کے ہمراہ یمن سے روانہ ہو چکا ہے۔ یمنی سرداروں' عرب رؤساء اور بعض قبائل نے ابرہہ کو روکنے کی کوششیں کیں مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور طائف سے ہوتا ہوا مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ گیا۔ ابرہہ کا لشکر جب مکہ مکرمہ کے قریب خیمہ زن ہوا تو اس کے فوجیوں نے لوٹ مار شروع کر دی اور لوگوں کے اونٹ' بھیڑیں اور بکریاں ہانک کر اپنے پڑاؤ میں لے آئے۔ ان میں مکہ کے سردار اور کعبہ کے متولی اور رسول محترم ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے دو سو اونٹ بھی تھے۔

ابرہہ نے اپنا ایک قاصد مکہ میں بھیجا کہ وہاں کے سردار کو اطلاع کرے کہ ہم اہل مکہ سے جنگ کرنے نہیں آئے بلکہ ہمارا مقصد صرف خانہ کعبہ کو گرانا ہے اگر مکہ کے باشندوں نے ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اگر انہوں نے ہماری مزاحمت کی تو نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ ابرہہ کا قاصد مکہ آیا اور سردار مکہ کا نام و پتہ پوچھتے پوچھتے عبدالمطلب کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گیا اور انہیں ابرہہ کا پیغام پہنچایا- انہوں نے کہا کہ ابرہہ سے جنگ اور مقابلہ کرنے کا نہ ہمارا ارادہ ہے اور نہ ہم میں اس کی ہمت- یہ "اللہ کا گھر" ہے اس کے خلیل کا حرم اور اہل عرب کا کعبہ ہے- اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا محافظ ہے- وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا- اگر اللہ تعالیٰ نے اسے بچانا ہوا تو وہ خود ابرہہ کا راستہ روکے گا- اگر اس نے کوئی رکاوٹ نہ ڈالی تو ہمارے پاس بیت اللہ کو بچانے کا کوئی انتظام نہیں ہے- ابرہہ جانے اور اللہ جانے-

ابرہہ کے قاصد نے سردار عبدالمطلب سے درخواست کی کہ آپ میرے ساتھ ابرہہ کے پاس چلیں اور اس سے مذاکرات کر کے معاملہ طے کر لیں تاکہ مکہ مکرمہ میں کسی قسم کا خون خرابہ نہ ہو- چنانچہ عبدالمطلب اس قاصد کے ہمراہ ابرہہ کے پاس چلے گئے- آپ کی باعظمت' بارعب اور پروقار شخصیت سے ابرہہ بڑا متاثر ہوا اور تخت سے اتر کر آپ کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا- بذریعہ ترجمان گفتگو شروع ہوئی تو باہمی تعاون کے بعد ابرہہ نے کہا - سردار صاحب! فرمایئے کن معاملات پر مذاکرات کا ارادہ ہے- عبدالمطلب نے کہا- آپ کے فوجی میرے دوسو اونٹ ہانک کر لے آئے ہیں- مجھے وہ واپس کر دیجئے -ابرہہ اس بات سے ازحد حیران ہوا- اس نے کہا سردار صاحب! جب میں نے آپ کو پہلی نظر دیکھا تو میرے دل میں آپ کا بڑا احترام پیدا ہوا لیکن آپ کی حقیر درخواست سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے- تمہیں اپنے اونٹوں کا اتنا خیال ہے اور کعبے کا ذرا احساس نہیں- جس کی وجہ سے تم معزز و محترم ہو- مکہ کے رئیس اور کعبہ کے نگران عبدالمطلب نے اس موقع پر ایک تاریخی جملہ کہا جو آج بھی سیرت اور تفسیر کی کتابوں میں محفوظ ہے- فرمایا- اَنَا رَبُّ الْاِبِلِ- میں تو اونٹوں کا مالک ہوں- ان کی حفاظت میری ذمہ داری ہے- اس لئے میں ان کی واپسی کا مطالبہ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں- جہاں تک کعبے کا تعلق ہے تو-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ لِلْبَيْتِ رَبًّا -اس گھر کا بھی ایک مالک ہے-وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اور جس کی وہ حفاظت کرے-دنیا کی کوئی طاقت اس کا ذرہ بھر نقصان نہیں کر سکتی-

ابرہہ نے بڑے غرور' فخر اور تکبر سے کہا- اب اس گھر کو ملیا میٹ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا -عبدالمطلب نے کمال بے نیازی سے فرمایا-"اسے گرانے والا جانے اور بچانے والا جانے" اور واپس آ کر مکہ میں اعلان کروا دیا کہ تمام لوگ مکہ خالی کر کے قریبی پہاڑیوں پر چلے جائیں تا کہ یمنی لشکر ان کا کوئی نقصان نہ کر سکے- جب شہر خالی ہو گیا تو عبدالمطلب اپنی قوم کے رئیسوں کو ساتھ لے کر کعبہ مشرفہ کے پاس آئے اور بیت اللہ کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر بڑی عاجزی اور انکساری سے دربارِ خداوندی میں عرض کیا-

لَاهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ ------رَحْلَه' فَامْنَعْ حِلَالَكَ

اے اللہ! ہر بندہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے حرم پاک کی حفاظت فرما-

لَايَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ --------وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكَ

کل ان کی صلیب اور ان کی قوتیں تیری قوت پر غالب نہ آ جائیں-

اِنْ كُنْتَ تَارِكُهُمْ وَقِبْ-------لَتَنَا فَاَمْرٌ" مَابَدَالَكَ

اگر تو انہیں اور ہمارے قبلے کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہتا ہے تو جیسے تیری مرضی ہو ویسے کر-(سیرۃ ابن ہشام مترجم صفحہ 78 جلد 1)

اِس دعا' التجا اور استدعا کے بعد عبدالمطلب بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑوں پر چلے گئے اور کعبے کو اللہ کے سپرد کر کے وہاں پناہ گزیں ہو گئے-

دشمنانِ کعبہ کا انجام اگلے دن صبح ابرہہ نے اپنی فوج کو بیت اللہ پر چڑھائی کا حکم دیا-جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا کہ سب سے بڑے ہاتھی کا نام "محمود" تھا-جس پر ابرہہ سوار تھا- جب اس ہاتھی کو مکہ مکرمہ کی طرف پیش قدمی کے لئے ہانکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تو وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ ہاتھی بان نے اسے مار کر اور کچوکے دے کر اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اگر کسی دوسری طرف چلنے کا اشارہ کیا جاتا تو فوراً اس طرف چلنے لگتا۔ مگر جونہی مکہ مکرمہ کی طرف چلانے کی کوشش کی جاتی تو وہ زمین کے ساتھ لگ جاتا اور چلنے سے انکار کر دیتا۔

اِن حالات میں رب العزت نے خلیل اللہ کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے اپنے گھر کو کیسے بچایا۔ کس طرح کعبہ مشرفہ کی حفاظت فرمائی اور بیت اللہ کی عزت، عظمت اور حرمت کا سکہ کیسے لوگوں کے دلوں پر بٹھایا۔ اور کعبۃ اللہ کے دشمن ابرہہ کو لشکر سمیت کس طرح تباہ و برباد فرمایا۔ آیئے اس کی تفصیلات قرآنی آیات سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمانِ ربانی ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ ○ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ○

﴿ترجمہ﴾ کیا آپ نے غور نہیں فرمایا کہ آپ کے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے مکروفریب کو ناکام نہیں بنا دیا۔

ابرہہ اور اس کے لشکر جرار کے حملے کو پسپا کرنے اور ناکام بنانے کیلئے خالق کائنات نے جو جوابی کاروائی کی اس کی حقیقت بھی قرآن حکیم نے واضح فرمائی ہے کہ۔ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْض۔ کو اپنے گھر کی حفاظت کے لئے کسی غیر معمولی اور بہت بڑی طاقت اور قوت کو استعمال نہیں کرنا پڑا بلکہ اس ذات قدیر و علیم نے چھوٹے چھوٹے پرندوں کے چند غول بھیج دیئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ملتے ہی ساحل سمندر کی طرف سے اُمڈ پڑے اور چند لمحوں کی سنگ باری سے اس لشکر کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہس نہس کر دیا۔ فرمانِ خداوندی ہے۔

اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ○ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ○

﴿ترجمہ﴾ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر کو ناکام نہیں بنایا اور ان پر ہر طرف سے پرندوں کے غول بھیج دیئے۔

ان پرندوں کو خدائی اسلحہ خانہ سے مسلح کر کے بھیجا گیا تھا وہ اپنے پروں اور چونچوں میں چھوٹے چھوٹے سنگریزے اٹھائے ہوتے تھے۔ وہ اڑتے ہوئے آئے اور آنِ واحد میں سارے لشکر پر چھا گئے اور حکم الٰہی کے مطابق ایک ایک سوار پر اک ایک سنگریزہ پھینکا۔ مسور کے دانے یا چنے کے برابر کا یہ پتھر ابرہہ کے فوجیوں کی فولادی زِرہوں کو چیرتا ہوا ان کے جسموں سے پار ہوتا ہوا اور ان کی سواری کے جانوروں کو چھلنی کرتا ہوا زمین میں دھنس جاتا تھا۔

ان پرندوں کی طرف سے گرایا جانے والا دہ چھوٹا سا پتھر جس کسی کو لگتا اس کے جسم پر فوراً پھوڑے نکل آتے۔ ان سے خون اور پیپ بہنا شروع ہو جاتی اور درد کی شدت کے ساتھ اس کے جسم کا گوشت گل سڑ کر زمین پر گرنے لگتا' استغفر اللہ۔

پرندوں کی اس ناگہانی اور اچانک سنگ باری اور اس کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے فوری اثرات نے ان کے اوسان خطا کر دیئے۔ پوری فوج بدنظمی' افراتفری اور بدحالی کا شکار ہو گئی اور بھگدڑ کی وجہ سے بعض لوگ پاؤں تلے کچلے گئے۔ ابرہہ کی فوج کا اکثر حصہ تو وادیٔ محسّر میں ہی تباہ و برباد ہو گیا۔ چند لوگ واپس صنعاء یمن پہنچے مگر ان کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ جسم پھوڑوں سے بھرے ہوئے پھوڑوں سے بدبودار پیپ رَواں اور ہاتھوں کی انگلیاں اور جسم کے کئی دوسرے اعضاء کٹ کٹ کر زمین پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر رہے تھے۔ ان واپس آنے والوں میں ''ابرہہ'' بھی تھا۔ جو گل سڑ کرنا کارہ ہو چکا تھا اور اس کے جسم کا گوشت آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرتا تھا۔ یہاں تک ایک دن سینہ گل جانے کی وجہ سے پھٹ گیا اور اس طرح کعبے کو گرانے کیلئے جانے والا اپنے عبرتناک انجام کو پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○ (سورہ فیل)

﴿ترجمہ﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ہر سمت سے ان پر پرندوں کے ڈار بھیج دیئے' جو ان پر کنکر کی پتھریاں برساتے تھے۔ پس ان کو کھایا ہوا چارہ بنا دیا۔

اِس واقعہ عجیبہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ کائنات میں اصل قوت اور طاقت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ وہ بچانے پہ آئے تو ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں بچالے' موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے دریا کی تیز موجوں کو پہاڑوں کی طرح ساکن و جامد فرما دے اور یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکال لے اور اگر مارنے' ہلاک کرنے اور تباہ کرنے پہ آئے تو پرندوں سے ابرہہ اور اس کی فوج کو غارت فرما دے۔ آیت الکرسی میں اللہ کریم کی اسی قوت' طاقت اور سلطنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمانوں اور زمین کو اپنی لپیٹ اور گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

﴿لازوال اقتدار﴾ حضرات محترم! اللہ تعالیٰ کا اقتدار اس کے اختیارات اور اسکی قدرت ازلی' ابدی اور دائمی ہے۔ اس کی کوئی صفت عارضی' فانی اور وقتی نہیں ہے۔ انسان قرآنی آیات' احادیث مبارکات' تاریخی واقعات کے علاوہ اپنے گردونواح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہونے والے تغیرات پر غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے اقتدار کی وسعت کے بارے میں اس کا ایمان مضبوط، یقین پختہ اور اعتماد راسخ ہوگا۔

شاعرِ حقیقت شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شاعرانہ زبان میں اللہ تعالیٰ کے اِقتدارِ اعلیٰ، اختیارات واسعہ اور قدرت کاملہ کو یوں بیان فرمایا ہے کہ ۔

ہر چیز تے قادر قدیر ہیں توں جو چاہیں سو کر کے دکھا دیتا ایں
پانی اتے زمین کھلیار دیتاں ایں تھماں باجھ اَسمان ٹکا دیتا ایں
کرن لئی آرام توں بندیاں دے دن ختم کر کے رات پاء دیتاں ایں
ایسے طرح ضرورت دے تحت مڑ کے فیر رات چوں دن چڑھا دیتاں ایں
بند کوٹھری وِچ مریم واسطے توں بِکتے میوے بے رُتے پہنچا دیتاں ایں
میں قربان تیریاں قدرتاں توں کدی ایہو جے چکر چلا دیتاں ایں
جس دریا توں موسیٰ نوں پار کرنا ایں اوہدے وِچ فرعون ڈبا دیتاں ایں
کوئی کم ہووے کرنا ہووے سئی توں ناممکن نوں ممکن بنا دیتاں ایں
بنا باپ دے عیسیٰ نوں کر پیدا کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر سمجھا دیتاں ایں
بچے جمدے کدے نئیں بولدے نے پر توں ایسے وی ڈھوڈھکاں دیتاں اے
حضرت یوسف تے جدوں الزام اوندا دُدھ چنگھدا بچہ بلا دیتا ایں!
مائی عائشہ تے جدوں بہتان لگدا اے اوددوں آپ شہادتاں چاء دیتاں ایں
بڑے بڑیاں دے توڑ غرور دیتاں ایں آکڑ خاناں دی آکڑ گوا دیتاں ایں
ابرہہ کافر جد کعبے نوں ڈھان آوندا اے ابابیلاں نوں حکم سنا دیتاں ایں
اوہ چُنجاں چوں کنکریاں کیردے نے توں اوہناں دے بم بنا دیتا ایں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبے تائیں کوئی ضعف نئیں پہنچدا اے ابرہہ کافر دا بیڑہ بٹھا دیناں ایں

تیری صفت تے ماکا مکنی نئیں

میں اپنی گل مکا دیناں ایں

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ ۔۔ اللہ کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی اور محیط ہے۔

ربّ العالمین کے حضور دردمندانہ دُعا ہے کہ وہ ہمیں عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے ۔ اور رسول مکرمؐ نبی معظمؐ رحمت مجسم جناب محمد ﷺ مصطفی کا فرمانبردار بنائے ۔ آمین ۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی مقبول عام تصانیف

خطبات سورۃ یوسف Rs 170

خطبات سورۃ نور Rs 250

خطبات سورۃ مریم Rs 150

خطبات سورۃ فاتحہ Rs 200

خطبات سورۃ یٰسین Rs 130

خطبات سیرت مصطفیٰ ﷺ Rs 180

خطبات سورۃ کہف Rs 200

انوارِ رمضان Rs 40

خطبات آیت الکرسی Rs 180

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 11

وہ تھکتا نہیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔

﴿ترجمہ﴾ اور اُس (اللہ تعالیٰ) کو ان دونوں (آسمان و زمین) کی حفاظت تھکاتی نہیں ہے۔

تعریفات ربانی اور تحمیدات رحمانی کے بعد ریت کے ذرّات' بارش کے قطرات اور رب العزت کی تمام مخلوقات سے زیادہ درود و سلام سیّد البشر' ساری کائنات کے راہبر' امام المرسلین' خاتم النبیین' رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر۔ جنہیں رب السماوات والارض نے اپنی توحید کا مبلغ اعظم بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور تمام توحید پرستوں کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرات محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے آیت الکرسی کی تشریحات اور توضیحات کا آج گیارہواں خطبہ جمعہ ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس مقدس آیت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' الوہیت اور اس کی عبادت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نو دلائل و براہین بیان کیے گئے ہیں- اور انسانوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جس ذات میں یہ خصوصیات' امتیازات اور اعزازات پائے جائیں- صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے- جس میں یہ خصائص' فضائل اور محاسن نہ پائے جائیں- اس کی عبادت کسی صورت' کسی حال اور کسی وقت بھی جائز نہیں ہے- کیونکہ معبود وہ ہوتا ہے-

- جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہو-
- اسے کبھی نیند اور اُونگھ نہ آتی ہو-
- آسمانوں اور زمین کے اختیارات کا مالک ہو-
- اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے حضور سفارش نہ کر سکے-
- لوگوں کے پہلے اور پچھلے حالات سے پوری طرح باخبر یعنی عالم الغیب ہو-
- اپنے علم میں سے جسے جتنا چاہے عطا فرما دینے پر قادر ہو-
- اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین اور جو انکے درمیان ہے ہر چیز پر حاوی ہو-
- زمین و آسمان کی حفاظت اسے تھکاوٹ میں مبتلا نہ کرتی ہو-
- جو ہر چیز کا خالق ہو اور اس کا خالق کوئی نہ ہو-
- جس کا ہر کوئی محتاج ہو اور اسے کسی کی احتیاج نہ ہو-
- زمین و آسمان کی حفاظت اسے تھکاوٹ میں مبتلا نہ کرتی ہو-

میں یہ بات علیٰ وجہ البصیرت' ببانگِ دُہل' علیٰ الاعلان' بلا خوف تردید اور اللہ رب العزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان امتیازات اور خصوصیات کا بلا شرکت غیرے مالک صرف اللہ رب العزت ہے- اسلئے ہماری عبادت کا مستحق بھی اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے- چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ذات اور ہستی میں یہ اوصاف جمع نہیں ہو سکتے- اسلئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ذات' ہستی' جن' فرشتے اور انسان کی عبادت جائز نہیں ہے- اللہ تعالیٰ کے ان خصائص جلیلہ اور اوصاف حمیدہ میں سے ایک اہم وصف "وَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا '' آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے- اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مبین کے ساتھ ہماری کامل محبت کو مقبول و منظور فرمائے- آمین-

﴿مدبر کائنات﴾ اللہ رب العالمین ہی ساری کائنات کا متصرف' مدبر اور مقتدر ہے- یعنی کائنات کے نظام کو پیدا کرنے والی اور اسے چلانے والی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے- وہ عظیم قدرت اور کمال قوت کا مالک ہے- نظامِ کائنات چلانے میں اسے کوئی دشواری' دقت اور پریشانی لاحق نہیں ہوتی اور اتنے وسیع وعریض انتظامات سنبھالنے اور چلانے سے اسے کوئی اکتاہٹ اور تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی- عرب کے بعض مشرکین اس امر پر حیرت اور تعجب کا اظہار کیا کرتے تھے کہ اتنے وسیع سلسلہء کائنات کی حفاظت اور نگرانی اکیلا اللہ تعالیٰ کیسے کرسکتا ہے؟ انکے خیال میں آسمان و زمین کے نظام کو مناسب انداز میں چلاتے چلاتے اللہ تعالیٰ تھک جاتا ہوگا اور پھر اسے اپنی مدد اور معاونت کیلیے معاونین اور شرکاء کار کی ضرورت پڑتی ہوگی- آیت الکرسی میں مشرکین کی اسی غلط فہمی' گمراہی اور ضلالت کی تردید کی گئی ہے- اور واضح کیا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے اپنی مملکت کا انتظام اپنے غیر محدود علم اور لامحدود اقتدار و اختیارات کی وجہ سے قطعاً مشکل اور دشوار نہیں ہے- اسے آسمان و زمین کی حفاظت ذرہ بھر بوجھ محسوس نہیں ہوتی اور تدبیر کائنات کے باعث اسے کوئی تھکاوٹ نہیں ہوتی ہے- وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا - اور اللہ تعالیٰ کو زمین و آسمان کی حفاظت' نگہداشت اور نگرانی تھکاوٹ میں مبتلا نہیں کرتی - امام المفسرین علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کے اس جملے کی بڑی عمدہ تشریح فرمائی ہے کہ-

''وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا '' اَیْ لَا یُثْقِلُہٗ وَلَا یُکْرِثُہٗ حِفْظُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِمَا وَمَنْ بَیْنَھُمَا بَلْ ذٰلِکَ سَھْلٌ '' عَلَیْہِ یَسِیْرٌ '' لَدَیْہِ-'' اور ان دونوں کی حفاظت' اسے نہیں تھکاتی-'' کا مفہوم یہ ہے کہ آسمان و زمین اور ان میں موجود اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے درمیان کی تمام اشیاء کی حفاظت ونگرانی اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی بوجھ اور مشکل نہیں ہے۔ بلکہ یہ کام اس کیلئے بڑا آسان اور معمولی بات ہے۔ وَهُوَ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ اَلرَّقِيْبُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ ۔ اور اس کی ذات ساری مخلوق کے اعمال کی نگران اور تمام چیزوں پر نگہبان ہے۔ فَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ" وَلَا يَغِيْبُ عَنْهُ شَيْءٌ" ۔ پس اس سے کوئی چیز مخفی اور کوئی شیء غائب نہیں ہے۔ وَالْاَشْيَاءُ كُلُّهَا حَقِيْرَةٌ" بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاضِعَةٌ" ذَلِيْلَةٌ" صَغِيْرَةٌ" بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ مُحْتَاجَةٌ" فَقِيْرَةٌ" ۔ تمام مخلوقات اس کے سامنے حقیر، معمولی، عاجز، پست محتاج اور فقیر ہیں۔ وَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ الْفَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ ۔ اور وہ سب سے بے نیاز اور لائق تعریف ہے اور جو چاہے کرنے والا ہے۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۔ وہ اپنے کاموں کے متعلق کسی کو جوابدہ نہیں اور تمام مخلوق اسے جوابدہ ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ اَلْحَسِيْبُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ الرَّقِيْبُ ۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور ہر ایک سے حساب لینے والا نگہبان ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ 310 جلد اول)

آیت الکرسی کے اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور قدیر ہے۔ وہی مالک ومختار ہے۔ ساری کائنات پر اُسی کی حاکمیت اور اقتدار ہے۔ وہی کائنات کی تدبیریں کرنیوالا اور جہان کے نظام کو چلانے والا ہے۔ وہ اکیلا ہی تمام کائنات کا منتظم اور منصرم ہے۔ آسمان وزمین کے نظام کی تدبیر، حفاظت اور نگرانی اس پر ذرّہ بھر بوجھ نہیں ہے۔ اسے کسی کی مدد، معاونت اور نصرت کی ضرورت نہیں ہے۔ ساری کائنات اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ آسمان وزمین کے انتظام و انصرام سے تھکتا اور اُکتاتا نہیں ہے۔ اُسے آرام کرنے کی حاجت اور کام کو تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اتنی قوتوں، طاقتوں اور اختیارات کا واحد مالک ہے اور اس سارے نظام کو چلانے سے کبھی بھی اُکتاتا اور تھکتا نہیں ہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اُسی کا حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے - اس ہی سے مانگا جائے - اسے ہی حاجت روا اور مشکل کشا مانا جائے - اسے ہی دافع البلاء گردانا جائے - اُسی سے اولاد طلب کی جائے - اُسی سے رزق کا سوال کیا جائے - اُسی سے شفاء کا مطالبہ کیا جائے اور اسی کے حضور جبین نیاز کو جھکایا جائے - کیونکہ - لَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا - اسے آسمان وزمین کی حفاظت تھکاتی نہیں ہے -

چند بڑے کام کام کر کے تھک جانا اور آرام کی طلب اور خواہش کرنا انسانی کمزوری اور بشری ضرورت ہے - کوئی شخص چاہے علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور نیکی و پرہیزگاری کے کتنے بڑے منصب پر فائز کیوں نہ ہو - وہ بھی تھکاوٹ محسوس کرتا اور آرام کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے - یہ حقیقت أظہر من الشمس ہے کہ

- اولیاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- اصفیاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- ازکیاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- اتقیاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- صلحاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- شرفاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- زعماء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- علماء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- حکماء کام کر کے تھک جاتے ہیں -
- فضلاء کام کر کے تھک جاتے ہیں -

اور ------ انبیاء کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں - مگر اللہ تعالیٰ کسی صورت اور کسی حال میں بھی تھکتا اور اُکتاتا نہیں ہے -

- وہ سب کو سلاتا ہے مگر خود نہیں سوتا -
- وہ سب کو کھلاتا ہے مگر خود نہیں کھاتا -
- وہ سب کو پلاتا ہے مگر خود نہیں پیتا -
- وہ سب کو تھکاتا ہے مگر خود نہیں تھکتا -

انسان تو چھوٹے چھوٹے معمولی کام کر کے تھکاوٹ محسوس کرنے لگتا ہے - مگر اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی تخلیق - بارش کے نزول - فصلات و باغات کے اُگانے - تمام ضرورت مندوں کی حاجات پوری کرنے - تمام انسانوں کی دعاؤں کو سننے اور قبول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے -- بحر و بر میں انسان کی رہنمائی کرنے -- دن اور رات کے نظام کو چلانے -
سورج اور چاند کے طلوع وغروب کے نظام کی نگرانی کرنے اور ساری کائنات کو ایک
مضبوط اور مستقل پروگرام کے مطابق چلانے جیسے عظیم کام کرنے اور مسلسل کرتے
رہنے کے باوجود تھکتا اور اُکتاتا نہیں ہے -قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اللہ تعالی
نے بڑے بڑے کاموں کا تذکرہ کر کے اپنے خالق و مالک اور معبودِ برحق ہونے کا
اِعلان فرمایا ہے-

میں فی الوقت تفصیل میں جائے بغیر کتاب الٰہی کے بیسویں پارے
کی ابتدائی آیات اور ان کے ترجمے پر اکتفا کرتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ
تعالی اتنے بڑے بڑے کام کرنے کے باوجود تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوتا لہذا اسی کا حق
ہے کہ صرف اس ہی کی عبادت کی جائے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے -
فرمانِ ربانی ہے-

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ط مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ
هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ (سورۃ نمل آیت نمبر 60)

﴿ترجمہ﴾ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو- اور تمہارے لئے آسمان سے
پانی برسایا- جس سے ہم نے پُر بہار باغات اُگائے- ان باغات کے درختوں کا اُگانا
تمہارے اختیار میں نہیں تھا- کیا اللہ تعالی کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ
لوگ (جو اللہ تعالی کے شریک بناتے ہیں) نا اِنصافی کرنے والے ہیں-

اس آیت کریمہ اور اس کے بعد کی چند آیات مبارکات میں اللہ
تعالی نے اپنی قدرت کاملہ رحمت واسعہ ربوبیت عامہ اور توحید و یکتائی کے ایسے دلائل
بیان فرمائے ہیں- جو عام فہم اور ہر ایک کو نظر آنے والے ہیں- مثلاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان اور زمین کی تخلیق کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے اتنے بڑے آسمان اور اتنی وسیع زمین کی تخلیق میں کسی انسان، فرشتے، جن یا کسی دوسری مخلوق کی مدد حاصل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے بارش کی صورت میں پانی نازل فرماتا ہے۔ اس کے حکم اور اجازت کے بغیر بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گر سکتا۔

آسمان سے گرنے والے بارشی پانی کو زمین اپنے اندر جذب کرتی ہے تو اس کی قوت روئیدگی اپنا کام شروع کر دیتی ہے، جس سے فصلات، باغات، پھل اور پھول دار درخت اور جانوروں کیلئے گھاس اور چارہ وغیرہ اُگتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی کمال قدرت سے اپنی تمام مخلوقات کی غذا اور خوراک کا بندوبست فرماتا ہے۔

یہ خالق کائنات کا تخلیق کردہ ایسا جامع نظامِ ربوبیت ہے کہ اس نے اپنی زمینی، آبی، خاکی، فضائی، ہوائی مخلوقات اور تمام جاندار اشیاء کی روزی کا اِنتظام فرما رکھا ہے اور ربّ العالمین کے وضع کردہ اس نظام میں کوئی اسکا شریک، مددگار اور معاون نہیں ہے۔ وہ خالق ارض وسماء اتنے عظیم الشان کام کرتے ہوئے کسی قسم کی تھکاوٹ اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا لہٰذا اُسی کا استحقاق ہے کہ اُسکی عبادت کی جائے اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنایا جائے۔ آگے فرمایا۔ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ نمل آیت نمبر 61)

﴿ترجمہ﴾ بھلا زمین کو جائے قرار کس نے بنایا ہے؟ اور اس نے زمین کے اندر نہریں بنائیں اور اسی نے زمین (کو ہچکولوں سے بچانے) کیلئے پہاڑ بنائے اور اسی نے دو سمندروں کے درمیان ایک پردہ (حد فاصل) بنا دیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھ توجیہات اس آیت مبارکہ کی تفسیر و توضیح کرتے ہوئے نامور محقق اور معروف مفسر مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے جائے قرار ہونے کی چھ عمدہ توجیہات بیان فرمائی ہیں۔ ہم انہیں کے الفاظ کو من وعن نقل کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں۔

''اس ایک جملہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی کئی قدرتیں سمٹ کر آ گئی ہیں۔ یہ بات تو ہزار سال پہلے انسان کے علم میں آ چکی تھی کہ ہمارا یہ عظیم الجثہ کرہ زمین گول ہے اور فضائے بسیط میں معلق ہے۔ زمین کا اکثر حصہ سمندر ہے اور زمین کے گول ہونے کے باوجود پانی اس سے گر نہیں جاتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر کرہ سماوی کی طرح ہماری زمین میں بھی کشش ثقل موجود ہے۔ جس کی وجہ سے اشیاء زمین پر از خود گر تو سکتی ہیں مگر خود بخود کسی طاقت کے استعمال کے بغیر اوپر اٹھ نہیں سکتیں ماسوائے گیسوں اور آبی بخارات کے کہ ان کا کرہ ہی زمین سے اوپر ہے۔ اگر کوئی گیس جو عام ہوا سے ہلکی ہوگی زمین سے بھی نکلے گی تو از خود اوپر اٹھ جائے گی۔ یہ عجائبات ہی کیا کم تھے کہ اب مزید علم ہیئت کی تحقیقات نے ان عجائبات میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ مثلاً ایک یہ کہ ہماری زمین سورج کے سامنے رہتے ہوئے اپنے محور کے گرد تقریباً ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے اور اس کا چکر ایک دن رات یا ۲۴ گھنٹوں میں پورا ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ ہماری زمین سورج سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہے اور اس کے گرد بھی ایک سال میں ایک گردش پوری کرتی ہے گویا سورج کے گرد اس کی رفتار چھیاسٹھ ہزار چھ سو میل فی گھنٹہ ہے۔ ان دونوں قسم کی گردشوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس قدر جکڑ رکھا ہے کہ ہم محسوس تک نہیں کر سکتے اور آرام سے اس پر چلتے پھرتے اور زندگی بسر کرتے ہیں۔ زمین کے جائے قرار ہونے کا ایک مفہوم یہ ہوا اور صحیح احادیث میں وارد ہے کہ ہماری زمین پہلے ان گردشوں کی وجہ سے ہچکولے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے مختلف اطراف میں پہاڑ ایسی مناسبت سے رکھ دیئے کہ ہچکولے کھانا بند ہوگئی اور انسان اور دوسری تمام اشیاء کے لئے جائے قرار بن گئی۔ اس کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ اگر زمین ہمیشہ سورج کے سامنے رہتی تو زمین کے نصف حصہ پر تو ہمیشہ دن ہی چڑھا رہتا اور باقی نصف پر ہمیشہ رات ہی رہتی۔ اس طرح پوری کی پوری زمین نباتات اور سب جانداروں کے لئے بالکل ناکارہ ثابت ہوتی۔ اس لئے کہ نباتات اور جانداروں کی زندگی اور نشوونما کے لئے جیسے دن کی ضرورت ہے ویسے ہی رات کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر رات اور دن کا نظام قائم فرما کر اسے تمام مخلوق کے لئے جائے قرار بنا دیا اور اس کا چوتھا پہلو یہ ہے کہ زمین سے سورج کا فاصلہ اگر موجودہ فاصلہ سے کم ہوتا تو تمام مخلوق گرمی کی شدت اور تپش سے مرجھا جاتی اور بالآخر ختم ہو جاتی اور اگر یہ فاصلہ زیادہ ہوتا تو اتنی زیادہ سردی ہوتی کہ تمام تر مخلوق سردی سے ٹھٹھر جاتی اور بالآخر تباہ یا ہلاک ہو جاتی۔ اس طرح بھی یہ زمین مخلوق کے لئے جائے قرار نہ بن سکتی تھی۔ اس کا پانچواں پہلو یہ ہے کہ ہماری زمین سورج کے گرد ۲/۱ ۶۶ ڈگری درجے کا زاویہ بناتے ہوئے گھوم رہی ہے۔ جس سے ایک تو دن اور رات کے اوقات میں بتدریج تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی دن بڑے ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور راتیں بتدریج چھوٹی ہوتی جاتی ہیں اور کبھی اس کے برعکس معاملہ شروع ہو جاتا ہے پھر اس بناء پر موسموں میں تبدیلی آتی ہے اور کبھی موسم گرما ہوتا ہے' کبھی سرما' کبھی بہار' کبھی خزاں اور کبھی برسات اور ان موسموں کا مختلف قسم کی اجناس' غلے اور پھل دار درختوں کے پیدا ہونے' ان کی نشوونما اور فصلوں اور پھلوں کے پکنے سے گہرا تعلق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ نظام قائم نہ فرماتے تو پھر اس زمین پر بسنے والوں کے لئے خوراک کا مسئلہ نہایت پریشان کن صورت اختیار کر سکتا تھا۔ اس صورت میں یہ زمین ہمارے لئے جائے قرار نہیں بن سکتی تھی اور اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا پہلو یہ ہے کہ ہماری زمین سے اوپر پانچ چھ سو میل کی بلندی تک کثیف ہوا کا کرہ بنا کر زمین کو آفات سماوی یا فضائی سے محفوظ بنا دیا گیا ہے۔ موجودہ تحقیق کے مطابق تقریباً دو کروڑ شہاب ثاقب روزانہ ۳۰ میل فی سیکنڈ کی برق رفتاری سے ہماری زمین کا رخ کرتے ہوئے گرتے ہیں۔ جب وہ اس کرہ ہوائی میں پہنچتے ہیں تو انہیں آگ لگ جاتی ہے اور وہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر بعض اوقات کوئی بڑی زیادہ جسامت والا شہاب زمین پر گر بھی پڑتا ہے اور زمین میں گہرا گڑھا ڈال دیتا ہے۔ لیکن ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ عام حالات میں ہم ان سے محفوظ رہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ زمین کے گرد کرہ ہوائی کا یہ نظام نہ فرماتے تو زمین کبھی محفوظ جائے قرار نہیں بن سکتی تھی۔ غرضیکہ اس مسئلہ کے اتنے زیادہ پہلو ہیں کہ جتنا بھی ان میں غور کیا جائے مزید پہلو سامنے آتے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس نظام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور معبود کا بھی کچھ دخل ہے خواہ یہ دخل کتنا ہی معمولی ہو؟ اور اگر اس سوال کا جواب نفی میں ہے تو پھر دوسروں کو اس کی عبادت میں کیسے شریک بنایا جا سکتا ہے؟

نہروں سے مراد تمام ندی' نالے' نہریں اور دریا وغیرہ ہیں انہیں ایک تو بارش سے پانی مہیا ہوتا ہے بارش کا کچھ پانی زمین اپنے اندر جذب کر لیتی ہے باقی زائد پانی ندی نالوں کی طرف رخ کر لیتا ہے۔ اور ان کا سب سے بڑا منبع پہاڑ اور پہاڑوں کے درمیان چشمے ہیں سردیوں میں پہاڑوں پر برف جم جاتی ہے جو گرمیوں میں پگھل کر پہلے ندی نالوں کی اور پھر دریاؤں کی صورت اختیار کر لیتی ہے یا یہ پانی پہلے سے بنے ہوئے ندی نالوں کا رخ اختیار کر لیتا ہے۔ انہیں کے ذریعہ ان علاقوں میں سیرابی ہوتی ہے جہاں بارش کم ہوتی ہے یا وقت پر نہیں ہوتی۔ اور نہروں کا بالخصوص ذکر اس لئے فرمایا کہ تمام نباتات اور جانداروں کی زندگی اور نشوونما کا دار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومدار پانی پر ہے۔ ہوا کے بعد پانی ہی ایسی اہم چیز ہے جس کے بغیر کوئی چیز اپنی زندگی باقی نہیں رکھ سکتی۔ (تیسیر القرآن صفحہ 398,397 جلد سوئم)

سچ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کہ۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾ بھلا کس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر نہریں بنائیں اور اس کیلئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان رکاوٹ بنا دی۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

جو رب العالمین اتنے وسیع و عریض نظام کو اکیلا چلا رہا ہے۔ ہمہ وقت اور مسلسل چلا رہا ہے اور اتنے بڑے نظام کو صحیح طور پر چلانے میں اسے کوئی دشواری دِقت اور رُکاوٹ پیش نہیں آتی۔ نیز وہ ہزاروں سال سے ان اُمور کی انجام دہی سے اُکتاتا اور تھکتا بھی نہیں ہے۔ صرف اُسی کا حق ہے کہ اسکی عبادت کی جائے کیونکہ۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ اور وہ زمین و آسمان کے نظام کی حفاظت سے تھکتا نہیں ہے۔

﴿**فریاد رس کون؟**﴾ سورۃ نمل کی اگلی آیت کریمہ نے "مسئلہ اِلٰہ" کی حقیقت مزید نمایاں اور عیاں فرما دی کہ۔ اے انسانوں تم غور کرو۔ سوچو اور اللہ تعالیٰ کے سوال کا جواب دو کہ۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (سورۃ نمل آیت نمبر 62)

﴿ترجمہ﴾ بھلا کون ہے جو مجبور و لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارے۔ اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کے جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ ہے۔ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہر وقت، ہر کسی کی، ہر حالت میں، ہر ضرورت پوری کرنا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی شان اور اسی کے اختیار میں ہے۔ وہی ہر ایک کا فریادرس، حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ اور وہ ایسی بے مثال ذات ہے جو اس سارے نظام کو اکیلا چلانے میں تھکتا نہیں اور نہ آرام کی ضرورت محسوس کرتا ہے کیونکہ آرام غفلت کی علامت ہے اور اگر ایسا ہوتا تو۔

- سیدنا آدم علیہ السلام کی دُعائیں کون سنتا؟۔
- جناب نوح علیہ السلام کی التجائیں کون سنتا؟۔
- سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی صدائیں کون سنتا؟۔
- جناب موسیٰ علیہ السلام کی پکاریں کون سنتا؟۔
- جناب زکریا علیہ السلام کی تمنائیں کون پوری کرتا؟۔
- سیدنا یعقوب علیہ السلام کی آہیں کون سنتا؟۔
- جناب یوسف علیہ السلام کو جیل سے رہا کون کرواتا؟۔
- اُن کی عزت وآبرو کی حفاظت کون فرماتا؟۔

اگر ربّ العزت تھک کر آرام کر رہا ہوتا تو۔

- سیدنا یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے کون نکالتا؟۔
- جناب عیسیٰ علیہ السلام کو سولی سے کون بچاتا؟۔
- رسولِ محترم ﷺ کی ہجرت کی رات حفاظت کون فرماتا؟۔
- سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کی فریادرسی کون کرتا؟۔
- میدانِ بدر میں فرشتے کون بھیجتا؟۔
- میدانِ اُحد میں آپ ﷺ کو دُشمن کے نرغے سے کون چھڑاتا؟---اور--

اگر ربّ کریم تھک جاتا تو-----

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کو غالب کون کرتا؟

یہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو ہر وقت جاگتا ہے۔ بیدار ہے۔ تھکاوٹ سے دُور اور ہر وقت مستعد اور مقتدر ہے۔ اُسے جب بھی کوئی پکارتا ہے۔ وہ اس کی پکار کو سنتا' قبول فرماتا اور ہر ضرورت مند کی حاجات کو پوری فرماتا ہے۔

آپ حضرات کو درجنوں بار اس امر کا تجربہ ہوا ہوگا کہ آپ مسئلہ پوچھنے یا کسی کام کی غرض سے حضرت صاحب' مولانا صاحب' مفتی صاحب' پیر صاحب' بزرگ صاحب' ولی صاحب' امام صاحب' خطیب صاحب یا کسی بھی انسان کے پاس گئے۔ دروازے پر دستک دی اور پوچھنے پر بتایا کہ مجھے فلاں صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ تو اندر سے جواب دیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب' رات جلسہ سے لیٹ آئے ہیں' تھکے ہوئے ہیں' آرام کر رہے ہیں' سو رہے ہیں۔ آپ ٹھہر کر تشریف لائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ۔

- خطیب' خطبہ دے کر تھک جاتا ہے۔
- مقرر' تقریر کر کے تھک جاتا ہے۔
- مدرس' پڑھا کر تھک جاتا ہے۔
- دکاندار' دکانداری کر کے تھک جاتا ہے
- مسافر' سفر کر کے تھک جاتا ہے۔
- کارخانہ دار' حساب کر کے تھک جاتا ہے
- مزدور' مزدوری کر کے تھک جاتا ہے۔
- کلرک' دفتری کام سے تھک جاتا ہے
- افسر' نگرانی کر کے تھک جاتا ہے۔
- ملازم' اپنے مفوضہ کام سے تھک جاتا ہے

الغرض' ہر شخص' ہر انسان' ہر عورت اور ہر مرد بلکہ جانور وغیرہ بھی کام کر کے تھک جاتے اور آرام کے خواہش مند و طلب گار ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسی بے مثل و بے مثال ذات ہے جو ہر وقت جاگنے' ہمہ وقت بیدار رہنے اور پوری کائنات کے نظام کو چلانے کے باوجود ذرّہ بھر تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوتا۔ آیت الکرسی نے معبودِ حقیقی کی جو صفات گنوائی ہیں۔ ان میں ایک بے نظیر اور باکمال صفت یہ بھی ہے کہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - عبادت کا مستحق صرف وہ ہے جو زمین و آسمان کی حفاظت سے تھکاوٹ میں مبتلا نہ ہو- اور وہ صرف اور صرف ارحم الراحمین ہی کی ذات ہے-

کسی شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ کا تذکرہ شاعرانہ الفاظ میں کیا ہے کہ

اے خالقِ کل' اے مالک کل' اے حاکم کل' اے رازقِ کل
سبحان ہے تو' رحمان ہے تو' کوئی تیری صفتیں پا نہ سکا
ہر شئی پہ تصرف ہے تیرا' جب حکم ہوا تب مینہ برسا
اے مالک' ابر سے تیرے سوا' اک بوند بھی کوئی گرا نہ سکا
یونسؑ نے پکارا' اے اللہ! گو بیٹھ گیا تھا کشتی میں
پر تیرا حکم بھی ٹل نہ سکا' وہ خود کو پار لگا نہ سکا
تو جس کو ڈبونے پر آئے' پھر کس کی طاقت پار کرے
مجبور رہا محبوب تیرا کشتی میں ''پسر'' کو بٹھا نہ سکا
قادر وہ نہیں کہ جن سے' بن سکتی نہیں اِک مکھی بھی
مکھی تو بنانا دُور رہا' اِک بال بھی بدلا جا نہ سکا

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - اور آسمان و زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو تھکاوٹ میں مبتلا نہیں کرتی-

﴿موسیٰ کی تھکاوٹ﴾ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں اپنی توحید یکتائی اور اُلوہیت و معبودیت کے اظہار و بیان کیلئے کئی انداز اختیار فرمائے ہیں- جن میں سے ایک یہ ہے کہ کائنات ہست و بود کی تمام مخلوقات تھکاوٹ کا شکار ہوتی ہیں مگر ذات الٰہی تھکاوٹ کی کمزوری سے منزہ مبرا اور پاک ہے- قرآن عزیز میں اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر اور صاحب کتاب رسول جناب موسیٰ علیہ السلام کی تھکاوٹ کا واقعہ بیان فرمایا ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب اپنے شاگردِ خاص جناب یوشع بن نون کے ہمراہ جناب خضر علیہ السلام کی ملاقات کیلئے روانہ ہوئے تو مجمع البحرین کے مقام پر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد جلدی میں آگے روانہ ہو گئے۔ جناب یوشع جلدی کے باعث مچھلی کے دریا میں کود جانے کا واقعہ عرض نہ کر سکے اور جناب موسیٰ علیہ السلام نے بھی نیند سے بیداری کے بعد اس بارے میں کوئی سوال بھی نہ کیا۔ (اس واقعہ کا اختصار ہم پہلے کسی خطبے میں عرض کر چکے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب ''خطبات سورۃ کہف'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اب صرف اشارے پر اکتفا کر رہے ہیں۔) کافی دیر پیدل چلنے کے بعد جناب موسیٰ علیہ السلام نے شدید تھکاوٹ اور سخت بھوک محسوس کی تو اپنے خادم کو تھیلے سے بھنی ہوئی سے مچھلی لانے کا حکم دیا تاکہ کھانا کھا کر بھوک مٹائی اور تھکاوٹ دُور کی جا سکے۔ قرآن حکیم ذکر فرماتا ہے کہ۔ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ (سورۃ کہف آیت نمبر 62)

﴿ترجمہ﴾ پس جب وہ دونوں وہاں سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان ساتھی سے فرمایا۔ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ بلاشبہ اس سفر میں ہمیں بڑی تھکاوٹ ہو گئی ہے۔

عزیزانِ محترم! آپ غور فرمائیں کہ قرآن حکیم انسانوں کے قلوب واذہان میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا عقیدہ راسخ کرنے اور رب العزت کی صفات جلیلہ کا نظریہ مضبوط کرنے کے لئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تھکاوٹ کا واقعہ بیان فرما رہا ہے تاکہ لوگوں کو وہم نہ ہو جائے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی عزت وعظمت کی بناء پر خدائی اختیارات کے مالک ہو گئے ہیں۔ کتاب الٰہی نے وضاحت فرما دی کہ موسیٰ علیہ السلام جیسا عظیم المرتبت رسول بھی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور جو تھک جائے وہ معبود و مسجود نہیں ہو سکتا۔ معبود صرف وہی ہے۔ جس کی صفت۔ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا۔ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن عزیز نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ کے ایک اور واقعہ کی تفصیل میں بھی آپ علیہ السلام کی اپنی زبانی تھکاوٹ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ہوا یوں کہ

جناب موسیٰ علیہ السلام کو مدین میں معاہدہ کے مطابق دس سال گزارنے کے بعد خیال اور شوق پیدا ہوا کہ میں اپنے وطن ''مصر'' جاؤں اور اپنے والدین' بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب سے ملاقات کر کے حالات معلوم کروں اور خیریت دریافت کروں۔ چنانچہ آپ علیہ السلام اپنی اہلیہ سیدہ ''صفورا'' اور بیٹے ''جیرسون'' کو ساتھ لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ مترجم جلد 1 جلد 280)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک اس وقت چالیس سال ہو چکی تھی اور آپ علیہ السلام کی تربیت کے مختلف مراحل طے ہو چکے تھے۔ جب آپ اپنی بیوی اور بچے کے ہمراہ ایک دن کا سفر طے کر چکے تو سامنے ''کوہِ سینا'' کا سلسلہ نظر آیا۔ اب رات ہو چکی تھی۔ چاروں طرف تاریکی تھی۔ شدید سردی کا موسم تھا۔ ہُو کا عالم اور راستہ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ سردی کی شدت' رات کا سماں' اہل و عیال کی ہمراہی اور راستہ کی عدمِ واقفیت کے باعث آپ علیہ السلام سخت پریشان ہو رہے تھے کہ اتنے میں دُور کہیں ایک چمکتا ہوا ''شعلہ'' نظر آیا۔ آپ نے اسے آگ خیال فرماتے ہوئے سوچا کہ ضرور وہاں کوئی آدمی بھی موجود ہو گا۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں وہاں جاتا ہوں اور تاپنے کیلئے آگ لے آتا ہوں۔ اور اگر وہاں کوئی شخص موجود ہوا تو اس سے راستہ بھی پوچھ آؤں گا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ اے نبی محترم ﷺ!

وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى۔ اور کیا آپ تک موسیٰ علیہ السلام کی بات بھی پہنچی ہے۔ اِذْ رَاٰ نَارًا۔ جب انہوں نے آگ دیکھی۔ فَقَالَ لِاَهْلِهِ۔ تو اپنی بیوی سے فرمایا۔ اُمْكُثُوْا۔ تم یہیں ٹھہرو۔ اِنِّىْ اٰنَسْتُ نَارًا۔ مجھے آگ نظر آتی ہے۔ لَعَلِّىْ اٰتِيْكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا بِقَبَسٍ اَوْاَجِدُعَلَى النَّارِ هُدًى۔شائد میں وہاں سے آپکے پاس کوئی انگارا لاسکوں یا مجھے آگ کے پاس کوئی راہ بتلانے والا مل جائے تو اس سے راہ پوچھ آؤں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو وہیں ٹھہرنے کا حکم دے کر آگ لانے کے ارادے سے طور کی طرف روانہ ہوئے۔وہاں پہنچ کر عجیب وغریب اور حیران کن منظر دیکھا کہ ایک درخت سے ''نور'' کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔جس قدر شعلے بڑھکتے ہیں وہ درخت اتنا ہی زیادہ سرسبز وشاداب ہو جاتا ہے۔وہ آگ نہ اس درخت کو جلاتی ہے نہ خود گل ہوتی ہے۔آپ جوں جوں اس آگ کے شعلے کی طرف بڑھتے۔وہ دُور ہوتا جاتا۔آپ گھبرا کر لوٹنا چاہتے تو آگ قریب آ جاتی۔جناب موسیٰ علیہ السلام اس صورت حال سے گھبرا کر خاموش کھڑے ہو گئے تو یکایک آواز آئی۔ اے موسیٰ! اِنِّىْ اَنَا رَبُّکَ۔میں تمہارا رب ہوں۔(اور جسے تم آگ سمجھ رہے ہو وہ درحقیقت میرے نور کی تجلّی ہے)فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّکَ بِالْوَادِالْمُقَدَّسِ طُوًى۔پس اس وقت تم ''طوی'' کی مقدس وادی میں ہو۔اس لئے اپنے جوتے اُتار دو۔ اے موسیٰ! یاد رکھو۔گھبرانے' پریشان ہونے اور حیرانگی کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ۔وَاَنَا اخْتَرْتُکَ۔میں نے آپ کو نبوت' رسالت اور پیغمبری کیلئے منتخب فرمالیا ہے۔اب۔فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى۔آپ اپنی طرف کی جانے والی وحی کو غور سے سماعت فرمائیں۔

خدا کے فضل کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
آگ لینے کو جائیں پیغمبری مل جائے

ارشاد ہوا۔اے موسیٰ! اِنَّنِىْ اَنَا اللّٰهُ۔بلاشبہ میں ہی ''اللہ'' ہوں۔لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا۔میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔فَاعْبُدْنِىْ۔لہذا صرف میری ہی عبادت کرو۔وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔اور میری یاد کیلئے نماز قائم کرو اور یاد رکھو۔یقیناً قیامت آنے والی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ میں نے اپنی حکمت کی بناء پر قیامت کے وقت کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ تاکہ ہر شخص کو اس کی محنت کا بدلہ دیا جائے اور۔ ہاں۔ اے موسیٰ! یہ تو بتلاؤ کہ تم نے دائیں ہاتھ میں کیا تھام رکھا ہے؟

ہم کلامی کی لذت اب تک ہم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے جس واقعہ کی تلخیص پیش کی ہے۔ یہ دراصل ہمارے دعویٰ کی تمہید ہے۔ کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام تھک گئے۔ آب آپ علیہ السلام خود اپنی زبانِ نبوت سے اپنی تھکاوٹ کا ذکر فرمانے والے ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام کو جب اس امر کا یقین ہوگیا کہ آج مجھے انسانی شرافت کی سب سے اعلیٰ اور افضل نعمت ''نبوت'' نصیب ہوگئی ہے اور میرے سر پر کلاہِ رسالت سجا دی گئی ہے۔ تو آپ از حد مسرور اور شاداں ہوئے۔ اسی مسرت اور حیرانی کے عالم میں خاموش کھڑے تھے کہ رَبُّ العالمین نے شفقت اور محبت بھری آواز میں پکارا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوْسٰى ۔ اے موسیٰ علیہ السلام! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ واضح رہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال اسلئے نہیں کیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ یا موسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ میں پکڑی چیز کا علم نہیں تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد اسی لاٹھی کی حالت بدلنے والی تھی اور موسیٰ علیہ السلام کو یہ یقین دلانا مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی کی ہیئت بدلنے پر قادر ہے اور وہ اپنی قدرت سے اس لکڑی کی لاٹھی کا اژدھا بھی بنا سکتا ہے؟۔

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آواز آئی تھی اس میں کوئی جواب طلب نہیں فرمایا گیا تھا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے سوال اور تقاضائے جواب۔ سبحان اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا فرمان سن کر نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں۔ میرے پروردگار! هِیَ عَصَایَ - یہ میری لاٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوال کا اتنا جواب ہی کافی تھا۔ مگر خالقِ دو جہاں۔ رب کائنات اور اللہ رحیم و کریم سے ہم کلامی میں ایسی لذت تھی کہ جناب موسیٰ علیہ السلام اِن پر کیف' پر لذت اور پر لطف لمحات کو طول دینا چاہتے تھے۔ اس لئے اپنی لاٹھی کے فوائد کا تذکرہ شروع کر دیا تاکہ مزید کچھ دیر اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا رہے۔ سبحان اللہ۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے ہم کلامی کے وقت اپنے عصا کا ذکر کرتے ہوئے ضمناً اپنی تھکاوٹ کا بھی تذکرہ کر دیا۔ قرآنی الفاظ کے مطابق جناب موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ۔ اے میرے رب!
هِیَ عَصَایَ - یہ میری لاٹھی ہے۔ جب میں کام کر کے تھک جاتا ہوں۔ جسم ٹوٹ جاتا ہے اور طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے تو۔ اَتَوَکَّؤُا عَلَیۡهَا - میں اس لاٹھی پر ٹیک لگالیتا ہوں۔ وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیۡ - اور میں اس عصا کے ساتھ اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑتا ہوں۔ وَلِیَ فِیۡهَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی - اور اس لاٹھی میں میرے لئے کئی اور بھی فائدے ہیں۔ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 18)

بزرگانِ محترم! میں واقعات کی تفصیل میں جائے بغیر عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کام کی کثرت' مسلسل سفر اور سعی و عمل کی وجہ سے ہر شخص حتیٰ کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی۔ تھکاوٹ میں مبتلا ہوتے اور آرام کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ مگر خالق کائنات ربّ العالمین کی واحد ذات ایسی ہے جو آسمانوں' زمینوں' ہواؤں' فضاؤں' سمندروں' دریاؤں' انسانوں' حیوانوں' پرندوں' درندوں' فوق السماء اور تحت الثریٰ کے سارے نظام کو مسلسل چلا رہا۔ نگرانی فرما رہا اور حفاظت کر رہا ہے مگر کسی قسم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تھکاوٹ اور اکتاہٹ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اور آیت الکرسی کے ہمارے زیر بحث جملے نے اس امر کی صراحت فرما دی ہے کہ جو کام کی کثرت یا تسلسل کے باعث تھکاوٹ میں مبتلا ہو جائے۔ اس کی عبادت جائز نہیں ہے۔ عبادت کا مستحق صرف وہ ہے جس کا امتیازی وصف یہ ہے کہ۔ **وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا** ۔ اس اللہ تعالیٰ کو آسمان و زمین کی حفاظت تھکاوٹ میں مبتلا نہیں کرتی۔ سبحان اللہ۔

سفر سے تھکاوٹ انسان جن امور' افعال اور اعمال سے تھکاوٹ محسوس کرتا ہے ان میں سے سفر ایک اہم چیز ہے۔ سفر چاہے کتنا آرام دہ' خوشگوار اور تیز رفتار ہو' پھر بھی انسان کو اس سے تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے اور وہ سفر کے بعد آرام کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ شائد اسی لئے سفر کو "سقر" (عذاب) بھی کہا جاتا ہے۔ اگر چہ سفر "وسیلہ ظفر" بھی ہے مگر سفر کی بے چینی' بے قراری اور تھکاوٹ سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ شریعت اسلامیہ نے انسان کی اسی طبعی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے دورانِ سفر اس کی تھکاوٹ کے باعث بعض شرعی اعمال میں تخفیف کر دی ہے تاکہ ایماندار آدمی سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے تنگی بھی محسوس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر سے غافل بھی نہ ہو جائے۔ مثلاً مسافر کو اجازت ہے کہ۔

- سفر کی نماز میں سنتیں اور نوافل ادا نہ کرے۔
- چار رکعات والی فرض نمازوں کی صرف دو رکعات پڑھ لے۔
- دوران سفر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھ لے۔ جسے "جمع الصلاتین" کہا جاتا ہے۔
- اگر حالت سفر میں روزہ کی بھوک اور پیاس برداشت نہیں کر سکتا تو دوران سفر روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں فرض روزوں کی قضا دے لے۔
- مسافر آدمی پر جمعہ بھی فرض نہیں ہے۔ اگر جمعہ نہ پڑھ سکے تو نماز ظہر قصر ادا کر لے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت میرا مقصد سفر کے احکام کی تفصیل عرض کرنا نہیں ہے- بلکہ میں تو صرف یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ اللہ رحیم و کریم اور اس کے رسولِ امین ﷺ نے بھی انسان کی اس طبعی کمزوری ''تھکاوٹ'' کے پیش نظر بعض اسلامی احکام و اعمال میں تخفیف کر دی ہے تاکہ بندہ یادِ الٰہی سے غفلت کا شکار بھی نہ ہو اور ان اعمال کی ادائیگی میں تنگی اور تکلیف بھی محسوس نہ کرے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی ''تھکاوٹ'' کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بعض شرعی احکام ہی تبدیل فرما دیئے ہیں- سبحان اللہ- مثلاً

آغازِ اسلام میں رسول محترم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم راتوں کو لمبا قیام فرماتے- نمازِ تہجد ادا کرتے اور قیام اللیل کیا کرتے تھے- یہ قیام کبھی نصف رات' کبھی دو تہائی رات اور کبھی ایک تہائی رات پر مشتمل ہوتا تھا- اتنا طویل قیام' رات کی بے آرامی اور نیند پوری نہ ہونے کے باعث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید تھکاوٹ محسوس کرتے اور رات کا یہ مستقل طویل قیام ان کی طبائع پر سخت گراں گزرتا تھا- اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد میں آنے والے اہل ایمان کی تھکاوٹ' بے آرامی اور گرانی کا احساس کرتے ہوئے اس حکم میں تخفیف فرما دی اور قرآن حکیم میں رسول مکرم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنی امت کے لئے اعلان فرما دیں کہ- اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَه' وَثُلُثَه' وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ ط وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ط عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ-

﴿ترجمہ﴾ بے شک آپ کا ربّ بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت' دو تہائی رات' آدھی رات اور ایک تہائی رات کے قریب نمازِ تہجد پڑھتی ہے اور رات اور دن کا پورا اندازہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے- وہ خوب جانتا ہے کہ تم اسے (مستقل طور پر) نبھا نہ سکو گے- پس اس نے تم پر مہربانی فرمائی ہے- لہٰذا اب تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاقْرَءُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ - جتنا قرآن تمہارے لئے پڑھنا آسان ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو- یعنی نمازِ تہجد کیلئے نصف رات' دو تہائی رات یا ایک تہائی رات جاگنے اور بے آرام ہونے کی ضرورت نہیں ہے- بلکہ جتنی رکعات آسانی سے پڑھ سکو اتنی ہی پڑھ لو اور اپنے آپ کو بے جا تھکاوٹ اور تنگی میں مبتلا نہ کرو- اے اللہ! تو نے یہ تخفیفی احکام کیوں نازل فرمائے ہیں- جواب آتا ہے-

عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی - اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ تم میں سے بعض لوگ بیمار بھی ہوں گے اور وہ اپنی بیماری کی تکلیف' اکتاہٹ اور تھکاوٹ کی وجہ سے اتنا لمبا قیام نہیں کر سکیں گے- وَآخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ - اور بعض لوگ رزق کی تلاش میں زمین پر سفر کریں گے- اور وہ سفر کی صعوبت' وقت اور تھکاوٹ کے باعث نماز تہجد پر مداومت نہیں کر سکیں گے- وَآخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ - اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد و قتال بھی کریں گے- اور وہ جہادی مصروفیات' مشاغل اور تھکاوٹ کے سبب قیام اللیل کا بوجھ برداشت نہ کر سکیں گے- اس لئے رَبّ کائنات نے اہل ایمان کے لئے

- بیماری کی اکتاہٹ' تکلیف اور تھکاوٹ
- سفر کی صعوبت' دشواری اور تھکاوٹ
- جہاد کی مصروفیت' مشقت اور تھکاوٹ

کی بناء پر نمازِ تہجد کی فرضیت میں تخفیف فرما کر اسے نفل کا درجہ دیا ہے- اس کے وقت کی طوالت کو مختصر فرما دیا ہے اور رکعات کی تعداد میں کمی فرما دی ہے- لہذا اب- فَاقْرَءُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنْہُ - جتنا تم آسانی سے پڑھ سکو- اُتنا ہی پڑھ لو- یعنی اگر طبیعت آمادہ ہو تو پوری آٹھ رکعات پڑھو- اگر ایسا ممکن نہ ہو تو چار رکعات پڑھ لو- اور تھکاوٹ کے باعث چار رکعات بھی نہ پڑھ سکو تو پھر دو رکعات ہی ادا کر لو- اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں "نماز تہجد" کی ادائیگی کا اجر و ثواب عطاء فرمادے گا - اور - ہاں - اگر تم زیادہ تھکاوٹ کی وجہ سے تہجد کی دو رکعات بھی نہ پڑھ سکو تو تم کو گنہگار شمار نہیں کیا جائے گا - البتہ یہ بات یاد رکھو کہ پانچ فرض نمازیں معاف نہیں ہونگی - اسلئے - وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور نماز کی پابندی کرو - وَ آتُوا الزَّكٰوۃَ - اور زکوٰۃ دیتے رہو - وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا - اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو - یعنی زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقہ خیرات کرتے رہو اور یاد رکھو تمہارے یہ نیک اعمال قطعاً ضائع نہیں ہوں گے - بلکہ - وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا - اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے - اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے - یعنی تمہاری نیکیوں کا اجر و ثواب تمہارے وہم و گمان سے بھی زیادہ دیا جائے گا - اور - اپنی نیکیوں پر کبھی تکبر، غرور اور فخر نہ کرنا بلکہ - وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ - اور اللہ تعالیٰ سے بخشش اور معافی طلب کرتے رہو - اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا از حد مہربان ہے - (سورۃ مزمل آیت نمبر 20)

پس چونکہ تھکاوٹ انسانی خاصہ ہے اس لئے نبی، ولی - بلکہ ہر انسان کام سے تھک جاتا ہے اور تھکاوٹ آرام طلب کرتی ہے اور آرام سے غفلت ہوتی ہے اور غافل اِلٰہ نہیں ہوسکتا کیونکہ معبود کا اس عیب سے پاک ہونا ضروری ہے - اسلئے فرمایا - وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - کہ اللہ وہ ہے جسے نظام کائنات کی حفاظت تھکاوٹ پیدا نہیں کرتی -

امام الانبیاء کی تھکاوٹ نبی معظم سرورِ عالم رحمت مجسم جناب رسول اللہ ﷺ بھی سفر کی وجہ سے تھکاوٹ محسوس فرماتے اور دورانِ سفر آرام و سکون کی غرض سے راستہ میں ٹھہر جایا کرتے تھے - میں فی الوقت تفصیل میں جائے بغیر صرف آپ ﷺ کے سفر ہجرت کی تھکاوٹ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں -

نبی محترم ﷺ غار ثور سے روانہ ہونے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہوئے جن مقامات پر ٹھہرے اُن میں اُمّ معبد رضی عنہا کا خیمہ ایک مشہور جگہ ہے۔ جب کئی دن کے مسلسل سفر کی وجہ سے آپ ﷺ کے وجودِ مبارک نے شدید تھکن محسوس کی تو آپ ﷺ نے بھوک مٹانے کیلئے کچھ تناول فرمانے اور تھکاوٹ دور کرنے کے لئے ستانے کا ارادہ فرمایا اور اپنے رفیق سفر جناب ابوبکر صدیق رضی عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ سامنے نظر آنے والے خیمہ میں جا کر کھانے کیلئے کوئی چیز لائیں تاکہ بھوک اور تھکاوٹ کو کم کیا جا سکے۔

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خیمہ کے قریب تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے وہاں ایک باوقار دانا اور متین عورت کو بیٹھے دیکھ کر اس سے دریافت فرمایا کہ کیا اسکے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز قابل فروخت ہے۔ بڑھیا نے حسرت بھرے انداز میں جواب دیا کہ اگر میرے پاس کوئی چیز ہوتی تو میں ازخود آپ کی خدمت میں پیش کر دیتی اور میزبانی میں کوتاہی نہ کرتی۔ بقول مولانا عبدالستار رحمہ اللہ تعالیٰ۔

منزل کرکے اک جگہ تے پہنچیا نبی حقانی
رستے اُوپر تنبو اندر بیٹھی اک زنانی
اُمّ معبد اس نام بتاون بہت غریب بیچاری
امر کیتا اس عورت تائیں خاص حبیب غفاری
ہے کجھ حاضر کھاون کارن چیز تیرے گھر کائی
کجھ نئیں حاضر صدقے جاواں اس نے عرض سنائی
فاقہ لے کر بیٹھی آہی اوہ مسکین نمانی
بھی ایک بکری بدھی آہی لاغر درد رنجانی

سیدہ اُمّ معبد عاتکہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ مسافروں کیلئے آرام گاہ اور سرائے کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ ہر آنے جانے والے کی خدمت کر کے خوشی محسوس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتیں اور ڈھیروں دعائیں حاصل کرتی تھیں۔ اسے حسن اتفاق کہیے یا سوء اتفاق کہ جس دن رحمت کائنات ﷺ وہاں تشریف لائے ان دنوں خشک سالی نے اس علاقے کو قحط زدہ کر دیا تھا۔ اس لئے اُمّ معبد نے خدمت سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے اپنی مجبوری سے امام الرسل ﷺ کو آگاہ کیا اور نہایت ادب سے عرض کی کہ آج تو میرے گھر میں کوئی چیز دستیاب نہیں ہے۔

غریبوں کے ہمدرد آقا جناب محمد مصطفیٰ نے بھوک، پیاس اور تھکاوٹ کی شدت کے باعث خیمے کے کونے میں کھڑی بکری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اگر اجازت ہو تو ہم اس کا دودھ دوھ لیں۔ بڑھیا نے عرض کی کہ یہ بکری کمزوری اور ضعف کی وجہ سے چرنے کیلئے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔ یہ بڑی لاغر ہے اور دودھ دینے کے قابل نہیں ہے۔ چونکہ آپ ﷺ سفر کی طوالت اور صعوبت کی بناء پر بہت زیادہ تھکے ہوئے اور بھوک و پیاس سے نڈھال ہو رہے تھے۔ اس لئے فرمایا۔ آپ ہمیں دوہنے کی اجازت تو دیں۔ بڑھیا نے تعجب انگیز نگاہوں سے رسول محترم ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اگر آپ ضرور ہی تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو کوشش کر لیجئے۔ شائد تھنوں کو کھینچنے سے کوئی قطرہ نکل ہی آئے۔

امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے "اللہ تعالیٰ کا نام" لے کر جب اپنا دست مبارک اس لاغر و نحیف بکری کی پشت پر پھیرا تو رب العالمین نے اپنی قدرت کاملہ سے بکری کے تھنوں کو دودھ سے بھر دیا۔ مولانا رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں۔

آکھیا فیر اُس عورت تائیں پاک رسول سچا ویں
بکری تیری چوء کرپیواں جے توں حکم سناویں

دیکھ لوو میں صدقے جاواں کیتا عرض بیچاری
لے کر برتن سرور عالم کیتی جدوں تیاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بسم اللہ کی برکت' اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رسولِ پاک کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کے بکری کو ہاتھ لگاتے ہی بکری کے تھنوں میں دودھ آ گیا- رسول مکرم ﷺ نے بڑھیا سے برتن طلب کیا اور خود زمین پر بیٹھ کر بکری کے تھنوں سے دودھ نکالنا شروع کر دیا- جب برتن لبالب بھر گیا تو آپ ﷺ نے اصرار کر کے پہلے اُمّ معبد کو پلایا- پھر جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیر ہو کر پینے کو کہا اور آخر میں خودنوش فرمایا- برتن صاف کرنے کے بعد بکری کو دوبارہ دوھنا شروع کیا اور برتن دودھ سے بھر کر اُمّ معبد کے حوالے کر کے اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے-

پی کر دُدھ رہا نے اوتھوں ہو گئے راہی
گھر مسکیناں برکت بھریا ہو گئی بے پرواہی
چھوڑ گئے سب تنگی فاقے برکت شاہ ابراراں
سارا ٹبر اوہ دُدھ پیون گزرے سال اٹھاراں

اُمّ معبد کتنی خوش قسمت ہے کہ اسکے اجڑے خیمے کو رسول کائنات ﷺ کے قدوم میمنت لزوم نے بابرکت بنایا اور قیامت تک کیلئے اس کا نام محفوظ فرمایا- سبحان اللہ-

یہ واقعہ اس امر پر شاہد عدل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت پیغمبر' رسول اور نبی بھی تھک جاتے اور آرام کی ضرورت محسوس کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ایسی بے مثال ذات والاصفات ہے کہ اُسے کبھی تھکاوٹ اور صعوبت محسوس نہیں ہوتی - کیونکہ تھکاوٹ بھی ایک عیب ہے اور معبود بے عیب ذات ہی ہو سکتی ہے اس لئے آیت الکرسی میں اعلان فرمایا گیا ہے- **وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا** - اور وہ آسمان وزمین کی حفاظت سے اُکتاتا اور تھکتا نہیں ہے-

جو کوئی کام کر کے' سفر کر کے اور ڈیوٹی دے کر تھک جائے اس کی عبادت جائز نہیں ہے- اس لئے انبیاء' اولیاء' اتقیاء اور اصفیاء میں سے کسی کی عبادت کسی صورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جائز نہیں ہے- آیت الکرسی کا یہی اعلان' یہی بیان اور یہی فرمان ہے-

بیماری سے تھکاوٹ انسان کو تھکا دینے والی' نقاہت میں مبتلا کرنے والی اور آرام کرنے کیلئے مجبور کرنیوالی اشیاء میں سے ایک اہم چیز ''بیماری'' ہے- اللہ تعالٰی اپنے فضل وکرم سے ہمارے تمام بیماروں کو صحت وتندرستی عطا فرمائے- آمین- بیماری کے باعث آدمی اکثر واوقات شدید اعصابی تناؤ اور ذہنی کھچاؤ کا شکار ہو جاتا ہے- اسلئے اللہ رحیم وکریم اور اسکے رسول عظیم ﷺ نے بیمار شخص کیلئے اسلامی احکام پر عمل میں خاص نرمی اور رعایت فرمائی ہے- مثلاً بیمار آدمی کو اجازت ہے کہ-

- اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر ادا کر لے-
- اگر وہ بیٹھ کر بھی نماز کی ادائیگی سے معذور ہے تو لیٹ کر ادا کر لے---اور---
- اگر نماز کیلئے جسم کے اعضاء کی حرکت سے قاصر ہے تو اشارے سے پڑھ لے-
- اگر وضو کرنے سے بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو تیمم سے پڑھ لے-

یہ اور اس طرح کی دوسری سہولیات اس لئے مہیا فرمائی گئی ہیں تاکہ آدمی اپنی بیماری کی وجہ سے نماز کو بوجھ محسوس نہ کرے اور اس سے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے- مگر اللہ تعالٰی وہ ذات عظیم وقدیر ہے- جو ہر قسم کی بیماریوں سے مبرا اور منزہ ہے- چونکہ اسے کبھی اور کوئی بیماری لاحق نہیں ہوتی اس لئے اس کے تھکنے اور اکتاہٹ میں مبتلا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا- میں یہی بات سمجھائی گئی ہے کہ عبادت صرف اسی ذات کی جائز ہے جو کبھی تھکتا نہیں ہے- اور وہ صرف اور صرف اللہ رب العالمین کی ذات گرامی ہے-

بزرگانِ محترم! آپ جانتے ہیں کہ-

- بیماری ہر شخص کو لگ سکتی ہے بلکہ لگ جاتی ہے-
- علماء بیمار ہو جاتے ہیں- صلحاء بیمار ہو جاتے ہیں-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صوفیاء بیمار ہو جاتے ہیں۔
- اولیاء بیمار ہو جاتے ہیں۔
- خطباء بیمار ہو جاتے ہیں۔
- حکماء بیمار ہو جاتے ہیں۔
- پیر بیمار ہو جاتے ہیں۔
- مرید بیمار ہو جاتے ہیں۔
- فقیر بیمار ہو جاتے ہیں۔
- اسیر بیمار ہو جاتے ہیں۔
- حضرت صاحب بیمار ہو جاتے ہیں۔
- مفتی صاحب بیمار ہو جاتے ہیں۔
- امام صاحب بیمار ہو جاتے ہیں۔
- مجتہد صاحب بیمار ہو جاتے ہیں۔

اور یہ تمام لوگ بیمار ہو کر نقاہت اور تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آیت الکرسی کا زیر بحث جملہ اس امر کی صراحت اور وضاحت کر رہا ہے کہ جو کسی وجہ سے تھکاوٹ میں مبتلا ہو جائے اس کی عبادت قطعاً جائز نہیں ہے۔ عبادت صرف اسی کی ہو گی جو آسمان و زمین کے وسیع و عریض نظام کو تسلسل اور خوش اسلوبی سے چلا رہا ہے مگر کبھی بھی تھکتا نہیں ہے۔ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۔

بیماری کی طوالت بیماری اور تھکاوٹ کی بات آئی ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور پیغمبر سیدنا ایوب علیہ السلام یاد آ رہے ہیں۔ خالق کائنات نے آپ علیہ السلام کو نبوت جیسی عظیم نعمت کے ساتھ وسیع و عریض زرعی زمین، ہزاروں بھیڑ بکریاں اور بے انتہاء دولت عطاء فرما رکھی تھی۔ آپ کے سات بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں۔ آپ علیہ السلام معاشرے میں نہایت متمول، صاحب حیثیت اور مال دار سمجھے اور جانے جاتے تھے۔ اس خوشحالی کے زمانہ میں آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے اور اس کے بندوں کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو امتحان و آزمائش میں ڈال دیا۔

آپ کی ساری اولاد اپنے چچا کے گھر کھانے پر مدعو تھے کہ مکان کی چھت گری اور ساری اولاد اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔ مال و دولت ہاتھ سے نکل گیا اور تکلیف دہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ سب لوگ سلسلہ عقیدت توڑ کر الگ ہو گئے۔ دوستوں نے آنکھیں پھیر لیں اور ایک بیوی "رحمت" کے سوا سب نے ساتھ چھوڑ دیا بلکہ بیماری پھیلنے کے خطرے سے لوگوں نے بستی سے باہر نکال دیا۔ آپ 12 یا 18 سال بیمار رہے۔ سیدنا ایوب علیہ السلام نے ابتلاء اور امتحان کے اس طویل دور میں صبرو استقامت کا ایسا بے مثال مظاہرہ فرمایا کہ "صبر ایوب" عربی اور اردو ادب میں ضرب المثل بن چکا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ محنت مزدوری کر کے اپنا اور خاوند کا پیٹ پالتیں اور آپ علیہ السلام کی خدمت کو دارین کی نجات کا ذریعہ جانتی تھیں۔

سیدہ رحمت ایک دن کام کاج سے واپس تشریف لا رہی تھیں کہ راستے میں شیطان ایک معالج کی شکل میں نمودار ہوا اور نہایت خیر خواہی کے انداز میں کہا کہ تمہارا خاوند طویل عرصے سے سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ اسے سمجھاؤ کہ فلاں قبیلے کے بت کے نام نذر و نیاز دے تو اسے شفاء حاصل ہو جائیگی۔ سیدہ رحمت نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو چڑھاوے کیلئے کوئی چیز ہی نہیں ہے تو شیطان نے کہا کہ ایک مکھی مار کر اس بت کے نام کی نذر کر دیں تو مقصد حاصل ہو جائے گا۔ سیدہ رحمت رضی اللہ عنہا کیلئے خاوند کی صحت اور شفاء سے بڑھ کر نعمت کیا ہو سکتی تھی۔ انہوں نے سیدنا ایوب علیہ السلام سے عرض کی کہ آج ایک بزرگ صورت معالج نے آپ کی شفاء کیلئے یہ نسخہ تجویز کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے نہایت غصے کی حالت میں فرمایا۔ "کیا تجھ پر بھی شیطان کا جادو چل گیا ہے۔"

جب معاملہ شیطان کی طرف سے شرک کی دعوت تک جا پہنچا اور بیوی کے عقیدۂ توحید میں لچک کا خطرہ محسوس ہوا تو سیدنا ایوب علیہ السلام نے دربارِ الٰہی میں درخواست کی جسے قرآن حکیم یوں بیان فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ور میرے بندے ایوب علیہ السلام کا ذکر فرمایئے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے بہت تکلیف اور دکھ پہنچایا ہے- اس دعا اور التجا کے جواب میں اللہ رَبّ العزت نے فرمایا- اے ایوب! اپنا پاؤں زمین پر مارو تو وہاں سے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو جائے گا- اس کا پانی نوش فرمایئے تو اندر کے روگ دور ہو جائیں گے اور اس میں غسل فرمایئے تو جسم کی تمام ظاہری بیماریاں ختم ہو جائیں گی- قرآنی الفاظ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ-

اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ ھٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ٥ اپنا پاؤں (زمین پر) مارو- یہ ٹھنڈا پانی ہے- نہانے اور پینے کے لئے- وَوَھَبْنَا لَہٗ اَھْلَہٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنَّا وَذِکْرٰی لِاُوْلِی الْاَلْبَابِ -اور ہم نے انہیں ان کے اہل وعیال عطاء کر دیئے اور اپنی رحمت کی بدولت ان کے ساتھ اتنے اور بھی دے دیئے اور یہ (واقعہ) عقل والوں کیلئے "نصیحت" ہے-

عزیزان گرامی! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ انسان کو تھکا دینے والے امور میں بیماری ایک اہم چیز ہے- مگر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بے مثل و بے مثال اور بے عیب و باکمال ذات ہے کہ آسمان و زمین کے وسیع و عریض نظام کو چلانے' تدبیر فرمانے اور حفاظت کرنے کے باوجود تھکاوٹ محسوس نہیں فرماتا- اور آیت الکرسی نے معبود برحق ہونے کیلئے جو شرائط مقرر فرمائی ہیں- ان میں سے ایک اہم اور بنیادی شرط یہ ہے کہ معبود وہ ہوتا ہے جسے تھکاوٹ محسوس نہ ہو-

تھکاوٹ پر ثواب خالق ارض وسماء نے قرآن مجید' فرقان حمید میں اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ' تبلیغ دین' اشاعت اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ میں مشقت اٹھاتا اور تھکاوٹ میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ رحیم و کریم اسے اس تھکاوٹ پر بھی اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے- سبحان اللہ-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امر کی توضیح کے لئے میں سرکارِ دو عالم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا- سن ۹ ہجری رجب کا مہینہ اور غزوۂ تبوک کی تیاری کا موقع ہے- سخت گرمی کا موسم' قحط سالی کی حالت' معاشی مشکلات' پھل اور باغات پکے ہوئے- چند دنوں بعد خوشحالی کا تصور اور یقین- لوگ سایہ دار درختوں اور پھلوں میں رہنا پسند کر رہے ہیں- سامانِ حرب و ضرب کی عدم دستیابی' سواریاں کم' اسلحہ کی عدم فراہمی' سفر کی طوالت' راستے کی پیچیدگی اور دشواریاں اور بعض دیگر مسائل کی وجہ سے مسلمان شدید دباؤ اور تناؤ کا شکار ہیں کہ رحمت مجسم ﷺ کی طرف سے تبوک کی طرف روانگی کا اعلان کروا دیا جاتا ہے-

بعض جاں نثاروں کو اس صورت حال نے پریشان تو کیا مگر وہ نبی محترم ﷺ کے فرمان ذی شان پر ہر شئی کو قربان کرنے کا عزمِ مصمم لے کر قافلہ اسلامی کے شریک سفر ہو گئے- ایک صحابی جناب ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے- وہ اپنے باغ میں تشریف لے گئے- درختوں کا گھنا اور ٹھنڈا سایہ تھا- فرمانبردار اور خدمت گزار بیوی نے پانی چھڑک کر زمین کو ہموار اور ٹھنڈا کیا- صاف ستھری چٹائی بچھائی' تازہ کھجوریں سامنے رکھیں اور نہایت ادب و احترام سے ٹھنڈا پانی پیش فرمایا- جناب ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ نے جب راحت و آرام کے ساز و سامان کو دیکھا تو اچانک دل میں بجلی کی سی لہر دوڑ گئی- اپنے آپ سے مخاطب ہوئے- فرمایا- اے ابو خیثمہ! بڑا افسوس ہے تیری زندگی پر- کہ تو خوشگوار سائے' ٹھنڈے پانی اور باغ و بہار کے مزے لوٹ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ سخت گرمی' تپش اور تشنگی کی حالت میں سفر کر رہے ہیں-

یہ خیال آتے ہی سواری منگوائی- گلے میں تلوار لٹکائی- نیزہ سنبھالا اور فوراً تبوک کی طرف روانہ ہو گئے- اونٹنی کو تیز دوڑایا اور جلد ہی لشکرِ اسلام کے قریب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ گئے۔ رسولِ محترم ﷺ نے دیکھا کہ کوئی شتر سوار گرد اڑاتے ہوئے تیز رفتاری سے چلا آ رہا ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کرے کہ۔ یہ ابوخیثمہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد جب ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی زبان نبوت سے فرمایا۔ ''جب تک کوئی مومن مجھے اپنی جان سے عزیز نہ سمجھے اس وقت تک اس کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔''

اکثر اہل اسلام کی والہانہ شرکت کے باوجود چند لوگ سفرِ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ اے مدینہ کے باشندوں اور گردونواح کے رہائشیو۔ تمہیں تو رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے تھا اور رسول پاک ﷺ کی ذات پر اپنی ذات اور جان کو ترجیح نہیں دینی چاہیے تھی بلکہ رسول معظم ﷺ کا اعلان جہاد سنتے ہی گھروں سے نکل کھڑے ہونا چاہیے تھا۔ اے اللہ! راستہ بڑا دشوار، سفر طویل، پیاس کا خدشہ، بھوک کا خطرہ، ''تھکاوٹ یقینی'' اور مشکلات ہی مشکلات۔ اللہ رب العزت کی طرف سے جواب آیا کہ اے اہل ایمان! میرے راستے میں تمہیں جو پیاس، تھکن اور بھوک برداشت کرنا پڑے گی۔ اس پر میں تمہیں نیکیاں اور اجر و ثواب عطا فرماؤں گا۔ فرمانِ ربانی اور اس کا ترجمہ سماعت فرمایئے اور یہ مسئلہ ذہن نشین فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں آنیوالی تھکاوٹ پر بھی اللہ تعالیٰ ''اجر عظیم'' عطا فرماتا ہے۔

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ (سورۃ توبہ آیت نمبر 120)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ مدینے والوں اور اس کے گرد ونواح میں بسنے والے دیہاتیوں کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو آپ ﷺ کی جان سے عزیز تر سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی راہ میں پیاس "تھکاوٹ" اور بھوک کی جو بھی مصیبت جھیلتے ہیں۔ یا کوئی ایسا مقام طے کرتے ہیں جو کافروں کو ناگوار ہو یا دشمن سے کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں تو ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

حضرات ذی وقار! آپ نے قرآن حکیم کی اس آیت پر غور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بھوک، پیاس، تھکاوٹ اور سفر اور جہاد کی دوسری مشقتوں کی وجہ سے انہیں کس قدر اجر وثواب کا مژدہ جانفزا سنایا اور خود اس کی اپنی شان یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حفاظت اور مسلمانوں کی نصرت اس کو نہیں تھکاتی اسی لئے وہی معبود برحق ہے۔

﴿**تھکاوٹ نہیں ہوگی**﴾ جو ایماندار دنیا میں رضائے الٰہی کی خاطر مشقتیں اٹھاتے محنتیں کرتے اور تھکاوٹیں برداشت کرتے رہے ہوں گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں جنت کا داخلہ نصیب فرمائے گا جہاں کوئی مشقت اور تھکاوٹ نہیں ہوگی۔ بلکہ جنت کی زیارت کرتے اور اس میں داخل ہوتے ہی دنیا کی تمام تکلیفیں، رنج، غم اور تھکاوٹیں بھول جائیں گی۔ خادم رسول سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول مکرم ﷺ نے قیامت اور جنت کے احوال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ يُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

قیامت کے دن ایک ایسے جنتی شخص کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑی تکلیف دہ زندگی گزاری ہوگی۔ فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ۔ تو اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ (یعنی جنت کا ایک چکر لگوایا جائے گا) فَيُقَالُ لَهٗ، ۔ پھر اس سے پوچھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ یَا ابْنَ آدَمَ۔ اے آدم کے بیٹے۔ هَلْ رَءَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ کیا تو نے دنیا میں کوئی تکلیف دیکھی' کیا کسی رنج و غم اور محنت و مشقت اور تھکاوٹ سے واسطہ پڑا؟۔ وہ نہایت ادب سے دربار الٰہی میں عرض کرے گا۔ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّبِي مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ وَلَا رَءَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔ اے میرے پروردگار! مجھے تیری ذات کی قسم۔ میں نے نہ تو کوئی تکلیف دیکھی اور نہ کبھی رنج والم سے ہی واسطہ پڑا۔ یعنی وہ جنت کو دیکھتے ہی دنیا کی تمام تکلیفیں' اذیتیں اور تھکاوٹیں بھول جائے گا۔ (صحیح مسلم صفحہ 374 جلد دوئم' کتاب صفۃ المنافقین۔ باب فی الکفار)

خالق ارض و سماء نے قرآن مجید' فرقان حمید میں جنت کی جو تفصیلات بیان فرمائی ہیں ان میں جہاں پانی کے چشموں' دودھ' شہد اور خوشبودار مشروبات کی نہروں' پھلوں اور پھولوں کے گھنے باغات' ٹھنڈی چھاؤں' قیمتی اور نادر مسندوں اور حور و قصور کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اس امر کو بطورِ خاص بیان فرمایا ہے کہ اہل جنت کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی حسد' بغض' کینہ' دشمنی اور عداوت نہیں ہوگی اور جنتی لوگ جنت میں کسی قسم کی کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں کریں گے۔ صرف قرآنی آیت اور اس کا ترجمہ سماعت فرمائیں۔ فرمانِ الٰہی ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ○ (سورۃ حجر آیت نمبر 45 تا 48)

﴿ترجمہ﴾ بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) ان میں امن و سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔ اور ان کے دلوں میں اگر کوئی کدورت ہوئی بھی تو اسے ہم نکال دیں گے اور وہ بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ نہ انہیں وہاں کوئی تھکاوٹ ہوگی اور نہ انہیں کبھی جنت سے نکالا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے مجھے اور آپ سب کو ان سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔آمین۔

قرآن عزیز بیان فرماتا ہے کہ اہل جنت دخول جنت کے بعد اظہار تشکر کرتے ہوئے جب اپنی زبانوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے تو اس میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر مہربانی فرمائی کہ ہمیں جنت میں داخل فرما دیا جہاں ہمیں نہ مشقت اٹھانا پڑتی ہے اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

فرمانِ ربانی ہے۔وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝ (سورۃ فاطر آیت نمبر 35,34)

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (جنتی) کہیں گے۔شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے غم دور کردیا۔یقیناً ہمارا پروردگار از حد بخشنے والا بڑا قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں ابدی قیام گاہ (جنت) میں اُتارا۔جہاں ہمیں نہ کوئی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور نہ تھکاوٹ لاحق ہوتی ہے۔

اللہ کریم ہمیں دنیا اور آخرت میں اپنا شکر ادا کرنے کی سعادت ہمت اور توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

﴿**خلاصہ کلام**﴾ عزیزانِ محترم! قرآن کریم کی سب سے افضل اکرم اور اعلیٰ آیت کریمہ یعنی آیت الکرسی کے الفاظ ''وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا'' کی توضیح وتذکیر میں ہم نے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ عبادت صرف اس ذات کیلئے خاص ہے جو زمین وآسمان کے نظام کو چلاتا اور تدبیر کائنات فرماتا ہے جو اس نظام کائنات کی حفاظت کرتے ہوئے نہ تھکتا ہے۔نہ اُکتاتا ہے اور نہ کسی سے مدد حاصل کرتا ہے اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات ہے- آیت الکرسی اعلان کر رہی ہے کہ لوگو!

- لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے-
- اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ- وہ ہمیشہ زندہ و قائم ہے-
- لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ- اسے کبھی اونگھ اور نیند نہیں آتی-
- لَهٗ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ- آسمان و زمین کی ہر چیز کا مالک وہی ہے-
- مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ- اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں کوئی سفارش نہیں کر سکتا-
- يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ- وہ لوگوں کے اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے-
- وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ- لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے-
- وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ- اسکی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے
- وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا- اور آسمان و زمین کی حفاظت اسے تھکاوٹ میں مبتلا نہیں کرتی
- وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ- اور وہ سب سے بلند عظمت والا ہے-

اللہ رب العالمین ہمیں آیت الکرسی میں بیان کردہ توحید الٰہی کے واضح' عام فہم اور بے مثال دلائل سننے' سمجھنے اور جاننے کے بعد زندگی بھر عقیدۂ توحید پر استقامت نصیب فرمائے- آمین-

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

﴿ترجمہ﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بلند بڑا عظمت والا ہے۔

اللہ ارحم الراحمین، احکم الحاکمین، احسن الخالقین اور رب العالمین کی حمد و ثناء اور امام المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر لاتعداد، ان گنت اور بے شمار درود و سلام کے بعد ----- خالق کائنات کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں خطبات جمعہ میں قرآن کریم کی ایک مشہور و معروف آیت مقدسہ ''آیت الکرسی'' کی تشریح و توضیح سننے اور سنانے کی سعادت، ہمت اور توفیق مرحمت فرمائی۔ اللہ رب العزت ہماری اس محنت کو مقبول و منظور فرمائے اور قرآنی احکام پر عمل کر کے ہمیں اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ بحمد اللہ تعالیٰ آج آیت الکرسی کا بارھواں خطبہ ہے اور آیت الکرسی کے آخری الفاظ ''وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ'' ہمارے خطبے کا عنوان اور موضوع ہیں۔ ان الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ''اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بلند، بڑی عظمت والا ہے۔''

﴿معنی و مفہوم﴾ اس جملے کا عام اور سادہ مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور اختیارات کے لحاظ سے سب سے بڑا، سب سے بلند، سب سے برتر،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے عظیم' سب پر غالب' سب کا حاکم اور سب کا مالک ہے۔ کائنات ہست و بود میں بے مثال' خصائل میں باکمال اور فضائل میں لاجواب اور اعلیٰ ہے۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ ان الفاظ مقدسات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَلْمُتَعَالُ عَنِ الْاَنْدَادِ وَالْاَشْبَاہِ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ فِی الذَّاتِ وَلَا فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصِّفَاتِ ۔یعنی اللہ تعالیٰ شریکوں اور مثالوں سے بلند و برتر ہے۔ اس کی ذات وصفات میں کوئی چیز اس کی ہم مثل اور شریک نہیں ہے اور وہ اتنی عظمت والا ہے کہ تمام کائنات اس کے مقابلے میں بے مقدار اور حقیر ہے۔

بعض اہل علم نے ''اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ'' کا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے کہ کائنات کی تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی جو حمد و ثناء اور تسبیح و تحمید بیان کرتی ہیں۔ اللہ کریم اس سے بھی بلند و بالا ہے یعنی ذاتِ الٰہی کی تعریف' حمد اور ثناء کا پورا حق کسی طرح بھی ادا نہیں ہوسکتا۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ وہ ہماری طرف سے کی جانے والی تعریفات و تحمیدات سے بہت بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کی کما حقہ' حمد و ثناء کرنے کی کسی میں ہمت' طاقت' صلاحیت اور استعداد ہی نہیں ہے۔ خود رسول مکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بے حساب تعریف و تسبیح کرنے کے باوجود اس امر کا اظہار فرمایا کرتے کہ میں اللہ رب العزت کی کامل تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذکر فرماتی ہیں کہ رسول معظم ﷺ نمازِ تہجد کے رکوع میں اللہ رب العزت کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (صحیح مسلم صفحہ 192 جلد اول' کتاب الطلاق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ اے میرے اللہ! میں آپ کی ناراضگی سے آپ کی رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں- اور میں آپ کی سزا سے آپ کی معافی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور آپ سے آپ ہی کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں آپ کی پوری طرح کامل تعریف نہیں کرسکا- آپ تو ایسے ہی ہیں جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے-

اور اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کے آخری الفاظ میں اپنی تعریف یوں فرمائی ہے کہ- وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ'' کہ لوگ اس کی جتنی بھی تعریفیں کرلیں' اس کی تعریف کا حق ادا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ لوگوں کی بیان کردہ تعریفات سے بہت بلند اور بہت ہی بڑا ہے- گویا ان الفاظ بابرکات میں خالق ارض وسماء کی عظمت' رفعت' بڑائی' کبریائی' بزرگی' برتری اور شان کو بیان فرمایا گیا ہے اور اس امر کی وضاحت اور صراحت کی گئی ہے کہ ہفت افلاک' جہاتِ اربعہ' فوق السماء' تحت الثریٰ اور تمام جہانوں میں اللہ تعالیٰ سے بلند و بالا کوئی نہیں بلکہ اس کی برابری اور ہمسری کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے- وہ تمام بلندیوں سے بلند تر اور تمام عظمتوں سے عظیم تر ہے- چونکہ وہ سب سے بلند اور سب سے عظیم ہے- لہذا عبادت کا مستحق بھی صرف وہی ہے -وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ -

﴿اللہ عظیم﴾ قرآن مجید فرقان حمید کی متعدد آیات طیبات میں اللہ رب العزت کی عظمت' سطوت اور بلندی کو بیان فرمایا گیا ہے اور مختلف طریقوں سے یہ بات انسانوں کے ذہن نشین کرائی گئی ہے کہ ساری کائنات اللہ عظیم و برتر کی مملوک' محکوم اور مخلوق ہے- وہ خالق' مالک اور حاکم ہے اور وہ سب سے بلند' اعلیٰ اور زیادہ عظمت والا ہے- کتاب الٰہی کے پچیسویں پارے میں اللہ رحیم و کریم کی بلندی اور عظمت کو یوں بیان فرمایا گیا ہے- لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر 4)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے۔ اور وہی سب سے اعلیٰ (اور) عظمت والا ہے۔

اس بات پر تو تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حشر کے دن ہر شخص اپنے اعمال کی جواب دہی اور جزا و سزا کے لئے دربارِ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ وہاں صالحین و ابرار کو ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں اور مشرکین و کفار کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں پکڑائے جائیں گے۔ جب کسی بدقسمت شخص کو اس کا صحیفۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنے دوزخی ہونے کا یقین حاصل ہو جانے کے بعد شور مچائے گا' واویلا کرے گا اور اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ دیکھ کر روئے گا۔ انتہائی رنج و غم اور پریشانی کے عالم میں کہے گا کہ۔ اے کاش! مجھے میرا نامہء اعمال دیا ہی نہ جاتا۔ کاش مجھے اپنے حساب کی خبر ہی نہ ہوتی۔ کاش! میرے مرنے کے بعد مجھے دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا۔ افسوس! آج میرا مال میرے کام نہ آیا اور میری سلطنت و حکومت اور قیادت و اقتدار فنا ہو گیا۔ وہ جہنم کی طرف لے جاتے ہوئے دہائی دے گا کہ مجھے میرے جرم' قصور اور گناہ سے تو آگاہ کیا جائے۔ اب اسے اطلاع دی جائے گی کہ ویسے تو تمہارے جرائم کی فہرست خاصی طویل ہے مگر تیرا سب سے بڑا جرم یہ ہے تو "اللہ عظیم و برتر" پر ایمان نہیں لایا تھا اور دوسرا بڑا جرم یہ ہے کہ تم نے کبھی کسی مسکین کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ صرف قرآنی آیات اور ترجمہ سماعت فرمایئے اور اللہ عظیم و برتر کے حضور دعا کیجئے کہ رب العالمین روزِ حشر ہمارا نامہء اعمال ہمارے دائیں ہاتھ میں نصیب فرمائے۔ آمین۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ مَا اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ○ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ (سورۃ حاقہ آیت نمبر 25 تا 34)

﴿ترجمہ﴾ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا۔ اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! موت نے میرا قصہ تمام کر دیا ہوتا۔ آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔ میری بادشاہی فنا ہوگئی۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑ لو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے دوزخ میں داخل کر دو۔ پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ بے شک یہ "اللہ عظیم و برتر" پر ایمان نہیں لایا تھا۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔

آپ نے غور فرمایا کہ حشر کے دن اس ظالم اور بدبخت کو بتلایا جائے گا کہ "اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ" کی توحید پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے تجھے اس اذیت ناک عذاب میں مبتلا ہونا پڑا ہے۔ رحمت کائنات جناب محمد مصطفی ﷺ نے بھی اپنی زبان حق ترجمان سے "اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ" کے الفاظ مبارکات ادا فرمائے اور ان الفاظ کے حامل وظیفے کی بڑی شان و عظمت بیان فرمائی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (صحیح بخاری صفحہ 1129 جلد دوئم۔ کتاب التوحید)

﴿ترجمہ﴾ دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ رحمٰن کو بہت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے ہیں مگر میزان میں بھاری ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ"۔

اس حدیث مبارکہ میں بھی آیت الکرسی کا آخری لفظ "اَلْعَظِيْمُ" ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کو بیان فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ "وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رب عظیم کی تسبیح﴾ سورت واقعہ' قرآن حکیم کی ایک مشہور و معروف سورت ہے- یہ ایسی متبرک' افضل اور عظیم سورت ہے کہ اسکی روزانہ تلاوت کرنیوالا مسلمان زندگی بھر کبھی فاقہ اور بھوک وافلاس کا شکار نہیں ہوتا- بلکہ اللہ تعالیٰ اس سورت کریمہ کی برکت سے اسکے رزق میں وسعت فرما دیتا ہے- نبی محترم' رسول معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اس عظیم البرکت سورت کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا- مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ' اَبَدًا-

(رواہ البیہقی مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 189)

﴿ترجمہ﴾ جو شخص ہر رات کو سورت واقعہ پڑھتا ہے' اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا-

مفسرین کرام نے اس سورت مقدسہ کی فضیلت اور خصوصیت بیان کرتے ہوئے خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور مشہور صحابی جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک مکالمہ ذکر فرمایا ہے کہ-

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں ایک دن خلیفہ وقت جناب عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ان کی عیادت اور بیمار پرسی کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا- مَا تَشْتَكِیْ؟ آپ کو کیا مرض ہے؟ آپ نے جواب فرمایا- ذُنُوْبِیْ- مجھے اپنے گناہوں کی بیماری ہے- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ- مَا تَشْتَهِیْ- آپکی خواہش کیا ہے؟ فرمایا- رَحْمَةَ رَبِّیْ- مجھے اپنے رب کی رحمت مطلوب ہے؟ پھر خلیفہ وقت نے کہا- اَفَلَا نَدْعُوْ لَكَ طَبِيْبًا- کیا ہم آپ کیلئے طبیب نہ بلائیں؟ فرمایا- اَلطَّبِيْبُ اَمْرَضَنِیْ- طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کیا ہے- پھر جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا- اَفَلَا نَاْمُرُ لَكَ بِعَطَاءٍ كَ- کیا ہم آپ کا وظیفہ ادا کرنے کا حکم نہ دیں- آپ نے فرمایا- لَا حَاجَةَ فِيْهِ- اب مجھے اس کی ضرورت نہیں- کیونکہ حَبَسْتَهٗ' عَنِّیْ فِیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيَاتِيْ وَتَدْفَعُهُ لِيْ عِنْدَ مَمَاتِيْ -زندگی میں تو مجھے دیا نہیں اور اب میری موت کے وقت مجھے دینا چاہتے ہیں-

ان کا یہ جواب سن کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے از راہِ ہمدردی فرمایا- يَكُوْنُ لِبَنَاتِكَ مِنْ بَعْدِكَ -اس وظیفے کی رقم تمہارے بعد تمہاری بچیوں کے کام آ ئیگی-تو جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا-اے عثمان! تَخْشٰى عَلٰى بَنَاتِي الْفَاقَةَ مِنْ بَعْدِيْ-کیا آپ کو یہ ڈر ہے کہ میری بچیاں میرے بعد فاقے کا شکار ہو جائیں گی-ایسا قطعاً نہیں ہوگا-کیونکہ- اِنِّیْ اَمَرْتُهُنَّ اَنْ يَّقْرَئْنَ سُوْرَتَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ -میں نے انہیں حکم دے رکھا ہے کہ وہ ہر رات سورت واقعہ پڑھا کریں-اور میں نے اپنے محبوب پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ- مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا- جو شخص ہر رات کو سورت واقعہ کی تلاوت کرتا ہے-وہ کبھی بھوک' افلاس اور تنگی کا شکار نہیں ہوگا-

(تفسیر قرطبی صفحہ 194 جز 17)

اس عظیم البرکت' فقید المثال اور باکمال سورت میں اللہ رب العزت نے اپنی تخلیقات میں چار چیزوں کا بطور خاص ذکر کر کے اپنی تسبیح بیان کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنا تعارف کرواتے ہوئے آیت الکرسی کے آخری الفاظ کو اس سورت مقدسہ میں دو مرتبہ استعمال فرمایا ہے-انسانوں کی پیدائش کے مختلف مراحل' فصلات و باغات کی نشو و نما' آسمان سے بارش کا نزول اور آگ کے حصول کیلئے درختوں کی تخلیق کا ذکر کر کے رسول محترم ﷺ اور آپ کی اُمت کو حکم دیا کہ-فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ -(سورت واقعہ آیت نمبر 74) پس آپ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح بیان کیجئے -(جس کی قدرت' رحمت اور حکمت کے کئی دلائل اور شواہد پیش کئے گئے ہیں-اس کا کوئی شریک نہیں ہے-وہ ہر قسم کے نقص' عیب اور ضعف سے پاک ہے-)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سورت واقعہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ کے مقربین اور اصحاب الیمین کیلئے انعامات الٰہی اور مکذبین و ضآلین کیلئے عذاب الٰہی کا تذکرہ کرنے کے بعد پھر حکم دیا کہ- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ- (اے نبی ﷺ) اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح بیان فرمایئے-

صحابی رسول سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورۃ واقعہ کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو رسول محترم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ- اِجْعَلُوْهَا فِي رُكُوعِكُمْ -اس پر دورانِ نماز رکوع میں عمل کیا کرو-یعنی رکوع میں- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ -کہا کرو-(سنن ابی داؤد صفحہ 126 جلد اول' کتاب الصلاۃ)

آپ غور فرمائیں کہ ہماری ذکر کردہ ان آیات طیبات اور احادیث مبارکات میں آیت الکرسی کے آخری الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت' شان اور بزرگی و برتری بیان فرمائی گئی ہے اور آیت الکرسی اللہ رب العزت کی رفعت و بلندی کا اعلان کرتے ہوئے کہہ رہی ہے- وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ-

﴿عرش عظیم﴾ اب تک جو آیات بینات پیش کی گئی ہیں-ان میں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کا تعارف اور اس کی عظمت و بزرگی کو اَلْعَلِيُّ الْعَظِيمُ -اَللّٰهُ الْعَظِيمِ اور ربّ عظیم کے الفاظ سے بیان فرمایا گیا ہے-حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف ہو جائے-جس شئی کا تعلق ذات الٰہی سے قائم ہو جائے اور جو بات خالق ارض و سماء کی طرف منسوب ہو جائے وہ بھی سب سے افضل' اعلیٰ اور عظیم ہو جاتی ہے- جیسا کہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کا عرش ہے- جسے قرآنی آیات میں ''عرش عظیم'' کہا گیا ہے-فرمانِ الٰہی ہے-

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ترجمہ﴾ (اے لوگو) البتہ تحقیق تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول تشریف لایا ہے۔ تمہاری تکلیف اسے بڑی گراں گزرتی ہے۔ وہ تمہاری فلاح کا حریص ہے۔ مومنوں پر نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

اس سے اگلی آیت مقدسہ میں فرمایا اے رسول مکرم ﷺ اگر لوگ آپ کی شفقت' محبت' اُلفت اور رحمت کے باوجود آپ کے ارشادات سے روگردانی کریں۔ آپ کے فرمودات سے اعراض کریں اور آپ کی تعلیمات سے منہ پھیریں تو آپ اعلان فرما دیں۔ کہ اے دشمنانِ اسلام! میرا بھروسہ تو صرف اللہ رب العالمین پر ہے اور تمہارے مقابلے میں مجھے اکیلا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ اور وہ تو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ قرآنی الفاظ سماعت فرمائیں۔ جن میں عرش عظیم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○ (سورۃ توبہ آیت نمبر 129)

﴿ترجمہ﴾ پس اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ اُن سے کہہ دیجئے کہ مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی "عرش عظیم" کا مالک ہے۔

قرآن حکیم کے اُنیسویں پارے میں اللہ رب العزت کی توحید کی حقیقت' کلمہ توحید کی فضیلت اور ربّ العالمین کی وحدانیت کے ساتھ خالق کائنات کے عرش عظیم کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○ (سورۃ نمل آیت نمبر 26)

﴿ترجمہ﴾ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی عرش عظیم کا مالک ہے

﴿**عرش کی حقیقت**﴾ اللہ عظیم و برتر کے عرشِ عظیم کی اصل حقیقت' کیفیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ماہیت کوتو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ البتہ رسول محترم ﷺ نے ایک مثال کے ذریعے عرشِ الٰہی کی وسعت اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اللہ رب العزت کی کرسی کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَاالسَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُوْنَ السَّبْعُ عِنْدَالْکُرْسِیِّ اِلَّا کَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ فِیْ اَرْضٍ فَلَاةٍ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَرْشِ عَلَی الْکُرْسِیِّ الْفَلَاةَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَةِ ۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ 310 جلد اول)

﴿ترجمہ﴾ مجھے اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کی کرسی کے سامنے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی حیثیت ایک وسیع و عریض چٹیل میدان میں پڑے ہوئے لوہے کے چھلے سے زیادہ نہیں ہے اور کرسی پر ''عرش الٰہی'' کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے کھلے میدان کی فضیلت اس چھلے پر۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرسی کے مقابلے میں ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان ایک چھلہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عرش کے مقابلے میں کرسی ایک چھلے کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عرش عظیم کا ذکر ہوا ہے تو اس ضمن میں یہ بات بھی ذہن نشین فرمائیں کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کے عرش پر قرار پکڑنے کا مسئلہ بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے عقل کے گھوڑے دوڑا کر، فلسفیانہ موشگافیوں میں پڑ کر اور قرآنی الفاظ کی تاویلات کر کے مختلف مثالوں کے ذریعے اللہ رب العزت کے عرش پر مستوی ہونے کی کیفیات بیان کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جبکہ سلف صالحین، بزرگانِ دین اور ابرار و محدثین کا اس بارے میں موقف یہ رہا ہے کہ ہم شرعی طور پر ایسی باتوں کے جاننے کے مکلف اور پابند نہیں ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے کہ-فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰہِ الْاَمْثَال -اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں بیان نہ کرو- اور-لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ"-کوئی شی اس جیسی نہیں ہے-یعنی اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں سے اللہ تعالیٰ کی کسی چیز کے ساتھ مثال نہیں دی جا سکتی کیونکہ وہ تو اس کا بھی خالق ہے اور مخلوق اور خالق میں کیا نسبت؟-مختصر یہ کہ ہمیں ایسی آیات کی حقانیت اور صداقت پر یقین رکھنا چاہیے اور اس سلسلے میں بحث مباحثے اور قیل وقال سے مکمل اجتناب اور پرہیز کرنا چاہیے-جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے آپ سے "اِسْتِوَاءُ عَلَی الْعَرْشِ" کے بارے میں سوال کیا تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا-اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْم" وَالْکَیْفُ غَیْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ وَالسُّوَالُ عَنْہُ بِدْعَة"-اللہ تعالیٰ کا عرش پر قرار پکڑنا تو ہمیں معلوم ہے- لیکن اسکی کیفیت ہماری عقل و فہم سے بالاتر ہے-اس پر ایمان لانا ہمارے لئے واجب ہے اور اسکے متعلق سوال و جواب کرنا بدعت ہے-

مختصر یہ کہ ہمیں اس امر پر کامل یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ رب العزت کا ایک عظیم الشان عرش ہے-جیسا اس کی شان کے لائق ہے-ذات الٰہی اس عرش عظیم پر مستوی ہے-عرش الٰہی کے پائے ہیں-رب العالمین کے اس بے مثال عرش کو خاص فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں-خصوصاً قیامت کے دن اسے آٹھ فرشتوں نے اُٹھا رکھا ہوگا-یہ عرش عظیم تمام آسمانوں کے اوپر ہے-اور انہیں قبہ کی طرح گھیرے ہوئے ہے-واللہ اعلم-

قرآن عزیز بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عرشِ عظیم کی وسعت پر مشرکین مکہ بھی ایمان رکھتے تھے-مگر اللہ کریم کے اختیارات پر یقین رکھنے اور ذات الٰہی کو ماننے کے باوجود شرک کا ارتکاب کرتے تھے-اٹھارھویں پارے کی آیات ہیں-

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (سورۃ مومنون آیت نمبر 86، 87)

﴿ترجمہ﴾ (اے رسول ﷺ) ان مشرکوں سے پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں اور "عرش عظیم" کا مالک کون ہے؟ وہ فوراً کہہ دیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ آپ فرمائیے۔ پھر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟

﴿**قرآن عظیم**﴾ اللہ رب العزت نے کائنات ہست وبود میں جن چیزوں کو بہت زیادہ عزت، عظمت اور رفعت عطاء فرمائی۔ قرآنِ حکیم ان میں سے ایک اہم چیز ہے۔ یہ رب العالمین کی کتاب مبین، کلام الٰہی اور خالق ارض وسماء کا انسانوں کے نام ضروری پیغام ہے۔ اس کا پڑھنا کارِ ثواب، سمجھنا باعث ہدایت اور اس پر عمل کرنا ذریعہ نجات ہے۔ آیت الکرسی کے آخری لفظ کی تشریح کے ضمن میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قرآنی آیات میں کتاب الٰہی کیلئے بھی "عظیم" کا لفظ بولا گیا ہے اور کلام اللہ کو "قرآن عظیم" کہا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ ○ (سورۃ حجر آیت نمبر 87)

﴿ترجمہ﴾ اور (اے رسول ﷺ) ہم نے آپ کو سات دہرائی جانے والی آیات (سورۃ فاتحہ) اور قرآن عظیم عطاء فرمایا۔

عربی زبان کا مشہور مقولہ۔ كَلَامُ الْمُلُوْكِ مُلُوْكُ الْكَلَامِ۔ بادشاہوں کی کلام، کلاموں کی بادشاہ ہوتی ہے۔ کے مطابق قرآن کریم تمام کلاموں سے افضل، اعلیٰ، برتر، بہتر، بے مثال اور لاریب کتاب ہے۔ بلکہ۔

جمالِ حسنِ قرآں، نورِ جاں ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاندروں کا، ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں ملتی، جہاں میں ڈھونڈ کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا؟ کلام پاک رحماں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت نے انسانیت کی رشد و رہنمائی کیلئے ایک دستورِ حیات' قرآن مجید کی شکل میں نازل فرمایا کہ لوگ اسے پڑھیں' سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اس کے اوامر ونواہی کو پہچانیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے اس پر ریشمی غلاف چڑھا کر الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں چھت کے قریب رکھا ہوا ہے تاکہ گھر کے کسی فرد کا ہاتھ وہاں تک نہ پہنچ سکے اور اسے قرآن حکیم پڑھنے کی سعادت نصیب نہ ہو جائے۔ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ

آج کے نام نہاد مسلمان عام طور پر قرآنِ عظیم سے یہ کام لیتے ہیں۔

1- جب کہیں جھگڑا' لڑائی اور اختلاف ہو جائے تو قرآن حکیم کی قسم کھائی جاتی ہے۔

2- بعض پیروں' فقیروں اور مولویوں نے قرآنی آیات سے تعویذات کا کام شروع کر رکھا ہے اور اپنی دکانداری خوب چمکا رہی ہے اور اسے کاروبار بنایا ہوا ہے۔

3- فوت ہو جانے والے شخص کی مغفرت کے لئے قیمتاً قرآن مجید کی تلاوت کروائی جاتی اور اسے ایصال ثواب کا بہت بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ طریقہ امام الرسل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت سے ثابت نہیں ہے۔

4- ہمارے جلسوں' مجالس اور محافل کا آغاز چند قرآنی آیات کی تلاوت سے ہوتا ہے یہ کام کر کے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کتاب الٰہی کے ساتھ تعلق' لگاؤ' ربط اور محبت کا حق ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید' فرقان حمید کے نزول کا اصل مقصد انسانیت کی فلاح' عقائد و اعمال کی درستگی' آخرت کی فکر پیدا کرنا' برے اعمال سے اجتناب کا سبق اور اچھے اعمال کی رغبت دلانا ہے۔ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن کریم کے معانی' مطالب اور مفاہیم کو سمجھا جائے اور اس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کی جائے تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے فضائل و خصائص فی الوقت میرا موضوع نہیں ہے۔

میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ رب العالمین نے قرآن حکیم کا تعارف کرواتے ہوئے لفظ عظیم استعمال کیا اور فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ O (سورۃ حجر آیت نمبر 87)

خُلقِ عظیم اللہ ارحم الراحمین نے قرآن عزیز میں امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے اعلیٰ، بے مثال اور باکمال "خُلق" کو بھی لفظ "عظیم" کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ فرمانِ ربانی ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ O مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ O وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ O وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ O (سورۃ قلم آیت نمبر 1 تا 4)

ترجمہ نون۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہیں اور بے شک آپ کے لئے بے انتہا اجر ہے اور بے شک آپ "خُلقِ عظیم" کے مالک ہیں۔

خُلق کی جمع اَخلاق ہے اور یہ انسان کے مجموعہء اعمال اور عمومی رویہ کا نام ہے۔ اسکا اطلاق کسی شخص کی پختہ عادات، بلاتکلف صادر ہونے والے اعمال اور بلا تردد انجام پانے والے افعال پر ہوتا ہے اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جس طرح رسول مکرم، نبی معظم، سرورِ عالم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مخلوقات میں سب سے افضل، اعلیٰ اور اشرف ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے اخلاق، عادات، اوصاف اور خصائل بھی سب سے ممتاز، منفرد اور باکمال ہیں۔ کسی انسان کی عادات و اطوار کی سب سے زیادہ واقف اس کی اہلیہ ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے خاوند کی مزاج شناس، اسکے لیل و نہار کے امور سے پوری طرح واقف، اسکی خلوت کی امین اور اسکے حالات سے مکمل باخبر ہوتی ہے۔ امام الرسل ﷺ کی زوجہ محترمہ رازدانِ رسول سیدہ عائشہ صدیقہ رضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کا بڑے بلیغانہ اختصار سے ذکر فرمایا ہے۔

صحابی رسول جناب حشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب رسول معظم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرآنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرآنُ ۔کیا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کا خلق تو قرآن حکیم کا عملی نمونہ تھا۔

(سنن ابی داؤد صفحہ 189 جلد اول' کتاب الصلاۃ' باب صلوٰۃ اللیل)

پیغمبر اعظم واکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اعلیٰ عادات' عمدہ اوصاف اور عظیم اخلاق کا تذکرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے انداز' اسلوب اور الفاظ میں کیا ہے۔ اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' دامادِ رسول جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے پرورده جناب ابو ہالہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور عادات شریفانہ کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

رسالت مآب ﷺ

- کسی کو برا نہ کہتے۔
- برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے۔
- درگزر کرتے اور معاف فرمادیتے۔
- آسان بات کو اختیار فرماتے۔
- ذاتی انتقام نہ لیتے۔
- معاملات میں نرمی فرماتے۔
- خندہ پیشانی سے پیش آتے۔
- عام وخاص پر مہربانی فرماتے۔
- بامقصد گفتگو فرماتے۔

محسن انسانیت ﷺ

- سخت مزاج اور سنگدل نہیں تھے۔
- شوروغل نہیں مچاتے تھے۔
- عیب جو اور سخت گیر نہیں تھے۔
- بحث مباحثہ نہیں کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿﴾ ناپسندیدہ بات سے اغماض فرماتے تھے۔ ۞ کسی کو مایوس نہیں کرتے تھے۔
﴿﴾ اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے البتہ اگر کوئی احسان کا شکریہ ادا کرتا تو قبول فرماتے
﴿﴾ کھانے میں نقص نہیں نکالتے تھے جس قسم کا کھانا سامنے آتا 'تناول فرمالیتے تھے
﴿﴾ مزاج شناس آپ ﷺ کے تیور سے آپ کا مقصد سمجھ جاتے تھے۔

جب رسول کریم ﷺ پر غارِ حرا میں نزولِ وحی کا آغاز ہوا اور پہلی وحی کے بعد آپ ﷺ شدید گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی اور حوصلہ دیتے ہوئے آپ کے اخلاق عالیہ اور اوصاف کریمانہ کو جن خوب صورت الفاظ میں بیان فرمایا۔ وہ آج بھی کتب احادیث میں محفوظ ہیں۔ مخدومہ کائنات نے ہادیٔ کائنات کو محبت بھرے لہجے میں مخاطب کر کے فرمایا۔ میرے محبوب! آپ پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ گھبراہٹ میں مبتلا نہ ہوں اور کسی قسم کا غم وفکر نہ کریں۔ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَـــدًا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! رب العزت آپ کو کبھی غمگین نہیں کرے گا کیونکہ اِنَّكَ لَتَـصِـلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔ (صحیح بخاری صفحہ 3 جلد اول' باب کیف کان بدء الوحی)

﴿ترجمہ﴾ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں' مقروضوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں' غریبوں کی مدد کرتے ہیں' مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں' حق کی حمایت کرتے ہیں اور مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

عزیزان محترم! لمحہ بھر کے لئے سوچئے' غور فرمایئے' اپنے کردار کا جائزہ لیجئے کہ کیا ہم ان عادات واطوار کے حامل ہیں۔ اگر ہیں۔ تو رب العالمین کا شکر کریں اور اگر نہیں ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ ہم میں سے اکثر افراد میں یہ اوصاف موجود نہیں ہیں۔ تو پھر فکر کریں اور رسول پاک ﷺ کے اُسوۂ حسنہ اور نمونہ کاملہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنانے کی کوشش کریں۔ اللہ کریم ہمیں توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

ان اعلیٰ اوصاف کے حامل اور عمدہ اخلاق کے مالک جناب رسول کریم ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ (اے رسول ﷺ) آپ تو خلق عظیم کے بلند و بالا منصب پر فائز ہیں۔۔۔ یعنی۔۔۔

- جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات۔۔۔۔۔ عظیم ہے کہ اس جیسی کوئی ذات نہیں۔
- جس طرح اس کا عرش۔۔۔۔۔۔۔ عظیم ہے کہ اس جیسا کوئی مقام نہیں۔
- جس طرح اس کا قرآن۔۔۔۔۔۔۔ عظیم ہے کہ اس جیسی کوئی کتاب نہیں۔
- اسی طرح آپ ﷺ کا خلق۔۔۔۔ عظیم ہے کہ آپ جیسا کسی کا اخلاق نہیں۔

اخلاق کی ایک جھلک رسول مکرم، نبی معظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلق عظیم کی تفصیلات عرض کرنا فی الحال ہمارا موضوع نہیں ہے۔ ہم تو صرف قرآنی آیات سے ان اشیاء کا ذکر کر رہے ہیں جنہیں قرآنی آیات میں "عظیم" کہا گیا ہے۔ مگر رسول پاک کے خلق عظیم کے تذکرے میں ہم آپ کو امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے کریمانہ اخلاق کی وہ جھلک ضرور دکھانا چاہتے ہیں۔ جو عالم اسلام کے مایہ ناز محقق، مصنف اور مفسر علامہ صفی الرحمن مبارک پوری حفظہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

"آپ کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت ہوتی۔ سہل خو داور نرم پہلو تھے جفا جو اور سخت خو نہ تھے۔ بازاروں میں اونچی آواز نہ لگاتے، سب سے زیادہ تبسم فرماتے تھے۔ غصے سے سب سے زیادہ دور اور رضا میں سب سے آگے، دو کاموں میں جو زیادہ آسان ہوتا اسی کو اپناتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اگر گناہ کا کام ہوتا تو پھر سب سے زیادہ دور ہوتے، اپنے لئے کبھی انتقام نہ لیا، البتہ اللہ کی حرمت پامال کی جاتی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے انتقام لیتے۔

آپ سب سے سخی' سب سے کریم' سب سے بہادر' سب سے شہ زور' اذیت پر سب سے بڑھ کر صبر کرنے والے' سب سے زیادہ باوقار اور سب سے بڑھ کر حیادار تھے۔ کوئی چیز ناپسند فرماتے تو چہرہ پر اس کے آثار دیکھے جاتے' اپنی نظر کسی کے چہرے پر نہ جماتے اور نہ ہی ناپسندیدگی کے ساتھ کسی کا سامنا کرتے۔

سب سے زیادہ عادل' پاک نفس و پاک دامن' سچائی کے علمبردار اور بڑے امانت دار تھے۔ نبوت سے پہلے ہی امین کے لقب سے مشہور تھے۔ سب سے زیادہ متواضع اور تکبر سے دور تھے۔ سب سے بڑھ کر عہد کے پاس دار' صلہ رحم' سب سے عظیم' شفقت و رحمت والے' سب سے عمدہ معاشرت و ادب والے' سب سے زیادہ کشادہ اخلاق' فحش اور لعنت ملامت سے سب سے زیادہ دور' جنازوں میں تشریف لے جاتے' فقراء مساکین کے ساتھ بیٹھتے' غلام کی دعوت قبول کرتے' کھانے اور لباس میں ان پر برتری نہ اختیار فرماتے۔ جو آپکی خدمت کرتا آپ خود اسکی خدمت فرماتے۔ اپنے خادم کو عتاب نہ کرتے' یہاں تک کہ کبھی اسے اُف تک نہ کہا۔ (تجلیات نبوت صفحہ 359)

﴿ذبح عظیم﴾ قرآن حکیم میں جن اشیاء کو "عظیم" کہا گیا۔ ان میں جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بے مثال قربانی بھی ہے۔ جسے "ذبح عظیم" قرار دیا گیا ہے یوں تو جناب ابراہیم علیہ السلام کی ساری زندگی ہی قربانیوں سے عبارت ہے۔

- قوم کی عید اور میلے کے دن ان کی عبادت گاہ میں داخل ہو کر تمام بتوں کو توڑنا بہت بڑی قربانی ہے۔
- سرکاری افسروں تحقیقاتی کمیشن اور عوام کے رُوبرو معبودانِ باطلہ کی بے بسی واضح کرنا مثالی قربانی ہے۔
- نمرود کے بھرے دربار میں ایک اللہ کی توحید بیان کرنا بے مثال قربانی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- توحید الٰہی کی خاطر نارِ نمرود میں کود جانا لازوال قربانی ہے۔
- عبادتِ الٰہی کی پاداش میں والدین کے گھر سے ہجرت کر جانا لافانی قربانی ہے۔
- آبائی وطن سے کوسوں دور بحکم الٰہی فلسطین جا آباد ہونا بے نظیر قربانی ہے۔
- معصوم صاحبزادے اور باوفا بیوی کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑنا باکمال قربانی ہے۔

اگرچہ یہ سب قربانیاں بڑی اہم ہیں لیکن قرآن حکیم نے ان سب قربانیوں کا تذکرہ ضرور فرمایا ہے۔ مگر جو قربانی اللہ رب العالمین کے ہاں "عظیم" ٹھہری۔ وہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا اپنے لختِ جگر کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا جذبہ صادقہ ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۔ اور ہم نے اس کے بدلے میں "ذبح عظیم" دے دیا۔ (سورۃ صافات آیت نمبر 107)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام رب العزت کے حکم سے اپنے فرزند ارجمند اسماعیل اور اہلیہ ہاجرہ کو مکہ مکرمہ کے صحرا و بیاباں میں بسانے کے بعد ان کی خبر گیری اور ملاقات کیلئے گاہے گاہے وہاں تشریف لے جایا کرتے اور کئی کئی دن ٹھہرا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام ایک دفعہ ماہِ ذوالحجہ میں اس وقت تشریف لائے جب آپ کا صاحبزادہ اسماعیل آپ کے ہمراہ دوڑنے کے قابل ہو چکا تھا۔ بقول بعض مفسرین اس وقت صاحبزادے کی عمر سات' تیرہ یا چودہ سال ہو چکی تھی۔ ذی الحجہ کی آٹھویں رات تھی اور جناب ابراہیم علیہ السلام سرزمین مکہ میں استراحت فرما تھے۔ کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ صبح بیداری کے بعد شام تک آپ اسی خواب کے بارے میں سوچ و بچار کرتے رہے۔ دوسری رات پھر ویسا ہی خواب آیا تو آپ پہچان گئے کہ یہ خواب حکم خداوندی ہے۔ تیسری رات پھر وہی خواب دیکھ کر آپ کو کامل یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے میرے لخت جگر کی قربانی طلب فرما رہا ہے۔ آپ نے یہ سوچ کر کہ اگر اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو جائے تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔ صبح ہوتے ہی اپنے معصوم صاحبزادے کو بتا دیا کہ فرمان ربانی یہ ہے۔ اب بتلاؤ تمہاری رائے کیا ہے؟ قرآنی الفاظ ہیں۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ؟

﴿ترجمہ﴾ پس جب وہ (اسماعیل) آپ کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ اب بتاؤ تمہاری رائے کیا ہے؟۔

رَبّ کی رضا کیلئے نارِ نمرود میں کود جانے والے صابر باپ کے بیٹے۔ سیدہ ہاجرہ جیسی شاکرہ اور زاہدہ کا دودھ پینے والے صاحبزادے پیکرِ تسلیم و رضا جناب اسماعیل نے جو جواب دیا وہ قرآنی کلمات میں سنیئے کیونکہ ہم ان پاکیزہ اور نازک خیالات اور عالی قدر جذبات کو لفظی جامہ پہنانے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ باپ کی بات سن کر بیٹے نے عرض کی۔ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ O (سورۃ صافات آیت نمبر؟)

﴿ترجمہ﴾ اے میرے ابا جان! (مجھے بتلانے کی کیا ضرورت ہے) آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا فرمایئے۔ (میری گردن پہ چھری چلایئے) اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

10 ذی الحجہ کو سیدنا ابراہیم اور جناب اسماعیل علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیلئے علی الصبح میدانِ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ ذرا تصور فرمائیں۔ بیٹا اپنی جوانی' اپنا حسن اور امیدوں کی دنیا قربان کرنے جا رہا ہے اور بوڑھا باپ اپنی کئی سالہ دعاؤں کے ثمر' لختِ جگر اور نورِ نظر کو قربان کرنے جا رہا ہے۔ مگر دونوں ازحد مسرور' خوش اور شاداں ہیں کہ آج ہم اپنے رب سے ''رضامندی'' کا سرٹیفکیٹ لینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جار ہے ہیں۔

تینوں جمرات کے مقامات پر ابلیس نے ابراہیم علیہ السلام کو تین دفعہ روکنے کی کوشش کی مگر آپ علیہ السلام نے تینوں مرتبہ کنکریاں مار کر اسے بھگا دیا اور وادیٔ منیٰ میں "صخرہ" کے پاس پہنچ گئے۔ اب بیٹا ذبح ہونے کیلئے آمادہ اور باپ ذبح کرنے کیلئے تیار۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ پس وہ دونوں مطیع ہو گئے اور ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل کو پیشانی کے بل لٹا دیا یعنی ان کا چہرہ زمین کی طرف کر دیا۔ تاکہ بیٹے کے خوبصورت اور معصوم چہرے کو دیکھ کر ترس نہ آ جائے اور چھری رُک یا سرک نہ جائے۔ بقول شاعرِ اسلام حفیظ جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ہوئے اب ہر طرح تیار دونوں باپ اور بیٹا
چھری تھامی پدر نے اور پسر قدموں میں آ لیٹا
پچھاڑا اور گھٹنا سینہ معصوم پر رکھا
چھری پتھر پہ رگڑی ہاتھ حلقوم پر رکھا
زمیں سہمی پڑی تھی آسماں ساکن تھا بیچارہ
نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا یہ حیرت کا نظارہ
پدر تھا مطمئن بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی
چھری حلقوم اسماعیل پر چلنے ہی والی تھی

ذبح کرنے اور ذبح ہونے کی تمام تیاریاں مکمل تھیں۔ تیز چھری اسماعیل کی گردن پہ رکھی جا چکی تھی کہ اچانک عرش الٰہی سے آنے والی آواز ابراہیم علیہ السلام کے کانوں سے ٹکرائی۔ بس کرو اے ابراہیم! تمہارا امتحان ہو گیا اور آپ سابقہ تمام امتحانوں کی طرح اس امتحان میں بھی کامیاب و کامران ہو گئے۔ الفاظِ قرآن کے مطابق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَّا إِبْرَاهِيمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ○ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ○

(سورۃ صافات آیت نمبر 104 تا 107)

﴿ترجمہ﴾ اور ہم نے آواز دی - اے ابراہیم! بے شک آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا - ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح جزا عطا فرماتے ہیں - بلاشبہ یہ بہت بڑی آزمائش تھی اور اس کے بدلے میں عظیم ذبیحہ عطا فرما دیا -

ہوئے جبریل نازل اور تھاما ہاتھ حضرت کا
کہا' بس امتحاں مقصود تھا ایثار و جراء ت کا

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب نداء الٰہی سن کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو جناب جبریل علیہ السلام ایک موٹا' تازہ' فربہ اور سینگوں والا مینڈھا پکڑے ہوئے نظر آئے - اور نہایت ادب سے عرض کی - اے اللہ کے خلیل! آپ کے رب نے آپ کے بیٹے کی قربانی کے بدلے میں یہ مینڈھا جنت سے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے ذبح کر دو - آپ علیہ السلام نے وہی تیز چھری اس مینڈھے کی گردن پہ رکھی اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے ذبح کر دیا - وعدہ الٰہی پورا ہو گیا کہ -

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ○

ابراہیم علیہ السلام کی یہ قربانی بارگاہ ایزدی میں ایسی مقبول ہوئی کہ بطورِ یادگار ملت ابراہیمی کا شعار' نشان اور علامت قرار پائی کہ آج بھی دس ذوالحجہ کو نہ صرف منیٰ میں لاکھوں بلکہ پورے عالم اسلام میں لاتعداد جانوروں کی قربانی دے کر اس یادگار کو زندہ رکھا جاتا ہے -

﴿ظالم عظیم﴾ جس طرح قرآن عزیز میں بعض اچھی اور پسندیدہ چیزوں کی عظمت و رفعت بیان کرنے کے لئے ''عظیم'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اسی طرح بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپسندیدہ' مکروہ اور ناجائز امور کی کراہت و مذمت واضح کرنے کیلئے بھی یہی لفظ لایا گیا ہے۔ مثلاً منافقت ایک گھناؤنا جرم اور انتہائی گھٹیا حرکت ہے اس لئے اللہ رب العزت نے منافقین کی نافرمانی اور احکام الٰہی سے روگردانی کے باعث دیئے جانے والے عذاب کو "اَلْخِزْیُ الْعَظِیْمُ" بہت بڑی رسوائی سے تعبیر فرمایا ہے۔ قرآن کریم کے دسویں پارے کی آیت مبارکہ ہے۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ○ (سورۃ توبہ آیت نمبر 63)

﴿ترجمہ﴾ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ یقینی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے یہ تو بہت بڑی رسوائی ہے۔

کتاب الٰہی کے بارھویں پارے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی' عفت' نیکی اور طہارت کا تذکرہ کرنے کے بعد عزیز مصر کا وہ قول نقل کیا گیا ہے جو اس نے اپنی بیوی کی حرکت قبیحہ کو دیکھ کر اسے مخاطب کر کے عورتوں کے بارے میں کہا تھا۔ قرآنی الفاظ ہیں۔

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ○ (سورۃ یوسف آیت نمبر 28)

﴿ترجمہ﴾ اس نے کہا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے اور تمہاری چال بازی تو بہت بڑی ہوتی ہے۔

جادو سیکھنا' سکھلانا اور کرنا کرانا کبیرہ گناہ' بڑا جرم اور صریح نافرمانی ہے۔ لیکن جب یہ حق کے خلاف سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے والے جادوگروں کے کرتبوں کی شکل میں پیش ہوا تو اس کو عظیم کہا گیا۔ فرمان الٰہی ہے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورۃ اعراف آیت نمبر 116)

﴿ترجمہ﴾ پس جب ان جادوگروں نے (اپنے کرتبوں کے آلات) ڈالے تو انہوں نے لوگوں کی نظر بند کر دی اور ان پر ہیبت طاری کر دی اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے۔

اللہ رب العزت کی ذات' صفات اور اختیارات میں کسی دوسرے کو ساجھی اور حصے دار جاننے کا نام "شرک" ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ایسا ناپسندیدہ' مذموم اور مکروہ عمل ہے کہ قرآن حکیم میں اسے "ظلم عظیم" قرار دیا گیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝ (سورۃ لقمان آیت نمبر 13)

﴿ترجمہ﴾ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے میرے پیارے فرزند! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا بلاشبہ شرک تو بہت بڑا ظلم ہے۔

اسی طرح قرآن کریم کی آیات میں مزید کئی امور کو ظلم سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ مثلاً

- اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرنا ظلم ہے۔
- بدعت کا ارتکاب ظلم ہے۔
- رب العالمین کی بات کو بدلنا ظلم ہے۔
- حدود اللہ سے تجاوز کرنا ظلم ہے۔
- حقوق العباد ادا نہ کرنا ظلم ہے۔
- کسی پر زیادتی کرنا ظلم ہے۔
- یتیموں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا ظلم ہے۔
- کسی کا مال چرانا ظلم ہے۔
- آیات الٰہی کا انکار کرنا ظلم ہے۔
- زنا جیسا قبیح فعل ظلم ہے۔
- گناہ کر کے توبہ نہ کرنا ظلم ہے۔
- کسی کا ناحق مال کھانا ظلم ہے۔
- سچی گواہی چھپانا ظلم ہے۔
- حق کی تکذیب کرنا ظلم ہے۔
- رسول محترم ﷺ کی نافرمانی کرنا صریحاً ظلم ہے۔
- اللہ تعالیٰ پر افتراء یعنی ذاتِ الٰہی کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا ظلم ہے۔
- کسی کو مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روکنا ظلم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر "ظلم عظیم" صرف شرک کو کہا گیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح پر خصوصی توجہ دے اور اپنے آپ کو ہر قسم کے شرک سے بچانے کی کوشش کرے کیونکہ اگر مشرک شخص کو توبہ کے بغیر موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ اسے کسی صورت معاف نہیں فرمائے گا۔ قرآن کریم واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ○ (نساء آیت نمبر 48)

﴿ترجمہ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھہرائے اور اس کے سوا جس کو چاہے معاف فرما دے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تو اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

آپ اس آیت مبارکہ کے الفاظ پر غور فرمائیں یہاں بھی شرک کو "اثم عظیم" یعنی بہت بڑا گناہ کہا گیا ہے۔ لہذا آخرت کی کامیابی' کامرانی' جنت کے دخول اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رہنے کیلئے اشد ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو شرک کی آلودگیوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ بات ذہن نشین فرما لیں کہ اگر کسی شخص کا عقیدۂ توحید پر کامل یقین ہو اور وہ زندگی بھر شرک کی نجاست سے محفوظ رہا تو عین ممکن ہے کہ قیامت کے دن اس کی عملی کمزوریوں' کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرما کے اسے جنت کا مستحق قرار دے دیا جائے۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اگر شرک نہ کیا جائے تو گناہ کی کھلی چھٹی ہے۔ تاہم شرک سے بچنے اور عقیدۂ توحید پر زندگی بھر قائم رہنے والا شخص ایک نہ ایک جنت میں ضرور داخل کیا جائے گا۔ مگر حالت شرک میں فوت ہو جانے والے بدنصیب کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ قرآن حکیم اس امر کی وضاحت یوں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے کہ۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (سورۃ مائدہ آیت نمبر 72)

﴿ترجمہ﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور ظالموں (یعنی مشرکوں) کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔

﴿شرک کی اقسام﴾ لوگوں کو شرک جیسے ظلم عظیم سے بچانے کیلئے ضروری ہے کہ انکے سامنے شرک کی پوری حقیقت واضح کی جائے کیونکہ ہمارے ماحول' معاشرے اور گردونواح میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کلمہ توحید بھی پڑھتے ہیں۔ مومن اور مسلمان بھی کہلاتے ہیں۔ رسول محترم ﷺ کے اُمتی بلکہ محب رسول ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر شرک کو چھوڑنے اور عقیدہ توحید پر پوری طرح کاربند ہونے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ شائد ایسے ہی نام نہاد مسلمانوں کے متعلق کو قرآن عزیز میں فرمایا گیا ہے کہ

--وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ یوسف آیت نمبر 106)

﴿ترجمہ﴾ اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود مشرک ہی ہیں۔

فی الحال ہم تفصیل میں جائے بغیر شرک کی چار بڑی اقسام کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں جن کا سمجھنا اور ان سے بچنا ہم سب کا فریضہ اور شرعی ذمہ داری ہے۔

1۔ عبادت میں شرک:۔

عبادات میں اللہ رب العالمین کے ساتھ کسی دوسرے کو حصہ دار بنانے کا نام ''عبادت'' میں شرک ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا شرک فی العبادت ہے۔ مثلاً سجدہ کرنا' رکوع کرنا' روزہ رکھنا' دعا کرنا' ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا وغیرہ امور صرف اور صرف اللہ ہی کیلئے مخصوص ہیں۔ اگر کوئی شخص ان میں سے یا ان جیسے دیگر اعمال میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی عمل اللہ رب العزت کے سوا کسی اور کیلئے کرتا ہے تو ایسا شخص عبادت میں شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔اسی طرح بیت اللہ کے سوا کسی دوسری جگہ کا طواف کرنا' حجراسود کے سوا کسی اور چیز کا برکت اور تقرب کیلئے چومنا۔آب زمزم کے سوا کسی دوسری جگہ کے پانی کو باعث شفاء اور متبرک جاننا بھی ''عبادت میں شرک'' ہے۔

2-علم میں شرک:-

اللہ تعالیٰ جیسا علم کسی دوسرے میں ماننے کا نام ''علم میں شرک'' ہے ۔مثلاً ہر چیز کا ہر وقت جاننا' ہر جگہ موجود ہونا اور ہر ایک کو دیکھنا یعنی حاضر و ناظر ہونا۔ دور اور نزدیک سے برابر سننا' ظاہر اور پوشیدہ تمام اشیاء کا علم رکھنا' دلوں کے بھید کو جاننا' آسمانوں کے اوپر' زمینوں کے نیچے' پہاڑوں کی چوٹیوں اور سمندروں کی تہوں میں رہنے والی تمام مخلوقات اور اشیاء کے بارے میں مکمل معلومات وغیرہ رکھنا۔یہ صرف اور صرف اللہ رب العزت ہی کا خاصا ہے۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اس طرح کے علم کا مالک سمجھنا ''علم میں شرک'' ہے۔

3-تصرف میں شرک:-

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو اپنی مرضی سے مخلوقات میں تصرف اور اختیار کا مالک سمجھنا ''تصرف میں شرک'' کہلاتا ہے۔مثلاً زندگی بخشنا' موت دینا' اپنا حکم جاری کرنا' بیمار کرنا اور شفاء عطا فرمانا' رزق عطا فرمانا اور اس میں وسعت اور تنگی کرنا' بارش برسانا' ہوا چلانا وغیرہ۔تمام امور و معاملات کا مختار اور مالک صرف اور صرف اللہ احکم الحاکمین ہے۔اگر کوئی ان اور ان جیسے دوسرے امور میں تصرف کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے میں مانتا ہے تو وہ ''تصرف میں شرک'' کا مرتکب ہے۔

4-عادت میں شرک:-

عادت اور عام معمولات میں جو کام صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ کام کسی دوسرے کیلئے کئے جائیں تو اس کا نام ''عادت میں شرک'' ہے۔ مثلاً قسم کھانا' اٹھتے بیٹھتے نام لینا' وظیفہ پڑھنا' مدد کیلئے پکارنا وغیرہ امور صرف اور صرف اللہ رب العزت کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر کوئی شخص غیر اللہ کے نام کی قسم کھاتا' اٹھتے بیٹھتے اور سواری پر سوار ہوتے وقت غیر اللہ کا نام لیتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے نام کا وظیفہ پڑھتا اور غیر اللہ کو مافوق الاسباب مدد کے لئے پکارتا ہے تو وہ ''عادت میں شرک'' کا ارتکاب کرتا ہے۔

قرآن حکیم کی سینکڑوں آیات میں شرک کی ان تمام اقسام کی تردید اور مذمت کی گئی اور بیسیوں احادیث میں شرک کا رد اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر ہم طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے عرض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ شرک ایسا قبیح فعل اور ناپسندیدہ عمل ہے کہ اس کی مذمت کے لئے قرآن عزیز میں ''ظلم عظیم'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین کے حضور دست بستہ دعا ہے کہ خالق کائنات ہمیں ہر قسم کے شرک سے اجتناب و پرہیز کرنے اور بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بہتان عظیم آیت الکرسی کے آخری الفاظ کی توضیح و تذکیر میں ہم یہ بات عرض کر رہے تھے کہ اللہ رب العالمین نے قرآن مبین میں بعض ناپسندیدہ' مکروہ اور برے اعمال کی مذمت کے لئے بھی ''عظیم'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ مثلاً اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف منافقین کی شر انگیزی' بہتان طرازی اور گستاخی کو ''بہتان عظیم'' سے تعبیر فرمایا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ جب اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ اِفک پیش آیا۔ (جس کی تفصیل بتوفیق اللہ تعالیٰ ہم نے خطبات سورۃ نور میں بیان کی ہے) تو رسول محترم ﷺ نے مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں رائے طلب کی۔ سیدنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی اس بارے میں مشورہ طلب کیا گیا تو جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول مکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ۔مَنْ زَوَّجَکَهَا۔ آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کسی کے حکم سے کیا ہے۔ نبی معظم ﷺ نے فرمایا۔ اے عمر! میں نے سیدہ عائشہ کے ساتھ نکاح اپنی مرضی سے نہیں بلکہ رب العزت کے حکم سے کیا ہے۔ عرض کی۔ آقا! جب آپ نے یہ نکاح کسی انسان کی مرضی سے نہیں بلکہ رحمان کی مرضی سے کیا ہے تو اللہ رب العالمین آپ جیسے پاک نبی کیلئے ناپاک بیوی کا انتخاب نہیں کر سکتا۔ سرکار! میرا دل گواہی دے رہا ہے۔ سُبْحَانَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 123)

اللہ تعالیٰ کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات ایسے پسند آئے کہ رب العزت نے انہی الفاظ میں قرآن حکیم کی آیت نازل فرمادی۔ ارشاد ہوا۔ لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ O (سورۃ نور آیت نمبر 16)

﴿ترجمہ﴾ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ افواہ سنی تو تم نے کہہ دیا ہوتا کہ ہمیں اس بارے میں گفتگو کا حق نہیں پہنچتا۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی، عفت، عصمت، عظمت، رفعت، عزت اور حرمت بیان کرنے کے ساتھ دشمنانِ عائشہ اور مخالفین عائشہ کیلئے "عذاب عظیم" کی وعید بھی سنائی ہے۔ فرمایا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O (سورۃ نور آیت نمبر 23)

﴿ترجمہ﴾ بے شک جو لوگ پاک دامن، بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

﴿عذاب عظیم﴾ آپ نے غور فرمایا کہ اس آیت مقدسہ کے آخری جملے میں بھی ہمارا زیر بحث لفظ ''عظیم'' وارد ہوا ہے۔ قرآن حکیم کی متعدد آیات طیبات میں اللہ تعالیٰ نے مجرمین کے لئے اپنے عذاب کی شدت بیان کرتے ہوئے یہ لفظ کئی بار دہرایا ہے۔ ہم طوالت میں جائے بغیر چند جرائم' گناہ اور نافرمانیوں کی ایک فہرست پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے والوں کیلئے ''عذاب عظیم'' کی خبر دی گئی ہے۔

1- پاکدامنہ اور عفیفہ خواتین پر بہتان لگانے والوں کو عذاب عظیم کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے۔ (سورۃ نور آیت نمبر 23)

2- ایسے بد بخت اور بد قسمت لوگ جو قبول حق سے انکاری اور کفر و معصیت کے عادی ہو چکے ہوں اور ان کے مسلسل انکار کی وجہ سے ان کے دلوں سے حق و صداقت کو قبول کرنے کی استعداد و صلاحیت ختم ہو چکی ہو۔

جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 7)

﴿ترجمہ﴾ (ان کے انکار و اعراض کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مُہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر (کفر و نافرمانی) کا پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

3- جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں یعنی مسجدوں میں عبادت الٰہی سے روکتے' مساجد کو نقصان پہنچانے اور ان کی بربادی کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے ناہنجار انسانوں کو بھی قرآن حکیم میں عذاب عظیم کی وعید سنائی گئی ہے۔ قرآنی آیت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ" O

(سورۃ مائدہ آیت نمبر 33)

﴿ترجمہ﴾ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی کریں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کریں۔ ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں سولی چڑھادیا جائے یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی دنیوی ذلت ہے اور آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

6- قرآن عزیز کے چھٹے پارے میں یہود کی سازشوں' فریبوں اور دغابازیوں کا ذکر کر کے ان کیلئے دنیوی رُسوائی اور عذاب عظیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ فرمانِ ربانی ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰہُ اَنْ یُّطَھِّرَ قُلُوْبَھُمْ ط لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ" O (سورۃ مائدہ آیت نمبر 41)

﴿ترجمہ﴾ یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کے دلوں کو پاک کرنے کا نہیں ہے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

7- منافقین کو ان کی حرکات قبیحہ اور اعمال شنیعہ کی وجہ سے عذاب عظیم کا مستحق گردانا گیا ہے۔ (سورۃ توبہ آیت نمبر 101)

8- عہد شکنی کرنے یعنی قبول اسلام کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے اور مرتد ہو جانے والوں کے لئے بھی عذاب عظیم کی خبر دی گئی ہے۔ (سورۃ نحل آیت نمبر 94)

9- اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے احکام کا مذاق اُڑانے والوں کو بھی عذاب عظیم سے ڈرایا گیا ہے۔ (سورۃ جاثیہ آیت نمبر 10)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فرقہ بندی کرنے والے﴾ دسویں نمبر پر جن لوگوں کو عذاب عظیم کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ اُمت میں تفریق کا بیج بونے والے فرقہ واریت کو ہوا دینے والے اور اتفاق و اتحاد کی بجائے اختلاف و تنازعات پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ط وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ" O (سورۃ آل عمران آیت نمبر 105)

﴿ترجمہ﴾ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلائل آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف پیدا کیا۔ اور ان (تفرقہ ڈالنے والوں اور دلائل کے بعد اختلاف کرنے والوں) کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔

عزیزانِ محترم! بڑے دکھ صدمے اور افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان کئی فرقوں، گروہوں اور خانوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ایک کتاب، ایک اللہ ایک نبی اور ایک کعبہ کو ماننے والے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے کو ہی دین کی خدمت اور ثواب کا کام سمجھتے ہیں۔ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کی اس تفریق اور گروہ بندی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے خوب کہا ہے کہ

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

قرآن کریم نے فرقہ بندی کے خاتمے کا بڑا سنہری اصول بیان فرمایا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (سورۃ نساء آیت نمبر 59)

﴿ترجمہ﴾ پس اگر کسی چیز میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام بہت اچھا ہے۔

پیغمبر اعظم و اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کو ضلالت' گمراہی اور فرقہ واریت سے بچانے کا بہترین ضابطہ بیان کرتے ہوئے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا۔

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ۔ (رواہ مالک فی الموطا۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 31)

﴿ترجمہ﴾ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جنہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ (1) اللہ تعالیٰ کی کتاب (2) اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جب تک اُمت مسلمہ ان سنہری اُصولوں پر کاربند رہی یعنی قرآن وحدیث پر عمل پیرا رہی۔ اس وقت تک فرقہ واریت سے محفوظ و مامون رہی۔ جونہی مسلمانوں نے قرآن وحدیث کے چشمہ صافی سے سیراب ہونے کی بجائے مختلف فقہی مکاتب سے وابستہ ہونا ضروری خیال کیا۔ اُمت فرقوں' گروہوں اور خانوں میں تقسیم ہوگئی۔ آج بھی بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کا ایک ہی حل اور تنازعات و اختلافات کے خاتمے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام کلمہ گو مسلمان اپنے آپ کو قرآن وحدیث کا پابند بنالیں اور طریقہ رسول' اُسوہ رسول اور سنت رسول کے مطابق زندگی گزار کر دونوں جہانوں کی سرخروئی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سعادت' توفیق اور ہمت نصیب فرمائے۔ آمین۔

آیت الکرسی کے آخری الفاظ کی توضیح میں ہم نے قرآنی آیات مبارکات کی روشنی میں ''اَلْعَظِیْمُ'' کے حقائق و معارف عرض کرنے کی کوشش کی ہے۔ رب العالمین ہم سب کو اپنے عقائد و اعمال آیت الکرسی کے مطابق بنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بے انتہا شکر ہے اُس ذات عظیم و برتر کا جس وحدہ لاشریک نے اپنی کتاب مبین کی سب سے افضل' اعلیٰ اور بہتر آیت مقدسہ ''آیت الکرسی'' کی توضیحات کو بارہ خطبات جمعہ میں بیان کرنے اور پھر اسے کتابی صورت میں تحریر کرنے کی سعادت عطاء فرمائی۔ الحمد للہ آج مورخہ 3 فروری 2002ء مطابق 19 ذوالقعدہ 1422 ہجری بروز اتوار بوقت 11:30 بجے دن اس کتاب کی تکمیل ہوئی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O

عبد الستار حامد

وزیر آباد

03-02-2002

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیبانہ انداز میں منفرد تذکرہ رسول ﷺ

مصوصیات

خطبات سیرۃ مصطفیٰ ﷺ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

☆ سیرت النبی ﷺ کے منتخب موضوعات کا مجموعہ
☆ محبت مصطفیٰ ﷺ میں با ادب کر لکھی گئی کتاب
☆ حسن و جمال مصطفیٰ ﷺ کا دلآویز تذکرہ
☆ مصائب رسول ﷺ کی دردناک داستان
☆ نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا تفصیلی بیان
☆ شان مصطفیٰ بزبان خدا اور مقام مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ
☆ محبت رسول کی اہمیت' ضرورت' ثمرات و برکات
☆ اتباع مصطفیٰ ﷺ کے فوائد اور اثرات
☆ نافرمان مصطفیٰ ﷺ کا عبرتناک انجام
☆ ہر موضوع مفصل' مدلل' مستند اور باحوالہ
☆ آیات' احادیث اور عربی عبارات پر اعراب
☆ حسب موقع عربی' فارسی' اردو اور پنجابی اشعار

☆ 440 صفحات
☆

★ کمپیوٹر کمپوزنگ
★ اعلیٰ سفید کاغذ
★ عمدہ طباعت
★ مضبوط جلد
★ رنگین ٹائٹل

15 علمی' ادبی' اور تفسیری خطبات کا مجموعہ

خطبات سورۃ فاتحہ

☆ تعوذ اور تسمیہ کے فضائل و مسائل پر بہترین بحث۔
☆ سورۃ فاتحہ کے فضائل برکات' اثرات اور ثمرات۔
☆ سورۃ فاتحہ کے بتیس ناموں کی تشریح و توضیح۔
☆ حمد الٰہی کے مواقع' فوائد' جزا اور ثواب۔
☆ رب العالمین کا تعارف اور اسکی لاتعداد مہربانیاں۔
☆ یوم الدین کے حقائق' معارف اور محاسبۂ اعمال۔
☆ عبادت اور استعانت کی اہمیت اور اقسام۔
☆ صراط مستقیم کی وضاحت اور بنیادی اصول۔
☆ انعامات ربانی کے مستحقین اور ان کا راستہ۔
☆ مغضوب اور گمراہ قوموں کا کردار اور انجام۔
☆ "آمین" کے فضائل' مسائل اور اسرار و رموز۔

کمپیوٹر کمپوزنگ	اعلیٰ سفید کاغذ	بہترین طباعت
مضبوط جلد	رنگین ٹائٹل	560 صفحات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

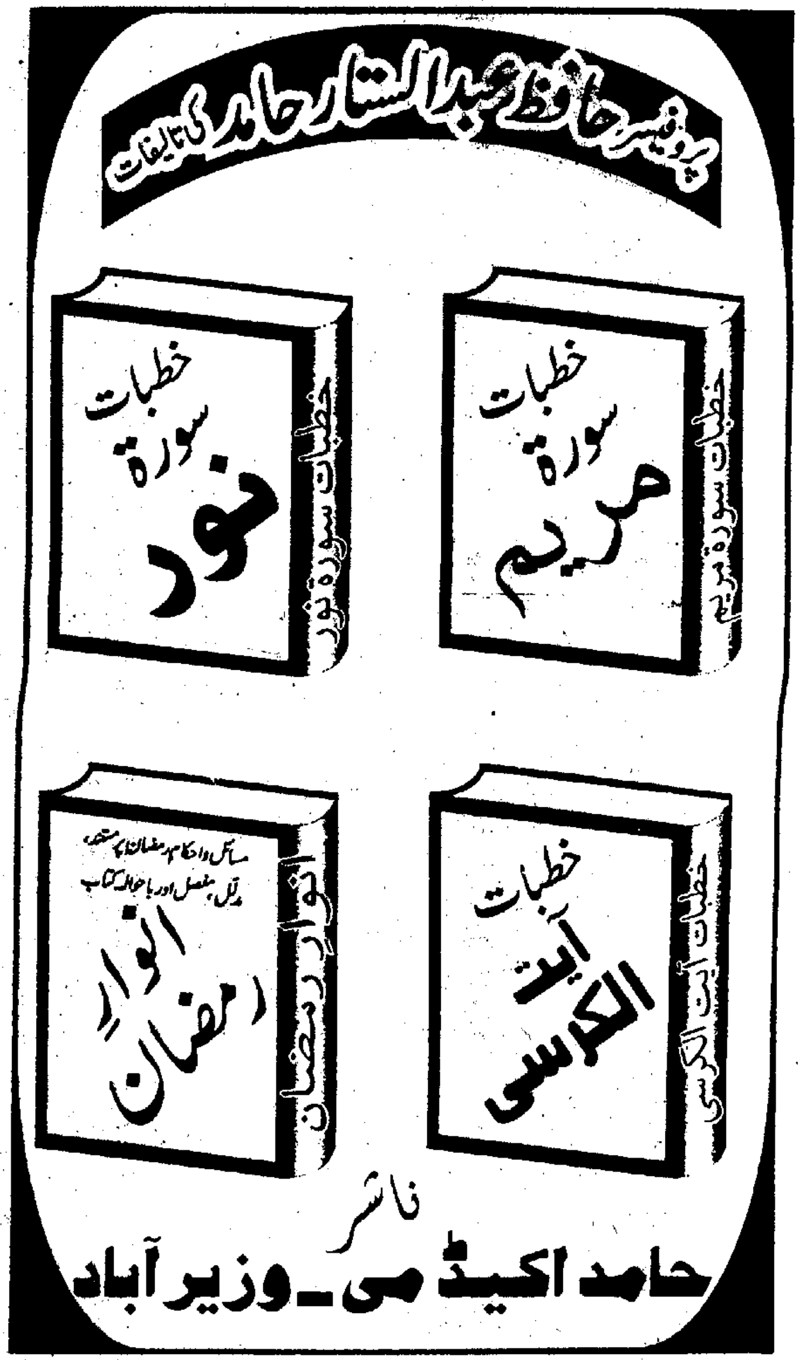

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

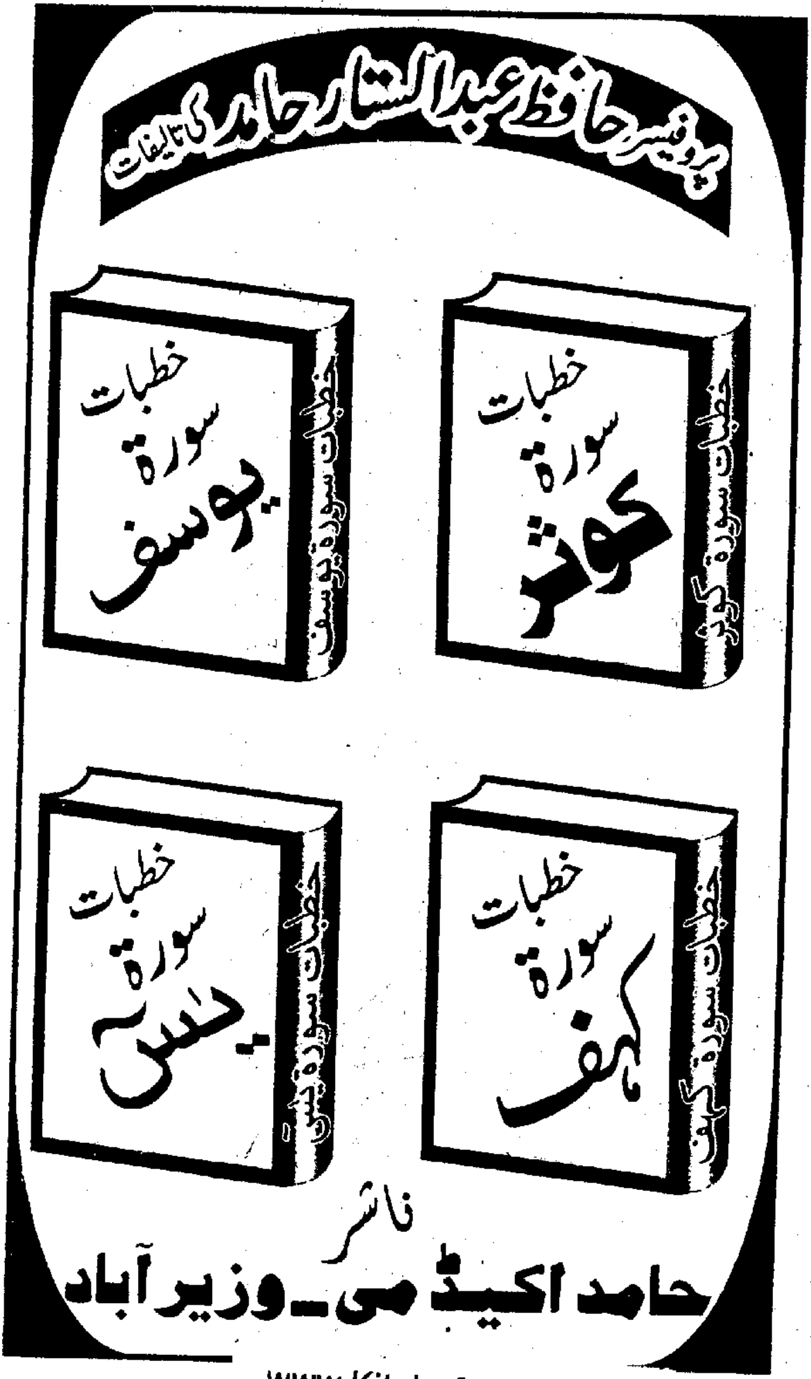

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی تالیفات

حامد اکیڈمی